

سُنَنِ ابْنِ مَاجَهَ (مترجم)

جلد پنجم

کتاب اللباس - أبواب الزهد

احادیث: 3550 - 4341

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ شاہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی

وَأَسْلَمَ

جہتوق اشاعت بلانے دارالسلام مھنوطون



سھودی عروب (ھیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الزلیف: 11416 سھودی عروب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

• الزلیف اعلیٰ: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • المسز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سولم فون: 2860422 01
• مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسیم (زید): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
• مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 • مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
• ھذہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الفجر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
• ھج، البحر فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • فیکس مطب فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شاجرہ: فون: 5632623 6 00971 (امر بک) • ھزن فون: 7220419 001 713 فیکس: 6255925 001 718

لندن: فون: 4885 208 539 0044 (آسٹریلیا) • فون: 4040 2 9758 0061

پاکستان (ھیڈ آفس وعزکزئی شوزوم)

• 36- فورمال، سکرٹٹ شاپ، لاھور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072

موبائل: 4212174-0321 8484569-0322 فون: 7120054 فیکس: 7320703

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

(کراچی) طارق روڈ بالٹا بل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937

(اسلام آباد) F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 2281513 51 0092 موبائل: 5370378 0321

⊙ مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ ھ

لھرمۃ مکتبہ السملک لھد الوطنیۃ اناء النشر

ابن ماجہ، محمد بن یزید

سنن ابن ماجہ اللغۃ الاردیۃ: / محمد بن یزید ابن ماجہ - الریاض، ۱۴۲۸ ھ

ص: ۶۹۶ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردملک: ۷-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸ (مجموعۃ)

۷-۷-۹۹۶۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۵)

۱- ادخیت - سنن ۲- الحدیث - الکتاب السنۃ أ. العنوان

دیوی ۲۳۵، ۶ ۱۴۲۸/۴۸۹۸

رقم الإبداع: ۱۴۲۸/۴۸۹۸

ردملک: ۷-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸

۷-۷-۹۹۶۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۵)

جلد پنجم
سُنن ابن ماجہ
(مترجم)

کتاب الباس — أبواب الزهد احادیث: 3550 ... 4341

تالیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ہاشم بن علی بن ابی طالب

ترجمہ و فوائد

فیضان مولانا عطاء اللہ صاحب مدظلہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاهر زبیر علی بن نعیم صاحب مدظلہ

لغزانی، سمیع و تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب مدظلہ

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار صاحب مدظلہ

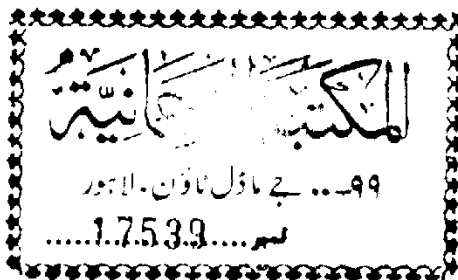
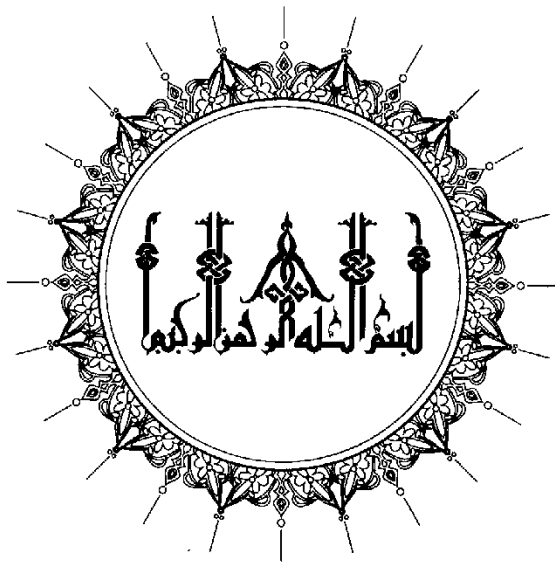
مولانا ابو محمد محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

مولانا عثمان نعیم صاحب مدظلہ



244.6

اس بن - سی



فہرست مضامین (جلد پنجم)

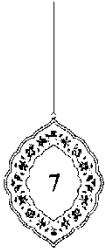
۳۲- کتاب اللباس	لباس سے متعلق احکام و مسائل
۱- بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کا لباس
۲- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا	باب: جب کوئی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟
۳- بَابُ مَا نَهِيَ عَنْهُ مِنَ اللَّبَاسِ	باب: جو لباس (شرعاً) منوع ہے
۴- بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ	باب: اون کا لباس پہننا
۵- بَابُ الْبِطَاسِ مِنَ الثِّيَابِ	باب: سفید کپڑے
۶- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ	باب: تکبر کی وجہ سے کپڑا الٹکانا
۷- بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟	باب: تہبند کی صحیح جگہ کون سی ہے؟
۸- بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ	باب: قمیص پہننا
۹- بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟	باب: قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟
۱۰- بَابُ كَمْ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ	باب: قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟
۱۱- بَابُ حَلِّ الْأَزْزَارِ	باب: بٹن کھلے رکھنا
۱۲- بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ	باب: شلوار (یا پاجامہ) پہننا
۱۳- بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟	باب: عورت کا دامن کتنا دراز ہونا چاہیے؟
۱۴- بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ	باب: سیاہ عمامے (گچڑی) کا بیان
۱۵- بَابُ إِخْوَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَفَّيْنِ	باب: گچڑی کا شلہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) الٹکانا
۱۶- بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ	باب: ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے
۱۷- بَابُ مَنْ رُحِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ	باب: کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟
۱۸- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ	باب: کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت
۱۹- بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ	باب: عورتوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کا زیور
۲۰- بَابُ لُبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ	باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننا جائز ہے

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- ۲۱- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَعْصَرِ لِلرَّجَالِ باب: کسم کارنگا ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے 45
- ۲۲- بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرَّجَالِ باب: مردوں کے لیے زرد کپڑے کا جواز 46
- ۲۳- بَابُ: إِبْنُ مَاشِئَتٍ، مَا أَخْطَاكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ باب: ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو 47
- ۲۴- بَابُ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ باب: شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے) 48
- ۲۵- بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ باب: مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا 49
- ۲۶- بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ باب: (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے 51
- ۲۷- بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ باب: (نبی علیہ السلام کے) پاپوش مبارک کی کیفیت 51
- ۲۸- بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا باب: جوتے پہننا اور اتارنا 52
- ۲۹- بَابُ الْمَشِيِّ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ باب: ایک جوتا پہن کر چلنا 53
- ۳۰- بَابُ الْإِئْتِمَالِ قَائِمًا باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننا 53
- ۳۱- بَابُ الْخُضَابِ السَّوَدِ باب: سیاہ موزے پہننا 54
- ۳۲- بَابُ الْخُضَابِ بِالْحِجَاءِ باب: بالوں کو مہندی لگانا 55
- ۳۳- بَابُ الْخُضَابِ بِالسَّوَادِ باب: سیاہ رنگ کا خضاب کرنا 56
- ۳۴- بَابُ الْخُضَابِ بِالصُّفْرِ باب: زرد رنگ کا خضاب کرنا 57
- ۳۵- بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخُضَابَ باب: خضاب ترک کرنا (جائز ہے) 58
- ۳۶- بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمُعَةِ وَالذَّوَابِ باب: لمبے بال رکھنا اور میٹھنا 59
- ۳۷- بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ باب: زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے 61
- ۳۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ باب: قزق کی ممانعت کا بیان 62
- ۳۹- بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ باب: انگوٹھی کا نقش 63
- ۴۰- بَابُ النَّهْيِ عَنِ خَاتَمِ الذَّهَبِ باب: سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی ممانعت کا بیان 64
- ۴۱- بَابُ مَنْ جَعَلَ قَصْرَ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ باب: انگوٹھی کا گھمبیر پتیلی (کے اندر) کی طرف کرنا 65
- ۴۲- بَابُ التَّحَنُّمِ بِالنِّسَبِ باب: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا 65
- ۴۳- بَابُ التَّحَنُّمِ فِي الْإِبْهَامِ باب: انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا 66

66	باب: گھر میں تصویریں رکھنا	۴۴- بَابُ الصُّوْرِ فِي الْبَيْتِ
68	باب: پاؤں کے نیچے آنے والے کپڑے میں تصویریں	۴۵- بَابُ الصُّوْرِ فِيْمَا يُوْطَأُ
69	باب: سرخ زین پوش	۴۶- بَابُ الْمَيَازِ الْحُمْرِ
69	باب: چھتے کی کھال پر سوار ہونا	۴۷- بَابُ رُكُوبِ الثَّمُورِ
71	اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل	۳۳- اَنْوَاعُ الْاَدَبِ
74	باب: ماں باپ سے حسن سلوک	۱- بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
78	باب: والد کے قربات داروں سے صلہ رحمی کا بیان	۲- بَاب: صَلِّ مَنْ كَانَ أَبُوكَ يَصِلُ
	باب: والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر) بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان	۳- بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ
78	باب: ہمسائیگی کا حق	۴- بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ
82	باب: مہمان کا حق	۵- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ
84	باب: یتیم کا حق	۶- بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ
85	باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	۷- بَابُ إِطَاعَةِ الْأَدَى عَنِ الطَّرِيقِ
87	باب: پائی صدقہ کرنے کی فضیلت	۸- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ أَمَاءٍ
88	باب: نرمی (سے کام لینے) کا بیان	۹- بَابُ الرِّفْقِ
91	باب: غلاموں سے حسن سلوک کا بیان	۱۰- بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمَالِكِ
92	باب: سلام کو عام کرنا	۱۱- بَابُ إِفْتَاءِ السَّلَامِ
94	باب: سلام کا جواب دینا	۱۲- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ
95	باب: ذمیوں کو سلام کا جواب دینا	۱۳- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ
96	باب: عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا	۱۴- بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ
98	باب: مصافحہ کرنے کا بیان	۱۵- بَابُ الْمُصَافَحَةِ
99	باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ	۱۶- بَابُ الرَّجُلِ يَقْبَلُ يَدَ الرَّجُلِ
101	دینے کا بیان	
101	باب: اجازت طلب کرنا	۱۷- بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ
	باب: جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے	۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ



- 104 کی؟ (حیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کیا جواب دے)
- باب: جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے
- 105 تو اس کی عزت کرو
- 105 باب: جسے چھینک آئے اسے دعا دینا
- 107 باب: ہم مجلس کی عزت کرنا
- باب: مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی
- 108 جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے
- 108 باب: معذرت کا بیان
- 109 باب: مزاح کا بیان
- 111 باب: سفید بال اکھاڑنا
- 111 باب: کچھ سارے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان
- 112 باب: منہ کے بل لیٹنے کی ممانعت کا بیان
- 113 باب: علم نجوم سیکھنا
- 114 باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت
- 115 باب: مستحب اور پسندیدہ نام
- 115 باب: ناپسندیدہ نام
- 117 باب: نام تبدیل کرنا
- 118 باب: نبی ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنا
- 119 باب: اولاد ہونے سے پہلے نیت رکھنا
- 121 باب: برے نام رکھنا
- 121 باب: تعریف (خوشامد) کا بیان
- باب: جس سے مشورہ لیا جائے وہ ایسے ہے جیسے اس
- 123 کے پاس امانت رکھی گئی ہے
- 124 باب: حمام میں جانا
- 126 باب: بال صفا پاؤں رکھنا

۱۹- بَاب: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ

۲۰- بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۲۱- بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ

۲۲- بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۲۳- بَابُ الْمَعَاذِيرِ

۲۴- بَابُ الْمُزَاحِ

۲۵- بَابُ نَقْفِ الشَّيْبِ

۲۶- بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظَّلِّ وَالشَّمْسِ

۲۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوُجُوهِ

۲۸- بَابُ تَعَلُّمِ التَّجْوِيمِ

۲۹- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

۳۰- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۱- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۲- بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۳۳- بَابُ الْمَجْمَعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

۳۴- بَابُ الرَّجُلِ يَكْنَى قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ

۳۵- بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۶- بَابُ الْمُنْذَحِ

۳۷- بَابُ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَرٌ

۳۸- بَابُ دُخُولِ الْحَمَامِ

۳۹- بَابُ الْأَطْلَاءِ بِالنُّورَةِ



- ۴۰- بَابُ الْقَصَصِ باب: وعظ کے طور پر واقعات بیان کرنا 127
- ۴۱- بَابُ الشُّعْرِ باب: شعر و شاعری کا بیان 128
- ۴۲- بَابُ مَا كَثُرَ مِنَ الشُّعْرِ باب: ناپسندیدہ اشعار 129
- ۴۳- بَابُ اللَّعِبِ بِالزُّرْدِ باب: نرد (چومر) کھیلنا 131
- ۴۴- بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ باب: کبوتر بازی 132
- ۴۵- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوُحْدَةِ باب: تنہائی اچھی نہیں 134
- ۴۶- بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَيْتِ باب: آگ بجھا کر سونا 134
- ۴۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الزُّوْلِ عَلَى الطَّرِيقِ باب: راستے پر زور ڈالنے کی ممانعت 135
- ۴۸- بَابُ زُحُوبِ ثَلَاثَةِ عَلَى ذَاتِهِ باب: جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا 136
- ۴۹- بَابُ تَثْرِيْبِ الْكِتَابِ باب: تحریر پر (سیاہی خشک کرنے کے لیے) مٹی ڈالنا 137
- ۵۰- بَاب: لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانُ دُونَ الثَّلَاثِ باب: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں 137
- ۵۱- بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِبْهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا باب: جس کے پاس تیرہوں اسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے کا تیرہ حصہ) پکڑ کر رکھے 138
- ۵۲- بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ باب: قرآن مجید پڑھنے کا ثواب 139
- ۵۳- بَابُ فَضْلِ الذُّكْرِ باب: اللہ کے ذکر کی فضیلت 146
- ۵۴- بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ باب: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت 149
- ۵۵- بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ باب: اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت 154
- ۵۶- بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ باب: اللہ کی تسبیح پڑھنے کا ثواب 158
- ۵۷- بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ باب: استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا) 163
- ۵۸- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ باب: (نیک) عمل کی فضیلت 166
- ۵۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت 168
- ۳۴- أَبْوَابُ الدُّعَاءِ دعا سے متعلق احکام و مسائل 171
- ۱- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ باب: دعا کی فضیلت 175
- ۲- بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا 176

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- ۱۸۳ باب: رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانی ہے
- ۱۸۷ باب: جامع دعائیں
- ۱۹۰ باب: معافی اور عافیت کی دعا
- ۱۹۳ باب: دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے
- باب: بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے
- ۱۹۳ باب: یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے
- ۱۹۴ باب: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)
- ۱۹۸ باب: اللہ عز وجل کے ناموں کا بیان
- ۲۰۲ باب: باپ کی اور مظلوم کی دعا
- ۲۰۴ باب: دعائیں حد سے بڑھنا منع ہے
- ۲۰۴ باب: ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
- ۲۰۶ باب: صبح و شام پڑھنے کی دعائیں
- ۲۱۱ باب: بستر پر (سوئے کے لیے) جاتے وقت کی دعا
- ۲۱۵ باب: رات کو جاگ آئے تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟
- ۲۱۷ باب: پریشانی کے وقت کی دعائیں
- ۲۱۹ باب: گھر سے نکلنے وقت پڑھنے کی دعا
- ۲۲۱ باب: جب گھر میں داخل ہو تو کون سی دعا پڑھے؟
- ۲۲۲ باب: سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟
- ۲۲۳ باب: بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟
- باب: مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے
- ۲۲۵
- ۳- باب مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
- ۴- باب الْجَوَامِعُ مِنَ الدُّعَاءِ
- ۵- باب الدُّعَاءُ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ
- ۶- باب: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَذَكَّرْ بِنَفْسِهِ
- ۷- باب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ
- ۸- باب: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ
- ۹- باب اسم الله الأعظم
- ۱۰- باب أَسْمَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- ۱۱- باب دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
- ۱۲- باب كَرَاهِيَةِ الْإِغْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ
- ۱۳- باب رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ
- ۱۴- باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى
- ۱۵- باب مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ
- ۱۶- باب مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ
- ۱۷- باب الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ
- ۱۸- باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
- ۱۹- باب مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
- ۲۰- باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ
- ۲۱- باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ
- ۲۲- باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

۳۵- أَبْوَابُ تَغْيِيرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق احکام و احکام

۲۲۷

۱- باب الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى

باب: مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس کے لیے اچھا

- 229 خواب دیکھنا
- 232 باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت
- 235 باب: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں
- 236 باب: جو شخص برا خواب دیکھے (وہ کیا کرے؟)
- 237 اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے
- 239 محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے
- 240 باب: خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟
- 240 باب: جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (سخت گناہ ہے)
- 241 باب: زیادہ سچ بولنے والے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے
- 242 باب: خواب کی تعبیر
- 253 **۳۶ أبواب الفتن** فتور و آزمائش سے متعلق احکام و مسائل
- 255 باب: کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا
- 260 باب: مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان
- 262 باب: زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی ممانعت کا بیان
- 264 باب: مسلمان کو گالی دینا فتن اور اس سے لڑنا کفر ہے
- 265 باب: (فرمان نبوی): ”میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ“ کا بیان
- 267 باب: مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں
- 268 باب: عصیت کا بیان
- 269 باب: سواد اعظم (بڑی جماعت) کا بیان
- ۲- بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ
- ۳- بَابُ: أَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ
- ۴- بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا
- ۵- بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ
- ۶- بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضَاهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ
- ۷- بَابُ: عَلَى مَا تُعْبَرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟
- ۸- بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا
- ۹- بَابُ: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا
- ۱۰- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا
- ۱- بَابُ الْكَفِّ عَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ۲- بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ
- ۳- بَابُ التَّهْيِئَةِ عَنِ التَّهْيِئَةِ
- ۴- بَابُ: مِثَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ
- ۵- بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
- ۶- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- ۷- بَابُ الْعَصِيَّةِ
- ۸- بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد پنجم)

- 270 باب: مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے
279 باب: فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرست رہنا
باب: دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے
285 کے مقابل آجانا
باب: فتنے کے زمانے میں زبان کو (نا مناسب
287 باتوں سے) روک کر رکھنا
باب: (فتنوں کے دور میں لوگوں سے) الگ تھلک رہنا
294 باب: مشتبہ کام کرنے سے رک جانا
298 باب: اسلام شروع میں انجی تھا
300 باب: فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی
302 امید ہے
303 باب: امتوں کا قرون میں تقسیم ہونا
306 باب: مال کا فتنہ
309 باب: عورتوں کا فتنہ
313 باب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا
باب: فرمان باری تعالیٰ: ”مومنو! اپنی جائیں بچاؤ“
322 کا مطلب
325 باب: سزاؤں کا بیان
329 باب: مصیبت پر صبر کا بیان
339 باب: زمانے کی سختی کا بیان
342 باب: علامات قیامت کا بیان
349 باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا
352 باب: دیانت داری کا ختم ہو جانا
354 باب: (قیامت کی بڑی) نشانیاں
358 باب: زمین میں دھنس جانے کے واقعات

- ۹- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ
۱۰- بَابُ الثُّبُوتِ فِي الْفِتْنَةِ
۱۱- بَابُ: إِذَا انْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بَيْنَهُمَا
۱۲- بَابُ كَفَّ اللِّسَانَ فِي الْفِتْنَةِ
۱۳- بَابُ الْعُرْلَةِ
۱۴- بَابُ: الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
۱۵- بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ عَرَبِيًّا
۱۶- بَابُ مَنْ تَوَلَّى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ
۱۷- بَابُ اخْتِرَاقِ الْأُمَمِ
۱۸- بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ
۱۹- بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
۲۰- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
۲۱- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]
۲۲- بَابُ الْعُقُوبَاتِ
۲۳- بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ
۲۴- بَابُ شِدَّةِ الرِّمَانِ
۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
۲۶- بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ
۲۷- بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ
۲۸- بَابُ الْآيَاتِ
۲۹- بَابُ الْخُسُوفِ

359	باب: مقام بیداء کا لشکر	۳۰- بَابُ جَيْشِ الْبِدَاءِ
362	باب: دابۃ الارض کا بیان	۳۱- بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ
363	باب: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۳۲- بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
365	باب: دجال کا فتنہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج و ماجوج کا ظہور	۳۳- بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ
389	باب: امام مہدی کا ظہور	۳۴- بَابُ خُرُوجِ الْمُهْدِيِّ
393	باب: (بڑی بڑی) جنگوں کا بیان	۳۵- بَابُ الْمَلَاْحِمِ
398	باب: ترکوں کا بیان	۳۶- بَابُ التَّرْكِ

زہد سے متعلق احکام و مسائل

۳۷- أَبْوَابُ الزُّهْدِ

404	باب: دنیا سے بے رغبتی	۱- بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
408	باب: دنیا کی فکر کرنا	۲- بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا
411	باب: دنیا کی مثال	۳- بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا
415	باب: جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی	۴- بَابُ مَنْ لَا يُؤْتِيهِ لَهَ
418	باب: تنگ دستی کی فضیلت	۵- بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ]
420	باب: ناداروں کے مقام و مرتبے کا بیان	۶- بَابُ مَثَلَةِ الْفُقَرَاءِ
421	باب: غریبوں کے ساتھ بیٹھنا	۷- بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ
427	باب: زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان	۸- بَابُ فِي الْمُكْثِرِينَ
431	باب: قناعت کا بیان	۹- بَابُ الْقَنَاعَةِ
435	باب: آل محمد ﷺ کی گزران	۱۰- بَابُ مَعِيَشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ
439	باب: آل محمد ﷺ کے گھر والوں کا ستر	۱۱- بَابُ صِبْخِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ
441	باب: نبی ﷺ کے صحابہ کرام رحمہم کی گزران	۱۲- بَابُ مَعِيَشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
445	باب: تعمیر اور ویرانی	۱۳- بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ
447	باب: توکل اور یقین	۱۴- بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ
451	باب: دانائی کی بات	۱۵- بَابُ الْحِكْمَةِ
453	باب: تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا	۱۶- بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبَرِ وَالْتَوَاضِعِ

457	باب: حیا کا بیان	۱۷- بَابُ الْحَيَاءِ
460	باب: تحمل کا بیان	۱۸- بَابُ الْحِلْمِ
462	باب: غم اور رونا	۱۹- بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ
467	باب: عمل کو (غیر مقبول ہونے سے) محفوظ کرنا	۲۰- بَابُ التَّوَقُّفِ عَلَى الْعَمَلِ
469	باب: دکھلاوے اور شہرت کا بیان	۲۱- بَابُ الرِّيَاءِ وَالشَّمْعَةِ
473	باب: حسد کا بیان	۲۲- بَابُ الْحَسَدِ
475	باب: ظلم و زیادتی	۲۳- بَابُ الْبُغْيِ
476	باب: احتیاط اور تقویٰ	۲۴- بَابُ الْوَرَعِ وَالْتَقْوَى
480	باب: اچھی رائے عامہ	۲۵- بَابُ النَّيِّ الْحَسَنِ
483	باب: نیت کا بیان	۲۶- بَابُ النِّيَّةِ
486	باب: امید اور اجل	۲۷- بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ
490	باب: نیک عمل پر دوام اور پختگی اختیار کرنا	۲۸- بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ
493	باب: گناہوں کا بیان	۲۹- بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ
497	باب: توبہ کا بیان	۳۰- بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ
506	باب: موت کی یاد اور اس کے لیے تیاری	۳۱- بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ
512	باب: قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان	۳۲- بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْيَلَى
517	باب: مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان	۳۳- بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ
524	باب: امت محمد ﷺ کی صفات	۳۴- بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ
532	باب: قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید	۳۵- بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
538	باب: حوض کوثر کا بیان	۳۶- بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ
544	باب: شفاعت کا بیان	۳۷- بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ
554	باب: جہنم کی کیفیات	۳۸- بَابُ صِفَةِ النَّارِ
561	باب: جنت کی کیفیات	۳۹- بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ
575	فہرست اطراف الحدیث	فہرست اطراف الحديث

لباس کے آداب و مسائل

اسلام دین فطرت ہے۔ اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کا درس دیتا ہے نہ صوفیت کے غیر فطری لوازمات کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہونے اور ان کا شکر بجالانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت لباس ہے جسے باری تعالیٰ نے انسانوں کی عفت و عصمت کے تحفظ کا ضامن اور ان کی زینت و آرائش کا باعث قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَبْنَىٰٓ اٰدَمَۙ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوَآتِکُمْ وَرِیْشًا ۚ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّہُمْ یَذَّکَّرُوْنَ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے اولاد آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہیں بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔“ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے مستفید ہونے اور اس کا شکر بجالانے والے معاشروں میں اس کے بے شمار فوائد پوری طرح عیاں ہیں جبکہ اس نعمت کی ناشکری کرنے والے معاشروں میں بے حیائی، برائی، فحاشی اور ان کے نتیجے میں پھیلنے والی مہلک بیماریاں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بلکہ ایسے معاشرے اخلاقیات سے محرومی اور رنگارنگ عذابوں کا شکار ہیں جو لباس سے

بے پروائی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ رب العزت نے لباس کو شرم و حیا کی بقا اور زینت کا باعث بنایا ہے۔ اس کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں، اس لیے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ لباس پہنا کریں۔ ارشاد ہے: ﴿يَسْبِيحُ اَدَمُ حُلُوًا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے آدم کی اولاد! ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو، یعنی لباس پہن کر دو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلؤ، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ رحمتِ دو عالم ﷺ نے امت کی رہنمائی کے لیے متعدد ارشاد فرمائے ہیں۔ امت کو بتایا ہے کہ وہ کون سا لباس پہنیں، کیسے پہنیں اور کون سے لباس سے احتراز کریں۔ ان ارشادات میں سے چند ایک یہ ہیں:

① لباس پہنتے وقت ایک اہم اصول یہ بیان فرمایا کہ لباس ایسا ہو جس سے دو فائدے حاصل ہوں: ایک، شرم گاہ کو ڈھانچے اور دوسرا زینت کا باعث ہو۔ اس سے زیادہ فخر و مباہات کی اجازت ہے نہ صوفیانہ زہد کی گنجائش، جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد باری تعالیٰ میں بھی رہنمائی کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کے بغیر کھاؤ پیو اور لباس پہنو۔

② لباس پہن کر تکبر و غرور کا اظہار سخت ناپسندیدہ اور کبیرہ گناہ ہے، اس لیے ایسے لباس جو انسان کو اس بیماری میں مبتلا کرتے ہیں ان سے منع کر دیا، مثلاً: مردوں کے لیے ریشم اور سونا۔ شلواریا جامہ پینٹ یا چادر کو گھسیٹتے ہوئے چلنا متکبرین کی علامت خاص ہے جو آج بھی ہمارے معاشرے میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے اس فعل کی قباحیت و شناعة بیان کرتے ہوئے فرمایا: [مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبِيِّنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ] (صحیح البخاری، اللباس، باب ما أسفل من الكعبيين فهو في النار، حدیث: ۵۷۸۷) ”جو تہ بند (شلواریا جامہ پینٹ) ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔“ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

③ زیب و زینت اور آرائش کے اظہار کے لیے سفید رنگ کے لباس کو پسند کیا گیا ہے، ارشاد رسول ہے: [الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفَيْتُهَا فِيهَا مَوْتَاكُمْ] (جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء في لبس البياض، حدیث: ۲۸۱۰) ”سفید لباس پہنؤ یہ بہت پاک اور صاف ہوتا ہے اور اسی



میں تم اپنے مردوں کو کفناؤ۔“

④ عورتوں کے لباس کے متعلق خصوصی ہدایات دی ہیں۔ عورتوں کے لباس میں پردے کا عنصر غالب ہونا چاہیے چنانچہ ایسا لباس عمدہ مانا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ ساتر (جسم کو ڈھانپنے والا) ہو۔ مسلمان عورتوں کو ایسا باریک شفاف یا فٹنگ والا لباس پہننے کی ممانعت ہے جس سے اعضائے جسم کی بے پردگی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الأحزاب: ۵۹) ”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔“ نیز فرمایا: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱) ”اور اپنی اورھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے۔“ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے بارے میں سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اسلامی لباس کے آداب کو مد نظر نہیں رکھتیں بلکہ کفار کی مشابہت میں ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں جو پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور بے پردگی اور بے حیائی کا باعث بنتا ہے۔ ارشاد ہے: ”میں نے جہنم کے دو گروہ نہیں دیکھے (میرے بعد نمودار ہوں گے) ان میں سے ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے بھی تنگی ہوں گی (باریک شفاف یا نہایت تنگ لباس پہنے ہوں گی)۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ جنت کی خوشبو انھیں آئے گی حالانکہ اس کی خوشبو لمبے فاصلے پر بھی آئے گی۔“ (صحیح مسلم، اللباس والزينة، باب النساء الکامیات.....، حدیث: ۲۱۲۸)

⑤ اسلامی لباس کا ایک اور اہم اصول مردوزن کے لباس میں نمایاں فرق بھی ہے لہذا مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننے کی سخت ممانعت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: [لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ] (سنن أبي داود، اللباس، باب في لباس النساء، حدیث: ۳۰۹۸، ومسنند أحمد: ۳۲۵/۲) ”رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر بھی جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۲) کتاب اللباس (التحفة ۲۴)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(التحفة ۱)

۳۵۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ
عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فِي خُمَيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ . فَقَالَ : « شَغَلَنِي أَعْلَامٌ
هَذِهِ . اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ . وَائْتُونِي
بِأَنْبِجَانِيَّةٍ » .

۳۵۵۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز
پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ پھر فرمایا: ”مجھے اس
کے نقش و نگار نے مشغول کر دیا۔ اسے ابو جہم (رضی اللہ عنہ)
پاس لے جاؤ اور ان سے ان کی سادہ چادر لے آؤ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے نقش و نگار والا کپڑا پہننا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس قسم کا نہ ہو جسے زنانہ کپڑا
قرار دیا جاتا ہو۔ ② نمازی کے سامنے ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں جو نمازی کی توجہ اپنی طرف مبذول
کریں اس لیے رنگ برنگے مصلوں پر نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ ③ مسجد کی دیواروں کو طرح طرح سے مزین
کرنا بھی درست نہیں اس سے بھی نمازی کی توجہ نماز سے ہٹ جاتی ہے۔ ④ مرد کے لیے سادہ لباس پہننا بہتر
ہے۔ ⑤ کسی کا تھنہ واپس کرنا پڑے تو عذر واضح کر دینا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ نے صحابی سے دوسری چادر
اس لیے طلب فرمائی کہ ہدیہ واپس ہونے کی وجہ سے ان کی دل بھگنی نہ ہو۔ ⑦ مقتدیوں اور ساتھیوں کے
جذبات مجروح کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑧ [أنبجانية] ایک قسم کی سادہ نقش و نگار کے بغیر
چادر ہوتی تھی جو بہت معمولی درجے کے مونے کپڑے کی ہوتی تھی۔

۳۵۵۰- أخرجه البخاري، الأذان، باب الالتفات في الصلاة، ح: ۷۵۲ من حديث سُفْيَانِ بْنِ عُيَيْنَةَ، ومسلم، المساجد،
باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، ح: ۵۵۶ عن ابن أبي شَيْبَةَ.

۳۵۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ . فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ اللَّيْلِ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ ، وَكِسَاءٌ مِنْ هَذِهِ الْأَكْحَمِيَّةِ الَّتِي تَدْعَى الْمُكَبَّدَةَ . وَأَقْسَمَتْ لِي : لَقِصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا .

۳۵۵۱- حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے مجھے ایک موٹا بند کھایا جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر دکھائی جسے ملبہ کہتے ہیں۔ انھوں نے قسم کھا کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دو کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① ملبہ ایک قسم کی موٹی چادر ہوتی ہے۔ ② اس زمانے میں عرب میں جو کپڑے پائے جاتے تھے ان میں مونے اوٹی کپڑے سستے ہوتے تھے۔ اور یہ سادہ لباس غریب لوگ پہنتے تھے۔ باریک سوتی لباس بہت قیمتی اور عمدہ سمجھا جاتا تھا اس لیے اسے امیر لوگ استعمال کرتے تھے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ ④ تاکید کے طور پر قسم کھا کر کوئی بات بتانا جائز ہے۔

۳۵۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شِمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا .

۳۵۵۲- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس پر گرہ لگا رکھی تھی۔

۳۵۵۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ

۳۵۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ آپ

۳۵۵۱- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدره وخاتمه... الخ، ح: ۲۱۰۸، ومسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۰ من حديث سليمان بن المغيرة به. ۳۵۵۲- [إسناده ضعيف] * الأحوص تقدم حاله، ح: ۱۹۲۱، وخالد لم يسمع من عبادة كما في أطراف المسند: ۶۴۷/۲، للحافظ ابن حجر رحمه الله.

۳۵۵۳- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم... الخ، ح: ۳۱۴۹ من حديث مالك به، ومسلم، الزكاة، باب إعطاء المؤلفة ومن يخاف على إيمانه إن لم يعط... الخ، ح: ۱۰۵۷ عن يونس بن عبد الأعلى به مطولاً.

ﷺ نے مولے کنارے والی تجری نالی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عن أنس بن مَالِك قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِي، غَلِظَ الْحَاشِيَّةُ.

۳۵۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کو گالی دینے نہیں دیکھا، اور نہ آپ کے لیے کپڑا الپیٹ کر رکھا جاتا تھا۔ (ایک ہی جوڑا ہوتا تھا۔)

۳۵۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَبِيْعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا، وَلَا يَطْلُو لَهُ تَوْبً.

۳۵۵۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی کیونکہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ آپ گھر سے تشریف لائے تو وہ چادر تہبند کے طور پر پہن رکھی تھی۔ فلاں آدمی آیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس دن اس شخص کا نام بھی لیا تھا (بعد میں راوی کو یاد نہیں رہا۔) اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چادر کتنی اچھی ہے! مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا“ جب آپ گھر تشریف لے گئے تو وہ چادر تہبند کے اس صحابی کے ہاں بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! تو نے اچھا

۳۵۵۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرِدَاءٍ. قَالَ: وَمَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: الشَّمْلَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُوَ كَهَا. فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا. فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا، وَإِنِّهَا لِأَرَارُهُ. فَجَاءَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةُ أَحْسَنِهَا. قَالَ: «نَعَمْ». فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ! مَا أَحْسَنَتْ. [كُنِيَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِنِّي هَا؟ وَقَدْ

۳۵۵۴- [إسناده ضعيف] * ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ۳۳۰، وهو علة الخبر.

۳۵۵۵- أخرجه البخاري، الجنائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ح: ۱۲۷۷ من حديث عبد العزيز به.

عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا. فَقَالَ: إِنِّي،
وَاللَّهِ! مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا هَا لِأَلْبَسَهَا. وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ
إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي.
نہیں کیا۔ یہ چادر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی
اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ وہ تو نے آپ سے
مانگ لی حالانکہ تجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی کا سوال
رو نہیں کرتے۔ اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی! میں نے
آپ سے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے
مانگی ہے کہ وہ میرا کفن بنے۔

فَقَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ. حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن وہ
صاحب فوت ہوئے وہ چادر (بھی) ان کا کفن تھی۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② عورتیں دستکاری کے کام
کر کے گھر کی آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہیں بشرطیکہ پردے کے تقاضے کا حق پورے ہو سکیں۔ ③ کوئی چیز اگر
کوئی شخص مانگ لے تو سخاوت کا تقاضا ہے کہ اسے دے دی جائے اگرچہ خود کو ضرورت ہو۔ ④ رسول اللہ ﷺ
کے جسم مبارک سے مس ہونے والی چیز حصول برکت کے لیے اپنے پاس رکھنا یا استعمال کرنا درست ہے۔ یہ
صرف اس صورت میں ہے جب یہ یقینی طور پر ثابت ہو کہ اس کا تعلق نبی ﷺ کی ذات سے رہ چکا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو جو خطوط اور گرامی نامے بھیجے تھے ان کے علاوہ اب دنیا میں ایسی کسی چیز کا
قطعاً کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ جو عوام الناس میں ”موئے مبارک“ وغیرہ قسم کی اشیاء مشہور کر دی گئی ہیں بالکل
بے اصل اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ ایسی تمام اشیاء کے متعلق دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ
سے متعلق کوئی بھی چیز از قسم: عصا، عمامہ، موئے مبارک اور نعلین وغیرہ اب دنیا کے کسی بھی حصے میں کہیں
موجود نہیں۔ یہ سب من گھڑت اور خود ساختہ قصے کہانیاں ہیں۔ واللہ اعلم۔ ⑤ سلف صالحین نے کسی صحابی
یا تابعی سے منسوب چیز کو بطور تبرک محفوظ نہیں رکھا۔ جو چیزیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں ان میں
سے اکثر کی ان حضرات کی طرف نسبت درست نہیں۔

۳۵۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اون کا (سادہ اور موٹا)
لباس پہنا ہے، مرمت شدہ جوتا پہنا ہے اور انتہائی موٹا
کپڑا زیب تن فرمایا ہے۔

۳۵۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ
سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا
بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ

قَالَ: لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ.
وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ. وَلَيْسَ ثَوْبًا خَشِئًا
خَشِئًا.

(المعجم ۲) - بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا
لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ۲)

باب: ۲- جب کوئی نیا لباس
پہنے تو کیا کہے؟

۳۵۵۷- حضرت ابو امامہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو فرمایا: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي] ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”جس نے نیا کپڑا پہنا اور کہا: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي] پھر جو پرانا کپڑا اتارا ہے اسے صدقہ کر دیا وہ زندگی میں اور وفات کے بعد اللہ کے سایہ عاطفت میں اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا۔“ نبی ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۵۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا. فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ، أَوْ قَالَ أَلْفَى، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ، حَيًّا وَمَيِّتًا» قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَانَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ،

۳۵۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص

۳۵۵۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۷)، ح: ۳۵۶۰ من حديث يزيد به، وقال: "غريب" * أبو العلاء الشامي مجهول كما في التقريب.

۳۵۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۸/۲، والنسائي في الكبرى من حديث عبدالرزاق به، وقال النسائي: "مكرر"، وصححه ابن حبان، والبوصيري، وحسنه الحافظ في تانغ الأفكار، وفيه عنقة الزهري، وله شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۸/۲۶۵، ۲۶۶، ۱۰/۴۰۲.

۳۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ
بَرِيدٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللَّبْسَانِ
فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالْإِخْتِيَاءُ فِي الثَّوْبِ
الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۵۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے دو طرح لباس پہننے سے منع فرمایا۔ لباس پہننے کے یہ دو (منوع) انداز یہ ہیں: چادر کو اس انداز سے جسم پر لپیٹنا کہ ہاتھوں اور بازوؤں کو حرکت دینا مشکل ہو جائے۔ اور ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ اعضائے مستورہ ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① لباس کا مقصد جسم کو اور خاص طور پر پردے کے اعضاء (شرم گاہ) کو چھپانا ہے۔ اگر چادر یا تہبند اس انداز سے استعمال کیا جائے کہ یہ مقصد حاصل نہ ہو تو یہ ممنوع ہے کیونکہ ایسا لباس حیا کے منافی ہے۔ ② کپڑے میں لپٹ جانے کو [اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] کہتے ہیں۔ صماء کے معنی ٹھوس چیز کے ہیں یعنی اس طرح چادر اوڑھ کر انسان آسانی سے حرکت کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح ٹھوس پتھر حرکت نہیں کر سکتا۔ ③ [إِخْتِيَاءُ] کا مطلب ہے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ ایک کپڑے کے ساتھ کمر اور گھٹنوں کو باندھ لیا جائے۔ اگر تہبند کو اس طرح باندھ کر بیٹھا جائے تو پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ اگر تہبند کے علاوہ دوسرے کپڑے کو اس طرح لے کر بیٹھا جائے تو جائز ہے کیونکہ اس سے بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک کپڑے میں احتیاء نہیں۔ ④ بعض اوقات گھٹنے کھڑے کر کے بازو ان کے سامنے لا کر ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ کو بکڑ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بیٹھنا جائز ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے بے پردگی نہیں ہوتی، لیکن خطبے کے دوران میں اس طرح بیٹھنے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
لِبْسَتَيْنِ: عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ، وَعَنْ
الْإِخْتِيَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ

۳۵۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتیاء کرنے سے کہ آسمان کی طرف اس کا ستر کھلا ہوا ہو۔



إِلَى السَّمَاءِ .

🌟 فائدہ: [اِشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] اور [اِحْتِبَاءِ] کی وضاحت گزشتہ حدیث کے ترجمہ اور فوائد میں ہو چکی ہے۔

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اِشْتِمَالُ صَمَاءٍ سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ تمہارا سر آسمان کی طرف کھلا ہو۔

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْسَتَيْنِ: اِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْتَ مُقْبِضُ فَرْجِكَ إِلَى السَّمَاءِ .

باب: ۴۔ اون کا لباس پہننا

(المعجم ۴) - بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

(التحفة ۴)

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۲۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کاش تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، جب ہم پر بارش ہو جاتی تو (ایسی بوی پیدا ہوتی کہ) تم ہماری بو کو بھڑوں کی بو سمجھتے۔

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! لَوْ شَهِدْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَصَابَتْنا السَّمَاءُ، لَحَسِبْتُ أَنْ رِيحَنَا رِيحُ الصُّوفِ .

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۳۲۰/۳۲۱) وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۲۳۳۸، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۶۲) اہل عرب اون کو اس طرح تیار کرنے کے فن سے واقف نہیں تھے جس طرح آج کل تیار کی جاتی ہے کہ اس سے نفیس اور

۳۵۶۱۔ [إسناده حسن] وصححه البوصري * سعد بن سعيد أخو يحيى بن سعيد، حسن الحديث، وثقه الجمهور، وباقى السند صحيح .

۳۵۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في لبس الصوف والشعر، ح: ۴۰۳۳ من حديث قتادة به * وقطادة عنن، ولم أجد تصريح سماعه، وانظر، ح: ۱۷۵ .

ہموار تار تیار ہو جاتے ہیں بلکہ وہ سادہ انداز سے تیار کیا ہوا موٹا تار ہوتا تھا اور اس سے بننے والا کپڑا بھی موٹا اور کھردرا ہوتا تھا اس لیے سوتی کپڑا نفیس اور قیمتی جبکہ اونی لباس بھدرا اور سستا ہوتا تھا۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناز و نعمت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ وہ خود تو معمولی خوراک اور لباس پر اکتفا کرتے جبکہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ⑥ جب عمدہ لباس کی طاقت نہ ہو تو اونی لباس پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے شکوہ کرنے کی بجائے دین و ایمان کی حفاظت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

۳۵۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ضَبَقَتُهُ الْكُمَمِينَ. فَصَلَّى بَيْنَا فِيهَا. لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

۳۵۶۳- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ (گھر سے) ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اون کا بنا ہوا تنگ آستھیوں والا ایک رومی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی لباس میں ہمیں نماز پڑھائی جب کہ آپ کے جسم مبارک پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

۳۵۶۴- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمُطِ: حَدَّثَنِي الْوَضِيعُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلَقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۴- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پھر جسم مبارک پر پہنا ہوا اونی جبہ الٹا کر اس سے چہرہ مبارک پونچھ لیا۔

۳۵۶۵- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْقَضَائِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

۳۵۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

۳۵۶۳- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۵۵۲ لعلته.

۳۵۶۴- [ضعيف] تقدم، ح: ۴۶۸.

۳۵۶۵- أخرجه البخاري، الذبائح والصديد، باب الوسم والعلم في الصورة، ح: ۵۵۴۲، ومسلم، اللباس والزينة، باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه... الخ، ح: ۲۱۱۹ من حديث شعبه به.

خوبصورت بھی ہوتا ہے اور باوقار بھی۔ اس میں میل کچیل کا جلدی پتہ چل جاتا ہے اس لیے اس کو جلدی دھویا جاتا ہے اور زیادہ توجہ سے دھویا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ زیادہ پاک صاف رہتا ہے۔ ① کفن کے لیے سفید کپڑا بہتر ہے ویسے دوسرا کپڑا بھی درست ہے خصوصاً دھاری دار کپڑا۔ (سنن أبی داود، الحائز، باب فی الکفن، حدیث: ۳۱۵۰)

۳۵۶۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لباس جس میں تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں اللہ سے ملتے ہو، سفید لباس ہے۔“

۳۵۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحْسَنْتَ مَا زُرْتُمْ اللَّهُ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ، الْبَيَاضُ».

باب: ۶- تکبر کی وجہ سے کپڑا نکالنا

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ (التحفة ۶)

۳۵۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا اٹھیت کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائے گا۔“

۳۵۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «[إِنَّ] الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کپڑا اٹھینے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا لمبا ہو کہ زمین پر گھسٹا ہو یا زمین سے چھوتا ہو۔

۳۵۶۸- [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف، شريح بن عبيد لم يسمع من أبي الدرداء، قاله المزي النخ * ومروان بن سالم تقدم حاله، ح: ۷۱۲.

۳۵۶۹- أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء، وبينان حد ما يجوز إرخاءه إليه، وما يستحب، ح: ۲۰۸۵ عن ابن أبي شيبة، وعلقه البخاري، ح: ۵۷۹۱ من حديث الليث عن نافع به، وله طرق عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

④ تہبند شلوار پتلون یا جامہ عربی قمیص جو پاؤں تک ہوتی ہے ان سب میں مرد کے لیے جائز حد یہ ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے اوپر رہے۔ اور افضل یہ ہے کہ آدھی پنڈلی تک رہے۔ ⑤ جائز حد سے نیچے کپڑا نکاحا کبیرہ گناہ ہے۔ ⑥ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کپڑا تکبیر کی نیت سے نہیں لٹکاتے، ان کا یہ مذر درست نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”تہبند لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تکبر ہے“ اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔“ (سنن ابی داؤد، اللباس، باب ما جاء فی إسبال الإزار، حدیث: ۴۰۸۳)

۳۵۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۰- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا۔“

[قَالَ:] فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَّاطِ. فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُهُ أَذْنَائِي، وَوَعَاهُ فَلْيَبِ.

عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاط کے مقام پر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) بیان فرماتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (یہ صحیح ہے)۔ میرے کانوں نے اسے (رسول اللہ ﷺ سے) سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

۳۵۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبْلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ

۳۵۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو موٹے کپڑے کی چادر زمین پر گھسیٹ رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت

۳۵۷۰- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۹ من حديث فراس عن عطية العوفي به، وضعه البوصيري من أجله، وتقدم، ح: ۳۷، والحديث السابق شاهد له.

۳۵۷۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۵۰۳ من حديث محمد بن عمرو به.

الْخِيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ (کی نظر نہیں فرمائے گا۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی کو غلط کام کرتے دیکھ کر فوراً ٹوک دینا درست ہے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ اس نے مسئلہ پہلے بھی تو سنا ہوگا۔ ② غلطی پر متنبہ کرتے وقت غصے کی بجائے پیار سے بات کی جائے خاص طور پر اپنے سے چھوٹی عمر کے فرد کو ”بیٹا“ یا ایسا مناسب لفظ بول کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ
ہو؟ (التحفة ۷)

۳۵۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَصَلَةٍ سَاقِي أَوْ
سَاقِيهِ. فَقَالَ: «هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ. فَإِنْ
أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ
أَبَيْتَ، فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ»۔
۳۵۷۳ - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے
پٹھے کے نچلے حصے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”یہ تہبند کی جگہ
ہے۔ اگر تو (یہاں تک رکھنا) نہ چاہے تو نیچے کر لے۔
اگر تو نہ چاہے تو (اور) نیچے کر لے۔ اگر تو (اتنا سا اونچا
بھی رکھنا) نہ چاہے تو (معلوم ہونا چاہیے کہ) تہبند کا
ٹٹنوں میں کوئی حق نہیں۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُمَيْيَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ۔
امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت علی بن محمد کے
واسطے سے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پنڈلی کے پٹھے کا نچلا حصہ گھٹنے اور ٹخنے کے درمیان میں ہوتا ہے اسی لیے اگلی حدیث
میں ”پنڈلیوں کے نصف“ کا لفظ مذکور ہے۔ ② تہبند یا جامہ عربی قمیص وغیرہ پنڈلی کے نصف تک رکھنا اصل حکم
ہے۔ اس سے نیچے رکھنا جائز ہے افضل نہیں۔ ③ مرد کا کپڑا ٹخنے سے اوپر رہنا چاہیے۔

۳۵۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
۳۵۷۳ - حضرت عبد الرحمن بن یعقوب جہنی حرقی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت

۳۵۷۲ - [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب في مبلغ الإزار، ح: ۱۷۸۳ من حديث أبي الأحوص به، وقال: "هذا حديث حسن صحيح، ورواه الثوري وشعبة عن أبي إسحاق"۔

۳۵۷۳ - [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۳ من حديث العلاء به۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تہبند کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مومن کا تہبند (شلوار پینٹ اور پاجامہ وغیرہ) اس کی پنڈلیوں کے نصف تک (بلند) ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں اس پر گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی: ”جو شخص تکبر کے ساتھ تہبند (زمین پر) گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَيْنِ. وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ فِي النَّارِ» يَقُولُ ثَلَاثًا: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

🌞 فائدہ: تہبند گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا نیچے لٹکا لیا جائے کہ وہ زمین تک پہنچ جائے اور چلتے وقت زمین پر لگتا رہے۔ مرد کے لیے ایسا کرنا حرام ہے۔ عورت کے لیے یہ جائز ہے کیونکہ یہ اس کے لیے پردے کا باعث ہے۔ اس طرح اس کے پاؤں اجنبیوں کی نظر سے چھپے رہتے ہیں۔

۳۵۷۴- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سفیان بن سہل! کپڑا (جائز حد سے زیادہ) نہ لٹکا اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

۳۵۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّكَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ الْمُعِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا سَفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُنْبِلْ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ».

باب: ۸- قمیص پہننا

(المعجم ۸) - بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

(التحفة ۸)

۳۵۷۴- [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۴۸۸، ح: ۹۷۰۴ من حديث يزيد به، وهو في المصنف: ۸/ ۲۰۷، ح: ۴۸۸۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۴۹، والبوصيري، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۵۰ وغيره، وراجع نيل المقيود، ح: ۴۰۸۴.

۳۵۷۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدَّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ
ابْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ [إِلَى] رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۳۵۷۵- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی کپڑا قمیص سے زیادہ پسند نہیں تھا۔

🌞 فائدہ: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ چادر کو سنبھالنا پڑتا ہے جب کہ قمیص پہن کر ہاتھوں کو زیادہ آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور عریوں کی قمیص نیچے تک ہوتی ہے اس لیے اگر مونے کپڑے کی بنی ہوئی ہو تو تہبند کے بغیر بھی ستر کے اعضاء چھپے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - بَابُ طَوْلِ الْقَمِيصِ كَمْ
هُوَ؟ (التحفة ۹)

باب: ۹- قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟

۳۵۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ،
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ.
مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(جائز حد سے زیادہ) لٹکانا تہبند میں بھی ہوتا ہے، قمیص میں بھی اور پگڑی میں بھی۔ جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد) ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کیسی نادر حدیث ہے!

🌞 فوائد و مسائل: ① اسبال (کپڑا لٹکانا) کا لفظ عام طور پر تہبند اور شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کپڑے بھی جائز حد سے زیادہ لمبے رکھنا جائز نہیں۔ ② علامہ محمد فواد عبدالباقی بیان کرتے ہیں کہ علماء نے پگڑی کے لٹکنے والے حصے کی حد کر کے نصف تک بیان فرمائی ہے۔ ③ اس حدیث کے نادر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شئی کا لفظ عام ہے یعنی اسبال ہر کپڑے میں ہو سکتا

۳۵۷۵- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ماجاء في القميص، ح: ۴۰۲۵ من حديث عبدالمؤمن به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۱۷۶۲.

۳۵۷۶- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۴ من حديث الحسين بن علي به.



ہے جب اس حد سے زیادہ ہو جو شرفاء کے ہاں متعارف ہے۔ اسہال کی ممانعت والی دوسری حدیثوں میں یہ نکتہ نہیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ كُمُ الْقَمِيصِ كَمْ
يَكُونُ؟ (النحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ قمیص کی آستین کتنی
ہونی چاہیے؟

۳۵۷۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسی قمیص پہنتے تھے جس کی آستینیں بھی چھوٹی ہوتی تھیں اور لمبائی بھی کم ہوتی تھی۔

۳۵۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْبِذْيَيْنِ وَالطُّوْلِ.

(المعجم ۱۱) - بَابُ حَلِّ الْأَزْزَارِ
(النحفة ۱۱)

باب: ۱۱۔ بٹن کھلے رکھنا

۳۵۷۸- حضرت قرہ بن ایاس مزینی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی بیعت کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی قمیص کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

۳۵۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْرٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ. وَإِنَّ زُرَّ قَمِيصِهِ لَمْ يَطْلُقْ.

۳۵۷۷- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴۵۹/۱ من حديث حسن بن صالح به، وانظر، ح: ۲۲۹۶ لحال مسلم الأعمور الملاهي، وروى أبو داود، ح: ۴۰۲۷ بإسناد حسن، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۶۵ "كان كم يد رسول الله ﷺ إلى الربع".

۳۵۷۸- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في حل الأززار، ح: ۴۰۸۲ من حديث زهير بن معاوية به.

کے بیٹے کو سردیوں اور گرمیوں میں جب بھی دیکھا، ان کے بیٹن کھلے ہوئے دیکھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قیص کے گریبان میں بیٹن لگانا درست ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے شاید کسی ضرورت (گرمی وغیرہ کی وجہ) سے گریبان کا بیٹن کھولا ہوگا لیکن بزرگوں نے اتباع کے خیال سے ہمیشہ بیٹن کھلے رکھے۔ بیٹن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں لوگ بطور تکبر اپنا گریبان کھلا رکھتے ہیں، لہذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

باب: ۱۲- شلوار (پا پا جامہ) پہننا

(التحفة ۱۲)

۳۵۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ۳۵۷۹- حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا۔

ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.



🌞 فوائد و مسائل: ① [سراویل] کا ترجمہ شلوار یا پا پا جامہ دونوں طرح صحیح ہے کیونکہ یہ ایک ہی لباس ہے جس کی بناوٹ میں فرق ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا شلوار خریدنا یا اسے خریدنے کا ارادہ ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز لباس ہے البتہ کسی صحیح حدیث میں نبی ﷺ کے پا جامہ پہننے کا ذکر نہیں۔ ③ مرد کے لیے شلوار پہننا جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جسے (احرام باندھتے وقت) تہبند میسر نہ ہو وہ سراویل (شلوار یا پا جامہ) پہن لے۔“ (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب السراویل والخفین للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلین، حدیث: ۲۹۳۱) اگر احرام کی حالت میں مجبوری کی صورت میں مرد شلوار پہن سکتا ہے تو عام دنوں میں شلوار یا پا جامہ پہننا بالاولیٰ جائز ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ

باب: ۱۳- عورت کا دامن کتنا دراز

يَكُونُ؟ (التحفة ۱۳)

ہونا چاہیے؟

۳۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَمْ تَجْرُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا؟ قَالَ: «شِبْرًا» قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفَ عَنْهَا. قَالَ: «ذِرَاعٌ. لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ».

۳۵۸۰۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک باشت“ میں نے کہا: تب اس (کے قدموں یا پنڈلیوں) سے کپڑا ہٹ جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔“

☀ فائدہ: ایک باشت یا ایک ہاتھ سے مرد و عورتوں سے اس قدر نیچے تک ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی دو حالتیں ہیں: مستحب حالت یہ ہے کہ تہبند آدمی پندرہ یا ستر انگلیں تک اور جائز حالت یہ ہے کہ کٹھنوں (سے اوپر) تک رکھے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی دو حالتیں ہیں: مستحب حالت یہ ہے کہ مردوں کی جائز حالت سے ایک باشت زیادہ ہو۔ اور جائز حالت ایک ہاتھ یعنی مردوں کی جائز حالت سے دو باشت زیادہ۔ (فتح الباری: ۳۲۰/۱۰)

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، رُحِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعٌ. فَكُنَّ يَأْتِيَنَّهُ فَتَذَرُغُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو ایک ہاتھ دامن کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم انھیں سرکنڈے سے ایک ہاتھ ماپ دیتے۔

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، الْبُصَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ كَانَتْ أَرْوَاحُ نِسَائِهِ تَجْرُ الْمَرْأَةَ مِنْ ذَيْلِهَا، فَلْيُحْشِرْهُنَّ».

۳۵۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یا حضرت ام سلمہ

۳۵۸۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٨ من حديث عبيد الله به.

۳۵۸۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٩ من حديث سفیان الثوري به * زيد العمي تقدم، ح: ٢٧٠٣، وله لون آخر عند النسائي في الكبرى، ولبعضه شاهد عند أبي داود، ح: ٤١١٧، وإسناده صحيح.

۳۵۸۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] وهو في المصنف: ٢٢١/٨، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهزم تقدم، ح: ٣٠٨٦، وجليه: ٣٥٨٠ يعني عنه.

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزَّم، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ، أَوْ لِأُمِّ سَلَمَةَ:
«ذَلِكَ ذِرَاعٌ».

۳۵۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ:
حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلَّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّم،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ: فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ، «شِبْرًا» فَقَالَتْ
عَائِشَةُ: إِذَا تَخَرَّجَ سَوْفَهُنَّ. قَالَ: «فَذِرَاعٌ».

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ
(التحفة ۱۴)

۳۵۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عورتوں
کے دامن کے بارے میں فرمایا: ”ایک باشت۔“
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تب تو ان کی پنڈلیاں
ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا: ”تب ایک ہاتھ
(کافی ہے۔)“

باب: ۱۴- سیاہ عمامے (گجری)
کامیاب

۳۵۸۴- حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ
ارشاد فرماتے دیکھا جبکہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھ
رکھا تھا۔

۳۵۸۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (فتح)
مکہ کے موقع پر نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو
آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

۳۵۸۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ
مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۵۸۳- [إسناده ضعيف جدًا] انظر الحديث السابق، وضعفه البوصيري.

۳۵۸۴- [صحيح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۳۵۸۵- [صحيح] تقدم، ح: ۲۸۲۲.

۳۵۸۶- [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، ح: ۲۵۱، والحديث السابق شاهد له.



حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّ أَبَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ هَبَّ كَرَفَحٍ كَمَكَةٍ دُونَ نَبِيِّ ﷺ (مکہ میں) داخل ہوئے تو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ، يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① سفید رنگ کا لباس بہتر اور افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۶۶) لیکن سیاہ رنگ بھی جائز ہے۔ ② بہتر یہ ہے کہ پورا لباس سیاہ نہ ہو کیونکہ دور حاضر میں یہ ایک خاص فرقے کی علامت بن چکا ہے صرف پگڑی سیاہ ہو تو ان سے مشابہت نہیں ہوتی۔ ③ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے۔ احرام صرف اس وقت ضروری ہے جب حج یا عمرے کی نیت سے مکہ میں داخل ہو۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ إِذْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵۔ پگڑی کا شملہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا

۳۵۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ، قَدْ أَرُخِيَ طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۳۵۸۷- حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶۔ ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے

۳۵۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۸۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

۳۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براءؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے عام ریشم سے اور مولے ریشم سے منع فرمایا۔
 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدِّيَنَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ریشم سے مراد وہ ریشم ہے جسے ریشم کا کپڑا تیار کرتا ہے۔ مصنوعی طور پر بنائے ہوئے دھاگے جو ریشم سے مشابہ ہوں ریشم میں شامل نہیں اگرچہ لوگ انھیں ریشم ہی کہتے ہیں۔ ② ”دیان“ کی تشریح انتہائی میں یوں کی گئی ہے: [الْبَيْتَابُ الْمُتَّخِذَةُ مِنَ الْإِبْرَيْسَمِ] ”ابریشم کے بنے ہوئے کپڑے۔“ جبکہ المنجد میں اس لفظ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: ”وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا (دوٹوں) ریشم کے ہوں۔“ ③ ریشم سے ممانعت صرف مردوں کے لیے ہے۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۵۹۵)

۳۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع کیا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہے اور آخرت میں ہمارے لیے۔“
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. وَقَالَ: «هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بسترو وغیرہ بنا کر اس پر بیٹھنا اور لیٹنا یہ سب کچھ مردوں پر حرام ہے۔ ② سونے کا زیور پہننا بھی مردوں پر حرام ہے خواہ وہ ہار ہو، گونگی ہو، گھڑی کا چین ہو، لباس کے ٹٹن ہو یا کوئی اور زیور سب کا ایک ہی حکم ہے البتہ سونے کا مرد کی ملکیت میں ہونا گناہ نہیں جب کہ وہ پہنانا جائے۔ ③ دنیا میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کرنا بہت بڑی نیکی ہے جس کا ثواب یہ ہے کہ جنت میں ویسی ہی نعمتیں حاصل ہوں گی جو دنیا کی نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہوں گی۔ ④ رہن کہن کے طریقوں اور لباس وغیرہ کی بناوٹ میں غیر مسلموں سے امتیاز قائم رکھنا ضروری ہے۔

۳۵۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا دوفود کے استقبال اور جمعے کے دن پہننے کے لیے خرید لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

۳۵۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ ابْتِغَتْ هَذِهِ الْحُلَّةُ لِلْوَفْدِ، وَلَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [حُلَّة] ایک طرح کے دو کپڑوں کو کہتے ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصے پر پہننے یا اوڑھنے کے لیے دوسرا جسم کے زیریں حصے پر پہننے کے لیے، جیسے تہ بند وغیرہ اس لیے اس کا ترجمہ ”جوڑا“ کیا گیا ہے۔ ② جمعہ اور عید وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحب ہے اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ ③ مہمانوں کے استقبال کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے بہت محبت رکھتے تھے اس لیے آپ کے لیے عمدہ چیز پسند کرتے تھے۔ ⑤ کوئی شخص خلوص اور محبت سے مشورہ دے اور وہ مشورہ درست نہ ہو تو غصے سے روکنے کی بجائے اس کی غلطی واضح کر دی جائے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور آئندہ اس غلطی سے بچ سکے۔ ⑥ آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کافر پہننے میں جنہیں آخرت میں کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ مَنْ رُحِّصَ لَهُ فِي

باب: ۱۷- کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟

لُبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۷)

۳۵۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور

۳۵۹۱- أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۶/۲۰۶۸ من حديث عبدالله بن عمر به مختصراً، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ۸۸۶، ح: ۲۶۱۲، ومسلم، ح: ۲۰۶۸، وهو في الموطأ، لباس، ح: ۱۸.

۳۵۹۲- أخرجه البخاري، الجهاد، باب الحرير في الحرب، ح: ۲۹۱۹ من حديث سعيد به، ومسلم، اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، ح: ۲۰۷۶ عن ابن أبي شيبة به.

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی کیونکہ انھیں خارش کی تکلیف تھی۔

أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
تَبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ
الْعَوَّامِ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ
مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا، حِكْمَةٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ان حضرات کو جوؤں کی تکلیف بھی تھی۔ (صحیح البخاری، الجہاد والسير، باب
الحریر فی الحرب، حدیث: ۲۹۲۰) ممکن ہے خارش اسی وجہ سے ہو۔ ② جن جلدی بیماریوں میں دوسرا لباس
تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس فائدہ مند ہو تو اس صورت میں مردوں کو یہ لباس پہننا جائز ہے۔

باب: ۱۸ - کپڑے میں ریشم کے
نشان کی اجازت

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرُّخَصَةِ فِي الْعَلَمِ
فِي الثَّوْبِ (التحفة ۱۸)

۳۵۹۳ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
باریک اور موٹے ریشم (کا کپڑا پہننے) سے منع کرتے
تھے مگر جو اتنا سا ہو۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) ایک
انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری سے پھر تیسری سے پھر
چوتھی سے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع
فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ
أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ
وَالذَّبْيَاجِ. إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ
بِإَصْبَعِهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ.
فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے لیکن کناروں پر تھوڑا بہت ریشم ہو تو جائز ہے۔
② ریشم کے جواز کی حد زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کی چوڑائی تک ہے۔ اس سے کم ہو تو بہتر ہے اس سے زیادہ
جائز نہیں۔

۳۵۹۴ - حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد
کردہ غلام حضرت ابو عمر عبداللہ بن کیسان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمامہ خریدا جس (کے کنارے) پر

۳۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ
مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى
عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ. فَدَعَا بِالْقَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ.

فَدَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا . (ریشم کے) نشان تھے۔ انھوں نے قیمتی غلب فرمائی اور
فَقَالَتْ: بُؤْسًا لِعَبْدِ اللَّهِ يَا جَارِيَةُ! هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْشُوفَةٍ الْكُمَيْنِ وَالْحَبِيبِ وَالْفَرْجَيْنِ، بِالذِّبَاخِ .
اِسے کاٹ ڈالا۔ میں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: تعجب ہے عبد اللہ (ﷺ) پر (اور اپنی خادمہ کو آواز دی) اے لڑکی! رسول اللہ ﷺ کا جبہ لاؤ۔ وہ (نئی ﷺ کا) جبہ لائی جس کی آستینوں، گریبان اور دونوں طرف کے چاک کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نشان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کنارے پر ریشم کے دھاگے سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اتنا کنارہ کاٹ دیا۔ ② ایک بڑا عالم بھی کسی مسئلے میں غلطی کر سکتا ہے۔ ③ نبی اکرم ﷺ کا قول و عمل ہر عالم کے فتوے پر راجح ہے۔ ④ مرد کے کپڑے پر اگر تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو جائز ہے خواہ وہ کڑھائی کی صورت میں ہو یا ریشمی کپڑے کے کٹڑے کی صورت میں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ باب: ۱۹- عورتوں کے لیے ریشمی

لباس اور سونے کا زیور پہننے کا بیان

وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (النتحة ۱۹)

۳۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصُّعْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّيْرِ الْغَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ، وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي،

۳۵۹۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ریشم اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

جَلَّ لِإِنَائِهِمْ»۔

☀ فائدہ: معمولی زینت تو درست ہے لیکن زیادہ زیورات پہننے سے امارت اور فخر و تکبر کا اظہار ہوتا ہے جس سے غریبوں کا دل دکھتا ہے اس لیے اس سے اجتناب بہتر ہے، خاص طور پر زیورات پہن کر سفر کرنے سے بہت سے مفاسد سامنے آتے ہیں۔

۳۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي فَاخِجَةَ: حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً مَلْفُوفَةً بِحَرِيرٍ، إِمَّا سَدَّاهَا وَإِمَّا لُحْمَهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ. فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَصْنَعُ بِهَا؟ أَلْبَسُهَا؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا بَيْنَ الْقَوَاطِمِ»۔

۳۵۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک حله (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا یا بانا ریثم سے بنا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ حله میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس سے قاطماؤں کو اوڑھنیاں بنادے۔“

☀ فوائد و مسائل: ① اگر کپڑا خالص ریثم کا نہ ہو بلکہ آدھا سوتی اور آدھا ریشمی ہو تب بھی مردوں کے لیے اسے پہننا منع ہے۔ ② ”قاتماؤں“ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی وہ خواتین ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام ”فاطمہ“ تھا یعنی رسول اللہ ﷺ کی دختر جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تیسری حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ ③ تحنہ دینا اور قبول کرنا مسنون ہے۔

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ. وَفِي الْأُخْرَى

۳۵۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی

۳۵۹۶۔ [حسن] * یزید تقدم حاله، ح: ۵۰۴، وله شاهد قوي عند أحمد: ۱/ ۱۳۷، رواه شعبة عن أبي إسحاق عن هبيرة به.

۳۵۹۷۔ [صحیح] * الإفريقي، (ح: ۵۴)، وشبهه تقدم حالهما، وللحديث شواهد عند أحمد: ۲/ ۱۶۶، وغيره، وانظر، ح: ۳۵۹۵.

ذَهَبٌ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورٍ عورتوں کے لیے حلال ہیں۔»
أَمَنِي، حِلٌّ لَنَا فِيهِمْ».

۳۵۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَاسٍ يَتْبَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمِنْ حَرِيرٍ سَبْرَاءَ.
۳۵۹۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دھاری دار ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سداً ضعیف ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے سداً صحیح قرار دیا ہے اور اس حدیث کی بابت مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر شاذ ہے، محفوظ روایت میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نام ہے جس کی تائید ہمارے فاضل محقق نے بھی کی ہے۔ مزید دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۷۸۹، و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۹۸) ② "سیراء" اس ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سیدھے خطوط ہوں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ لِبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ
باب: ۲۰- مردوں کے لیے سرخ لباس
(الحنفہ ۲۰)

۳۵۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مُتَرَجِّلاً، فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.
۳۵۹۹- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ صاحب جمال نہیں دیکھا جب کہ آپ نے (بالوں میں) کٹکھنی کی ہوئی تھی اور سرخ چادریں (تہبند اور چادر) پہن رکھی تھیں۔

فائدہ: امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: "حُلَّة" کا مطلب تہبند اور اوڑھنے والی چادر ہے اور "حُلَّة" کا لفظ ان دونوں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے۔ یہ سمجھنا غلط فہمی ہے کہ یہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا تھا اور اس میں دوسرا رنگ شامل نہیں تھا۔ سرخ طے سے مراد یمن کی دو چادریں ہوتی ہیں جو سرخ اور سیاہ دھاریوں کی صورت

۳۵۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، ذكر الرخصة للنساء في لبس السيراء، ح: ۵۲۹۸ من حديث عيسى بن الزهري نعنن، والمحمفوظ "أم كلثوم" مكان زينب.

۳۵۹۹- [صحیح] وهو في المصنف: ۸/ ۱۷۷، ۲۶۲ * شريك القاضي تابعه شعبة عند البخاري، اللباس، باب الثوب الأحمر، ح: ۵۸۴۸ وغيره، ومسلم، ح: ۲۳۳۷/ ۹۱ وغيرهما.

میں بنی ہوئی ہیں جس طرح یمن کی دوسری چادریں (لکیر دار) ہوتی ہیں۔ یہ لباس اس نام (سرخ حله) سے ان سرخ دھاریوں کی وجہ سے مشہور ہے ورنہ خالص سرخ (لباس) سے تو سختی سے منع کیا گیا ہے البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الأحمر، حدیث: ۳۷۶ میں ذکر کردہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے ذریعے سے (سرخ کپڑا پہننے کے) جواز کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ گویا خالص سرخ رنگ کا جوڑا پہننا بھی مردوں کے لیے جائز ہے لیکن اگر کسی علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہو تو پھر اس علاقے میں مردوں کے لیے اس سے اجتناب بہتر ہوگا کیونکہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

۳۶۰۰۔ حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رحمہ اللہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت حسین رحمہ اللہ آ گئے۔ انھوں نے سرخ قمیص پہن رکھی تھیں۔ کبھی گرتے تھے کبھی اٹھتے تھے۔ نبی ﷺ (منبر سے) اتر آئے اور انھیں گود میں اٹھالیا۔ اور فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: ﴿اَتَمَّ اَمَوالِکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَةً﴾ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے۔“ میں نے انھیں دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہوا۔“ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

۳۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ بَرَادٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَاضِي مَرَوْ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ. عَلَيْهِمَا قِمِيصَانِ أَحْمَرَانِ. يَعْثُرَانِ وَيَثْوِمَانِ. فَتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي جُحْرِهِ. فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ: ﴿إِنَّمَا أَمَوالُکُمْ وَأَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ﴾» [التغابن: ۱۵] رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.



🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ لباس پہننا جائز ہے۔ ممکن ہے یہ قمیص خالص سرخ رنگ کی نہ ہوں۔ ② بچوں سے پیار معزز شخصیت کی شان کے خلاف نہیں بلکہ ایک خوبی ہے۔ ③ خطبے کے دوران میں کسی ضرورت کے تحت منبر سے اترنا جائز ہے۔ ④ مال اور اولاد کے آزمائش ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بہت دفعہ انسان مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے غلط کاموں کا ارتکاب کر لیتا ہے اس لیے مومن کو احتیاط

سے کام لینا چاہیے کہ مال کی طلب میں یا اولاد کی محبت کی وجہ سے کوئی خلاف شریعت کام نہ ہو جائے۔ ⑤ خطبہ کے دوران میں موضوع سے غیر متعلق بات کرنے میں حرج نہیں بشرطیکہ وہ ضروری بات ہو۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْصَفْرِ

باب: ۲۱- کسم کارنگا ہوا کپڑا مردوں

لِلرِّجَالِ (التحفة ۲۱)

کے لیے مکروہ ہے

۳۶۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۰۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ،
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَهْبِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُفْقَدِ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے رنگ سے منع فرمایا۔

(حدیث کے راوی) یزید بیان کرتے ہیں (ابن عمر

رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت حسن بن شہبیل رضی اللہ عنہ سے دریافت

کیا گیا: [مُفْقَدٌ] سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو

عُصْفُر (کسم) سے خوب رنگا گیا ہو۔

قَالَ يَزِيدُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْمُفْقَدُ؟
قَالَ: الْمُسْبِغُ بِالْعُصْفُرِ.

فوائد و مسائل: ① مُعْصَفَرٌ کا مطلب ہے عصفر سے رنگا ہوا۔ وہ ایک زرد رنگ کی چیز ہے جس سے

کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ (محمد فواد عبدالباق بحوالہ السجد) لیکن انھوں نے [الْمُفْقَدُ] کی تشریح یوں کی ہے:

”انتہائی سرخ۔ گویا وہ اتنا زیادہ سرخ ہے کہ مزید سرخ نہیں ہو سکتا۔“ ممکن ہے کسم کا پودا زرد ہونے کے باوجود

اس سے رنگا ہوا کپڑا سرخ ہو جاتا ہو۔ ② گہرے کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسم کارنگا ہوا کپڑا اگر ہلکے رنگ

کا ہو تو مردوں کے لیے جائز ہے۔

۳۶۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۰۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے عصفر (کسم) کارنگا ہوا

کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا: تمہیں منع فرمایا۔

کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا: تمہیں منع فرمایا۔

ابْنِ حُبَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكَمْ، عَنْ

۳۶۰۱- [حسن] أخرجه أحمد: ۹۹/۲ من حديث يزيد بن أبي شيبه، وتقدم، ح: ۵۰۴، وصرح بالسماع، وهو في المصنف:

۱۸۲/۸، وسيأتي، ح: ۳۶۴۳، وله شاهد عند النسائي: ۱۸۸/۲، ۱۸۹، وإسناده حسن، وله طرق أخرى.

۳۶۰۲- أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۲۱۳/۴۸۰ من حديث أسامة بن مخرم.

لُبْسُ الْمُعْصِرِ .

☀️ فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! کسم کا رنگا ہوا مت پہن۔
یہ نہیں فرمایا: لوگو! یہ رنگ نہ پہنؤ تاہم حکم سب کے لیے ایک ہی ہے۔

۳۶۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ثنیۃ اذآخِر سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے جب کہ میں نے عصفر سے رنگی ہوئی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز ناگوار گزری ہے۔ میں گھر والوں کے پاس گیا، انھوں نے تور چلا رکھا تھا۔ میں نے وہ (چادر) تور میں ڈال دی۔ اگلے دن میں حاضر خدمت ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! چادر کا کیا بنا؟“ میں نے بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی؟ عورتوں کے لیے کو اس (چادر کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔“

۳۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَازِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابٍ أَذْأَخِرَ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ. وَعَلَيَّ رِبْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفَرِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ. فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَتَوَرَّعُونَ. فَقَدَفْتُهَا فِيهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَدِ فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! مَا فَعَلْتَ بِالرِّبْطَةِ؟» فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ».



☀️ فوائد و مسائل: ① عصفر کا رنگا ہوا کپڑا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ② مردوں کو ایسا کپڑا پہننا منع ہے جو عورتوں کا لباس سمجھا جاتا ہو۔ ③ جب نرم الفاظ میں تنبیہ کرنے سے بات مانی جائے تو سخت انداز سے تنبیہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی عظمت و محبت اس قدر تھی کہ اشارتاً بھی ہوئی بات پر بھی وہ پوری مستعدی سے عمل کرتے تھے۔ ⑤ جب کسی کو عالم کی بات سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہو تو عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے کہ بات کا صحیح مطلب یہ تھا۔

باب: ۲۲۔ مردوں کے لیے زرد

بابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

(التحفة ۲۲)

کپڑے کا جواز

۳۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۶۰۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في الحمرة، ح: ۴۰۶۶ من حديث عيسى بن

۳۶۰۴۔ [ضعيف] تقدم ح: ۴۶۶۰.

ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے نہانے کے لیے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں زرد چادر پیش کی۔ (آپ نے اوڑھ لی) میں نے آپ کے شکم مبارک کی سلوٹ پر ورس کا نشان دیکھا۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرْحَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ. فَأَغْتَسَلَ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ. فَرَأَيْنَا أُنْثَرَ الْوَرْسَ عَلَى عُنُقِهِ.

(المعجم ۲۳) - **بَابُ: إِبْسِ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ** (التحفة ۲۳)

باب: ۲۳- ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو

۳۶۰۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ پیو صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔“

۳۶۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَيْنَا هَمَّامَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يَخَالِطَهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ».

🕌 **فوائد و مسائل:** اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کی دعوت نہیں دیتا بلکہ کمائی اور خرچ کی ناجائز راہوں سے روکتا ہے۔ ① اپنی ذات پر بیوی بچوں پر، والدین اور عزیز واقارب پر خرچ کرنا اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنا نیکی ہے۔ ② اسراف اور فضول خرچی کا مطلب جائز مقام پر ناجائز حد تک خرچ کرنا ہے۔ سادگی مسلمان کی شان ہے۔ ③ ناجائز مقام پر تھوڑا خرچ بھی گناہ ہے اور تیزیر میں شامل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ (بنی اسرائیل ۷۷) ”بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔“ ④ تھوڑے مہمانوں کے لیے بہت زیادہ کھانے تیار کر لینا اور پھر انھیں ضائع کر دینا بھی تیزیر میں شامل ہے۔ اسی طرح اپنا مال وقت ضائع کرنے والی بے فائدہ تقریر پر خرچ کرنا بھی

اس میں شامل ہے۔ ⑤ اسراف و تہذیر عام طور پر دوسروں پر برتری کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے جو خود ایک گناہ ہے۔ ایسی چیزوں پر خرچ ہونے والی رقم سے غریبوں کی مدد کی جائے تو دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ⑥ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب اللباس سے پہلے معلق بیان کیا ہے مزید لکھتے ہیں کہ اس کے تغلیق التعلیق وغیرہ میں موقوف شواہد موجود ہیں لہذا اس بات سے اور دیگر محققین کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹۳/۱۱، ۲۹۵، وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۶۰۵، وهداية الرواة: ۲۱۷/۳)

(المعجم ۲۴) - بَابُ مَنْ لَبَسَ شُهْرَةَ مَنْ
الْثَّيَابِ (التحفة ۲۴)

باب: ۲۴- شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے)

۳۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ بَنَّا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُهْرَةِ أَلْبَسَهُ اللَّهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثَوْبَ مَذَلَّةٍ».

۳۶۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔“

۳۶۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الثَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُهْرَةِ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ

۳۶۰۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔“

۳۶۰۶- [حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح: ۴۰۲۹ من حديث شريك به، وحسنه المنذري في الترغيب: ۱۱۶/۳، وضح أبو حاتم وقفه، قلت: شريك تابعه أبو عوانة، انظر الحديث الآتي.

۳۶۰۷- [حسن] وانظر الحديث السابق.

ثَوْبٌ مَذْلُوعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① شہرت کے لباس سے مراد بہت قیمتی لباس بھی ہے کہ لوگ اس کی باتیں کریں اور اس کی ثروت و امارت کی شہرت ہو، اور بہت ہلکا اور نکلا لباس بھی ہے کہ لوگوں میں اس کے زہد اور بزرگی کی شہرت ہو۔ ② ایسا لباس پہننے والے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کی دولت سے مرعوب ہو کر اس کی عزت کریں یا اسے خدا رسیدہ سمجھ کر اس کے آگے عقیدت سے سر جھکا نہیں۔ اس گناہ کی سزا یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن ایسا لباس ملے گا جس کی وجہ سے وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ جہنم میں جلنے کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

نے فرمایا: ”جس نے شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو کر (منہ پھیر لے گا حتیٰ کہ اسے ذلیل کر دے گا جب بھی ذلیل کرے۔“

۳۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُخَرِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ مُخْرِيزٍ التَّاجِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ».

باب: ۲۵۔ مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا

(المعجم ۲۵) - بَابُ لِبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ (التحفة ۲۵)

۳۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو بھی چمڑا رنگ لیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

۳۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهَّرَ».

۳۶۰۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن الجوزي في تلبيس إبليس، ص: ۲۳۸ من طريق آخر عن وكيع بن معمر به، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى ضعفه، الترغيب: ۱۱۶/۳ * عثمان بن جهم لم يوثقه غير ابن حبان، واتبعه البوصيري، فهو علة الخبر، والحديث السابق شاهد لبعضه.

۳۶۰۹۔ أخرجه مسلم، الحیض، باب طهارة جلود الميتة بالذباغ، ح: ۱۰۵/۳۶۶ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
 مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا،
 يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَذُ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ
 مَيْتَةً. فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذُوا إِيَّاهَا فَذَبَعُوهُ
 فَأَتَمَعُوا بِهِ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا
 مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا».

۳۶۱۰ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
 حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی ایک مری
 ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو انھیں (آزاد کردہ
 لونڈی کو) صدقے میں ملی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ”انھوں نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا کہ اسے رنگ کر
 اس سے فائدہ اٹھاتے؟“ حاضرین نے عرض کیا: اے
 اللہ کے رسول! وہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے
 صرف کھانا حرام ہے۔“

۳۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ
 شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَانَ
 لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ، فَمَاتَتْ. فَمَرَّ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «مَا ضَرَّ أَهْلَ
 هَذِهِ، لَوْ اتَّمَعُوا بِإِيَّاهَا؟».

۳۶۱۱ - حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
 نے فرمایا: امہات المؤمنین میں سے کسی کی ایک بکری تھی
 وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو
 فرمایا: ”اگر اس کے مالک اس کے چمڑے سے فائدہ
 اٹھا لیتے تو ان کا کیا نقصان تھا؟“



🌞 فوائد و مسائل: ① جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے وہ مر جائے تو اس کا چمڑا اتار کر رنگ لیا جائے پھر
 استعمال کی کوئی بھی چیز بنائی جائے تو یہ جائز ہے۔ ② بعض علماء گزشتہ حدیث: ۳۶۰۹ کی روشنی میں بیان کرتے
 ہیں کہ جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں اس کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور بعض علماء کے
 نزدیک جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا تاہم صحیح اور راجح موقف
 یہی معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانوروں ہی کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 ۳۶۱۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۶۱۰ - أخرجه مسلم، الحوض، الباب السابق، ح: ۱۰۰ / ۳۶۳ عن ابن أبي شيبه.

۳۶۱۱ - [حسن] وهو في المصنف: ۱۹۰ / ۸، وضعفه البوصيري من أجل لئث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸، وله
 شاهد ضعيف عند الطبراني: ۲۱۲ / ۱۷، ح: ۵۷۶، والحديث السابق شاهد له.

۳۶۱۲ - [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في أهب الميتة، ح: ۴۱۲۴ من حديث مالك به، وهو في

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردہ جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب اسے رنگ لیا جائے۔

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ، إِذَا دُبِغَتْ.

باب: ۲۶- (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے

(المعجم ۲۶) - بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُسْتَمْتَعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (التحفة ۲۶)

۳۶۱۳- حضرت عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس نبی ﷺ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) ”مردار کے چمڑے سے یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔“

۳۶۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ. كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

🌞 فائدہ: مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں اس سے مراد وہ چمڑا ہے جس کو دباغت کے ذریعے سے پاک نہ کر لیا گیا ہو۔

باب: ۲۷- (نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت

(المعجم ۲۷) - بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ (التحفة ۲۷)

الموطأ: ۲/۴۹۸، والمصنف: ۱۹۲/۸ * أم محمد بن عبد الرحمن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: "غير معروفة" الجوهر النقي: ۱/۱۷. ۳۶۱۳- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من روى أن لا يستمتع بإهاب الميتة، ح: ۴۱۲۷ من حديث شعبة، به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۲۹، والبيهقي: ۱/۱۸، وصححه ابن حبان * الحكم صرح بالسماع، وراجع نيل المقصود في جواب الطعن في حديث ابن عكيم رحمه الله.

۳۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبَالَانِ، مَثْنِيَّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوٹے کی دو پٹیاں تھیں جن کے تسمے دہرے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کے زمانے کے جوٹے کی بناوٹ موجودہ دور کی ہوائی چپل سے ملتی جلتی ہے۔ اس میں چمڑے کا ایک ٹکڑا (شع) انگلیوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اور اس کا ایک سر ازاما سے بندھا ہوتا تھا۔ زام کا نام قبول بھی ہے۔ ② اس قسم کے جوٹے میں پاؤں کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ موزوں یا جرابوں پر مسح کرتے وقت پاؤں جوٹوں سے نہیں نکالتے تھے بلکہ جوٹوں سمیت مسح کر لیتے تھے۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ، حدیث: ۵۶۹، ۵۷۰) بلکہ جوٹے اتارے بغیر پاؤں دھو بھی لیتے تھے۔ (صحیح البخاری، الوضوء، باب غسل الرجلین فی التعلین ولا یمسح علی النعلین، حدیث: ۱۶۲)

۳۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبَالَانِ.

۳۶۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوٹوں کی دو پٹیاں تھیں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ لِبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا (الشفعة ۲۸)

۳۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَنَعَلَ أَحَدُكُمْ،

۳۶۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جب کوئی شخص جوٹے پہنتے تو دائیں جوٹے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں

۳۶۱۴۔ [صحیح] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۳۱/۸ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۷۶، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شاهد له.

۳۶۱۵۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب قبالة في نعل، ومن رأى قبالةً واحدًا واستقام، ح: ۵۸۵۷ من حديث همام به، وهو في المصنف: ۲۳۱/۸.

۳۶۱۶۔ أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث محمد ابن زياد به، وهو في المصنف: ۲۲۶، ۲۲۷، وأخرجه البخاري، ح: ۵۸۵۵، ومسلم، ح: ۲۰۹۷ من طريق الأعرج عن أبي هريرة به، وهو في الموطأ: ۹۱۶/۲.

۳۲۔ کتاب اللباس۔ جو توں سے متعلق احکام و مسائل۔
فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْأَيْسَرَى۔ سے شروع کرے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① دائیں اور بائیں کا فرق اسلامی تہذیب کا ایک اہم اصول ہے۔ ② دائیں ہاتھ سے یا دائیں طرف سے کرنے والے بعض کام یہ ہیں: کھانا پینا، مصافحہ کرنا، کوئی چیز لینا یا دینا، لباس پہننا، جوتا پہننا، مسجد میں داخل ہونا، بیت الخلا سے باہر آنا، مسواک کرنا، وضو اور غسل کرنا، کنگھی کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، لکھنا اور ہر وہ کام جو شرعاً یا عرفاً اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ③ بائیں ہاتھ سے یا بائیں طرف سے کرنے کے بعض کام یہ ہیں: مسجد سے باہر آنا، بیت الخلا میں داخل ہونا، استنجہ کرنا، ناک صاف کرنا، جوتا اتارنا، اور اس طرح کے دوسرے کام۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ
باب: ۲۹- ایک جوتا پہن کر چلنا
(الوَّاجِدُ) (التَّحْفَةُ ۲۹)

۳۶۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ
وَاحِدٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ. لِيَخْلُعَهُمَا
جَمِيعًا، أَوْ لِيَمْشِيَ فِيهِمَا جَمِيعًا»۔

۳۶۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص ایک جوتا یا ایک
موزہ پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں (جوتے یا موزے)
اتار لے یا دونوں پہن کر چلے۔"

🌞 فائدہ: ایک جوتا یا موزہ پہن کر چلنے میں وقت ہوتی ہے اور لڑکھڑانے کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ چال میں توازن
نہیں رہتا علاوہ ازیں شرف و وقار کے بھی منافی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک جوتا اتارنا پڑے تو بہتر ہے کہ دونوں
جوتے اتار دیے جائیں۔ ننگے پاؤں چلنا شرعاً منع نہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْإِنْبِعَالِ قَائِمًا
باب: ۳۰- کھڑے ہو کر جوتا پہننا
(التَّحْفَةُ ۳۰)

۳۶۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
۳۶۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۱۷- [صحیح] و هو في المصنف: ۲۲۷/۸، ۲۲۸، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الأعراس عن
أبي هريرة به، انظر الحديث السابق.

۳۶۱۸- [استاذ ضعيف] وصححه البوصيري * أبو معاوية تقدم، ح: ۱۸۶۴، والأعشى تقدم، ح: ۱۷۸، هما
مذللان وعنعنا، وللحديث طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۷۷۵، وفيه الحارث بن نبهان وهو متروك كما

۳۲۔ کتاب اللباس

سیاہ موزوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَانِمًا .

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَانِمًا .

نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

🌞 فائدہ و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح کہا ہے، خصوصاً شیخ البالی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے تصحیح والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه) رقم: ۷۱۹، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد؛ رقم: ۳۶۱۸، ۳۶۱۹) بنا بریں جوتا بیٹھ کر پہننا بہتر ہے، خاص طور پر وہ جوتا جسے کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو۔ ② اسلام دین کامل ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں اخلاقی اور قانونی رہنمائی موجود ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ

باب: ۳۱- سیاہ موزے پہننا

(التحفة ۳۱)

۳۶۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجْبِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ . فَلَبَسَهُمَا .

۳۶۲۰- حضرت بریدہ بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر سیاہ سادہ موزوں کا جوڑا ارسال کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے پہنا۔

🌞 فائدہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

﴿تقدم، ح: ۲۱۳، وانظر الحديث الآتي .

۳۶۱۹- [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * سفیان الثوري مدلس وعنعن، وتقدم، ح: ۱۶۲، وللحديث شاهد عند الترمذي، ح: ۱۷۷۶، وفيه عننة فتادة، والحديث ضعيف من جميع طرقه، ولم يصب من صححه .

۳۶۲۰- [ضعيف] تقدم، ح: ۵۴۹ .

شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے محققین، نیز عظیم محقق شیخ الہامی رحمہ اللہ نے اس روایت پر طویل بحث کی ہے اور اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں جس سے حدیث کو حسن قرار دینے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸۳/۳۸ و صحیح سنن أبی داود (مفصل) للآلبانی: ۲۶۸/۱، ۲۶۹/۱، رقم: ۱۱۳۳) ① حضرت نجاشی رحمہ اللہ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے نجاشی رحمہ اللہ نے انھیں احترام سے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رحمہ اللہ کے فوت ہونے پر ان کی عاتقانہ نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔ ② سیاہ موزے پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

باب ۳۲: بالوں کو مہندی لگانا

(التحفة ۳۲)

۳۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَسَلِّمَانَ بْنَ يَسَّارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ. فَخَالِفُوهُمْ».

۳۶۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہودی اور عیسائی بالوں کو نہیں رنگتے، چنانچہ تم ان کی مخالفت کرو۔“

🌞 فائدہ و مسائل: ① حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ بالوں کو رنگنے کی بابت لکھتے ہیں: ”علماء نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے اس لیے ڈاڑھی یا سر کے سفید بالوں کو رنگنا ضروری نہیں صرف بہتر ہے تاہم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ جہاں نہ رنگنے سے مشابہت ہوگی وہاں بالوں کو رنگنا ضروری ہوگا ورنہ مستحب۔“ (ریاض الصالحین حدیث: ۱۶۳۸) ② آج کل عیسائی سیاہ خضاب بہت استعمال کرتے ہیں اس لیے بہتر ہے کوئی دوسرا رنگ استعمال کیا جائے بالکل سیاہ رنگ سے اجتناب کیا جائے۔ ③ غیر مسلموں کے مخصوص رسم و رواج اور تہوار (کرسمس، بسنت، نئے عیسوی سال کی خوشی اور ولین ٹائن ڈے وغیرہ) ان کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان میں شرکت سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ ④ ڈاڑھی مونڈنا غیر مسلموں کا رواج ہے جو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقے کے بھی خلاف ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

۳۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۶۲۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۶۲۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب في مخالفة اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶۲۲- [صحیح] أخرجه أبو داود، الترجل، باب في الخضاب، ح: ۴۲۰۵ من حديث ابن بريدة به، وقال

بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام ومسائل

ﷺ نے فرمایا: ”برہا پے (کے بالوں) کا رنگ بدلنے کے لیے سب سے بہتر چیز مہندی اور وسہ ہے۔“

ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرُكُمْ بِهِ الشَّيْبَ، الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ».

فوائد ومسائل: ① وسہ، کتم ایک خود رو پودا ہے۔ اس کے پتے پیس کر خضاب کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ (مصباح اللغات) ② وسہ لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جبکہ مہندی ملا کر لگانے سے بالوں کا رنگ سرفی مائل سیاہ ہو جاتا ہے۔

۳۶۲۳- حضرت عثمان بن مویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چند بال نکال کر مجھے دکھائے جو مہندی اور وسہ سے رنگے ہوئے تھے۔

۳۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مَحْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

باب: ۳۳- سیاہ رنگ کا خضاب کرنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْخَضَابِ بِالسَّوَادِ (التحفة ۳۳)

۳۶۲۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ ان کا سر ثغامہ (سفید گھاس) کی طرح (سفید) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں ان (کے گھر) کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ۔ وہ (مہندی وغیرہ کے ذریعے سے) ان کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دے۔ اور انھیں سیاہ رنگ سے بچانا۔“

۳۶۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عُلَيْيَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيَءَ أَبِي قُحَافَةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْتَغَيِّرْهُ. وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ».

۴۴ الترمذی "حسن صحیح"، ح: ۱۷۵۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۷۵.

۳۶۲۳- أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ۵۸۹۷ من حديث سلام به.

۳۶۲۴- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۶ عن إسماعيل به، وهو في المصنف: ۸/۲۴۴ * ليث تابعه أبو خيثمة، وابن جريج عند مسلم، ح: ۲۱۰۲، وبه صح الحديث.



فوائد و مسائل: ① حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد محترم تھے۔ ان کا نام حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں ۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ② خالص سیاہ رنگ کے خضاب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۶۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّبْرِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ زَكْرِيَّا الرَّاسِبِيُّ: حَدَّثَنَا دَقَّاقُ بْنُ دَعْقَلٍ السُّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَثِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ، لِهَذَا السَّوَادُ. أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ».

۳۶۲۵- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم خضاب کرتے ہو، سیاہ رنگ ہے۔ اس سے تمہاری عورتوں کے دلوں میں تمہاری رغبت (اور محبت) زیادہ ہوتی ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب (ترس) زیادہ ہوتا ہے۔“

باب ۳۴- زرد رنگ کا خضاب کرنا

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْخَضَابِ بِالصُّفْرَةِ

(الصفحة ۳۴)

۳۶۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنْ [عُبَيْدًا] ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوُزْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا تَصْفِيرِي لِحْيَتِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

۳۶۲۶- حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ درس کے ذریعے سے اپنی ڈاڑھی کا رنگ زرد کر لیتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک زرد کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فائدہ: ڈاڑھی کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے جس طرح مہندی کے ذریعے سے سرخ کرنا جائز ہے اسی طرح زرد رنگ کرنا بھی درست ہے۔

۳۶۲۵- [استاذہ ضعیف] وحسنہ البوصیری * دقاع ضعیف کما فی التقریب، وفیہ علة أخری.

۳۶۲۶- أخرجه البخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين في التعلين ولا يمسح على التعلين، ح: ۱۶۶، ومسلم، الحج، باب (۵): الإهلال من حيث تبعث الراحلة، ح: ۱۱۸۷ من حديث سعيد به.

۳۶۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُثْمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ».

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَصْفُرُّ.



(المعجم ۳۵) - بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخَضَابَ
(التحفة ۳۵)

۳۶۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَلْوَةً مِنْهُ بَيْضَاءُ. يَعْنِي عَنَقَتَهُ.

۳۶۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام ومسائل

۳۶۲۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا (بالوں کا رنگ مہندی لگا کر تبدیل کیا ہوا تھا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے!“ پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسد کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔“ پھر ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد خضاب کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے اچھا ہے۔“

راوی حدیث بیان کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت طاووس رضی اللہ عنہ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

باب: ۳۵- خضاب ترک کرنا (جائز ہے)

۳۶۲۸- حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے یہ بال سفید تھے۔ ان کا اشارہ نچلے ہوئے اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں کی طرف تھا۔

۳۶۲۹- حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان

۳۶۲۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في خضاب الصفرة، ح: ۴۲۱۱ من حديث إسحاق بن منصور ب: حميد بن وهب ضعفه العقيلي، وابن حبان وغيرهما، وقال البخاري: "مكرر الحديث".

۳۶۲۸- أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۵ من حديث أبي إسحاق به، ومسلم، الفضائل، باب شبهه ﷺ، ح: ۲۳۴۲ من حديث زهير به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ۱۰۴۶ أطول منه.

۳۶۲۹- [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۳، ۱۸۸، ۲۰۱ من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۳۵۴۷، ومسلم، ح: ۲۳۴۷ وغيرهما.

کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے بال سفید نہیں ہوئے صرف ڈاڑھی کے اگلے حصے میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَخَضَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ عَشْرِينَ شَعْرَةً، فِي مُقَدِّمِ لِحْيَتِهِ.

۳۶۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

۳۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عَشْرِينَ شَعْرَةً.

(المعجم ۳۶) - بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ

وَالذَّوَائِبِ (التحفة ۳۶)

باب ۳۶۔ لمبے بال رکھنا اور

مینڈھیاں بنانا

۳۶۳۱۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے بالوں) کی چار لٹیں یعنی گندھی ہوئی مینڈھیاں تھیں۔

۳۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِي: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. تَعْنِي صَفَائِرَ.

۳۶۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل کتاب بال (مانگ نکالے

۳۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ،

۳۶۳۰۔ [صحیح] أخرجه الترمذي في الشمال، ح: ۴۰ عن محمد بن عمر به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

۳۶۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في الرجل يضفر شعره، ح: ۴۱۹۱ من حديث سفيان به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۸۱ (ب)، وقال البخاري: "لا أعرف لمجاهد سماعاً عن أم هانئ"، وللحديث علة أخرى.

۳۶۳۲۔ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۸ من حديث الزهري به، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ۲۳۳۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ
يَسْتَدْلُونَ أَشْعَارَهُمْ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَفْرِقُونَ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ
مُؤَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ: فَسَدَلَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ. ثُمَّ فَرَّقَ، بَعْدُ.

بغیر) لٹکاتے تھے اور (عرب کے) مشرکین مانگ
نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت
پسند تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ (شروع میں) سر کے بال
(اہل کتاب کی طرح) لٹکا کر رکھتے تھے پھر بعد میں
آپ مانگ نکالتے گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ میں مشرکین کی اکثریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان سے امتیاز کے لیے اہل کتاب
کا انداز اختیار فرمالتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ میں موجود کثیر اہل کتاب سے فرق
کرنے کے لیے دوسرا انداز اختیار فرمایا۔ ② رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل وحی کی روشنی میں ہوتا تھا اس لیے بال
مانگ نکالے بغیر کھلے چھوڑنا منسوخ ہے اور مانگ نکالنا مسنون اور ثواب ہے۔

۳۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ
أَفْرِقُ خَلْفَ يَأْفُوحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ
أَسَدَلْتُ نَاصِيَتَهُ.

۳۶۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے پیچھے مانگ
نکالتی تھی۔ اور سر کے اگلے حصے کے بال لٹکا دیتی تھی۔

🌞 فائدہ: ممکن ہے یہ اس دور کی بات ہو جب رسول اللہ ﷺ سر کے اگلے حصے کے بال کھلے چھوڑتے تھے۔

۳۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ شَعْرًا رَجُلًا، بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَمَنْكِيَيْهِ.

۳۶۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال سیدھے تھے جو
کانوں اور کندھوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔

۳۶۳۳۔ [حسن] وهو في المصنف ۲/۲۶۲، وسنده ضعيف * ابن إسحاق مدلس، وعنن، وقد تقدم،
ح: ۱۲۰۹، وباقي السند حسن، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۴۱۸۹.

۳۶۳۴۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب الجعد، ح: ۵۹۰۵، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ،
ح: ۲۳۳۸ من حديث جرير به.

فوائد و مسائل: ① سیدھے کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ ہٹکریالے نہیں تھے بلکہ ہلکے سے خم دار تھے۔
② جب بال کٹوا لیے جاتے تو کانوں کی لوٹک ہوتے تھے جب بڑھ جاتے تو بعض اوقات کندھوں تک پہنچ جاتے تھے۔ ③ حج اور عمرے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سر کے سارے بال اتروا دیتے تھے۔

۳۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، شَعْرٌ دُونَ الْجُمَّةِ، وَفَوْقَ الْوُفْرَةِ.

۳۶۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال جمہ سے کم اور وفرہ سے زیادہ تھے۔

🌞 فائدہ: جمہ سے مراد کندھوں تک پہنچنے والے بال اور وفرہ سے مراد کانوں کی لوٹک پہنچنے والے بال ہیں۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ (النحفة ۲۷)
باب: ۳۷- زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ مُفَيَّانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ. فَقَالَ: «دُبَابٌ. دُبَابٌ» فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغَيِّكَ. وَهَذَا أَحْسَنُ».

۳۶۳۶- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے لمبے بال تھے۔ آپ نے فرمایا: ”نامبارک، نامبارک۔“ چنانچہ میں گیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ نبی ﷺ نے مجھے (بال چھوٹے کروائے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: ”میرا مقصد تم سے (کچھ کہنا) نہیں تھا ویسے یہ زیادہ اچھے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے کسی اور چیز کے بارے میں فرمایا تھا لیکن صحابی نے سمجھا کہ میرے بالوں کے بارے میں فرمایا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے کہ صرف اشارے پر

۳۶۳۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب ما جاء في الشعر، ح: ۴۱۸۷ من حديث ابن أبي الزناد به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۱۷۵۵.

۳۶۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في تطويل الجمّة، ح: ۴۱۹۰ من حديث معاوية بن هشام به. والثوري صرح بالسماع عند النسائي، ح: ۵۰۵۵.

عمل کر لیا۔ یہ بھی پوچھنا ضروری نہ سمجھا کہ آپ کے فرما رہے ہیں اور آپ کا کیا مطلب ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے بالوں کو زیادہ اچھے فرمایا اور پسند کیا۔ اس سے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ استنباط کیا ہے کہ مرد کے لیے زیادہ لمبے بال رکھنا پسندیدہ ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ باب: ۳۸۔ قزع کی ممانعت کا بیان

(النحفة ۳۸)

۳۶۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ. قَالَ: وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ، وَيُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے کہا: قزع کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کا سر ایک جگہ سے (کچھ حصہ) موٹ دیا جائے اور ایک جگہ سے (کچھ حصہ) چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ.

۳۶۳۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① [قَزَع] کے لغوی معنی ہیں: بادل کے متفرق ٹکڑے۔ حدیث میں اس کا مطلب وہ ہے جو حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ ② اس سے ممانعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب کے احبار و رہبان اس طرح کرتے تھے۔ اور یہ وجہ بھی کہ یہ فاسق لوگوں کا طریقہ تھا۔ ③ آج کل سر پر لمبے بال رکھ کر گردن سے صاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور گردن سے اوپر بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال کاٹنے کا خاص انداز بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس میں زیادہ حصے کے بال کاٹے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ایک لحاظ سے مشابہ اور خلاف شریعت ہے اس لیے اس سے اجتناب

۳۶۳۷- أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۰ من حديث عمر بن نافع به، ومسلم، اللباس، باب كراهة القزع، ح: ۲۱۲۰ من حديث عبيد الله بن عمر به.

۳۶۳۸- أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۱ من حديث ابن دينار به، وهو في المصنف: ۳۱۳/۸.

کرتا چاہیے۔ ⑤ کسی بیماری یا دوسرے عذر کی وجہ سے اگر سر کے ایک حصے کے بال اتارنے پر پڑیں تو جائز ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ نَفْسِ الْخَاتَمِ

باب: ۳۹۔ انگوٹھی کا نقش

(الصفحة ۳۹)

۳۶۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ کرائے۔ پھر فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح (اپنی انگوٹھی پر) نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ. ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: «لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَفْسِ خَاتَمِي هَذَا».

۳۶۴۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ”ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر ایک نقش بنوایا ہے چنانچہ اور کوئی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا. فَقَالَ: «إِنَّا قَدْ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَفْسًا، فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ».

۳۶۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

۳۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ، لَهُ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. وَنَقَشَهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

❦ فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ”نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی

۳۶۳۹۔ أخرجه مسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق، ح: ۵۵/۲۰۹۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۴۰۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، الباب السابق، ح: ۲۰۹۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۴۱۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب: (۴۷)، ح: ۵۸۶۸، ومسلم، اللباس والزينة، باب في خاتم الورق فصه حبشي، ح: ۲۰۹۴ من حديث يونس بن يزيد به.

میں سے تھا۔“ (صحیح البخاری، اللباس، باب فَصَّ الخاتم، حدیث: ۵۸۶۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”حبشی نگین“ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کا ڈیزائن یا نقش حبشی انداز کا تھا۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ حبشہ کے علاقے کا پتھر یا حقیقی تھا تو ممکن ہے کہ دو انگوٹھیاں ہوں۔ ایک چاندی کے نگینے والی اور ایک پتھر کے نگینے والی۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری: ۳۹۶/۱۰) ① مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ② انگوٹھی میں کوئی لفظ یا حرف کندہ کرنا جائز ہے۔ ③ خلیفہ قاضی یا دوسرے افسران کی مہر کی نقل تیار کرنا منع ہے کیونکہ اس سے جعل سازی اور فریب کا دروازہ کھلتا ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ

الذَّهَبِ (الصفحة ۴۰)

باب: ۴۰- سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی

ممانعت کا بیان

۳۶۴۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى عَلِيٍّ. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۳۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۳۶۴۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نجاشی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں سونے کی ایک انگوٹھی ہدیے کے طور پر بھیجی اس میں حبشی نگینہ بڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دلچسپی نہ لیتے ہوئے اسے لکڑی سے یا اپنی کچھ انگلیوں سے

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَيَّ

۳۶۴۲- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۰۲.

۳۶۴۳- [حسن] تقدم، ح: ۳۶۰۱، وله شواهد كثيرة جدًا.

۳۶۴۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء، ح: ۴۲۳۵ من حديث محمد بن إسحاق به، وهو في المصنف: ۲۷۸، ۲۷۷/۸.

پکڑا پھر اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کو بلا کر فرمایا: ”بیٹی! یہ زیور پہن لو۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَقَهُ فِيهَا خَاتَمٌ ذَهَبٍ . فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ . فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُودٍ . وَإِنَّهُ لَمُعَرِضٌ عَنْهُ . أَوْ يَبْعُضُ أَصَابِعِهِ . ثُمَّ دَعَا بَابَتَهُ ابْنَتَهُ ، أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ . فَقَالَ : « تَحَلِّي بِهَذَا ، يَا بِنْتِي » .

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے۔ ② عورت کے لیے سونے کا زیور پہننا جائز ہے۔ ③ کم عمر بچیاں بھی زیور پہن سکتی ہیں۔ ④ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی نواسی تھیں۔ ان کی والدہ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی نعت جبر تھیں۔

باب: ۴۱- انگوٹھی کا گھینہ ہتھیلی (کے اندر) کی طرف کرنا

(المعجم ۴۱) - بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ (التحفة ۴۱)

۳۶۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ اپنی انگوٹھی کا گھینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ .

۳۶۴۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی گھینہ تھا۔ آپ گھینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْلِيٍّ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ . فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ . كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .

باب: ۴۲- دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

(المعجم ۴۲) - بَابُ التَّخْتُمِ بِالْيَمِينِ (التحفة ۴۲)

۳۶۴۷- حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

۳۶۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۶۴۵- أخرجه مسلم ، اللباس والزينة ، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق ... الخ ، ح: ۵۵/۲۰۹۱ عن ابن أبي شيبة به .

۳۶۴۶- [صحیح] تقدم ، ح: ۳۶۴۱ .

۳۶۴۷- [صحیح] وهو في المصنف ۸/ ۲۸۵، ۲۸۶ ، وله شواهد كثيرة عند أبي داود ، ح: ۴۲۲۶ وغيره .

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ التَّخْتَمِ فِي الْإِبْهَامِ

باب: ۴۳- انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا

(التحفة ۴۳)

۳۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمُ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ. يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

۳۶۴۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے بیان کیا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اس میں اور اس میں یعنی چھٹنگیا (چھوٹی انگلی) اور انگوٹھے میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔



فائدہ: یہ روایت گوسنڈا صحیح ہے تاہم ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے کیونکہ صحیح روایات میں چھٹنگی (چھوٹی انگلی) میں انگوٹھی پہننے کا اثبات ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۹۵) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (الضعیفہ، رقم: ۵۳۹۹، والإرواء، ۳/۲۹۹، ۳۰۴) چھٹنگی کے علاوہ اس کے ساتھ والی انگلی (بنصر) میں بھی انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے ان کے علاوہ کسی اور انگلی میں انگوٹھی پہنا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے تاہم دائیں ہاتھ میں پہننا دائیں ہاتھ کی عمومی فضیلت کے تحت افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الصُّوْرِ فِي النَّبْتِ

باب: ۴۴- گھر میں تصویریں رکھنا

(التحفة ۴۴)

۳۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ

۳۶۴۹- حضرت ابو طلحہ (زید بن کھل انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتیا یا تصویر ہو۔“

۳۶۴۸- [استادہ صحیح] أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى والي تليها، ح: ۲۰۷۸ من حديث ابن إدريس، به، وعلقه البخاري، ح: ۵۸۳۸.

۳۶۴۹- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۳۲۲ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ عن ابن أبي شيبة به.

أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جو کتا رکھوالی یا شکار کے لیے ہو وہ رکھنا جائز ہے۔ (صحیح البخاری، الذبائح والصید، باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية، حدیث: ۵۲۸۰) یہ گھر کی رکھوالی کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے بھی۔ (صحیح البخاری، الحرث والمزارعة، باب اقتناء الكلب للحرث، حدیث: ۲۳۲۲) ② کسی اور جائز مقصد کے لیے کتا رکھنے کو بھی اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً: مجرموں کی تلاش اور تاپنا افراد کی رہنمائی وغیرہ۔ ③ تصویر سے مراد جان دار چیز کی تصویر ہے خواہ وہ کسی انسان کی تصویر ہو یا حیوان پرندے اور مچھلی وغیرہ کی۔ ④ جان دار چیز کی تصویر خواہ مجسم ہو خواہ غیر مجسم اگرچہ اس کی عبادت نہ کی جاتی ہو تب بھی اسے گھر میں رکھنا گناہ ہے۔ عبادت تو مخلوق میں سے ہر کسی کی حرام ہے خواہ کسی نبی یا ولی کی عبادت ہو یا جن یا فرشتے کی یا کسی مزار اور قبر کی یا کسی درخت اور پتھر کی۔ سب شرک ہے۔ ⑤ کڑی نوٹ یا شافتی کارڈ وغیرہ کی تصویر کا گناہ انھیں بنانے والوں کو ہوگا بشرطیکہ رکھنے والے کے دل میں اس سے نفرت ہو۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ اگر اس کے ہاتھ میں اختیار ہو تو وہ ایسی تصویریں بنانا بند کر دے گا۔ اور ان کا جائز متبادل تلاش کر کے رائج کرے گا۔ ⑥ فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ موت کے فرشتے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے وہاں بھی جاتے ہیں جہاں جانے سے انھیں نفرت ہو۔

۳۶۵۰- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔“

۳۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَنْدَرُ

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

۳۶۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص وقت پر تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ ان کے آنے میں تاخیر ہوئی

۳۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

۳۶۵۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، ج: ۲۲۷ من حديث شعبة به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۱۷۱/۱، والذهبي.

۳۶۵۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۴۲/۶ من حديث محمد بن عمرو به، وإسناده حسن، وصححه البوصيري، وله طريق آخر عند مسلم في صحيحه، اللباس والزينة، ج: ۸۱/۲۱۰۴.

وَاَعَدَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا. قَرَأَتْ عَلَيْهِ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا هُوَ بِجَبْرِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ. فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟» قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا. وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جبریل علیہ السلام وعدے کے مطابق تشریف لے آئے تھے لیکن گھر کے اندر تشریف نہ لاسکے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو علم غیب حاصل نہ تھا ورنہ پہلے ہی کتنے کو نکال دیتے اور جبریل علیہ السلام کو باہر انتظار نہ کرنا پڑتا۔ ③ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سناٹا یا کھس سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا، گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے لہذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔

۳۶۵۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا، فِي بَعْضِ الْمَعَارِي. فَأَسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَحْلَةً. فَمَنَعَهَا. أَوْ نَهَاَهَا.

(المعجم ۴۵) - بَابُ الصُّورِ فِيمَا يُوطَأُ (النحفة ۴۵)

۳۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

۳۶۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے گھر کے اندر اپنے ایک طاقتی

۳۶۵۲- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته، وهي ضعف عفير.

۳۶۵۳- [إسناده حسن] أخرجه البخاري، اللباس، باب ما وطيء من التصاوير، ح: ۵۹۵۴، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۹۲/۲۱۰۷، ۹۵ من حديث ابن القاسم به بألفاظ مختلفة، والمعنى واحد، وله طرق عندهما.

سرخ زین پوش اور چیتے کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ
الْحَمِيرِيُّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ
الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا رِيحَانَةَ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ:
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ الثُّمُورِ.

۳۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ ابْنِ
سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ الثُّمُورِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① چیتے کی کھال گھوڑے کی کاٹھی پر ڈال کر اس پر سوار ہونا منع ہے کیونکہ اس میں تکبر کا
اظہار ہے اور غیر مسلم مجبیوں کی عادت ہے۔ ② درندوں کے شکار کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کا گوشت نہیں کھایا
جاتا۔ اور محض اظہارِ فخر کے لیے ان کی کھالیں حاصل کرنے کے لیے انھیں قتل کرنا ظلم ہے۔ ③ جس درندے
سے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ ہو اسے قتل کرنا جائز ہے جیسے بعض شیر و غیرہ آدم خور بن جاتے ہیں۔

ادب کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اقسام

✽ لغوی معنی: لغت میں [أدب] سے مراد اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ اور تہذیب ہے۔
 ✽ اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: [الْأَدَبُ: اِسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَوْلًا وَفِعْلًا] ”قابل ستائش قول و عمل اختیار کرنا ادب ہے۔“ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [الْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ] ”دین سہرا ادب ہے۔“

اسلامی تعلیمات پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب نہایت وسیع اور مؤثر ہے۔ اس میں زندگی کے ہر معاملے اور ہر جہت سے متعلق آداب موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آداب، رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل کے آداب، والدین، ہمسائے، زوجین اور اولاد کے آداب، معاشرت، غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کے آداب، غرباء، مساکین اور فقراء کے آداب، خوشی اور غمی کے آداب، صحت و مرض کے آداب، سفر و حضر کے آداب، چھوٹے اور بڑے کے آداب، غرض دینی اور دنیوی ہر طرح کے آداب اسلام میں موجود ہیں۔ اسلام کا نظام ادب ایسے سنہری اصولوں اور قواعد پر استوار ہے کہ دوسرا کوئی مذہب یا تہذیب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ادب کی اسی ہمہ جہتی اہمیت کے پیش نظر امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِّنْ

الْأَدَبُ أَخْوَجُ مِنَّا إِلَى كَثِيرٍ مِّنَ الْعِلْمِ” ہمیں بہت سے علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔“

* ادب کی اقسام: علمائے اسلام نے اسلامی آداب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب ② رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب ③ باقی مخلوقات کے ساتھ آداب۔

* اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب: اللہ کے بارے میں درج ذیل اشیاء کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے: ④ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے مطابق عمل کرنا، کوئی ایسا عمل کرنے سے بچنا جو توحید الہی کے مخالف ہو۔ ⑤ دل کو صرف محبت الہی کی طرف متوجہ رکھنا۔ ⑥ اس کے سوا کسی کو مشکلات و محن میں نہ پکارنا۔

انبیائے کرام ﷺ اللہ تعالیٰ کے ادب میں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، لہذا ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام اسی ادب و احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے رب کو یوں پکارتے ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الأعراف: ۲۳) ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو بے شک ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ یہ نہیں کہا کہ الہی! یہ تیری تقدیر تھی جو ہم پر غالب آگئی بلکہ کمال ادب سے بخشش اور رحمت کی دعا کی۔

* رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی بہت پیارے اور محبوب پیغمبر ہیں، لہذا آپ کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ ایمان کی نعمت کی دلیل ہے جبکہ معمولی بے ادبی بھی ایمان کی دولت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۲۰) ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ آپ سے اونچی آواز میں بات کر دجیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں (بات) کرتے ہو، کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“ لہذا رسول اکرم ﷺ کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کے لیے درج ذیل آداب کو اختیار کرنا

نہایت ضروری ہے:

- ⊗ آپ کی اطاعت و فرمان برداری میں صدق دل سے آپ کے فرامین کو قبول کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے کسی حکم کی نافرمانی کی جائے نہ اس کے خلاف قول و عمل اختیار کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے فرامین کے ساتھ لوگوں کی آراء کو پیش نہ کیا جائے بلکہ آپ کے فرمان کے بعد تمام قیل و قال کو ترک کر دیا جائے۔

⊗ موجودہ دور میں آپ کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے تن من و دھن قربان کر دیا جائے۔

* مخلوق کے ساتھ آداب: اسلام نے مختلف مواقع اور مختلف شخصیات کے لحاظ سے مختلف آداب سکھائے ہیں مثلاً: والدین کے ادب و احترام کے تقاضے اور ہیں جبکہ بادشاہ اور حکمران کے آداب اور ہیں۔ رشتہ داروں کے جو آداب ہیں وہ اجنبی مسلمان کے نہیں۔ لیکن اسلام نے ہر حال اور ہر شخص کے لحاظ سے سنہری آداب دیے ہیں جنہیں اختیار کرنا دنیا میں عزت و وقار اور آخرت میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔

(المعجم ۳۳) أَبْوَابُ الْأَدَبِ (التحفة ۲۵)

اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (التحفة ۱)

باب ۱- ماں باپ سے حسن سلوک

۳۶۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ السَّلَامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَدَى يُؤْذِيهِ».

۳۶۵۷- حضرت خدش بن سلامہ سلمیؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جس کا اس سے قریبی تعلق ہے اگرچہ اس کی طرف سے تکلیف کا سامنا ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید اور صحیح احادیث میں والدین، اقارب، پڑوسی اور دوست کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بہت سے ارشادات موجود ہیں جیسا کہ اگلی حدیث سے بھی اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ② ”مولیٰ“ کے متعدد معانی ہیں مثلاً: مالک، آزاد کیا ہوا غلام، دوست، رشتہ دار، چچا کا بیٹا، حلیف، مددگار وغیرہ اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”تعلق دار“ کیا ہے جس میں یہ تمام تعلقات رکھنے والے آجاتے ہیں۔ ③ یکلیہ کا

۳۶۵۷- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۱۱/۴ من حديث منصور به، والطبراني: ۲۲۰/۴، ح: ۴۱۸۶ من حديث أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۳۵۲، ۳۵۳ * عبد الله بن علي بن عرفة مجهول (تقريب)، ولحديثه شاهد عند الحاكم: ۱۵۰/۴، وصححه، ووافقه الذهبي.

۳۳۔ ابواب الادب ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

مفہوم ملنے اور قریب ہونے کا ہے۔ مالک اور غلام کا تعلق بھی ایک گہرا تعلق ہے جو آزاد ہونے کے بعد بھی ایک دوسرے انداز سے قائم رہتا ہے۔ کسی رشتہ بھی ناقابل انقطاع تعلق ہے۔ ہمسایہ دوست، ہم جماعت، ہم پیشہ تنخواہ دار ملازم اور اس کا مالک یہ سب افراد ایسے ہیں جن سے ہمہ وقت رابطہ رہتا ہے لہذا انہیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور ایک دوسرے کو تکلیف یا نقصان پہنچانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبَوْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَلَا ذُنَىٰ فَإِلَّا ذُنَىٰ».

۳۶۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے منکی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں سے“۔ پوچھنے والے نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنے باپ سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”جو زیادہ قریبی (تعلق رکھتا) ہو پھر (جو) اس کے بعد (زیادہ قریبی) ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ جب اولاد کمزور ہوتی ہے تو والدین اس کی ہر ضرورت پوری کرتے ہیں اسی طرح جب والدین بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں تو اولاد کا فرض بنتا ہے کہ ان کی خدمت کرے اور ان کی ہر ضرورت پوری کرے۔ ② والد کی نسبت والدہ حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس نے بچے کی پرورش میں زیادہ مشقت برداشت کی ہوتی ہے اور وہ نرم و دل ہونے کی وجہ سے اولاد سے اپنا مطالبہ زور دے کر تسلیم نہیں کر سکتی اس لیے اس کی ضروریات بلا مطالبہ پوری ہونی چاہئیں۔ ③ بعض لوگ نقد رقم دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ والدین کا حق ادا ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں اگر رہائش ان سے دور ہے تب بھی خط و کتابت کے ذریعے سے ان سے رابطہ رکھنا ان کی خیریت دریافت کرتے رہنا ان سے ملاقات کے لیے جانا ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا اپنے معاملات میں ان سے مشورہ لینا انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور اس طرح کے دوسرے معاملات ضروری ہیں۔ یہ والدین کی جذباتی اور نفسیاتی ضروریات ہیں جن کا پورا کرنا جسمانی ضروریات پورا کرنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ④ جتنا زیادہ قریبی تعلق ہوتا اس کا حق زیادہ ہوتا ہے مثلاً: سگے بہن بھائیوں کا حق بچاؤ اور دامول زاد وغیرہ سے زیادہ ہے۔

۳۶۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر صرف اس صورت میں (ادا کر سکتا ہے) کہ اسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔"

فوائد و مسائل: ① والدین کی خدمت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ② غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ آزاد مرد کو اپنی لونڈی سے جو اولاد حاصل ہوتی ہے وہ آزاد ہوتی ہے جب کہ اس کی ماں لونڈی ہی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ماں باپ اور اولاد سب مملوک ہوں۔ پھر آقا جینے کو آزاد کر دے اور اس کے ماں باپ غلام ہی رہیں۔ اس طرح کی کسی صورت میں اولاد والدین کو خرید سکتی ہے اور اولاد کی ملکیت میں آتے ہی والدین کو قانوناً آزاد قرار دے دیا جائے گا۔

۳۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ [قَالَ: «الْفَيْضُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْفِيَّةٍ كُلُّ أَوْفِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَتَرْفَعَ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيَقَالَ: بِاسْتِعْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ».

۳۶۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "قطار بارہ ہزار اوقیے کے برابر ہے۔ ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں آدمی کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے: یہ کس وجہ سے ہوا؟ اسے کہا جاتا ہے: تیری اولاد کے تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔"

فوائد و مسائل: ① فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت ایک نیکی اور ان پر احسان ہے۔ ② اولاد کو والدین کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔ ③ دعا کا فائدہ زندہ افراد کو بھی ہوتا ہے اور فوت شدہ افراد کو بھی۔

۳۶۶۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے

۳۶۶۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۶۳ عن عبد الوارث به، وصححه ابن حبان، ح: ۶۶، والבוصري، وله شاهد عند الحاكم: ۱۷۸/۲.

۳۶۶۱۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴/۱۲۲ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه بقية، أحمد: ۴/۱۳۱، وصرح

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمُقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُوَصِّيكُمْ بِأَبَائِكُمْ، ثَلَاثًا. إِنَّ اللَّهَ يُوَصِّيكُمْ بِأَبَائِكُمْ. إِنَّ اللَّهَ يُوَصِّيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا قُرْبَ».

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے باپوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ قریبی پھر (اس کے بعد زیادہ) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے۔“

۳۶۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ».

۳۶۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تیری جنت اور تیری جہنم ہیں۔“

۳۶۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ».

۳۶۶۳- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر لو چاہے محفوظ کر لو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① والد کی خدمت جنت میں داخل ہونے کا اہم ذریعہ ہے۔ ② ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر والد کو ناراض کر دے تو تمہارے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا اس طرح تم جنت کا دروازہ کھو بیٹھو گے۔ ③ محفوظ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ والد کو خوش کر دے تو جنت کا دروازہ تمہارے لیے ضرور کھل جائے گا۔ ④ اگر والد کسی ایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی ناراضی ہے تو والد کی اطاعت کرنا جائز نہیں البتہ اس صورت میں بھی والد کی خدمت اور احترام ضروری ہے۔

🌟 بالسماع، و نہ شاهد من حدیث یبھز عن ابیہ عن جدہ، وقال البوصیری فی حدیث ابن ماجہ: "هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ".

۳۶۶۲- [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ] وقال البوصیری: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وقال الساجی: اتَّفَقَ أَهْلُ النُّقْلِ عَلَى ضَعْفِ عَلِيٍّ

ابن یزید*.

۳۶۶۳- [حسن] تقدیم، ح: ۲۰۸۹.

(المعجم ۲) - باب: صَلِّ مَنْ كَانَ أَبُوكَ

يَصِلُ (التحفة ۲)

۳۶۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سُلَيْمَانَ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عُبَيْدٍ، مَوْلَى
بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَسِيدٍ، مَالِكِ
ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: بَيَّتْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَيْتِي مِنْ بَرٍّ أَبَوَيْ شَيْءٍ أَبْرُهُمَا
بِهِ مِنْ تَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. أَلَصَلَاةُ
عَلَيْهِمَا، وَالْأَسْتِغْفَارُ لُهُمَا، وَإِيفَاءُ
بِعُهُورِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِكْرَامُ
صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّجَمِ الَّتِي لَا تَوْصَلُ إِلَّا
بِهِمَا».

(المعجم ۳) - بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ

إِلَى الْبَنَاتِ (التحفة ۳)

۳۶۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنْ
الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: أَتَقْبَلُونَا؟

والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان

باب: ۲- والد کے قرابت داروں

سے صلہ رحمی کا بیان

۳۶۶۳- حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی
خدمت میں حاضر تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور
عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین سے
حسن سلوک کی کوئی صورت باقی ہے جس کے ذریعے
سے ان کی وفات کے بعد میں ان سے نیکی کر سکوں؟
آپ نے فرمایا: ”ہاں“ ان کے لیے دعا کرنا“ ان کے
لیے (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرنا“ ان کی وفات
کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا (جو وہ زندگی میں
پورے نہ کر سکے ہوں)“ ان کے دوستوں کا احترام کرنا
اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف
ان کے واسطے سے ہے۔“

باب: ۳- والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر

بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان

۳۶۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: کچھ اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور انھوں نے کہا: کیا تم لوگ اپنے بچوں کو
چومتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا:

۳۶۶۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في برِّ الوالدين، ح: ۵۱۴۲ من حديث ابن إدريس به،

وصححه ابن حبان، والحاكم: ۱۵۴/۴، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن، الترغيب: ۳/۳۲۳.

۳۶۶۵- أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ۲۳۱۷/۶۴ عن

ابن أبي شيبة به، والبخاري، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعاقبته، ح: ۵۹۹۸ عن هشام.

صَبِيْنَاكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالُوا: لَكِنَّا، وَاللّٰه! لِكِن قَسَمَ هِيَ اللّٰه كِي! اَم تَو (اپنے بچوں کو) نہیں مَآ تَقْبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمْلِكُ أَنْ كَانَ اللّٰهُ نَمِيں جب اللّٰه نے تمہارے اندر سے رَم كَا جَذَبَه سَلَب قَدْ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ؟» .

کر لیا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار کرنا شفقت و محبت کی علامت ہے۔ ② دل اللّٰه کے قبضے میں ہیں۔ نبی ﷺ وعظ و نصیحت کرتے تھے اور حق کو واضح کر کے بیان فرماتے تھے۔ ہدایت دینا اللّٰه کا کام ہے۔

۳۶۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَضَمَمَهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَعْجَنَةٌ» .

۳۶۶۶- حضرت یعلیٰ (بن مرہ) عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوڑے دوڑے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انھیں سینے سے لگالیا اور فرمایا: ”اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار اور شفقت کا اظہار ان کے دل میں بزرگوں سے محبت کا باعث ہے۔ ② جب اللّٰه کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع ہو تو انسان بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہ پیسے بچالیے جائیں اولاد کے کام آئیں گے۔ اس جذبے پر قابو پانا مشکل ہے تاہم کوشش کرنی چاہیے کہ اولاد سے محبت کا یہ جذبہ ایک حد تک رہے تاکہ انسان بخیل نہ بن جائے۔ ③ جب اللّٰه کی راہ میں جہاد کا موقع ہو تو خیال آتا ہے کہ اگر میں شہید ہو گیا تو بچوں کا کیا بنے گا؟ اس طرح دل میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ④ اولاد سے محبت کے جذبات کو شریعت کے احکام کے ماتحت رکھنا چاہیے۔

۳۶۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ

۳۶۶۷- حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں سب سے افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جو (بیوہ ہو کر یا طلاق ہو

۳۶۶۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۲/۴ عن عفان به، وهو في المصنف: ۹۷/۱۲، وصححه البوصيري، والحاكم: ۱۶۴/۳، وانظر: ح: ۱۴۴، وهذا طرف منه.

۳۶۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۴ من حديث موسى بن عليّ بن ربيعة، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۷۶/۴، ووافقه الذهبي، وعلة الانقطاع بين سراقة وعليّ، صرح به البوصيري وغيره.

مَا لِكَ أَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ إِنَّكَ مَرْذُودَةٌ إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَأْسِبٌ غَيْرُكَ»۔
 جانے کی وجہ سے) تیرے پاس واپس آ جائے اور تیرے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (اس کے اخراجات برداشت کرنا افضل صدقہ ہے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت تقریباً تمام محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث میں بیان کردہ مسئلے کی دیگر روایات کے عموماً سے تائید ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۲/۱۲۵/۲۹) بتائیں بیٹی کی شادی کر دینے کے بعد اس کے اخراجات والدین کے ذمے نہیں۔ ② بیوہ یا مطلقہ بیٹی کا اگر کسی وجہ سے دوسرا نکاح نہ ہو سکے تو اس کے اخراجات والد کے ذمے ہیں۔ ③ بیٹی اور اس کے کم سن بچوں پر خرچ کرنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ④ بہن بھانجی اور بھتیجی پر خرچ کرنا بھی اسی طرح ثواب کا کام ہے۔ ⑤ بیوہ اگر رشتے دار نہ بھی ہو تو نادر ہونے کی صورت میں اس کا اور اس کے یتیم بچوں کا خیال رکھنا بڑی نیکی ہے۔



۳۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ. أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ، عَمِّ الْأَخْنَفِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَمْرَأَةً. مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا. فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً. ثُمَّ صَدَّعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ. فَقَالَ: «مَا أَعْجَبَكَ؟ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ»۔
 ۳۶۶۸۔ حضرت اخنف بن قیس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ بھی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ (اس وقت وہی میسر تھیں) اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر بچی ہوئی (تیسری کھجور) بھی دو ٹکڑے کر کے ان (بچیوں) کو دے دی۔ (بعد میں) نبی ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تعب کیوں کرتی ہو؟ وہ عورت اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اولاد سے محبت فطری چیز ہے اور قابل تعریف بھی۔ ② بچیوں سے حسن سلوک کا ثواب

۳۶۶۸۔ [صحیح] أخرجه عبد بن حميد في مسنده (ق: ۱۹۵، ح: ۱۵۳۰) عن ابن أبي شيبة به إلا أن فيه: 'عن صعصعة عن الأخنف'، وهو وهم من النسخ، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۱۴۱۸، ۵۹۹۵، ومسلم، ح: ۲۶۳۰/۱۴۷، ۱۴۸، وغيرهما، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

۳۳۔ ابواب الأدب والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

جنت ہے۔ ⑤ اگر زیادہ صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑا صدقہ کرنے سے جھجکا نہیں چاہیے۔

۳۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ ابْنِ عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَشَانَةَ الْمَعَاوِرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدَّتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۶۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے جو کچھ میسر ہو اس میں سے انھیں کھلائے پلائے اور پہنائے قیامت کے دن وہ اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔“

🌞 فائدہ: بہنوں یا دوسری رشتے دار بچیوں کی پرورش کا بھی یہی ثواب ہے۔

۳۶۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرِ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتْهُمَا أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ».

۳۶۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی دو بیٹیاں جوان ہو جائیں اور وہ ان سے اس وقت تک اچھا سلوک کرتا رہے جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں یا جب تک وہ ان کے ساتھ رہے وہ اسے جنت میں ضرور داخل کر دیں گی۔“

🌞 فائدہ: ”جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں۔“ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکاح ہو جانے تک یا نکاح سے پہلے فوت ہو جانے تک ان سے اچھا سلوک کرے ان کی اچھی تربیت کرے ان کی جائز ضروریات پوری کرے۔

”جب تک وہ ان کے ساتھ رہے۔“ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کا نکاح کرنے سے پہلے فوت ہو جائے اور اپنی وفات تک ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۳۶۶۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۴/۴ من حديث حرملة به، وهو في مسند ابن المبارك، ح: ۱۵۳، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، ح: ۲۶۳۲ عن أبي هريرة، وأبي داود، ح: ۵۱۴۷ عن أبي سعيد الخدري وغيرهما.

۳۶۷۰۔ [صحیح] أخرجه ابن المبارك في المسند، ح: ۱۴۶ عن فطر به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۳، والحاكم، وتقبعه الذهبي فقال: ”شرحيل واو“، وضعفه البوصيري، وللحديث شاهد صحيح عند أحمد ۳/۳۰۳، وقال الهيثمي: ۱۵۷/۸: ”وإسناد أحمد جيد“، وله شاهد آخر عند مسلم وغيره.

۳۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْمَسْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عَمَارَةَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ
النُّعْمَانِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَكْرِمُوا
أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ».

(المعجم ۴) - بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ التحفة ۴)

۳۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،
سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ،
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمِ
ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیک اعمال انجام دینا ایمان کا تقاضا ہے۔ ② پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں لہذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ ③ کاروبار میں شراکت رکھنے والا بازار میں قریب کا دکاندار، تعلیمی ادارے میں ہم کتب یا ہم جماعت ہو، مثل میں ہم کرد یا اس عمارت میں رہائش پذیر طالب علم، ایک ہی کارخانے میں کام کرنے والے کارکن اور اس قسم کے دوسرے افراد بھی پڑوسی کے حکم میں ہیں۔ ④ مہمان کی عزت کا مطلب

۳۶۷۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه العجلي: ۱/ ۲۱۴ من حديث سعيد بن عمارة به، وضعفه البرصيري * سعيد والحارث بن النعمان ضعيفان كما في التفریب وغيره.

۳۶۷۲۔ أخرجه مسلم، الإیمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير... الخ، ح: ۷۷/ ۴۸ من حديث سفیان به، وأخرجه البخاري من حديث سعيد المقبري عن أبي شريح به، ح: ۶۰۱۹، ۶۴۷۶، ۶۱۳۵.

۳۶۷۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھو اور انھیں اچھے آداب (واخلاق) سکھاؤ۔“

باب ۴۔ مہمان کی کا حق

۳۶۷۲۔ حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۳۳۔ أبواب الأدب - مسابغی کے حقوق کا بیان

اس کے لیے معمول سے بہتر کھانا تیار کرنا اس کے آرام و راحت کا خیال رکھنا اس کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا اور اس قسم کے دوسرے امور ہیں۔ ⑤ بے سوچے سمجھے بات کرنے سے گناہ کی بات منہ سے نکل جاتی ہے یا ایسی بات کہی جاتی ہے جس سے انسان بعد میں شرمندہ ہوتا ہے اس لیے غیر ضروری گپ شپ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ زبان کی حفاظت کے نتیجے میں ذکر و تلاوت وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ بْنُ
سُلَيْمَانَ . ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَتَيْنَا
اللَّيْثُ بْنَ سَعْدٍ ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ،
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ
عَمْرَةَ ، عَنْ غَائِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
«مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ
أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ» .

۳۶۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے
ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں
گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا
دیں گے۔“

۳۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ
مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
«مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ» .

۳۶۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے
ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں
گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا
دیں گے۔“

🌞 نوافل و مسائل : ① رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے کوئی شرعی حکم جاری نہیں کرتے تھے بلکہ وحی کے ذریعے
سے جو حکم نازل ہوتا تھا اس پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ ② وراثت کے قوانین انصوص پر مبنی ہیں ان میں قیاس
نہیں چلتا۔ ③ پڑوسی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کا خیال رکھنا چاہیے۔

۳۶۷۳۔ أخرجه البخاري ، الأدب ، باب الوصاء بالجار . وقول الله تعالى : "واعبدوا الله . . . الخ ، ح : ۶۰۱۴ من
حديث يحيى بن سعيد ، ومسلم ، البر والصلة ، باب الوصية بالجار والاحسان إليه ، ح : ۲۶۲۴ عن ابن أبي شيبة .
۳۶۷۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد : ۴۴۵ / ۲ عن وكيع ، به ، وتابعه أبو قطن عنده : ۳۰۵ / ۲ ، وصححه
البوصري .

(المعجم ۵) - بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ (التحفة ۵)

باب: ۵- مہمان کا حق

۳۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
الْخَزَاعِمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَجَائِزُهُ
يَوْمَ وَلِيلَةٍ. وَلَا يَجِلْ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَ صَاحِبِهِ
حَتَّى يُحْرِجَهُ. الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَمَا أَنْفَقَ
عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

۳۶۷۵- حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے
رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی
عزت کرے۔ اور اس کی (واجب) مہمانی ایک دن
رات ہے۔ مہمان کے لیے اپنے دوست (میزبان)
کے ہاں (اتنا عرصہ) ٹھہرے رہنا جائز نہیں کہ وہ
(میزبان) تنگی محسوس کرے۔ مہمانی (کی مسنون حد)
تین دن تک ہے۔ تین دن کے بعد وہ جو کچھ اس پر خرچ
کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔“



فوائد ومسائل: ① ایک دن رات تک مہمان کی خاطر تواضع کرنا ضروری ہے تاہم یہ تکلف اپنی استطاعت
کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔ ② دوسرے اور تیسرے دن بھی مہمان کو کھانا کھلانا اور گھر میں ٹھہرانا اس کا حق ہے۔
③ مہمان کو چاہیے کہ تین دن سے زیادہ میزبان کے ہاں نہ ٹھہرے البتہ اگر میزبان قریبی تعلیق یا دوستی کی وجہ
سے زیادہ ٹھہرنے میں تکلیف محسوس نہ کرے یا مزید ٹھہرنے کی خواہش کا اظہار کرے تو زیادہ ٹھہرنا بھی درست
ہے۔ ④ تین دن سے زیادہ کسی کے ہاں مہمان بن کر کھانا اور ٹھہرنا اس طرح ہے جیسے صدقہ کھانا اور خوشحال
آدی صدقہ کھانا پسند نہیں کرتا۔

۳۶۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتَانَا

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ
قَالَ: قُلْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا
فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْرُقُونَا. فَمَا تَرَى فِي
ذَلِكَ؟ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ تَزَلْتُمْ

۳۶۷۶- حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے
عرض کیا: آپ ہمیں (سرکاری امور کی انجام دہی کے
لیے) بھیجتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے پاس ہم ٹھہرتے ہیں تو
وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کیا
فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جب

۳۶۷۵- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۷۲.

۳۶۷۶- أخرجه البخاري، المظالم، باب: قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، ح: ۶۱۳۷/۲۴۶۱ من حديث
الليث به، ومسلم، اللطعة، باب الضيافة ونحوها، ح: ۱۷۲۷ عن محمد بن رُمح به.

يَقُومُ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، تم کچھ لوگوں کے پاس (ان کی ہستی میں) ٹھہرو اور وہ
فَاقْبَلُوا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ ضَيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ. تمہارے لیے وہ کچھ مہیا کریں جو مہمان کے لیے ہونا
چاہیے تو (ان سے) قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسے نہ کریں تو
ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو انھیں چاہیے تھا
(کہ پیش کرتے۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے آنے والے سرکاری ملازم کی کھانے پینے اور رہائش
کی ضرورت پوری کرنا ہستی والوں کے لیے ضروری ہے۔ ② آج کل بڑے شہروں میں ایسے ملازمین کے لیے
ٹھہرنے کا انتظام سرکاری طور پر ہوتا ہے، افسروں کو وہاں ٹھہرنا چاہیے اور کسی ماتحت پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔
③ جب سرکاری ملازم کو حکومت کی طرف سے سفر خرچ وغیرہ (ٹی اے۔ ڈی اے) مہیا کیا جائے تو ملازم کو چاہیے
کہ اس سے مناسب حد تک اپنی ضروریات پوری کرے۔ فضول خرچی کر کے یا غلط بیانی کر کے جائز حد سے
زیادہ رقم وصول نہ کرے۔

۳۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو کریمہ مقدم (بن محمد کرب) ۳۶۷۷۔
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْقُدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ. فَإِنْ أَصْبَحَ بِضَائِهِ، فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ.
فَإِنْ شَاءَ أَقْتَضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ»۔
مہمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہمان
کی ایک رات (مہمان نوازی کرنا) واجب ہے۔ اگر
مہمان صبح تک اس کے گھر رہا (اور اس نے مہمانی نہ کی)
تو یہ اس (صاحب خانہ) پر قرض ہے۔ مہمان چاہے تو اس
کا مطالبہ (کر کے وصول) کر لے چاہے تو چھوڑ دے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ (التحفة ۶)

۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں (لوگوں کو)
دو کمزوروں یتیم اور عورت کی حلق تعلق کرنا (تاکید کے

۳۶۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأطلعة، باب ما جاء في الضيافة، ح: ۳۷۵۰ من حديث منصور به.

۳۶۷۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۶۳/۵، ح: ۹۱۴۹ من حديث يحيى به * وابن عجلان صرح
بالسمع عنده، وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث أبي شريح الخزاعي رضي الله عنه، أخرجه النسائي أيضاً،
ح: ۹۱۵۰.

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یتیم اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس طرح مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح بچہ اپنے باپ سے ضد کر کے یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوالیتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات اس کے مطالبے کے بغیر پوری کی جائیں۔ ② عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ اگر خاوند اس کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرے اس کے باوجود وہ اپنے بچوں کی محبت کی وجہ سے یا خاوند سے محبت کی وجہ سے اس گھر میں رہنے پر مجبور ہو تو خاوند کو چاہیے کہ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے حقوق بہتر انداز سے ادا کرے۔

۳۶۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ. وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ».

۳۶۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس گھر میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے برا سلوک کیا جائے۔“

۳۶۸۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْأَيَّتَامِ، كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ».

۳۶۸۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے رات بھر قیام کیا، دن بھر روزہ رکھا اور صبح شام اللہ کی راہ میں تلوار سونٹے (جہاد کرتا) رہا۔ میں اور وہ جنت میں اس طرح بھائی بھائی ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں نہیں ہیں۔“

۳۶۷۹- [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد في مسنده، ح: ۱۴۶۷ من حديث ابن المبارك به، وهو في الزهد، ح: ۶۵۴، وضعفه البوصيري، وقال العراقي في تخریج الاحیاء: "وفیه ضعف"، وعلته ضعف يحيى بن أبي سليمان، راجع التقریب، ونبیل المقصود، ح: ۸۹۳ وغیرهما.

۳۶۸۰- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "إسماعيل بن إبراهيم مجهول والراوي عنه ضعيف".

وَعَدًا وَرَاحَ شَاهِرًا سَبَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ. كَتَمْتَنِي، أَخْتَانِ. درمیانی انگلی کو ملالیا۔
وَالصَّقَإُضْبَعِيهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى.

فائدہ: مذکورہ روایت تو سنداُضعیف ہے تاہم یتیم کی کفالت کے بارے میں یہ ارشاد نبوی صحیح سند سے مروی ہے: ”اپنے (رشتہ دار) یا بیگے نے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان (دوا انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔“ (یہ فرماتے وقت راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔) (صحیح مسلم ’الزهد‘ باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين والیتیم‘ حدیث: ۲۹۸۳)

(المعجم ۷) - بَابُ إِطَاةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (التحفة ۷)
باب ۷- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

۳۶۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ أَتَنْفَعُ بِهِ. قَالَ: «إِغْرِزِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۶۸۱- حضرت ابو بزرہ فضلہ بن عبید اسلمیؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے جس سے مجھے فائدہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

فوائد ومسائل: ① دنیا کے کسی جائز کام میں فائدہ پہنچانے والے مسلمان کو آخرت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ② اللہ کی رضا کے لیے رفاہ عامہ کا کوئی کام کرنا عظیم نیکی ہے۔

۳۶۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ. فَأَذْجَلَ الْجَنَّةَ».

۳۶۸۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک درخت کی ٹہنی راستے میں تھی اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اسے جنت میں داخل کروا دیا گیا۔“

۳۶۸۱- أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، ح: ۲۶۱۸ من حديث أبيان بن صمعة به.
۳۶۸۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۹۵/۲ عن ابن نمير به، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه البخاري، ومسلم، ح: ۱۹۱۴ وغيرهما من حديث مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة به.

🌞 فوائد و مسائل: ① لوگوں کو تکلیف اور نقصان سے بچانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ② عوام کو فائدہ پہنچانے والا معمولی عمل بھی جنت میں داخلے کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ ناجائز تجاویزات کے ذریعے سے راستہ تنگ کرنا یا بند کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ عام طور پر شادی بیاہ کے موقعوں پر راستہ بند کر کے تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے غضب کا باعث ہے۔ ④ کوڑا کرکٹ راستے میں پھینکنا یا وہاں قضائے حاجت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ بیٹھتے ہوں اور راستے میں پیشاب پاخانہ کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے۔

۳۶۸۳- حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ غفاری)

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے سامنے میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر کا ٹٹا وغیرہ) ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں (تھوکا گیا) ہو اور اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو۔“

۳۶۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَا هِشَامَ بْنَ حَسَنَانَ عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلَى أَبِي عَيْشَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَرَضْتُ عَلَى مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يَنْتَحَى عَنِ الطَّرِيقِ. وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا الشَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا نقصان سے بچاؤ ہو (بشرطیکہ وہ شریعت کے کسی خاص حکم کے خلاف نہ ہو) اور ہر وہ عمل برائی ہے جو اس کے برعکس ہو۔ ② کسی نیکی کو معمولی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے اور کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجد کی صفائی کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ④ اس زمانے میں فرش کچا ہوتا تھا اس لیے بغم وغیرہ پر مٹی ڈال دینے سے وہ جذب ہو کر ختم ہو جاتا تھا۔ آج کل کے حالات کے مطابق پانی سے صفائی کرنا ضروری ہے۔ ⑤ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو وضو کی جگہ جاکر تھوک جائے یا رومال میں تھوک لیا جائے، کراہت ہو تو بعد میں رومال دھویا جائے۔

باب ۸- پانی صدقہ کرنے کی فضیلت

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ

(التحفة ۸)

۳۶۸۴- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۵ عن يزيد به، وأخرجه مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، ح: ۵۵۳ من حديث واصل عن يحيى بن عقال عن يحيى بن عمر عن أبي الأسود الديلمي عن أبي ذر به، وبه صح الحديث.

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِيَّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : «سَقَى الْمَاءِ» .

۳۶۸۴۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی پلانا۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے حدیث کے حسن ہونے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۲۳/۳۲، ۱۲۵/۱۲۳، وصحيح سنن أبي داود للألباني (مفصل) ۳۶۶/۵، ۳۶۹/۵، رقم: ۱۳۷۶-۱۳۷۴) بتا بریں پانی پلانا بڑی نیکی ہے خواہ وہ ٹکا لگوانے یا کنواں کھدوانے کی صورت میں ہو یا کولر لگا دیا جائے یا گھڑے میں پانی بھر کر رکھ دیا جائے یا ٹکے سے گلاس بھر کر کسی کو لادیا جائے۔ اپنے اپنے موقع محل کے مطابق یہ سب صورتیں نیکی میں شامل ہیں۔ ② جب ضرورت سے زائد پانی موجود ہو تو ضرورت مند کو وہ پانی لینے سے منع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ③ پانی استعمال کرنے والوں کو چاہیے کہ اسے ضائع نہ کریں، جیسے بعض دفعہ ایک آدمی آدھا گلاس پانی پینا چاہتا ہے تو پہلے گلاس کو دھوتا ہے، خواہ وہ بالکل صاف ہو، پھر گلاس بھر کر پانی لیتا ہے اور آدھا گلاس پی کر باقی گرا دیتا ہے۔ یا وضو کرنے میں اتنا پانی استعمال کرتا ہے جس سے کئی آدمی وضو کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

۳۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يُصْفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ

۳۶۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: جنتی لوگ، صفیں بنائے ہوئے ہوں گے۔ ایک جنمی ایک (جنتی) آدمی کے پاس سے گزرے گا اور اس سے کہے گا: فلاں صاحب!

۳۶۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ح: ۱۶۷۹ من حديث قتادة به، وصححه ابن حبان، ح: ۸۵۸، والحاكم: ۱/۴۱۴، على شرط الشيخين فرداه الذهبي بقوله: "فإنه غير متصل" * سعيد لم يدرك عبادة كما قال المنذري، وله شاهد ضعيف عند النسائي، ح: ۳۶۴۱.

۳۶۸۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البغوي في تفسيره معالم التنزيل: ۴/۴۱۹، المنذري، الآية: ۴۸ من حديث الأعمش به، وضعفه البوصري لضعف يزيد، وتقديم، ح: ۱۰۸۰، وفيه علة أخرى.

ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ. فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَشْفَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَسْفَعُ لَهُ. وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيَسْفَعُ لَهُ.

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «وَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَسْفَعُ لَهُ».

۳۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، تَغْشَى حَيَاضِي، قَدْ لَطَمْتُهَا لِإِبِلِي، فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرِ إِنْ سَفَيْتُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. فِي كُلِّ ذَاتِ كَيْدٍ حَرَّى أَجْرٌ».

کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ چنانچہ وہ (اس کا دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔ دوسرا آدمی گزرے گا وہ کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں جس دن میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔“

ابن نمیر (اپنی روایت میں) بیان کرتے ہیں: ”وہ کہے گا: فلاں صاحب! کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے مجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا تھا تو میں آپ کے لیے گیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔“

۳۶۸۶- حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایک گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آجاتا ہے جو میں نے اپنے اونٹوں (کو پانی پلانے) کے لیے (بنایا) سفوار اور (لیپا ہے۔ اگر میں اس (گمشدہ اونٹ) کو پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ حرارت محسوس کرنے والے جگر رکھنے والے ہر جانور (کو پانی پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی کے پیاسے جانور کو پانی پلانا اور کسی کے بھوکے جانور کو خوراک مہیا کرنا بھی اسی طرح نیکی ہے جس طرح کسی بھوکے پیاسے انسان کو خوراک اور پانی مہیا کرنا۔ ② جو جانور کسی کی ملکیت نہیں اس کو پانی پلانا بھی نیکی ہے جیسے ایک بدکار عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش گئی۔ دیکھیے:

(صحیح مسلم، السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة و إطعامها، حدیث: ۲۳۵)

(المعجم ۹) - بَابُ الرَّفْقِ (التحفة ۹) باب: ۹- نری (سے کام لینے) کا بیان

۳۶۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَوَيْمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعُبَيْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ».

۳۶۸۷- حضرت جریر بن عبد اللہ بن جلیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نری سے محروم رہا، وہ (ہر قسم کی) خیر سے محروم رہا۔“

فائدہ: سخت طبیعت والاشخص لوگوں کی محبت حاصل نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ بہت سے دنیوی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاق شخص اللہ کو بھی پسند نہیں اس لیے وہ آخرت کے فوائد سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

۳۶۸۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ».

۳۶۸۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نری کرنے والا ہے نری کو پسند کرتا ہے اور نری پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔“

فوائد ومسائل: ① باہمی معاملات میں نرم روی اللہ کو بہت پسند ہے اس لیے وہ اس پر دنیوی فوائد اور آخرت میں اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ② دین کے معاملات میں اور حدود کے نفاذ میں نری اور مدافعت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے موقع پر دین پر مضبوطی سے قائم رہنا بلندی درجات کا باعث ہے۔

۳۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت

۳۶۸۷- أخرجه مسلم، والرواية، باب فضل الرفق، ح: ۷۵/۲۵۹۲ من حديث وكيع به.

۳۶۸۸- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى (الورقة ۱۰۱ ب، تحفة الأشراف: ۳۷۴/۹، وسقط من المطبوع) عن إسماعيل به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۱۴، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۵۹۳، وأبي يعلى: ۳۸۰/۱، ح: ۴۹۰ وغيرهما.

۳۶۸۹- [صحیح] وصححه البوصيري، وانظر الحديث السابق.

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .
 ح : وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
 مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ
 عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ
 اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ» .

🌞 فائدہ: دعوت و تبلیغ میں نرمی کا انداز نہایت مفید ہے تاہم درست موقف میں نرمی پیدا کر لینا باطل کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔ جن معاملات میں شریعت میں آسانی ہے ان میں خواہ مخواہ سخت پہلو اختیار کرنا بھی غلط ہے اور اس پر اصرار کرنا مزید غلطی ہے۔

باب: ۱۰۔ غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى

الْمَمَالِكِ (التحفة ۱۰)

۳۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ
 ابْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ : «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ .
 فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ . وَأَلْبَسُوهُمْ مِمَّا
 تَلْبَسُونَ . وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ . فَإِنْ
 كَلَفْتُمُوهُمْ ، فَأَعِيتُوهُمْ» .

۳۶۹۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(غلام) تمہارے بھائی ہیں
 جنہیں اللہ نے تمہارے زیر دست (ماتحت) بنا دیا ہے
 لہذا جو کھانا تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھلاؤ اور جو
 لباس (خود پہنتے ہو اس میں سے انہیں پہناؤ۔ اور ان کو
 وہ کام کرنے کا حکم نہ دو جو ان پر غالب آجائے۔ اور اگر
 (ضرورت کے تحت) انہیں ایسا حکم دو تو (اس کی انجام
 دہی میں خود بھی) ان کی مدد کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام میں غلام بنانا ممنوع نہیں تاہم غلام کے حقوق اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ آزاد انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ غلام کو آزاد کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ ② بہت سی صورتوں میں غلام کو آزاد کرنا مسلمانوں کے لیے یا خود غلام کے لیے تکلیف یا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَشْتَعُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ

۳۶۹۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ۶۰۵۰ من حديث الأعمش به، ومسلم، الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل، وإلباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه، ح: ۳۸/۱۶۶۱ عن ابن أبي شيبة به.

خَيْرٌ الْ (النور ۳۲: ۳۳) ”اور تمہارے جو لونڈی غلام مکاتبت (آزادی کا معاہدہ) کرنا چاہیں تو ان سے آزادی کا معاہدہ کر لو اگر تمہیں ان کے اندر بھلائی معلوم ہو۔“ اس لیے غیر مسلم یا بری عادتوں میں مبتلا غلام کو آزاد کرنے کی بجائے غلام ہی رکھنے میں اس کا اور معاشرے کا فائدہ ہے۔ ⑤ غلام کے انسانی حقوق کا خیال رکھنا مالک کا فرض ہے۔ ⑥ غلام کے لیے مناسب غذا مناسب لباس اور رہائش مہیا کرنا آفاقی ذمہ داری ہے اس کے عوض وہ آفاقی خدمت کرے گا اور روزمرہ معاملات میں اس سے تعاون کرے گا۔ ⑦ اگر غلام کے ذمے ایسا کام لگایا جائے جو وہ اکیلا انجام نہ دے سکتا ہو تو مالک کا فرض ہے کہ خود اس کے ساتھ مل کر کام کرے یا اسے مددگار مہیا کرے۔ ⑧ گھروں اور دکانوں پر کام کرنے والے ملازم کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکن غلام نہیں تاہم وہ حالات کی وجہ سے مالک کی سختی برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے حقوق غلاموں سے زیادہ ہیں۔ ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا کم آرام کا موقع دینا ان کی عزت نفس مجروح کرنا اور تنخواہ دینے میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہ سب کام حرام ہیں۔

۳۶۹۱- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بری مالکانہ صفات کا حامل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ (مالک ہونے کے پہلو سے بھی اچھی صفات سے متصف ہونا چاہیے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اس امت میں غلام اور یتیم سب قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں (ہوں گے) لہذا ان سے اسی طرح عزت کا رویہ رکھو جس طرح اپنی اولاد سے عزت کا رویہ رکھتے ہو (انھیں خواہ مخواہ ذلیل نہ کرو) اور انھیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔“ انھوں نے عرض کیا: دنیا میں کیا چیز ہمیں فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ گھوڑا جسے تو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لیے باندھ رکھے تیرا غلام جو

۳۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ فَرْقِدٍ السَّبْحِيِّ، عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ. فَأَكْرَمُوهُمْ تَكْرَامَةَ أَوْلَادِكُمْ. وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تَقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مَمْلُوكٌ يَنْفِيكَ. فَإِذَا صَلَّى، فَهُوَ أَخُوكَ».

تیرے کام آئے۔ اگر وہ نمازی ہو تو وہ تیرا (مسلمان) بھائی ہے (لہذا اس کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔“)

(المعجم ۱۱) - بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

(التحفة ۱۱)

باب: ۱۱۔ سلام کو عام کرنا

۳۶۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا ہو سکتے حتی کہ ایمان والے بن جاؤ۔ اور تم (کامل)
الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا. وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا. مومن نہیں بن سکتے حتی کہ آپس میں محبت رکھو۔ کیا تم کو
أَوَّلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ ایک چیز نہ بتاؤں جب تم وہ عمل کرو گے تو ایک دوسرے
تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْتَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ». سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① جنت میں داخلے کے لیے ایمان لازمی شرط ہے۔ ② کامل ایمان والے جہنم کی سزا بھگتے بغیر جنت میں چلے جائیں گے جب کہ ناقص ایمان والے اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جہنم سے نکلیں گے۔ ③ وہ محبت جس کی بنیاد رنگ، نسل، خاندان، زبان، وطن یا جذبات کی بجائے ایمان پر ہو ایمان کی تکمیل اور اس کے حسن کا باعث ہے۔ ④ ایک دوسرے کو سلام کرنا باہمی محبت کا سبب ہے کیونکہ ”السلام علیکم“ اور ”علیکم السلام“ کے الفاظ ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات کا اظہار بھی ہیں اور دعائے خیر بھی۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا کرنے کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں مثلاً: تجھے تحائف دینا، اچھے نام سے پکارنا، سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا، کافی مدت کے بعد ملاقات ہونے پر معاف کرنا، نماز یا جماعت میں صف سیدھی رکھنا اور ایک دوسرے کے قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا ضرورت کے وقت مدد کرنا، خوشی اور غمی میں شریک ہونا اور بڑے کا احترام اور چھوٹے پر شفقت کرنا وغیرہ۔

۳۶۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۹۳- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۹۲- [صحیح] تقدم، ح: ۶۸.

۳۶۹۳- [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۳۱/۸، ح: ۷۵۲۵ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ۴۳۵/۸، وصححه البوصيري * إسماعيل تابعه بقبه، الطبراني أيضاً، ح: ۷۵۲۴، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

انھوں نے فرمایا: ”ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔“

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نُنْفِثِي السَّلَامَ.

۳۶۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمان کی عبادت کرو اور سلام عام کرو۔“

۳۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام اللہ سے اور بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ اللہ سے صحیح تعلق کی بنیاد عقیدہ توحید اور عبادات کے ذریعے سے اس کا اظہار ہے۔ بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ایک آسان کام سب کو سلام کرنا ہے۔ ② سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کیا جائے۔ اور جب بھی ملاقات ہو یا ملاقات کے بعد رخصت ہونا ہو تو سلام کیا جائے۔ اس میں دوست رشتے دار اور اجنبی کے درمیان فرق نہ رکھا جائے۔ ③ غیر مسلم کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے لیکن اگر وہ سلام کریں تو انھیں جواب دیا جائے جیسے باب نمبر ۱۳ میں آ رہا ہے۔ ④ سلام اتنی بلند آواز سے کرنا چاہیے کہ کم از کم وہ شخص سن لے جسے سلام کیا گیا ہے۔

باب: ۱۲۔ سلام کا جواب دینا

(المعجم ۱۲) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

(التحفة ۱۲)

۳۶۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی پھر آ کر سلام کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اَوْعَلَيْكَ السَّلَامُ [”تجھ پر بھی سلامتی ہو۔“]

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي

۳۶۹۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأظمية، باب ما جاء في فضل إطفاء الطعام، ح: ۱۸۵۵ من حديث عطاء به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في المصنف ۴۳۶/۸، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۶۹۵۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۶۰.

تَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ. فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ.
فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر مسجد میں چند افراد مل کر بیٹھے ہوں تو ان کے پاس آنے والا انھیں سلام کرے۔ ② سلام کا جواب ضرور دینا چاہیے۔ ③ [وَعَلَيْكَ] ایک آدمی کے لیے اور [وَعَلَيْكُمْ] زیادہ افراد کے لیے ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کو بھی [وَعَلَيْكُمْ] کہنا درست ہے۔

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۹۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا،
عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لَهَا: «إِنَّ
جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ» قَالَتْ:
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ انھیں جبریل علیہ السلام
کہا۔ یہ شرف دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل نہیں ہوا۔ ② ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرشتوں کو نہیں دیکھتی تھیں نہ ان کی آواز
سنتی تھیں اس لیے جواب میں [وَعَلَيْكَ السَّلَام] کی بجائے [وَعَلَيْهِ السَّلَام] فرمایا۔ ③ جب کسی کو کسی کا
سلام پہنچایا جائے تو اس کا جواب اسی انداز سے دینا چاہیے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ
الذِّمَّةِ (التحفة ۱۳)

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ،
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ:

۳۶۹۶۔ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال فلان يقرئك السلام، ح: ۶۲۵۳ من حديث زكريا به، ومسلم،
فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۹۰/۲۴۴۷ عن ابن أبي شيبة به.
۳۶۹۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۹۴۱ من حديث سعيد به، وهو في المصنف: ۴۴۲/۸
* سعيد تابعه شعبة عند مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام... الخ، ح: ۲۱۶۳، وله طريق
آخر عند البخاري، ح: ۶۹۲۶، ومسلم وغيرهما عن أنس رضي الله عنه.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ] ”ابوالقاسم! آپ پر سلام یعنی موت ہو۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكُمْ] ”تم پر بھی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ ہندو سکھ اور مرزائی وغیرہ اہل کتاب میں شامل نہیں۔ ② یہ رسول اللہ ﷺ کا فعل تھا کہ غصہ دلانے والی حرکت پر بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھا اور بہترین مناسب جواب دیا۔ ③ اہل کتاب کو وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کے بجائے وَعَلَيْكُمْ کہنے میں یہی حکمت ہے کہ وہ لوگ شرارت سے کام لیتے تھے اور غلط الفاظ بولتے تھے۔ آج کل کے عام غیر مسلم عربی زبان کی ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اور صاف الفاظ میں السَّلَام عَلَیْکُمْ کہتے ہیں اس لیے انھیں وَعَلَيْکُم السَّلَام کہنے میں حرج نہیں تاہم اگر انھیں بھی وَعَلَيْکُمْ ہی کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ④ ذمی سے مراد مسلمان سلطنت کے غیر مسلم باشندے ہیں۔

۳۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي زَاكِئٌ عَدَا إِلَى الْيَهُودِ. فَلَا تَبْدُءُوهُمْ بِالسَّلَامِ. فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۹۔ حضرت ابو عبد الرحمن جنئی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کل یہودیوں کے پاس جاؤں گا۔ انھیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمھیں سلام کہیں تو (جواب میں) کہنا: وَعَلَيْکُمْ۔“

۳۶۹۸۔ أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ۲۱۶۵/۱۱ من حديث أبي معاوية به، وهو في المصنف: ۴۴۲/۸.

۳۶۹۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۳۳/۴ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عنده، والحديث في مصنف أبي شيبة: ۴۴۲/۸، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، وأحمد: ۳۹۸/۶، وغيرهما، وإسناده حسن.

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو یہ احساس دلایا جانا چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے برابر درجہ نہیں رکھتے تاکہ وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی جرأت نہ کریں اور اسلام قبول کرنے میں اپنی بہتری محسوس کریں۔ ② مسلمان کو نہیں چاہیے کہ غیر مسلم کو سلام کہے بلکہ غیر مسلم کو چاہیے کہ مسلمان کو سلام کہے اور مسلمان جواب دے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ
وَالنِّسَاءِ (التحفة ۱۴)

۳۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ صِبْيَانٌ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. ۳۷۰۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں سلام کہا جب کہ ہم اس وقت بچے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعض حصے کے شواہد بخاری مسلم میں موجود ہیں، دیگر محققین نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۳۵/۲۳۳/۱۹) وصحيح سنن ابن ماجه للألباني 'رقم: ۳۰۰۰' و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد 'رقم: ۳۷۰۰' ② اصل قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔“ (صحیح البخاری الاستئذان باب: یسلم الصغیر علی الکبیر، حدیث: ۲۲۳۳) ③ بچوں کی تربیت کے لیے بڑا چھوٹے کو سلام کہہ سکتا ہے۔ ④ اس سے بچوں پر شفقت کا اظہار ہوتا ہے اور دل سے تکبر ختم ہوتا ہے۔

۳۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَشْمَاءُ بِنْتُ ۳۷۰۱۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

۳۷۰۰۔ [إسناده ضعيف] وهو في المصنف: ۴۴۵/۸، ولبعض شاهد عند البخاري، ح: ۶۲۴۷، ومسلم، ح: ۲۱۶۸/۱۴، ۱۵ من حديث ثابت عن أنس به.

۳۷۰۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في السلام على النساء، ح: ۵۲۰۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۴۷، ۴۴۶/۸، وحسنه الترمذي، ح: ۲۶۹۷، وراجع النيل لمزيد التخریج.

يَزِيدُ قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي نَشْوَةٍ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو مرد نا محرم عورت کو اور عورت نا محرم مرد کو سلام کہہ سکتی ہے۔ ② فتنے کا خوف نہ ہونے کی صورت یہ ہے، مثلاً: عورت پوز بھی ہو یا کئی عورتیں موجود ہوں اور کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مرد انہیں سلام کہہ سکتا ہے۔ ③ جوان عورت کا تنہا مرد کو یا مرد کا جوان عورت کو سلام کرنا خرابیاں پیدا ہونے کا باعث ہے اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے، البتہ محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو سلام کر سکتے ہیں بلکہ انہیں آپس میں سلام کرنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں نا مناسب خیالات پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔

باب ۱۵۔ مصافحہ کرنے کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْمُصَافَحَةِ

(التحفة ۱۵)

۳۷۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے (احترام کے اظہار کے لیے) جھکا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ ہم نے کہا: کیا ہم ایک دوسرے سے معافہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔ لیکن مصافحہ کر لیا کرو۔“

۳۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُنَحِّي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: «لَا». قُلْنَا: أَيَعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنْ تَصَافَحُوا».

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے معافے والی بات کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه) رقم: ۱۶۰) لیکن مسند احمد کے متحققین اور دکتور بشار عواد نے اسے سند ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے متحققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی جو متابعات بیان کی ہیں وہ بھی سخت ضعیف ہیں جس سے مذکورہ روایت ضعیف ہی رہتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر صحیح روایات سے مصافحے اور معافے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے، صحیح بخاری جامع الترمذی مسند ابویعلیٰ ابن حبان اور سنن الکبریٰ بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، صحابہ کرام اس پر عمل کرتے تھے نیز مجمع الاوسط طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ایک دوسرے سے ملنے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب کسی سفر سے واپس آتے تو معافہ کرتے تھے لہذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل کی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں، البتہ صحیح آثار سے ثابت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ أعلم۔ تاہم مصافحے کی فضیلت صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۲۰/۲۳۱۲۳۱ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۴۷۰۲) ① ملاقات کے وقت سلام کرتے ہوئے جھکنا منع ہے کیونکہ اس میں رکوع سے مشابہت ہے جو اللہ کی عبادت ہے۔ ② پاؤں چومنا سجدہ سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے یہ زیادہ منع ہے۔ ③ مصافحہ (ہاتھ ملانا) سنت ہے۔ مصافحہ دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے دونوں ہاتھوں سے نہیں۔ مصافحے کا مطلب ہی تھیلی کا تھیلی سے ملنا ہے نہ کہ دو تھیلیوں کا دو تھیلیوں سے اور نہ دو تھیلیوں کا ایک تھیلی سے ملنا۔



۳۷۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملنے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے رخصت ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

۳۷۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَنْفَرَا».

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے بہت سے شواہد ہیں لیکن ان کی محض وضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا غالباً انھی شواہد کی بنا پر دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث و تحقیق سے صحیح حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ أعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۳۰/۵۱۷، ۵۱۸، والصحيحة، رقم: ۵۲۲۵۲۵) بنا بریں مسلمانوں کی باہمی ملاقات آپس میں محبت کے اضافے کے ساتھ ساتھ گناہوں کی معافی کا باعث بھی ہے۔ ② ایسے اعمال سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ واللہ أعلم۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ الرَّجُلِ يُقْبَلُ يَدُ

(التحفة ۱۶)

۳۷۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۷۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ وَعُذَيْرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَجَلَيْهِ.

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْإِسْتِثْنَانِ

(التحفة ۱۷)

۳۷۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ بَنَاتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عَمْرِو ثَلَاثًا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَانْصَرَفَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الْإِسْتِثْنَانِ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا،

اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب واحکام

باب: ۱۶- ایک آدمی کا دوسرے

آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان

۳۷۰۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

۳۷۰۵- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے چند افراد نے نبی ﷺ کے ہاتھ کو اور دونوں قدموں کو بوسہ دیا۔

باب: ۱۷- اجازت طلب کرنا

۳۷۰۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی تین بار اجازت طلب کی۔ انھیں اجازت نہ ملی چنانچہ وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہلوا بھیجا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے آپ سے اس انداز سے تین بار

۳۷۰۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في التولي يوم الزحف، ح: ۲۶۴۷ من حديث يزيد بن أبي زياده، وانظر، ح: ۵۰۴۴ لخاله.

۳۷۰۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في قبلة اليد والرجل، ح: ۲۷۳۳ من حديث أبي أسامة به، وقال: "حسن صحيح".

۳۷۰۶- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹/۳، ۴۱۰/۴، ۴۱۸، عن يزيد به، وأخرجه مسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ۲۱۵۳/۳۵ من حديث أبي نضرة به، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ۶۲۴۵، ومسلم، ح: ۴/۲۱۵۳ وغيرهما.

فَإِنْ أَدْنَىٰ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا، رَجَعْنَا. ۱۰
 قَالَ: فَقَالَ: لَنَا يَنْبَغِي، عَلَىٰ هَذَا، بَيِّنَةٌ، أَوْ
 لَا فَعَلْنَا. فَأَتَانِي مَجْلِسَ قَوْمِهِ. فَتَأَشَرْتُ لَهُمْ.
 فَسَهَدُوا لَهُ. فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

اجازت طلب کی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ (اس طرح اجازت طلب کرنے کے بعد) اگر ہمیں اجازت ملے تو داخل ہوں اور اگر ہمیں اجازت نہ دی جائے تو پلٹ جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (اپنے) اس (بیان) پر گواہ پیش کرو گے ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور ان سے (گواہی دینے کی) درخواست کی انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) انہیں چھوڑ دیا۔

سورۃ نوائل و مسائل: ① کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا منع ہے۔ ② اجازت طلب کرنے کا طریقہ یہ

ہے: ”السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ (سنن أبی داود، الأدب، باب کیف الاستئذان، حدیث: ۵۱۷۷) ③ اگر ایک بار اجازت مانگنے پر جواب نہ ملے تو دوسری اور تیسری بار اجازت طلب کرنی چاہیے۔ آج کل اجازت مانگنے کا طریقہ مختلف ہو گیا ہے، جیسے کھٹی بجانا۔ یہ بھی وقتے وقتے سے صرف تین مرتبہ بجائی جائے۔ اگر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلا جائے۔ کھٹی بجنا بجا کر سارے محلے کو پریشان نہ کیا جائے۔ ④ اگر تین بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو اہل خانہ سے ناراض ہونے وغیرہ واپس ہو جانا چاہیے۔ ممکن ہے صاحب خانہ گھر میں موجود نہ ہو یا کوئی ایسی معقول وجہ ہو جس کی بنا پر وہ اجازت نہ دے رہا ہو۔ ⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گواہ اس لیے طلب فرمایا کہ وہ مزید اطمینان چاہتے تھے۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ جب دیکھیں گے کہ عمر رضی اللہ عنہ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی شدت کا رویہ رکھتے ہیں تو ہر شخص بلا تحقیق احادیث بیان کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس طرح غیر ذمہ دار لوگ غلط الفاظ کے ساتھ یا اپنے پاس سے بنا کر احادیث بیان نہیں کریں گے۔ ⑥ حدیث دین کی بنیاد ہے لہذا صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔ ⑦ احادیث کی کتابوں میں ضعیف احادیث موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ائمہ حدیث ہر حدیث کے ساتھ سند بیان کرتے تھے جس سے سامعین کو حدیث کے درجے کا علم ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات اس لیے ضعیف حدیث بیان کر دیتے کیونکہ فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہوتا لہذا اس غلطی کی نشاندہی یافتہاء کے اقوال کی دلیل کے طور پر ضعیف حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کر لیتے۔ بعض اوقات اس لیے بھی ضعیف حدیث بیان کر دیتے تھے کہ ممکن ہے اس حدیث کی دوسری سند مل جائے جس سے اس کا ضعف ختم ہو کر حدیث قابل قبول ہو جائے تاہم ہر وہ حدیث جو ایک سے زیادہ سندوں سے مروی ہو قابل قبول نہیں ہوتی بلکہ اس

کے لیے بعض شروط کا پایا جانا ضروری ہے جن کی تفصیل اصول حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سلام (تو ہمیں معلوم) ہے لیکن اجازت طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدی کوئی بات کہے سنان اللہ کہہ دے اللہ اکبر کہہ دے الحمد للہ کہہ دے یا کھانں دے۔ (مقصود یہ ہے کہ) گھر والوں کو معلوم کرادے (کہ میں اندر آنا چاہتا ہوں۔“

۳۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے میرے دو اوقات تھے۔ ایک رات میں اور ایک دن میں۔ جب میں ایسے وقت حاضر ہوتا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھانں دیتے۔ (جس کا مطلب یہ ہوتا کہ مجھے تمھارے آنے کا علم ہو گیا ہے اور تم اندر آ سکتے ہو۔)

۳۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”کون ہے؟“ میں نے کہا: میں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں میں۔“

۳۷۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۷۸/۴، ح: ۴۰۶۵ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۱۹/۸، ح: ۵۷۲۶، وضعفه البوصيري * واصل، وأبومرودة ضعيفان كما في التقريب وغيره.

۳۷۰۸۔ [صحيح] أخرجه النسائي، السهو، التلحاح في الصلاة: ۱۲/۳، ح: ۱۲۱۳ من حديث أبي بكر بن عياش به، وتابعه جرير عنده، والحديث في المصنف: ۴۲۰/۸، ح: ۵۷۲۸ * والحوادث العكلي تابعه شرحبيل بن مدرّك وهو ثقة عن عبد الله بن نجح عن أبيه عن علي به، النسائي، ح: ۱۲۱۲، وانظر، ح: ۳۶۵۰.

۳۷۰۹۔ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال من إذا؟ فقال أنا، ح: ۲۶۵۰ من حديث شعبه به، ومسلم، الآداب، باب كراهة قول المستأذن أنا، إذا قيل من هذا؟، ح: ۳۹/۲۱۵۵ عن ابن أبي شيبة به.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے ”کون ہے؟“ تو جواب میں اپنا نام یا لقب اور کنیت وغیرہ (جو چیز زیادہ معروف ہو) بتانا چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ”میں“ میں ”فرمانا صحابی کے جواب پر ناپسندیدگی کا اظہار تھا، یعنی یہ طریقہ درست نہیں۔ ③ دروازہ کھٹکھٹانا یا گھنٹی بجانا بھی اجازت طلب کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔ جب کوئی دروازے پر آکر نام پوچھے تو سلام کر کے گفتگو کی جائے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرَّجُلِ يَقَالُ لَهُ،
تو نے صبح کیسے کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟)

تو وہ کیا جواب دے

۳۷۱۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیسے صبح کی؟ آپ نے فرمایا: ”خیریت سے صبح ہوئی“ ایسے آدمی کی جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیمار کی عیادت کی۔“

۳۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِخَيْرٍ. مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يُعِدْ سَقِيمًا».

۳۷۱۱۔ حضرت ابواسید (مالک بن ربیعہ) ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو فرمایا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] انھوں نے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین رضی اللہ عنہم) نے کہا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] آپ نے فرمایا: ”تمھاری

۳۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ. إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي، أَبُو أُمِّي، مَالِكُ بْنُ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

۳۷۱۰۔ [حسن] أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف: ۳/ ۸۰، ۲۳۵، ۴۵۱، ح: ۵۸۵۴، به، ومن طريقه أخرجه أبو يعلى: ۴۴۳/ ۳، ح: ۱۹۳۷، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي يعلى: ۷۹/ ۵، ح: ۲۶۶۶، وغيره، وحسن الهمشي حديث أبي يعلى، ح: ۲۹۹/ ۲، ۳۰۰، وله سند آخر حسن عند الطبراني في الأوسط: ۸/ ۱۶۳، ۱۶۴، ح: ۷۳۲۹، وغيره.

۳۷۱۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۹/ ۲۶۳، ح: ۵۸۴، من حديث أبي إسحاق الهروي به مطولاً، وضعفه البوصيري * عبدالله بن عثمان بن إسحاق مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى.

معزز شخص کی عزت نیز چھینک سے متعلق آداب و احکام

صبح کیسی ہوئی؟ (کیا حال ہے؟) انھوں نے کہا:
خیریت سے ہوئی، ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ آپ کی صبح
کیسی ہوئی؟ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری صبح
بھی خیریت سے ہوئی، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبُعْثَاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ:
«السَّلَامُ عَلَيْكُمْ» قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: «كَيْفَ
أَصْبَحْتُمْ؟» قَالُوا: بِخَيْرٍ. نَحْمَدُ اللَّهَ. فَكَيْفَ
أَصْبَحْتَ؟ بِأَيِّتِنَا وَأَمْنًا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:
«أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ. أَحْمَدُ اللَّهَ».

باب: ۱۹۔ جب تمہارے پاس کسی قوم
کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو

(المعجم ۱۹) - بَابُ إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ
فَأَكْرِمُوهُ (التحفة ۱۹)

۳۷۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس کسی قوم
کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔“

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ، فَأَكْرِمُوهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مہمان کا اکرام اس کے مقام و مرتبے کے مطابق ہونا چاہیے۔ ② غیر مسلم مہمان سے
بھی خندہ پیشانی سے ملنا اور اس کی مناسب خاطر تواضع کرنا ضروری ہے لیکن کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے
اسلام اور مسلمانوں کے شرف و وقار میں کمی ہو۔

باب: ۲۰۔ جسے چھینک آئے اسے
دُعا دینا

(المعجم ۲۰) - بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ
(التحفة ۲۰)

۳۷۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو

۳۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ،

۳۷۱۲۔ [حسن] أخرجه البيهقي: ۱۶۸/۸ من حديث محمد بن الصباح به، وضعفه البوصيري من أجل سعيد بن
مسلم، وله شواهد، منها ما أخرجه الحاكم: ۲۹۲/۴ من حديث معبد بن خالد الأنصاري عن أبيه عن جابر بن
عبد الله الأنصاري رفعه: "فإذا أتاكم كريم قوم فليكرمه"، وقال: "صحيح الإسناد".

۳۷۱۳۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس، ح: ۶۲۲۱، ۶۲۲۵، ومسلم، الزهد، باب تشميت
العاطس وكراهة التناؤب، ح: ۵۳/۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا أَوْ سَمَّتْ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الْآخَرَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ. وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ».

چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو نہ دی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو دعا نہیں دی (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کی تعریف کی تھی جبکہ اس نے اللہ کی تعریف نہیں کی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے چھینک آئے اسے چاہیے کہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہے۔ ② دعا دینے کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہے۔ ③ چھینک کے بعد [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہنے والے کو [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہہ کر دعا دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الأدب، باب ما يستحب من العطاس، و ما يكره من التثاؤب، حدیث: ۶۲۲۳) ④ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] نہ کہنے والے کو دعا نہ دینا اس کی تنبیہ کے لیے ہے تاکہ وہ آئندہ غفلت نہ کرے۔



۳۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْنِ أَبِي نَجِيٍّ، عَنْ إِبْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي لَيْلَى، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا. فَمَا زَادَ، فَهُوَ مَرْكُومٌ».

۳۷۱۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھینکنے والے کو تین بار [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہہ کر دعا دی جائے۔ اس سے زیادہ ہو تو اس شخص کو زکام ہے۔“

۳۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ

۳۷۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ یوں کہے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اللہ کا شکر ہے)۔“ جو افراد اس کے پاس

۳۷۱۴۔ أخرجه مسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ۵۵ / ۲۹۹۳ من حديث وكيع بن جابر في هذه الرواية: شاذة.

۳۷۱۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۱ من حديث ابن أبي ليلى به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي ليلى، واضطرب ابن أبي ليلى في حديثه مع ضعفه، وحديث البخاري (۶۲۲۴) يغيي عنه.

أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلْيَزِدْ عَلَيْهِ مَنْ
حَوْلَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. وَلْيَزِدْ عَلَيْهِمْ:
يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ. ہوں وہ کہیں: [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] "اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔" وہ جواب میں انھیں کہے: [يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ] "اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے اور تمہارے حالات درست فرمائے۔"

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت سے بخاری کی روایت (۶۲۳۳) کفایت کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت ہمارے شیخ کے نزدیک قابلِ حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ عمل ہے۔ بنا بریں اس حدیث سے چھینکنے والے کو دعا دینے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسُهُ

باب: ۲۱- ہم مجلس کی عزت کرنا

(التحفة ۲۱)

۳۷۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب کسی آدمی سے ملے اور وہ آپ سے بات چیت کرتا تو آپ اپنا چہرہ اس سے نہیں پھیرتے تھے حتیٰ کہ وہی (بات چیت سے فارغ ہو کر) دوسری طرف متوجہ ہو جاتا۔ اور جب کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔ اور آپ ﷺ کو کبھی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سے گھٹنے آگے بڑھا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

۳۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ، رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ، لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ. وَإِذَا صَافَحَهُ، لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا. وَلَمْ يُرْ مُتَقَدِّمًا، يَرْكَبُ يَدَهُ، جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ.

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جب کہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت اس جملے: "جب کوئی نبی ﷺ سے مصافحہ کرتا تو نبی ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ

۳۷۱۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب تواضعه ﷺ مع جلسيه ...]، ح: ۲۴۹۰ من حديث أبي يحيى عمران بن زيد التغلبي الطويل به، وهو لين كما في التقريب * وزيد تقدم حاله، ح: ۲۷۰۳، ولبعض الحديث شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۴۷۹۴.

الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔“ کے سوا ضعیف ہے، نیز اس جملے کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ جملہ ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحة للآلبانی: ۶۳۵/۵، ۶۳۷، رقم: ۲۳۸۵)

(المعجم ۲۲) - **بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ** **فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (التحفة ۲۲)**
باب: ۲۲۔ مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

۳۷۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

۳۷۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اس (جگہ) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

(المعجم ۲۳) - **بَابُ الْمَعَاذِرِ** (التحفة ۲۳)
باب: ۲۳۔ معذرت کا بیان

۳۷۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مَيْنَاءَ، عَنْ جُودَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذَرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ».

۳۷۱۸- حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی سے (کسی غلطی پر) معذرت کی اور اس نے قبول نہ کی اس پر (ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والے جتنا گناہ ہے۔“

۳۷۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَيْنَاءَ، عَنْ جُودَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت محمد بن اسماعیل کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مثل بیان کی ہے۔

۳۷۱۷ [صحیح] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۶۰، ۱۶۱، ح: ۱۸۲۱ من حديث جرير به، وهو في صحيح مسلم، السلام: باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ح: ۲۱۷۹/۳۱ من حديث سهل به.

۳۷۱۸ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود في المراسيل، الملاحم، باب: ۱۱۰، ح: ۵۲۱ من حديث وكيع به، والسند ضعيف من أجل عن عتبة ابن جرير وغيره ومع ذلك مرسل، وله شواهد ضعيفة.



(المعجم ۲۴) - بَابُ الْمَزَاحِ (الصفحة ۲۴)

باب: ۲۳- مزاح کا بیان

۳۷۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى. قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ. وَمَعَهُ نُعَيْمَانُ وَسُوَيْطُ بْنُ حَرْمَلَةَ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا. وَكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ. وَكَانَ سُويطٌ رَجُلًا مَزَاحًا. فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ: أَطْعَمْنِي. قَالَ: حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: فَلَا غِظَنَكَ. قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ. فَقَالَ لَهُمْ سُويطٌ: تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ. وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ: إِنِّي حُرٌّ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ، تَرَكْتُمُوهُ، فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي. قَالُوا: لَا. بَلْ نَشْتَرِيهِ مِنْكَ. فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصٍ. ثُمَّ أَتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُقْبِهِ عِمَامَةً، أَوْ حَبْلًا. فَقَالَ نُعَيْمَانُ: إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ. وَإِنِّي حُرٌّ،

۳۷۱۹- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے (کا واقعہ ہے کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے بصری روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت نعمان اور حضرت سویط بن حرملة رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ حضرت نعمان زاد راہ (کھانے پینے کے سامان) کے ذمہ دار تھے۔ سویط رضی اللہ عنہ بہت مزاحیہ طبیعت کے تھے۔ انھوں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کھانا دیجیے۔ انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آجائیں (ان کی اجازت سے دوں گا)۔ سویط رضی اللہ عنہ نے کہا: (تم نے مجھے کھانا نہیں دیا اس لیے) میں آپ کو پریشان کروں گا۔ (اس کے بعد سفر کے دوران میں) ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ سویط رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ وہ تم سے کہے گا: میں آزاد ہوں۔ اگر اس کی یہ بات سن کر تم نے اسے چھوڑ دینا ہے تو (ابھی سے خریدنے سے انکار کر دو اور) میرے غلام کا معاملہ خراب نہ کرو۔ انھوں نے کہا: نہیں! ہم آپ سے وہ غلام خریدیں گے (اور سودا منسوخ نہیں کریں گے)۔ چنانچہ ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے

لَسْتُ بِعَبْدٍ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَكَ. فَأَنْطَلَقُوا بِهِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ. وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ. وَأَخَذَ نُعَيْمَانَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ، حَوْلًا.

عوض ان (سویط رضی اللہ عنہ) سے انھیں (نعیمان رضی اللہ عنہ) کو غلام سمجھ کر (خرید لیا۔ پھر آ کر ان کے گنگے میں گڑی یاری ڈال دی۔) (اور انھیں قابو کر لیا۔) نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص (سویط رضی اللہ عنہ) آپ لوگوں سے مذاق کر رہا ہے۔ میں تو آزاد ہوں، غلام نہیں۔ انھوں نے کہا: اس نے ہمیں (پہلے ہی) یہ بات بتادی تھی (کہ تم آزاد ہونے کا دعویٰ کرو گے۔) چنانچہ وہ لوگ انھیں پکڑ کر لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انھیں یہ واقعہ بتایا۔ انھوں نے قافلے والوں کے پیچھے جا کر ان کی اونٹیاں واپس کیں اور نعیمان رضی اللہ عنہ کو (ان سے) واپس لیا۔ جب یہ حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کو بھی یہ پورا قصہ سنایا، چنانچہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال تک اس واقعہ کو یاد کر کے ہنستے رہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت میں حضرت نعیمان بن عمرو بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کو زاویرہ کا ذمہ دار اور حضرت سویط بن حرمہ حبشی رضی اللہ عنہ کو مزاح کے طور پر زیادتی کرنے والا بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کیونکہ نعیمان رضی اللہ عنہ مزاح میں مشہور تھے۔ ان کے حالات (الإصابة: ۵۶۹/۳) اور (أسد الغابة: ۳۶/۵) میں اور حضرت سویط رضی اللہ عنہ کے حالات (الإصابة: ۷۱۱/۲) میں ملاحظہ فرمائیے۔ ”لیکن مذکورہ روایت دونوں صورتوں میں ضعیف ہی قرار پاتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی، طبع مکتبة المعارف، الرياض، رقم: ۷۵۰۰) ② مزاح سے مراد دل لگی کی ایسی بات ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اگر اس سے کسی کا دل دکھے تو وہ [سُخَّرِيَّه] (ٹھٹھا بخول) بن جاتا ہے (جو شرعاً ممنوع ہے۔) (حاشیہ سنن ابن ماجہ، محمد فواد عبدالباقی)

۳۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۷۲۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۷۲۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ح: ۶۱۲۹ من حديث شعبة، وقد تقدم، ح: ۶۲۰۳، ومسلم، المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة، والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات، ح: ۶۵۹ من حديث أبي التياح به.

سفید بال اکھاڑنے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عَمْرٍ! مَا فَعَلَ التُّغَيْرُ؟»

قال وَكِيعٌ: يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ. امام وکیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: تغیر ایک پرندہ تھا جس سے وہ بچہ کھیلتا تھا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① تغیر یا تغیر ایک پرندے کا نام ہے جو چڑیا کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (النہایہ) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تشریح میں ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد صغیر (مولا) بروزن عفو ہے۔ (فتح الباری: ۱۵/۱۰) ② بچوں سے دل لگی کی باتیں کرنا جائز ہے جس سے بچوں کو خوشی ہو۔ ③ بعض لوگ چھوٹے بچوں سے مذاق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے بچوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ یہ جائز نہیں۔ ④ پرندے وغیرہ پالنا جائز ہے بشرطیکہ ان کی خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: ۲۵۔ سفید بال اکھاڑنا

(التحفة ۲۵)

۳۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے (سفید) بال اکھاڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ مومن کا نور ہے۔“

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: «هُوَ نَوْرُ الْمُؤْمِنِ».

🌟 فوائد و مسائل: سر کے سفید بال اکھاڑنا منع ہے۔ ① سفید بالوں کو مہندی وغیرہ لگا کر رنگ تبدیل کرنا مستحسن ہے۔ ② مومن کے لیے بڑھاپا عزت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ

باب: ۲۶۔ کچھ سائے میں اور

کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان

وَالشَّمْسِ (التحفة ۲۶)

۳۷۲۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في النهي عن نتف الشيب، ح: ۲۸۲۱ من حديث عبدة به، وقال: 'لهذا حديث حسن، قد رواه عبدالرحمن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب'.

۳۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے کچھ سائے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

☀ فائدہ: اگر کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو پھر اس پر سے دھوپ ہٹ جائے اور اس کا کچھ جسم سائے میں اور کچھ دھوپ میں ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جگہ تبدیل کر لے تاکہ سارا جسم دھوپ میں یا سارا جسم سائے میں ہو جائے۔ مزید دیکھیے: (سنن أبي داود، 'الأدب' باب في الجلوس بين الشمس والظل، حدیث: ۳۸۲۱)

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ
الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوُجْهِ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷- منہ کے بل لینے کی ممانعت
کابیان

۳۷۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت طہفہ بن قیس غفاری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوک دیا اور فرمایا: "اس انداز سے کیوں سوتے ہو؟ سوئے کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔"
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، عَلَى بَطْنِي. فَرَكَّضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِهَذَا النَّوْمِ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ، أَوْ يَنْغَضُّهَا اللَّهُ».

۳۷۲۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمَرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى

۳۷۲۳- حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دے کر فرمایا: "پیارے جناب! یہ اہل جہنم کے لینے کا انداز ہے۔"

۳۷۲۲- [إسناده حسن] وهو في المصنف ۸/ ۴۹۲، وحسنه البوصيري # أبو المنيب تقدم حاله، ح: ۲۷۲۵.

۳۷۲۳- [صحيح] تقدم، ح: ۷۵۲.

۳۷۲۴- [صحيح] أخرجه الدولابي في الكنى: ۱/ ۲۸ من حديث محمد بن نعيم به، وقال المزي في التحفة: ۹/ ۱۶۶ "والمحفوظ حديث طهفة عن النبي ﷺ".

بَطْنِي . فَرَكَصَنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ : « يَا جُنَيْدُ !
إِنَّمَا هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ » .

☀️ فوائد و مسائل : ① پیٹ کے بل لیٹنا ممنوع ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی محبت و عظمت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے لیے تنبیہ کا یہ انداز مناسب تھا لیکن عام آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے ساتھی کو ٹھوکر مار کر مسئلہ بتائے۔ ③ مناسب موقع پر مناسب انداز سے سختی کرنا جائز ہے۔ ④ سختی کا انداز ایسا ہونا چاہیے جس سے مخاطب کو یہ احساس ہو کہ اس تنبیہ میں محبت اور رہنمائی کا پہلو بھی شامل ہے، محض غصہ نکالنا مقصود نہیں۔

۳۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ
كَاسِبٍ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ
ابْنِ جَمِيلٍ الدَّمَشَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ :
مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ ،
مُبْطِطٍ عَلَى وَجْهِهِ ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ :
« قُمْ أَوْ اقْعُدْ . فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ » .

۳۷۲۵۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے
گزرے جو مسجد میں چہرے کے بل لیٹ کر سو رہا تھا۔
رسول اللہ ﷺ نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور
فرمایا: ”اٹھ کر بیٹھ! یہ جہنمیوں کے انداز کی نیند ہے۔“

باب: ۲۸۔ علم نجوم سیکھنا

(المعجم ۲۸) - بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ

(التحفة ۲۸)

۳۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ ، عَنِ
الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
« مَنْ أَقْبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ ، أَقْبَسَ شُعْبَةً
هُوَ كَـ » .

۳۷۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ستاروں کا
تھوڑا سا علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ جتنا
زیادہ (علم نجوم) سیکھے گا اتنا زیادہ (جادو سیکھنے والا شمار)
ہوگا۔“

۳۷۲۵۔ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۸۸ من حديث الوليد بن جميل به، وهو صدوق
خطي، (تقریب)، والحدیث السابق شاهد له .

۳۷۲۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود . الطب، باب في النجوم، ح: ۳۹۰۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في
المصنف: ۴۱۴/۸، وصححه النووي، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن .

مِنْ السَّحْرِ . زَادَ مَا زَادَ .

☀️ فوائد و مسائل: ① علم نجوم سے مراد ستاروں کا ایسا علم ہے جس سے لوگ اپنے خیال میں قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع ہے۔ ② بعض لوگ یہ تصور رکھتے ہیں کہ بارہ برجوں میں سے فلاں برج کے ایام میں پیدا ہونے والا بچہ فلاں فلاں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور فلاں برج والا فلاں فلاں خوبیوں سے متصف ہوتا ہے۔ یہ بھی جاہلی توہمات ہیں جن کو بعض لوگ ”علم“ کا نام دیتے ہیں۔ ③ ہاتھ کی لکیروں سے قسمت کا حال بتانے والے بھی ہاتھ کے مختلف حصوں کو مختلف ستاروں کی طرف منسوب کرتے اور اس بنیاد پر پیشگویی کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ ان سب سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ ستاروں کے طلوع و غروب سے وقت کا اندازہ لگانا یا چاند کی رفتار سے مہینے کے انتیس یا تیس دن کے ہونے کا اندازہ کرنا اور سفر کے دوران میں ستاروں سے سمت کا تعین کرنا ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑤ مختلف سائنسی آلات کے ذریعے سے ستاروں اور سیاروں کے طبعی حالات معلوم کرنا بھی ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑥ ستاروں کے قسمت پر اثر انداز ہونے کے تصور کو ”جادو“ قرار دیا گیا ہے یعنی یہ بھی جادو کی طرح حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔



114

(المعجم ۲۹) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الرِّيحِ باب ۲۹- ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت (التحفة ۲۹)

۳۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ. فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ. وَلَكِنْ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا».

۳۷۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہوا کو برا مت کہو وہ اللہ کی رحمت ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے اور (کبھی) عذاب کا باعث بھی اس لیے اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① ہوا اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں لیکن یہی ہوا اللہ کے حکم سے آندھی اور طوفان بن کر تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ ② رحمت اور عذاب اللہ کے اختیار میں ہے اس لیے اسی سے امید اور خوف رکھنا چاہیے۔ ③ تیز ہوا اور آندھی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس طرح

۳۳۔ ابواب الأدب ناموں سے متعلق آداب و احکام

دعا فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ] (صحیح مسلم، صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغييم، والفرح بالمطر، حدیث: ۸۹۹) ”یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں اس کی برائی سے جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ جس طرح انسانوں کو گالی دینا گناہ ہے اسی طرح جانوروں اور بے جان مخلوق کو گالی دینا بھی برا کام ہے۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ

باب: ۳۰۔ مستحب اور پسندیدہ نام

الْأَسْمَاءِ (التحفة ۳۰)

۳۷۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ
ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ
ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ
إِلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ».

۳۷۲۸ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے
زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ان ناموں کے پسندیدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ کی عبودیت کا اظہار ہے۔
② اللہ تعالیٰ کے دوسرے ناموں کے ساتھ بھی ”عبد“ یا ”عبید“ لگا کر نام رکھا جاسکتا ہے۔ ③ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا بھی درست ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب: ۳۱۔ ناپسندیدہ نام

(التحفة ۳۱)

۳۷۲۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكُنَّ لَهُ اسْمَانِ: أَحَدُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ، وَالْآخَرُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَكَانَ يَكْرَهُهُمَا، فَكَانَ يَكْرَهُهُمَا».

۳۷۲۹ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ
یہ نام رکھنے سے منع کر دوں گا: رباح (نفع) نجیح

۳۷۲۸ - أخرجه مسلم، الأدب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم ويان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۲ من
حديث العمري به، وتابعه أخوه عبيد الله عنده.

۳۷۲۹ - [صحیح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء ما يكره من الأسماء، ح: ۲۸۳۵ من حديث أبي أحمد
الزبيري به، وقال: "حسن" غريب، وله شواهد عند أبي داود، ح: ۹۶۹۰، ومسلم، ح: ۲۱۳۶ وغيرهما، انظر
الحديث الآتي.

۳۳- ابواب الآداب

ناموں سے متعلق آداب واحکام

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عِشْتُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا تَهَيِّنَ أَنْ يُسَمَّى رَبَّاحٌ وَنَجِيعٌ وَأَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ».

(کامیاب) اَفْلَح (کامیاب) نافع (فائدہ دینے والا) «يَسَار» (آسانی)۔

۳۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرَّكْبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمَّى رَقِيقَتَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحُ وَنَافِعُ وَرَبَّاحٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: ”اَفْلَح“ نافع ‘رَبَّاح‘ یَسَار۔“

☀️ فائدہ: ایک حدیث میں اس ممانعت کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے: ”کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: نہیں۔“ (صحیح مسلم، الآداب، باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع ونحوہ، حدیث: ۲۱۳۶) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ گھر میں نافع ہے اور جواب میں کہا جائے کہ موجود نہیں۔ گویا آپ نے یہ کہا کہ گھر میں فائدہ دینے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ سب نیکے ہیں۔ اگرچہ متکلم کا مقصد یہ نہیں ہوگا تاہم ظاہری طور پر ایک نامناسب بات فتنی ہے لہذا ایسے نام رکھنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں۔



۳۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا أَجْدَعُ شَيْطَانٌ».

۳۷۳۱- حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے: ”اجدع شیطان ہے۔“

☀️ فائدہ: [اَجْدَع] کے لفظی معنی ”کٹھا“ ہیں۔ اور ناک کٹنا اردو کی طرح عربی میں بھی بے عزتی کے مفہوم

۳۷۳۰- أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۶ عن أبي شيبه به.

۳۷۳۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الآداب، باب في تغيير الاسم القبيح، ح: ۴۹۵۷ عن أبي بكر بن أبي شيبه به، وهو في المصنف ۸/ ۴۷۷، وانظر، ح: ۱۱ لحال مجالد.

۳۲۔ ابواب الأدب ناموں سے متعلق آداب و احکام
میں بولا جاتا ہے جب کہ دوسرے اعضاء سے محرومی (مثلاً: اعرج، نکلزا) میں یہ قیاحت نہیں اس لیے ایسے نام سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
باب: ۳۲۔ نام تبدیل کرنا
(التحفة ۳۲)

۳۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ. فَقِيلَ لَهَا: تَزْكِي نَفْسَهَا. فَسَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، زَيْنَبَ.

۳۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لُعْمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ. فَسَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَمِيلَةَ.

فوائد و مسائل: ① اچھے نام میں تعریف کا پہلو تو ہوتا ہی ہے لیکن بعض ناموں میں یہ زیادہ واضح ہوتا ہے۔
ایسے ناموں سے اجتناب بہتر ہے۔ ② ”زینب“ ایک قسم کی خوشبودار نباتات کا نام ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام ”عاصیہ“ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ”جمیلہ“ رکھ دیا۔

فائدہ: [عَاصِيَةَ] کا مطلب ”نافرمان“ ہے۔ مسلمان فرماں بردار ہوتا ہے اس لیے یہ نام ناپسندیدہ ہے۔
فرعون کی مومن بیوی کا نام حضرت ”آسیہ“ تھا۔ یہ نام رکھنا جائز ہے۔

۳۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَاسِنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۷۳۳۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت

۳۷۳۲۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، ح: ۶۱۹۲ من حديث غندر به، ومسلم، الأدب، باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن... الخ، ح: ۲۱۴۱ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۳۔ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۱۵/۲۱۳۹ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۵۱/۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۲۵۶، ۳۸۰۳ * ابن أخي عبدالله بن سلام مجهول (تقريب)، لم يوثقه غير الترمذي فهو مستور.

میں حاضر ہوا، اس وقت میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا
تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

ابْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَلَامٍ.

باب: ۳۳- نبی ﷺ کا نام اور کنیت
دونوں رکھنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْجُمُعِ بَيْنَ اسْمِ
النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ (التحفة ۳۳)

۳۷۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا: حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میرے
نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُ رَازِيَةً يَقُولُ:
قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا
تَكْنُؤُوا بِكُنْيَتِي».



۳۷۳۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو
اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،
عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُؤُوا بِكُنْيَتِي».

۳۷۳۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

۳۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۳۵- أخرجه البخاري، المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ح: ۳۵۳۹ من حديث سفیان بن عيينة به، ومسلم،
الأدب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۳۶- [صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۳، ۳۱۴ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وهو في المصنف: ۴۸۳/۸،
وانظر الحديث السابق، وعند الترمذي، ح: ۲۲۵۰ طرف منه، وله شاهد عند البخاري، ومسلم، وغيرهما،
البخاري، ح: ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۵۳۸، ۶۱۸۷، ۶۱۹۶، ومسلم، ح: ۲۱۳۳، ۲۱۳۴ من حديث سالم بن أبي
الجعد عن جابر به.

۳۷۳۷- أخرجه البخاري، البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ح: ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۳۵۳۷، ومسلم، الأدب، باب
النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۱ من حديث حميد به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ، فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي».

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیعت میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو آواز دی: اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیعت مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان تھا جس کے ایک حصے میں قبرستان تھا جبکہ باقی میدان میں خرید و فروخت ہوتی تھی۔ آج کل اس میدان میں اہل مدینہ کا قبرستان ہے جسے عرف عام میں ”جنت البقیع“ کہا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی بولا: اے ابوالقاسم!.....“ (صحیح البخاری، المناقب، باب کنیۃ النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۳۷) ② کنیت سے مراد وہ نام ہے جو اولاد کی نسبت سے ”ابو“ یا ”ام“ کے ساتھ رکھا جائے، مثلاً: ابوبکرؓ اور ام عبداللہ (عائشہ صدیقہؓ) ③ اس مسئلے میں مختلف اقوال ہیں: امام ابن ماجہؒ نے باب کا جو عنوان تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھے۔ دوسرا آدمی یہ کنیت رکھ سکتا ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ ممانعت صرف نبی ﷺ کی زندگی میں تھی جیسا کہ زیر مطالعہ حدیث سے بھی بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الرَّجُلِ يُكْتَنِي قَبْلَ
أَنْ يُؤَلِّدَ لَهُ (التحفة ۳۴)

باب: ۳۴۔ اولاد ہونے سے پہلے
کنیت رکھنا

۳۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حُمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِيُصْهَبٍ:

۳۷۳۸- حضرت حمزہ بن صہیبؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ سے کہا: آپ نے اپنی کنیت ابوبکرؓ کیوں رکھی ہے حالانکہ آپ کی اولاد نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میری کنیت

۳۷۳۸ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۶/۶ من حديث زهير بن محمد به، وتابعه عبيد الله بن عمرو الرقي عند أحمد، وصححه الحاكم: ۲۷۸/۴، والذهبي، وحسنه البوصيري، وسنده ضعيف ① ابن عقال ضعيف، وله شواهد ضعيفة عند أحمد: ۳۳۳/۴، ۱۶/۶، والحاكم: ۳۹۸/۳، وغيرهما وفيه محمد بن عبد الله المعمر بن شيخ الحاكم لم أجد من وثقه، وباقي السند حسن.

مَا لَكَ تَكْنِي بِأَبِي يَحْيَى؟ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ. رسول اللہ ﷺ نے ابو یحییٰ رکھی ہے۔
قَالَ: كُنَّا نِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِأَبِي يَحْيَى.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حافظ ابن جریر اور شیخ البانی برصغیر نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۳۳) یہ بات چیت حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے ہوئی، بعد میں انھیں بتائی گئی۔ ② اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا جائز ہے۔ ③ جس طرح انبیائے کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں کے مطابق نام رکھنا جائز ہے اسی طرح ان ناموں کے ساتھ کنیت رکھنا بھی جائز ہے۔

۳۷۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ أَرْوَاحِكَ كَنِيَّتُهُ. غَيْرِي. قَالَ: «قَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ».

۳۷۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے میرے سوا اپنی تمام ازواج مطہرات کی کنیت رکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ام عبد اللہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ میرے لیے بھی کوئی مناسب کنیت مقرر فرما دیجیے۔ ② ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ بات اس لیے کہی کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کے نام پر وہ کنیت رکھ سکتیں۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ کنیت غالباً حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے رکھی تھی جو ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔

۳۷۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي الْخِثَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ، لِأَخٍ لِي، وَكَانَ صَغِيرًا، «يَا أَبَا عَمِيرٍ».

۳۷۴۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے ایک بھائی سے جو کم سن تھا، فرمایا کرتے تھے: ”اے ابوعمیر!“

🌞 فائدہ: یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۳۷۳۰ پر گزری یہاں اسے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ابوعمیر رضی اللہ عنہ بھی بچے تھے جن کے ہاں اولاد کی موجودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے کنیت تجویز فرمائی اور اس کنیت سے انھیں مخاطب فرمایا۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْأَلْقَابِ (التحفة ۳۵)

۳۷۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ
أَبِي جَبْرِ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ،
مَعْمَرُ الْأَنْصَارِ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾
[الحجرات: ۱۱]. قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَالرَّجُلُ
مِثْلُهُ الْإِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ،
رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ. فَيَقَالُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا. فَتَزَلُّ:
﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱].

برے نام رکھنے نیز تعریف کرنے سے متعلق آداب و احکام

باب: ۳۵۔ برے نام رکھنا

۳۷۴۱- حضرت ابو جبر بن صحاح رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم انصاریوں کے بارے
میں نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾
”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“ رسول اللہ ﷺ
(ہجرت کر کے) ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے
ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے۔
نبی ﷺ بعض اوقات انھیں ان ناموں سے پکارتے تو
عرض کیا جاتا: اے اللہ کے رسول! وہ اس نام سے ناراض
ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا
بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کسی کو ایسے نام یا لقب سے نہیں پکارنا چاہیے جو اسے ناگوار ہو۔ ② مسلمان کو دوسرے
مسلمان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور بلاوجہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کے جذبات
مجرع ہوں۔

باب: ۳۶۔ تعریف (خوشامد) کا بیان

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْمَدْحِ (التحفة ۳۶)

۳۷۴۲- حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا
کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں۔

۳۷۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ،
عَنِ الْيَقْدَادِيِّ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، أَنْ نَحْشُو، فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ،
الْثَّرَابَ.

۳۷۴۱- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الألقاب، ح: ۴۹۶۲ من حديث داود بن أبي هند به،
وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۲۶۸، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴۶۳/۲، ۱۸۱/۴، ۱۸۲.
۳۷۴۲- أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۳۰۰۲
عن ابن أبي شيبة به.



فوائد و مسائل: ① منہ پر تعریف کرنے والوں کا مقصد عام طور پر اپنے ممدوح حضرات کی مبالغہ آمیز ناجائز تعریف اور خوشامد وغیرہ کر کے ان سے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنا یا ان کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل اخلاقی طور پر غلط ہے۔ ② چہرہ پر خاک ڈالنے کا مطلب بالکل واضح ہے کہ تعریف کرنے والے شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی جائے جس طرح کہ راوی حدیث صحابی رسول حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حاکم وقت کی ان کے منہ پر تعریف کرنے والے شخص کے چہرے پر مٹی پھینکی تھی پھر ان کے پوچھنے پر فرمایا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوشامد کرنے والوں کے منہ پر اسی طرح مٹی پھینکنے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم، الزهد، باب النهی عن المدح إذا كان فيه إفراط.....، حدیث: ۳۰۰۲) یہ بات یاد رہے کہ اس ممنوع تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو ناجائز، مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو نیز ایسی تعریف جس سے ممدوح شخص کے عجب، خود پسندی اور ریا کاری وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے کسی قسم کے فتنے وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد کا حصول ہو تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی ہے۔ واللہ أعلم۔ ③ مبالغہ آمیز تعریف کی وجہ سے ممدوح کے دل میں فخر و غرور پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور عین ممکن ہے کہ اس تعریف و شہرت کی وجہ سے وہ عمل میں سستی کا شکار ہو جائے یا تعریف کی لذت محسوس کر کے ریا کاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ ہلاکت کا باعث ہے۔



۳۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ ، فَإِنَّهُ الذَّنْبُ» . میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”ایک دوسرے کی تعریف سے پرہیز کرو یہ ذنن کرنے کے برابر ہے۔“

فائدہ: ذنن سے مراد یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ واللہ أعلم۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۳/۴ عن عُثْمَرِ بْنِ سَعْدٍ ، وهو في المصنف: ۶۰۵/۹ ، وحينئذٍ أبو بصير .

۳۷۴۴۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره من التمداح، ح: ۶۰۶۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۶۶/۳۰۰۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی بار فرمایا: ”افسوس تجھ پر! تو نے تو اپنے ساتھی کا گلا کاٹ دیا۔“ پھر فرمایا: ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہے: میرا خیال یہ ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو پاکباز قرار نہیں دیتا۔“

شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيَحْكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَازًا. ثُمَّ قَالَ: «إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُهُ، وَلَا أَرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا».

فوائد و مسائل: ① انسان ظاہر کے مطابق رائے قائم کرتا ہے۔ دل کی حقیقت اور کیفیت سے صرف اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ ② منہ پر تعریف کرنا منع ہے تاہم جس کی بابت یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ تعریف سے کبر و غرور میں مبتلا ہو جائے گا اس کی مناسب انداز سے تعریف کی جاسکتی ہے جیسے نبی ﷺ نے بعض دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ بعض صحابہ کی تعریف فرمائی۔

(المعجم ۳۷) - باب: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(التحفة ۳۷)

باب: ۳۷- جس سے مشورہ لیا جائے
وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت
رکھی گئی ہے

۳۷۴۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ
امانت سنبھالنے والا ہے۔“

۳۷۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

۳۷۴۶- حضرت ابوسعید خدری بن عمرو النضاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۴۵- [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في المشورة، ح: ۵۱۲۸ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۱، والحاكم: ۱۳۱/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق كثيرة.

۳۷۴۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۲۷۴/۵ عن أسود بن عامر به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

۳۳۔ ابواب الادب - - - - - حمام میں غسل کرنے سے متعلق آداب و احکام

حَدَّثَنَا أَشُودُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ [أَبِي] مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح امانت میں خیانت جائز نہیں اسی طرح کسی کو غلط مشورہ دینا جائز نہیں۔
② مشورہ لینے والا اپنے مسلمان بھائی پر اعتماد کر کے اس کے سامنے اپنے حالات رکھتا ہے لہذا یہ جائز نہیں کہ اس کی راز کی باتیں دوسروں کے سامنے ظاہر کی جائیں۔ یہ باتیں امانت ہیں۔

۳۷۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ».

۳۷۴۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اسے مشورہ دے دے۔“

🌞 فائدہ: مسلمان کو صحیح مشورہ دینا ضروری ہے کیونکہ مسلمان پر مسلمان کی خیر خواہی فرض ہے جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں مذکور ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ دُخُولِ الْحَمَامِ (التحفة ۳۸)

۳۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۳۷۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے علم کی زمین فتح ہوگی وہاں تمہیں ایسے کرمے ملیں گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ ان میں مرد وہبند کے بغیر داخل نہ ہوں اور عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔“

۳۷۴۷۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن أبي ليلى، وقد تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۷۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الحمام، باب الدخول في الحمام، ح: ۴۰۱۱ من حديث الإفريقي به، وانظر، ح: ۵۴ لعلية.

«تَفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ. وَتَسْتَجِدُونَ فِيهَا بَيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ. فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ. وَامْتَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا. إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءً».

۳۷۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

ﷺ نے مردوں اور عورتوں (سب) کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا، پھر مردوں کو تہبند کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت دے دی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

۳۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ. ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِيرِ. وَلَمْ يَرْخَصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰۔ حضرت ابو یلیح (عاصم بن اسامہ) ہندلی رضی اللہ

سے روایت ہے کہ حمص کی رہنے والی کچھ خواتین ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھوں نے فرمایا: شاید تم بھی ان عورتوں میں سے ہو جو حماموں میں جاتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی جگہ) اپنے کپڑے اتارے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (حیا کا) پردہ چاک کر دیا۔“

۳۷۴۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۰۰۹ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "لا نعرفه إلا من حديث حماد بن سلمة وإسناده ليس بذلك القاتم"، ح: ۲۸۰۲ * أبو عذرة حسن الحديث على الراجح راجع نيل المقصود.

۳۷۵۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۰۱۰ من حديث منصور به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۰۳.

☀️ فوائد و مسائل: ① حمام کا لفظ جسم (گرم پانی) سے بنایا گیا ہے کیونکہ وہاں گرم پانی سے نہانے کا انتظام ہوتا ہے۔ بعد میں نہانے کی ہر جگہ کو حمام کہنے لگے خواہ وہاں گرم پانی ہو یا ٹھنڈا۔ ② حمام میں نہلانے کے لیے خادم موجود ہوتے تھے وہاں جانے سے اس لیے منع کیا گیا کہ لوگ ان خادموں سے ستر پوشی کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اگر ستر پوشی کا خیال رکھا جائے تو باقی جسم کو ملنے اور دھونے میں خادموں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ عورت کا پورا جسم ستر ہے اس لیے اس کو منع کر دیا گیا کہ حمام میں کسی سے مدد لے۔ اس کے لیے گھر ہی میں نہانا بہتر ہے۔ ④ اگر عورت گھر میں گرم پانی سے نہانے کا انتظام کر لے اور کسی سے مدد لیے بغیر نہالے یا خاوند سے مدد لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ ⑤ جہاں مرد ننگے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے نہاتے ہوں جیسے غیر مسلم ممالک میں رواج ہے وہاں مردوں کو بھی ان کے ساتھ نہانا منع ہے کیونکہ جس طرح اپنے ستر کو چھپانا فرض ہے اسی طرح کسی کے ستر کو دیکھنا بھی منع ہے۔

باب: ۳۹۔ بال صفا پاؤڈر لگانا

(المعجم ۳۹) - بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

(التحفة ۳۹)



۳۷۵۱۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر استعمال کرتے تو پہلے اعضائے مستورہ پر خود پاؤڈر لگاتے پھر باقی جسم پر آپ کی اہلیہ لگاتیں۔

۳۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَسَائِرَ جَسَدِهِ، أَهْلَهُ.

۳۷۵۲۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ بال صفا پاؤڈر لگاتے تو ستر کے اعضاء پر خود اپنے ہاتھ سے لگاتے۔

۳۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي

إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَوَلَّى عَانَتَهُ يَدَهُ.

☀️ قاعدہ: یہ دونوں روایات ضعیف ہیں اس لیے ناقابل استدلال ہیں تاہم دوسرے دلائل سے مسئلے کی نوعیت

۳۷۵۱۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "رجاله ثقات وهو منقطع، حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من أم سلمة"،

وفيه علة أخرى، ح: ۳۸۳.

۳۷۵۲۔ [إسناده ضعيف] وانظر الحديث السابق لعلته، وله شواهد ضعيفة ومرسلة.

یہ واضح ہوتی ہے کہ زیر ناف اور بغلوں کے بالوں کو جس طرح بھی صاف کر لیا جائے جائز ہے البتہ بغلوں کے بال اکھیرنا مستحب ہے کیونکہ ان کی صفائی کا حکم ہے تاہم بدن کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی تغیر خلق اللہ کی وعید میں آ سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہو جاتی ہے۔ ان دو وجوہ سے جسم کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی ممنوع اور ناجائز ہوگی۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۴۰) - **بَابُ الْقَصَصِ (التحفة ۴۰)** باب: ۴۰ - وعظ کے طور پر واقعات

بیان کرنا

۳۷۵۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا الْهَيْثَلُ بْنُ زَيْادٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو وعظ امیر کرتا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ ہے یا جسے حکم دیا گیا ہو (اور اس منصب پر مقرر کیا گیا
عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ہو یا ریا کار۔“
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْصُصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَائٍ»۔

🌞 **فوائد ومسائل:** ① انبیائے کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے واقعات بیان کر کے عوام کو وعظ و نصیحت کرنا ایک اہم منصب ہے۔ ② اسلامی حکومت میں خطیب دینا حکمران کا حق ہے۔ مختلف شہروں میں اپنے نائب (گورنر اور مقامی حکام) مقرر کرنا بھی اس کا فرض ہے جو اپنے مقام پر عوام کی دینی رہنمائی کریں اور انتظامی معاملات کی نگرانی اور رہنمائی بھی کریں۔ ③ شرعی امیر کی اجازت کے بغیر وعظ کرنے کا مقصد اپنی علمیت کا اظہار ہو سکتا ہے جو ریاکاری ہے۔ ④ جب اسلامی سلطنت قائم نہ ہو تو ہر عالم عوام کی دینی رہنمائی کا ذمہ دار ہے لیکن دین کے علم سے بے بہرہ شخص محض اپنی قوت بیان کے زور پر عوام کا قائد بننے کی کوشش کرے گا تو گمراہی پھیلانے کا باعث ہوگا۔

۳۷۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ قصہ گوئی تھی نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ

۳۷۵۳- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۲، والدارمي من حديث عبدالله بن عامر به، وتابعه عبدالرحمن بن حرملة
عند أحمد: ۱۷۸/۲، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۳۶۶۵، وأحمد وغيرهما.

۳۷۵۴- [إسناده حسن] وانظر، ح: ۳۶۶۵، ۱۲۹۹، لحال العمري عن نافع.

۳۳۔ ابواب الأدب۔

شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا زَمَنَ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا زَمَنَ عُمَرَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ الشُّعْرِ (التحفة ۴۱)

باب: ۴۱۔ شعر و شاعری کا بیان

۳۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا

۳۷۵۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ
عَبْدِ يَعْنُوثَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ شعر و انائی اور حکمت
ہوتے ہیں۔“

۳۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا

۳۷۵۶۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ رَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمًا».

ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”شعروں میں حکمت کی
باتیں بھی ہوتی ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شاعری کلام ہی کی ایک صورت ہے۔ جس طرح نثر میں اچھی بری دونوں طرح کی

باتیں کی جاسکتی ہیں اسی طرح شعروں میں بھی اچھی بری دونوں طرح کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ ② بری شاعری
سے احتیاب کرنا چاہیے البتہ اچھے شعر کہنا سنا جائز ہے۔

۳۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۷۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۵۵۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ح: ٦١٤٥ من حديث الزهري به.

۳۷۵۶۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما جاء في الشعر، ح: ٥٠١١ من حديث سماك به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ٢٨٤٥ وإسناده غير قوي راجع، ح: ١٧١، والحديث السابق شاهد له.

۳۷۵۷۔ أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب أيام الجاهلية، ح: ٦٤٨٩، ٣٨٤١، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار وبيان أشعر الكلمة وذم الشعر، ح: ٢٢٥٦ من حديث عبد الملك به و ابن عيينة سمعه من زائدة عن عبد الملك به، مسلم، ح: ٤/٢٢٥٦.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شاعر کی کہی ہوئی سب سے سچی بات لبید کا یہ کلام ہے: [الْأَكْلُ شَيْءٌ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ] ”اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“ اور امیہ بن ابوصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ»
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

فوائد و مسائل: ① حضرت لبید رضی اللہ عنہ عرب کے ایک شاعر تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ ② جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے وہی سچی ہے۔ ③ امیہ بن ابوصلت غیر مسلم شاعر تھا لیکن اس کے شعر اچھے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے۔

۳۷۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنَّهُمْ نَعَوْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَشَدُّتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ. يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: «هَيْه» وَقَالَ: «كَادَ أَنْ يُسْلِمَ».

۳۷۵۸- حضرت شریذ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابوصلت کے سوشعر سنائے۔ آپ ہر شعر کے بعد فرماتے: ”(اور شعر) سناؤ۔“ اور فرمایا: ”قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔“

فائدہ: اچھے اشعار کی تعریف کرنا اور فرمائش کر کے سننا جائز ہے خواہ وہ کسی غیر مسلم شاعر ہی کے ہوں۔ اچھے شعر سے مراد یہ ہے کہ اس میں کفر و شرک یا فسق و فجور والی باتیں نہ ہوں۔

باب: ۳۳- ناپسندیدہ اشعار

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشَّعْرِ

(التحفة ۴۲)

۳۷۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

۳۷۵۸- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۲۲۵۵ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن بن

۳۷۵۹- أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصد عنه ذكر الله والعلم، القرآن، ح: ۶۱۵۵ من حديث الأعمش، به، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار . . . الخ، ح: ۷/۲۲۵۷ عن ابن أبي شيبة، به.

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَيْكِعُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا». إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَثَل: يَرِيَهُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا (برے اور گندے) شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“
راویت کے راوی حفص نے [یَرِيَهُ] کے لفظ بیان نہیں کیے۔

۳۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا».

۳۷۶۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پیٹ بھرنے سے مراد یہ ہے کہ اشعار سے اتنی دلچسپی ہو کہ ادھر ہی توجہ رہے تاہم برے شعر تھوڑے بھی یادوں تو اچھی بات نہیں۔ ② اس حدیث میں شعروں سے مراد برے شعر ہیں۔

۳۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَلِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَغْظَمَ النَّاسُ فِرْثَهُ، لَرَجُلٍ هَاجِيَ رَجُلًا، فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا. وَرَجُلٍ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ، وَزَنَى أُمَّهُ».

۳۷۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا جھوٹ بولنے والا وہ شخص ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی جھوکی تو اس نے (جواب میں) پورے قبیلے کی جھوکی (یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے)۔ اور وہ آدمی جو اپنے باپ سے نفی تعلق توڑتا ہے اور اپنی ماں کو بدکار قرار دیتا ہے۔“

۳۷۶۰۔ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۸/۲۲۵۸ عن محمد بن بشار به.

۳۷۶۱۔ [حسن] أخرجه البيهقي: ۲۴۱/۱۰ من حديث شيبان به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۱۴، والבוصري، وحسنه الحافظ في الفتح: ۵۳۹/۱۰، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۳۵۰۹، وغيره، ويزيده القرآن: ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا﴾.



🌞 **فوائد و مسائل:** ① جس آدمی سے تکلیف پہنچے اسے تو برا بھلا کہا جاسکتا ہے لیکن اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کو بھی برا قرار دینا جھوٹ ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ ② ہمارے معاشرے میں یہ چیز پائی جاتی ہے کہ بعض قبائل یا پیشوں کے بارے میں ایک رائے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس شخص میں وہ خرابی نہ ہو اس قبیلے یا پیشے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس سے بھی بدگمانی کی جاتی ہے یا اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہ بری عادت ہے۔ ③ جو یعنی شعروں میں کسی کی مذمت برا کام ہے البتہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار کافروں کی جو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی زد میں مسلمان نہ آئیں۔ ④ قبیلہ یا خاندان یا ہی تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ عزت و ذلت کا تعلق عمل سے ہے خاندان سے نہیں۔ ⑤ اپنے قبیلے کو ادنیٰ سمجھ کر خود کو کسی دوسرے معروف قبیلے کا فرد مشہور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ⑥ جب ایک شخص دوسرے قبیلے سے نسبت قائم کرتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش اس شخص سے نہیں ہوئی جو اس کا حقیقی باپ سمجھا جاتا ہے بلکہ دوسرے قبیلے کے کسی فرد سے ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی ماں بدکار عادت ہوتی ہے۔ اس سے اس حرکت کی برائی واضح ہے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ اللَّعِبِ بِالْتَّرْدِ

باب: ۴۳- نزد (چوسر) کھیلنا

(التحفة ۴۳)

۳۷۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۶۲- حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَعْبُودِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعِبَ بِالتَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ».

🌞 **فائدہ:** ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ آنے والی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے نیز دیگر محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۶۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن اللعب بالترد، ح: ۴۹۳۸ من حديث سعيد بن أبي هند به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۵۰/۱، ووافقه الذهبي * سعيد ثقة من الثالثة أرسل عن أبي موسى (تقريب)، فالسند منقطع، وحديث مسلم (۲۲۶) يعني عنه.

۳۷۶۳- حضرت زیدہ بن حبیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نزد کھیل اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔“

۳۷۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أَسَمَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالْخَزِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ، وَ دَمِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نَرْد یا نَرْد شِیر ایک کھیل ہے جس میں مختلف خانوں میں گولیں رکھ کر انہیں ایک خاص طریق سے حرکت دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں کھیل میں ہار جیت ہوتی ہے۔ چوسر اور شطرنج وغیرہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ② نرد اور شطرنج وغیرہ میں عام طور پر شرط لگا کر کھیلایا جاتا ہے اور ہارنے والا جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرتا ہے اس لیے یہ جوئے میں شامل ہے جو حرام ہے۔ ③ خنزیر ناپاک جانور ہے ایک مسلمان اسے چھونا بھی گوارا نہیں کرتا چہ جائیکہ اس کا گوشت بنائے یا خون میں ہاتھ رنگے۔ جوئے سے تعلق رکھنے والے کھیلوں سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیے۔ ④ شطرنج اور جوئے کے حرام ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لوگ اس میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ کسی دوسرے کھیل میں بھی اس انداز سے نکلنا منع ہے کہ عبادت، ذکر الہی اور حقوق العباد کی ادائیگی متاثر ہو۔ ⑤ بعض علماء نے بغیر شرط لگائے شطرنج کھیلنا جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی پر اثر نہ پڑے لیکن اس سے پرہیز ہی بہتر ہے کیونکہ شروع میں اگر یہ اعتیاد ملحوظ بھی رکھی جائے تو عادت پڑ جانے پر اس کا خیال رکھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

باب: ۴۴- کبوتر بازی

(المعجم ۴۴) - بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

(التحفة ۴۴)

۳۷۶۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک پرندے کا پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيرٍ بْنُ

زُرَّارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۳- أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعب بالنردشير، ح: ۲۲۶۰ من حديث سفیان به.

۳۷۶۴- [حسن] وصححه البوصيري، وانظر الحديث الآتي.

فوائد و مسائل: ① پرندوں کو کسی جائز مقصد کے لیے پالنا جائز ہے تاہم اگر محض تفریح کے لیے ہوں اور وقت کے ضیاع کا باعث ہوں تو ان سے بچنا چاہیے۔ ② ہر وہ مشغلہ جس کو جائز حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اس پر وقت اور مال ضائع کیا جائے وہ ممنوع ہے۔ ③ کبوتر بازی کی طرح پتنگ بازی بھی فضول اور خطرناک مشغلہ ہے۔ اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ ④ کبوتر کو شیطان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مفاسد کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

۳۷۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْأَسَدُ

ابْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے (بھاگتے) دیکھا تو فرمایا: ”شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ”شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ

خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْحَرَّاجِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَاعِدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامًا. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في اللعب بالحمام، ح: ۴۹۸۰ من حديث حماد به، وتابعه محمد بن أبي ذئب عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ۷۷/۲، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۰۶.

۳۷۶۶۔ [صحیح] فی علان، الاقطاع وتدلّس ابن جریر، ولكن الحديث السابق شاهد له.

۳۷۶۷۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل أبي سعد، وفيه علة أخرى، وحديث: ۳۷۶۵ شاهد له.

۳۳۔ ابواب الأدب ... تہا سفر کرنے اور سونے سے متعلق آداب و احکام

(المعجم ۴۵) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ

(التحفة ۴۵)

۳۷۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں معلوم ہو
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ، مَا
سَارَ أَحَدٌ بِأَيْلٍ وَحْدَهُ»۔

فوائد ومسائل: ① بے سفر میں بسا اوقات ایسے حالات پیش آسکتے ہیں کہ ساتھی سے تعاون اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت پڑے اس لیے سفر میں نیک ہم سفر کا ساتھ ہونا چاہیے۔ ② رات کو زیادہ خطرات پیش آسکتے ہیں اس لیے رات کو اکیلے سفر کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ ③ اگر انتہائی مجبوری ہو تو اکیلے سفر کیا جاسکتا ہے جیسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا سفر اکیلے طے کیا تھا۔ ④ آبادی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاناعرف عام میں سفر نہیں کہلاتا لہذا اس میں تنہائی جائز ہے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ

النَّيْتِ (التحفة ۴۶)

۳۷۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سوتے ہو تو گھروں
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ»۔

فوائد ومسائل: ① موسمِ بقی اور چراغ وغیرہ جلتا ہوا چھوڑ کر سونے سے حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ گھر میں کسی چیز کو آگ لگ سکتی ہے۔ ② سردی کے موسم میں کمرے گرم کرنے کے لیے بعض اوقات کٹکوں کی انگیٹھی استعمال ہوتی ہے۔ بند کمرے میں انگیٹھی جلتی چھوڑ کر سو جانے سے جہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہاں زہریلی گیس کا کمرے میں جمع ہو جانا بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ گیس کا ہیٹر بھی کھلا چھوڑ کر سونے میں

۳۷۶۸- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب السير وحده، ح: ۲۹۹۸ من حديث عاصم به.

۳۷۶۹- أخرجه البخاري، الاستئذان، باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ۶۲۹۳ من سفیان به، ومسلم، الأثرية، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته وإيكاء المساء... الخ، ح: ۱۰۰/۲۰۱۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

بڑے خطرات ہیں۔ اس کے مفاسد بھی اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ ⑤ بجلی کا بلب جلتا رہے تو اس سے یہ خطرہ نہیں تاہم تیز روشنی میں پرسکون نیند حاصل نہیں ہوتی۔ اگر ضرورت ہو تو انتہائی بجلی روشنی کا بلب جلانا چاہیے۔ ⑥ کسی بھی خطرناک چیز (مثلاً بجلی کے آلات) استعمال کرتے وقت ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازم ہے۔

۳۷۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر کو آگ لگ گئی جب کہ گھر والے گھر میں تھے۔ نبی ﷺ کو ان کے حوالے کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“

۳۷۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بہت سے کاموں کا) حکم دیا اور (بہت سے کاموں سے) منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا کہ (سوتے وقت) چراغ بجھا دیا کریں۔

۳۷۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

باب: ۳۷- راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت

(المعجم ۴۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الزَّوْلِ

عَلَى الطَّرِيقِ (الصفحة ۴۷)

۳۷۷۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۰- أخرجه البخاري، أيضًا، ح: ۶۲۹۴ من حديث أبي أسامة به، ومسلم، أيضًا، ح: ۱۰۱/۲۰۱۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۷۱- [صحيح] تقدم، ح: ۳۶۰، ولهذا طرف منه، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۱۲، ولهذا مختصر منه.

۳۷۷۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ح: ۲۵۷۰ من حديث يزيد به مختصرًا * الحسن لم يسمع من جابر كما قال ابن المديني، جامع التحصيل، ح: ۱۶۳، وهو مدلس وعنعن، وجاء تصريح سماعه من جابر عند ابن خزيمة، ح: ۲۵۴۸، ولكن السند إليه ضعيف، راجع، ح: ۳۲۹.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ بَنَّا هِشَامَ عَنْ
الْحُسَيْنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، وَلَا تَقْضُوا
عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد ذکر کیے ہیں جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۱۸/۱۷۹/۲۲ و الصحیحة للالبانی؛ رقم: ۲۳۳۳) بنا بریں سفر کے دوران میں رات کو کہیں رکنے کی ضرورت پیش آئے تو راستے سے ہٹ کر آرام کرنا چاہیے۔ ② سفر کے دوران میں گاڑی روکنے کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ روکی جائے جہاں ٹریفک کی آمدورفت میں رکاوٹ نہ پڑے۔ ③ راستے پر قضائے حاجت کرنے سے گزرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ④ غیر ضروری اور تکلیف دہ اشیاء راستے میں پھینکانا بری بات ہے۔



باب: ۲۸۔ جانور پر تین آدمیوں

(المعجم ۴۸) - بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى

کا سوار ہونا

دَابَّةٍ (التحفة ۴۸)

۳۷۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ:
حَدَّثَنَا مُورِقُ الْعَجَلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ تَلَقَّيْ بَنًا. قَالَ: فَتَلَقَّيْ بِي وَبِالْحُسَيْنِ أَوْ
بِالْحُسَيْنِ. قَالَ: فَحَمَلْ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ،
وَالْآخَرَ خَلْفَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

۳۷۷۳- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم (بچے) بھی آپ کا استقبال کرتے چنانچہ (ایک بار) میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سے استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو (سواری پر) اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ ② سفر سے واپس آنے والے کا

۳۳۔ ابواب الادب۔ سرگوشی سے متعلق آداب و احکام

اشتہال کرنا درست ہے لیکن اس میں بے جا تکلفات کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ⑤ جانور پر ایک سے زیادہ افراد سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ جانور آسانی سے بوجھ برداشت کر سکے۔ بے سفر میں یا کمزور جانور پر دو افراد کا سوار ہونا مناسب نہیں۔ ⑥ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما بچے تھے۔ ان دونوں کا بوجھ مل کر بھی ایک بڑے آدمی کے برابر نہیں تھا اس لیے تین افراد کا سوار ہونا جانور کے لیے مشقت کا باعث نہیں تھا۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ تَثْرِيْبِ الْكِتَابِ
کے لیے) مٹی ڈالنا (الصحفة ۴۹)

۳۷۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا بَقِيَّةُ: أَنبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَرَبُّوا صُحُفَكُمْ، أَنْحَحْ لَهَا. إِنَّ الثَّرَابَ مُبَارِكٌ».

۳۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كُتِمَ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا. فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ».

(المعجم ۵۰) - بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ
دُونِ الثَّالِثِ (الصحفة ۵۰)

۳۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كُتِمَ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا. فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ».

۳۷۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۷۷۷- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي: ۱۶۸۱/۵، ۱۶۸۲ من حديث بقية عن عمر بن أبي عمر الكلاعي عن أبي الزبير به، وقال ابن معين: إسناده لا يسوي شيئاً (جامع الخطيب)، وقال أحمد: منكر، عدي: ۵۰۰/۲ * شيخ بقية مجهول، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

۳۷۷۵- أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث، بغیر رضاه، ح: ۳۸/۲۱۸۴ عن محمد بن عبد الله بن نمير به مختصراً، ولم يذكر وكيعاً.

۳۷۷۶- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۹/۲، والحميدي، ح: ۶۴۵ (بتحقيق) عن سفیان به، وصرح بالسماع، وتابعه جماعة، منهم مالك، الموطأ: ۹۸۸/۲، ۹۸۹.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ
ابْنِ عَمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَنَاجَى
اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ.
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے
منع فرمایا کہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں
سرگوشی کریں۔

فوائد ومسائل: ① مسلمان کے جذبات کو غصے پہنچانے والی ہر حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② جب
تین آدمیوں میں سے دو الگ ہو کر بات کریں گے تو تیسرا آدمی محسوس کرے گا کہ انھوں نے مجھے اس لائق نہیں
سمجھا کہ بات چیت میں شریک کریں علاوہ ازیں شیطان کے دوسو سے یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ شاید یہ
دونوں میرے خلاف کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔ ③ ایسے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں بدگمانی پیدا
ہونے کا اندیشہ ہو۔ ④ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمیوں کو آپس میں ایسی زبان میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے جسے
تیسرا سمجھ نہ سکے۔ ⑤ اگر مجلس میں زیادہ افراد موجود ہوں تو دو آدمی الگ ہو کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

(المعجم ۵۱) - بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ
فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا (التحفة ۵۱)
باب: ۵۱۔ جس کے پاس تیر ہوں
اسے چاہیے کہ ان کے بھل (لوہے

کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے

۳۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو
ابْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ
رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.
۳۷۷۷- سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے
حضرت عمرو بن دینار سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی تیر لے
کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان
کے پیکان پکڑ لو۔“ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فوائد ومسائل: ① اگر آدمی کے پاس کوئی نوک دار چیز ہو تو دوسروں کے پاس سے گزرتے ہوئے احتیاط
سے کام لینا چاہیے کہ نادانستہ طور پر کسی کو نہ لگ جائے۔ ② نِصَال (پیکان) سے مراد تیر کا وہ نوک یا حصہ ہے جو
لوہے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور شکار کو لگ کر اسے زخمی کرتا ہے۔ ③ تیز چھری اور قینچی وغیرہ کی نوک بھی کسی کو چھو سکتی
ہے۔ گدھا گاڑی، بیل گاڑی یا ٹرک وغیرہ پر لدا ہوا سامان بھی اگر اس قسم کا ہو کہ کسی گزرنے والے کو نقصان
پہنچنے کا خطرہ ہو سکتا ہو تو لازمی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ④ ارْقُل گن اور کلاشکوف وغیرہ لوڈ
کر کے نہیں رکھنی چاہیے نہ اس حالت میں انھیں لے کر بازار مسجد یا ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں لوگ جمع ہوں

۳۳۔ ابواب الأدب قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

تاکہ اتفاق طور پر حادثہ نہ ہو جائے۔ ⑤ حدیث کے آخر میں یہ جملہ ہے: [قَالَ نَعَمْ] بعض علماء نے ترجمہ کرتے وقت اسے صحابی کا قول سمجھ کر ترجمہ کیا ہے: ”وہ بولا بہت خوب“ یا ”اس نے کہا: بہت اچھا۔“ اصل میں یہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کا کلام ہے کہ جب ان سے ان کے شاگرد عثمان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو عمرو بن دینار نے فرمایا: ”ہاں (سنی ہے)۔“ یہ روایت حدیث کا ایک طریقہ ہے کہ شاگرد حدیث پڑھ کر استاد کو سنائے اور استاد تصدیق کرے کہ یہ حدیث اسی طرح ہے۔ اسے محدثین کی اصطلاح میں ”عرض“ کہتے ہیں۔

۳۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ. أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُولِهَا».

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ

۳۷۷۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تیرے کمرے کی مسجد میں یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پیکان ہاتھ سے پکڑ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ گزند پہنچے۔“

باب: ۵۲۔ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب (المعجم ۵۲) - بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ (التحفة ۵۲)

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ

۳۷۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کریم (صحت کے ساتھ) پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص اسے انک انک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے اس

۳۷۷۸۔ أخرجه البخاري، الفتن، باب قول النبي ﷺ "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ح: ۷۰۷۵، ومسلم، الأدب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما... الخ، ح: ۲۶۱۵/۱۲۴ من حديث أبي أسامة به.

۳۷۷۹۔ أخرجه البخاري، التفسير، سورة "عبس"، ح: ۴۹۳۷، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتبع فيه، ح: ۷۹۸/۲۴۴ من حديث قتادة به.

السَّفَرَةُ الْكِرَامُ الْبَرَّةُ. وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يُتَعْتَقُ كَ لِيَةِ دَغْنَا جِرِهٖ۔“
فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن کے ماہر سے مراد حافظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنے والا قاری یا عالم با عمل ہے۔
② جو شخص تجوید کے ساتھ روانی سے نہیں پڑھ سکتا اس کے باوجود شوق سے پڑھتا ہے اور پڑھنے میں جو مشقت ہوتی ہے اسے برداشت کرتا ہے اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔ اس میں ان معمر حضرات کے لیے بڑی خوشخبری ہے جن کی زبان موٹی ہو جاتی ہے تو وہ کوشش کے باوجود صحت بخارج اور صفات حروف کا لحاظ رکھ کر الفاظ ادا نہیں کر سکتے لہذا وہ تلاوت ترک نہ کریں بلکہ یہ عمل صالح جاری رکھیں۔ ③ خلوص نیت کے ساتھ ادا کیا ہونا ناقص عمل بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے جب وہ عمل نقص کے بغیر ادا کرنا ممکن نہ ہو۔

۳۷۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: أَفْرَأُ وَأَضَعُدُ. فَيَقْرَأُ وَيَضَعُدُ، بِكُلِّ آيَةٍ، دَرَجَةٌ. حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ»۔
۳۷۸۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن والے (حافظ یا قاری) سے (قیامت کے دن) جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک ایک درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اسے جو آخری آیت یاد ہے وہ بھی پڑھ لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس سے قرآن مجید کے حافظ اور کثرت سے اس کی تلاوت کرنے والے کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ ② اگر پورا قرآن مجید یاد نہ ہو تو بھی جتنا یاد ہے اس کے مطابق درجات بلند ہوں گے۔ ③ اس حدیث میں تلاوت اور حفظ قرآن کی ترغیب ہے۔

۳۷۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ»۔
۳۷۸۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن قرآن مجید ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو۔ اور کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا۔“

۳۷۸۰- [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰/۳ من حديث شيبان به، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۱۶۶۴، وإسناده حسن.

۳۷۸۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۵۲/۵ عن وكيع به * بشير بن مهاجر وثقه الجمهور، وهو حسن الحديث، وشيخه عبدالله بن بريدة ثقة، وللحديث شواهد عند الطبراني وغيره.

۳۳۔ أبواب الأدب۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْمَأْتُ اور دن کو پیسا رکھا۔
نَهَارَكَ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شایب سے مراد وہ انسان ہے جس کا رنگ بیماری کی وجہ سے یا سخت محنت اور تھکاوٹ کی وجہ سے تبدیل ہو گیا ہو۔ ② اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح قرآن پڑھنے والا تہجد میں تلاوت کی محنت اور تھکاوٹ برداشت کرتا تھا، قرآن کو بھی اسی شکل میں ظاہر کیا جائے گا۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اور قیام کی وجہ سے آدمی کا رنگ بدل جاتا تھا، اسی طرح قرآن بھی انتہائی بھاگ دوڑ کرے گا کہ مومن کو زیادہ سے زیادہ بلند درجہ مل سکے۔ اور اس بھاگ دوڑ کا اثر اس کی ظاہری صورت میں نظر آئے گا۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجِبْتُ أَحَدَكُمْ، إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ هُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ»۔

۳۷۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو اسے گھر میں تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ملیں؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی نماز میں تین آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی تلاوت کا فائدہ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اس کے مقابلے میں بیچ ہے۔ ② حاملہ اونٹنیوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس دور میں عربوں کے نزدیک یہ سب سے عمدہ اور قیمتی تھان تھا۔ ③ نماز میں تلاوت کا ثواب نماز کے علاوہ تلاوت سے زیادہ ہے۔

۳۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ۳۷۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی مثال گھٹنا

۳۷۸۲۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، ح: ۸۰۲/۲۵۰ عن ابن أبي

ثيبة به.

۳۷۸۳۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الأمر بتعهد القرآن... الخ، ح: ۷۸۹/۲۲۷ من حديث عبدالرزاق به.

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ. إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا يُعْقِلُهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ. وَإِنْ أَطْلَقَ عُقْلَهَا ذَهَبَتْ».
 بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے۔ اگر مالک ان کے بندھنوں کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرے گا تو انھیں اپنے قابو میں رکھے گا اور اگر ان کے بندھن کھول دے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اونٹ کو بیٹھا کر رسی سے اس کا گھٹنا باندھ دیا جاتا ہے۔ اس رسی کو عقلا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اونٹ بھاگ نہیں سکتا۔ ② قرآن مجید یاد کرنے کے بعد اسے پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ یاد رہے۔ اگر پابندی سے تلاوت نہ کی جائے تو حفظ کیا ہوا قرآن بھول جاتا ہے۔ ③ اگر تلاوت فرض اور نفل نمازوں میں خصوصاً نماز تہجد میں ہو تو برکات کا حصول زیادہ ہوتا ہے۔



۳۷۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ. فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ». قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْرَأُوا: يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَيَقُولُ: ﴿الزَّكَاةُ الرَّحِيمُ﴾ أَتُنِي عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي. فَهَذَا لِي. وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ

۳۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ وہ آدمی میرے لیے ہے اور آدمی میرے بندے کے لیے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگتا ہے۔“ انھوں نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھو بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾“ سب تعریفیں جہانوں کے مالک اور پالنے والے کے لیے ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الزَّكَاةُ الرَّحِيمُ﴾ ”بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری شاکر اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

يَوْمَ الدِّينِ ﴿١﴾ ”بِزَا کے دن کا مالک ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ یہ (سب تعریف) میرے لیے ہے۔ اور یہ آیت میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ (یعنی جب) بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ تو یہ میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ اور سورت کی (باقی) آخری آیات میرے بندے کے لیے ہیں۔ (پھر) بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ ”ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔“ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① سورۃ فاتحہ سب سے عظیم سورت ہے۔ ② اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو ”نماز“ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تلاوت نماز کا رکن ہے۔ ③ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی آیت نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صحیح حدیث میں اس بات کی قطعی طور پر صراحت اور وضاحت موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے۔ امیر المؤمنین فی المدینہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَرَأْتُمْ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ» فَاقْرَؤُوا «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي و «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» إِحْدَاهَا [یعنی جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو کیونکہ یہ (سورت فاتحہ) ام القرآن ام الکتاب اور السبع المثانی ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس (سورۃ فاتحہ) کی ایک آیت ہے۔ دیکھیے: (سلسلہ

الأحادیث الصحيحة المجلد الثالث، ص: ۱۷۹، حدیث: ۱۱۸۳) دوسری سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ ہے وہ سورتوں کا جز نہیں، تاہم یہ بھی اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آیت ہے اور سورہ توبہ کے سوا ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے اس لیے ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ ① جہری نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے تاہم آہستہ پڑھنا رائج ہے۔ ② اللہ کی حمد و ثنا بھی ایک لحاظ سے دعا ہے کیونکہ اللہ کی تعریف سے مقصود اس کی رضا اور قرب کا حصول ہوتا ہے اور حمد و ثنا کرنے والے کو یہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ نمازی کو اگرچہ اسلام کے ذریعے سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے اس کے باوجود انسان کا زندگی میں ہر قدم پر اللہ کی رہنمائی اور توفیق کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بندہ نماز میں سورہ فاتحہ کے ذریعے سے اللہ سے ہدایت کی درخواست کرتا رہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ ، عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ : « أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ
 قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ » . قَالَ : فَذَهَبَ
 النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ . فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ :
 « الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ » [الفاتحة] وَهِيَ
 السَّنْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي
 أُوتِيَتْهُ .

۳۷۸۵- حضرت ابوسعید بن معلیؓ سے روایت
 ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں مسجد
 سے نکلنے سے پہلے تجھ کو قرآن مجید کی سب سے بڑی
 سورت نہ سکھا دوں؟“ (اس کے بعد جب) نبی ﷺ
 مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو
 یاد دہانی کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہی سب سے ثانی (سات) بار بار دہرائی
 جانے والی آیات) ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا
 گیا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (الحجر: ۸۷) ”یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔“ ② سورہ فاتحہ کو ”سبع مثنائی“ اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ③ سورہ فاتحہ کو ”قرآن عظیم“ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے، یعنی اس میں عقیدہ توحید، علمی توحید، یعنی صرف اللہ کی عبادت اور صرف اس سے مدد مانگنا، اس کی

صفات عقیدہ آخرت وعدہ وعید گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کے نیک اور نافرمان افراد کے واقعات سے عبرت اور اس سے ہدایت کی درخواست جیسے اہم مضامین موجود ہیں۔ ⑤ اہم مسئلہ سمجھانے سے پہلے اسے سمجھنے کا شوق پیدا کر دیا جائے تو وہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور یاد رہتا ہے۔

۳۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کی حتیٰ کہ اس کی مغفرت ہوگی۔ (وہ سورت) تِلَاوَتُ آيَةٍ، شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا، حَتَّى غُفِرَ لَهُ: ﴿تَبَرَّكَ الَّذِي يَبْدُو الْمَلِكُ﴾ [المملک]۔

🌟 فوائد و مسائل: ① ”شفاعت کی“ یعنی قیامت کے دن شفاعت کرے گی جیسا کہ ایک روایت میں [تَشْفَعُ] ”شفاعت کرے گی۔“ کا لفظ ہے۔ (سنن ابی داؤد، الصلاة، باب فی عدد الآی، حدیث: ۱۴۰۰) ② قیامت کے دن اعمال محسوس صورت میں سامنے آئیں گے۔ ③ قیامت کو نیک اعمال بھی شفاعت کریں گے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت ایمان کے ساتھ اور خلوص نیت سے ہو تو مغفرت کا باعث ہے۔

۳۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ حَدَّثَنِي سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (سورۃ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾﴾ [الإخلاص] تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

🌟 فوائد و مسائل: ① سورۃ اخلاص کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ② اس کی عظمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت ہے۔

۳۷۸۶۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب فی عدد الآی، ح: ۱۴۰۰ من حدیث شعبہ به، وقال الترمذی "حسن"، ح: ۲۸۹۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۶۶، والحاکم: ۴۹۷/۲، ۴۹۸، ووافقه الذہبی.

۳۷۸۷۔ [سنادہ صحیح] أخرجه الترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الإخلاص وسورة إذا زلزلت، ح: ۲۸۹۹ من حدیث خالد بن مخلد به، وقال: "حسن صحیح".

۳۷۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ (سورۃ اخلاص) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“

۳۷۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» [الإخلاص]، تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ اتِّهَانِي قرآن کے برابر ہے۔“

۳۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

🌞 فائدہ: اس سے سورت اخلاص ہی مراد ہے یعنی وہ سورت جس میں یہ بیان ہے کہ اللہ واحد اکیل اور بے نیاز ہے۔

باب: ۵۳۔ اللہ کے ذکر کی فضیلت

(المعجم ۵۳) . بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

(التحفة ۵۳)

۳۷۹۰۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر تمہارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمہارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے

۳۷۹۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زَيْنَادِ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَحْرَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْضَاهَا عِنْدَ

۳۷۸۸۔ [صحیح] والحديث السابق شاهد له.

۳۷۸۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲۲/۴ عن وكيع به، وتابعه ابن مهدي (أيضاً)، وصححه البوصيري، وأخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۲۹ من حديث شعبة عن أبي قيس به.

۳۷۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [في أن ذكر الله كثيراً أفضل من الغازی في سبيل الله]، ح: ۳۳۷۷ من حديث عبدالله بن سعيد به، وذكر كلاماً.

بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا ذکر۔“

مَلِكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟» قَالُوا: وَمَا ذَٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ذِكْرُ اللَّهِ».

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ امْرِؤٌ يَعْمَلُ، أُنْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر عمل کی بنیاد اللہ کے لیے اخلاص اور اس کی یاد پر ہے۔ اور تمام بڑی بڑی عبادات کا مقصد اللہ کے حضور عبودیت کا اظہار اور اس کی یاد ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ: ۱۴) ”نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔“ حج میں تلبیہ ایک اہم ذکر ہے جو ایک طویل عرصے تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ قربانی کے موقع پر فرمایا: ﴿لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: ۳۲) ”اللہ نے انہیں جو مویشی دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔“ قربانی کے دنوں کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: ”یہ کھانے پینے کے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔“ (صحیح مسلم، الصیام، باب تحریم صوم ایام التشريق.....، حدیث: ۱۱۳۱) ② جہاد میں بھی خلوص اور ذکر کی وجہ سے برکت حاصل ہوتی ہے چنانچہ جہاد کے دوران میں نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: ﴿فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ﴾ (النساء: ۱۰۳) ”جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے رہو۔“ ③ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد کے اپنے فوائد ہیں جن کی وجہ سے ان اعمال کی ادائیگی بھی ضروری ہے تاہم اللہ کا ذکر عبادات کے لیے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۷۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، أَبِي مُسْلِمٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ تَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ، إِلَّا أَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَعَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① ذکر کے لیے بیٹھے والوں سے مراد مسنون انداز سے ذکر کرنے والے ہیں مثلاً: نماز سے فارغ ہو کر مسنون اذکار میں مشغول افراد یا وعظ و درس قرآن و حدیث کی مجلس یا آپس میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ ② خود ساختہ الفاظ کے ساتھ خود ساختہ طریقوں سے ذکر کرنا خلاف سنت ہے جیسے روشنیاں بجھا کر اجتماعی طور پر ذکر کرنا، بالخصوص الفاظ کی ضربیں لگانا، یا ایسی دعاؤں کو اہمیت دینا جو نبی ﷺ سے منقول نہیں مثلاً: درود تاج، درود ماہی، مفت پیکل، شش قفل وغیرہ۔ ایسی چیزوں سے ثواب کی بجائے گناہ کا اندیشہ ہے۔ ③ فرشتے نیکی کی مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔ ④ سکینت سے مراد دل میں اطمینان و سکون اور خوشی کی خاص کیفیت ہے جو ذکر کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ ⑤ فرشتوں میں ذکر فرمانے کا مقصد اس عمل پر خوشنودی کا اظہار ہے۔



۳۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَقَتَاهُ».

۳۷۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① اللہ تعالیٰ کی عام معیت تو ہر مخلوق کے ساتھ ہے کہ وہ اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔ ایک معیت مدد اور نصرت کی ہوتی ہے جو اس کی راہ میں جدوجہد یا جنگ کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی ایسی ہی معیت ہے جو ذکر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے، اس کا مقصد خوشنودی کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر جگہ موجود نہیں بلکہ آسمانوں پر عرش عظیم کے اوپر ہے جیسا کہ

قرآن و حدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (غلا: ۵: ۲۰) اللہ کا ذکر بہت بڑی نیکی ہے۔

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ شُرَاعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ. فَأُنِشِي مِنْهَا بَشِيرًا أَتَشَبِّثُ بِهِ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

۳۷۹۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتا۔) مجھے ایک بات بتا دیجیے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔“

🌟 نوادہ مسائل: ① شرائع سے مراد اللہ کے مقرر کردہ احکام جن میں فرض بھی ہیں، نوافل بھی ہیں اور مستحبات بھی۔ ② فرض کی ادائیگی ہر حال میں ضروری ہے لیکن مستحبات کی بھی اپنی اہمیت ہے اور نوافل بھی قرب الہی کا ذریعہ ہیں۔ بعض لوگ ان اعمال کی کثرت دیکھ کر گھبراجاتے ہیں جیسے اس صحابی نے خواہش ظاہر کی کہ آسان سی نیکی سے کافی ثواب حاصل ہو جائے۔ ③ اللہ کے ذکر کو معمول بنالینے سے نقلی عبادات کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ④ کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف اوقات کے لیے جو اذکار بتائے گئے ہیں، ان پر پابندی کی جائے مثلاً: صبح و شام کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار وغیرہ اور یہ مطلب بھی ہے کہ عام اذکار کثرت سے کیے جائیں مثلاً: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وغیرہ۔

(المعجم ۵۴) - بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ باب: ۵۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت (التحفة ۵۴)

۳۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمْزَةَ الرَّيَّانِ، عَنْ ۳۷۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۹۳۔ [استادہ حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في فضل الذكر، ح: ۳۳۷۵ من حديث زيد بن الحباب به، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۱۷، والحاكم: ۴۹۵/۱، ووافقه الذهبي.

۳۷۹۴۔ [استادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء ما يقول العبد إذا مرض، ح: ۳۴۳۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن غريب وقد رواه شعبة عن أبي إسحاق به موقوفاً"، وهو صحيح.

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

نے فرمایا: ”جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تو اللہ عز و جل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا“ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا“ مجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ اس کا کوئی شریک نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا“ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ جب وہ کہتا ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اسی کے لیے ہے“ اور تعریف بھی اسی کی ہے۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا“ میرے سوا کوئی معبود نہیں“ بادشاہی میرے ہی لیے ہے اور تعریف بھی میری ہی ہے۔“ جب بندہ کہتا ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچاؤ نہیں“ اور نیکی کی طاقت نہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا“ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر گناہ سے بچاؤ نہیں اور (نیکی کی) طاقت نہیں۔“

(راوی حدیث ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (میرے استاد) اغر نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) ایک جملہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا“

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا. وَلَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي.]»



قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَعْرَجُ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ. قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: مَنْ رَزَقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمْسَهُ النَّارُ.

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

چنانچہ میں نے ابو جعفر سے کہا: (استاد صاحب نے) کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ فرمایا ہے: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو گئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت موقوفاً صحیح ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے مرفوعاً صحیح قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح: ۳۷۸/۳، رقم: ۱۳۹۰) ② لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے بڑی حقیقت ہے اور مذکورہ بالا اذکار اس حقیقت کا اعتراف ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کی تصدیق فرماتا ہے۔ ③ اللہ کے تصدیق فرمانے سے ان اذکار کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اس لیے ان کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ ④ اگر حادثاتی موت کی صورت میں زبان سے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہنے کا موقع نہ ملا تو دل کا یقین و اعتقاد مغفرت کا باعث ہوگا ان شاء اللہ۔ کیونکہ احادیث میں حادثاتی موت کی مختلف صورتوں کو شہادت کی موت قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۹۵- حضرت یحییٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت اُمّ سعدی مرثیہ سے روایت کیا انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے امیر المؤمنین بننے سے ناگواری محسوس ہوئی ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جسے اگر کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ اس کے

۳۷۹۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ يَسَعَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ سَعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لَكَ كَيْفًا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً، لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُورًا صَاحِفَةً. وَإِنْ جَسَدُهُ

وَرَوْحَهُ لِيَجِدَنَّ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ
أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوَفِّي. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا. هِيَ
الَّتِي أَرَادَ عَمَّهُ عَلَيْهَا. وَلَوْ عَلِمَ [أَنْ] شَيْئًا
أَنْجَى لَهُ مِنْهُ، لَأَمَرَهُ.

نامہ اعمال کا نور بن جاتا ہے اور موت کے وقت اس کی
وجہ سے اس کے جسم و جان کو راحت حاصل ہوتی ہے۔“
(افسوس اس بات کا ہے کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی
وفات تک آپ سے وہ کلمہ دریافت نہ کر سکا۔ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ یہ وہی ہے جسے
کہنے کا آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو (اس کی
موت کے وقت) فرمایا تھا۔ اگر نبی ﷺ کو علم ہوتا کہ
کوئی اور کلمہ اس کے لیے نجات کا زیادہ سبب بن سکتا
ہے تو آپ اسے وہی (کوئی اور کلمہ) پڑھنے کا حکم دیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان
(بنو تمیم) سے تعلق رکھتے تھے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف تھا کہ جنت کی خوشخبری ملنے
کے باوجود ڈرتے تھے۔ یہ خوف ایمان کا جزو ہے جس طرح اللہ کی رحمت کی امید ایمان کا جزو ہے۔ ③ مومن کی
نظر میں دنیا کی حکومت اور عہدے کی نسبت آخرت کی نجات زیادہ اہم ہے۔ ④ دین کا علم بہت قیمتی ہے۔
صحابی رسول کو ایک مسئلہ معلوم نہ کر سکنے پر بہت غم ہوا۔ ⑤ کلمہ توحید کا اقرار اور اس پر ایمان ہی نجات کی
بنیادی شرط ہے۔



۳۷۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ
الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَانَ
ابْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ،
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَرْجِعُ
ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُوقِنٍ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا».

۳۷۹۶- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان اس چیز کی
گواہی دیتا ہو اوفت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور یہ گواہی اس کا دل
یقین سے دے رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت
فرمادے گا۔“

🌟 فائدہ: نجات کا دار و مدار دل کے یقین پر ہے اس کے بغیر زبان کا اقرار نجات کے لیے کافی نہیں۔

۳۷۹۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ، وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا».

۳۷۹۷- حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے بڑھ کر (افضل) کوئی عمل نہیں اور یہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔“

۳۷۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِبِّي عَنْهُ مِائَةُ سَنَةٍ، وَكُنَّ لَهُ جِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ، سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ».

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایک دن میں سو بار یہ الفاظ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے (نامہ اعمال میں) سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سونہا مٹا دیے جائیں گے اور ان کی وجہ سے سارا دن رات تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ ذکر کرے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر ثواب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ② بعض اذکار مالی صدقات و خیرات سے زیادہ ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ ③ مسنون ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ④ مسنون اذکار میں اس قدر برکات و فوائد موجود ہیں کہ ان کے ساتھ مزید اذکار ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے بنائے

۳۷۹۷- [إسناده ضعيف] ذكرها تقدم حاله، ح: ۲۴۸۱، وفيه علة أخرى (محمد بن عقیبة).

۳۷۹۸- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ۳۲۹۳، ۶۴۰۳، ومسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۸/۲۶۹۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۲۰۹/۱.

ہوئے اذکار ثواب کا باعث بھی نہیں۔

۳۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى
ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «مَنْ قَالَ، فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَايَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

۳۷۹۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے
اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام
آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اسی کے
ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

باب: ۵۵۔ اللہ کی تعریف کرنے والوں

کی فضیلت

(المعجم ۵۵) - بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ

(التحفة ۵۵)

۳۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ
ابْنِ كَثِيرٍ بِنِ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهَةِ قَالَ: سَمِعْتُ
طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ:
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ. وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ».

۳۸۰۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل ذکر
[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ہے اور سب سے افضل دعا
[الْحَمْدُ لِلَّهِ] ہے۔“



فوائد ومسائل: ① تمام مسنون اذکار رحمت و برکت کا باعث ہیں لیکن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ثواب اور اس
کی برکات سب سے زیادہ ہیں۔ ② اللہ کی تعریف بھی ایک دعا ہے کیونکہ انسان ثواب کی نیت سے نیکی اور ذکر
کرتا ہے اس طرح اسے مطلوب (ثواب) حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سب سے افضل

۳۷۹۹۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عطية، تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۸۰۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح: ۳۳۸۳ من حديث موسى

ابن إبراهيم به، وقال: "حسن غريب".

۳۳- ابواب الأدب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

و عا سورۃ فاتحہ ہے جسے حدیث میں الحمد للہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور اس سے ہدایت انعام اور ہدوی دعا بھی۔

۳۸۰۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُذَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ غُلَامٌ. وَعَلَيْهِ تَوْبَانِ مَعْصُوفَانِ. قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ» "اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے۔" یہ کلام (اعمالِ کفّہ والے) دونوں فرشتوں کے لیے مشکل ہو گیا۔ انھیں پتہ نہ چلا کہ اسے کس طرح لکھیں (کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت اور اس کی سلطنت و اقتدار کی شوکت کی پیمائش ممکن نہیں کہ اتنی تعریف لکھ دیتے۔) وہ اوپر آسمانوں میں گئے اور عرض کیا: یا رب! تیرے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ اسے کس طرح لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حالانکہ اسے زیادہ معلوم تھا جو اس کے بندے نے کہا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: یا رب! اس نے کہا ہے: اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت

۳۸۰۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۲/۳۴۳، ۳۴۴، ح: ۱۳۲۹۷ من حديث إبراهيم بن المنذر به * صدقة بن بشير لم أجده من وثقه، وفيه علة أخرى.

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان کے شایاں ہے۔ اللہ عزوجل نے ان (فرشتوں) سے فرمایا: اسے ایسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے حتیٰ کہ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اسے اس کا ثواب دوں گا۔“

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْعَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا؟» قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: «لَقَدْ فُيِّحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَمَا تَهَنَّيْهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ».



۳۸۰۲۔ حضرت واکل بن جرحؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (نماز کے دوران میں) ایک آدمی نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیْبًا مُبَارَکًا فِیْہِ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ تعریف جو پاک اور برکتوں والی ہے۔“ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟“ اس آدمی نے کہا: میں نے (کہے تھے۔) اور میرا ارادہ تو نیکی کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اسی مفہوم کی صحیح احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انسؓ سے مروی ہیں البتہ ان میں یہ جملہ نہیں ہے: ”ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“ ② صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے بارہ فرشتے ان کلمات کے ساتھ جلدی کرتے ہوئے دیکھے کہ انھیں کون (پہلے لکھ کر پہلے) اوپر لے جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۰) آسمان کے دروازے کھلنے کے الفاظ دوسرے کلمات کے بارے میں ہیں جو اس طرح ہیں: [اللّٰہُ اَکْبَرُ کَثِیْرًا] وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَةً وَأَصِیْلًا یہ حدیث حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۱) ③ فرشتوں کا ان کلمات کو جملہ لکھنے کی کوشش کرنا

۳۸۰۲۔ [إسناده ضعیف] أخرجه النسائي: ۱۴۶، ۱۴۵/۲، الافتتاح، قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، ح: ۹۳۳ من حدیث أبی إسحاق بہ، ورواه أحمد: ۳۱۷/۴ عن یحیی بن آدم بہ * عبد الجبار لم یسمع من أبیہ کما تقدم، ح: ۸۵۵، فالسند منقطع، وأصل الحديث صحيح، له شواهد كثيرة جداً.

ان کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ، أَبُو مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ». وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ».

۳۸۰۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی اچھی چیز (یا اچھی صورت حال) دیکھتے تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ» [سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کے فضل و انعام سے نیک کام (اور مقاصد) پورے ہوتے ہیں۔] اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز (یا بری صورت حال) سامنے آتی تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» [ہر حال میں اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔]

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للألباني: رقم: ۲۶۵) و سنن ابن ماجه بتحقيق محمود محمد محمود حسن نصار: رقم: ۳۸۰۳) ② دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی اللہ کا احسان ہے۔ مومن کو ہر موقع پر اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ ③ مشکلات اور مصائب میں بھی اللہ کے احسان کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے مثلاً: جب بندہ صبر کرتا ہے تو ثواب اور بلند درجات کا مستحق ہو جاتا ہے اس لحاظ سے مصیبت کے موقع پر اللہ کا شکر ہی کرنا چاہیے شکوہ نہیں۔

۳۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ فرمایا کرتے تھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ»

۳۸۰۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني، ح: ۳۷۸ من حديث هشام بن خالد به، وصححه الحاكم: ۱/ ۴۹۹، وقال النووي: "رواه... بإسناد جيد"، وصححه البوصري * الوليد تقدم، ح: ۲۵۵، لم يصرح بالسماع المسلسل، وفيه علة أخرى، ح: ۹۱۹.

۳۸۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۶/ ۲۳۳۵ من حديث وكيع به، وانظر، ح: ۲۵۱ لحال موسى بن عبيدة • ومحمد بن ثابت مجهول كما قال البوصري وصاحب التفریب.

ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ» (ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ! اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔)

۳۸۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ»۔

۳۸۰۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو بندے نے جو (شکر) ادا کیا وہ ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے۔“

☀ فائدہ: بندہ دنیا کی ظاہری نعمت کو اہمیت دیتا ہے حالانکہ اس نعمت پر جو شکر کی توفیق ملی اور شکر کے نتیجے میں ملنے والی اخروی نعمتیں وہ اس دنیوی نعمت سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں لہذا نعمت حاصل کرتے ہی شکر ادا کرنا ضروری ہے اور بندے کے لیے مفید بھی۔



(المعجم ۵۶) - بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

(التحفة ۵۶)

باب: ۵۶۔ اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب

۳۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقُفَعَاءِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»۔

۳۸۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں، رحمان کو پیارے ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ] ”میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں پاک ہے اللہ عظیموں والا۔“

۳۸۰۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن السني، ح: ۳۵۶، والخراطي في فضيلة الشكر من حديث أبي عاصم به، وانظر، ح: ۲۷۷۵، وحسنه البوصيري.

۳۸۰۶۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب فضل التسبيح ۶۴۰۶، ۶۶۸۲، ۷۵۶۳، ومسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۴/۳۱ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، وهو في كتاب الدعاء له، ح: ۸۴.

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔ ② اللہ کا ذکر بھی ایک نیک عمل ہے اس کا بھی وزن ہوگا۔ ③ اعمال کے وزن کا دار و مدار خلوص نیت اور اتباع سنت پر ہے۔ سنت کے مطابق خلوص سے کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی زیادہ وزنی ہوگا لیکن خلوص کے بغیر یا سنت کے خلاف کیا ہوا زیادہ عمل بھی بے وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ مَاعْمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا﴾ (الفرقان ۲۵: ۲۳) ”اور انھوں نے جو (بظاہر نیک) اعمال کیے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ غبار کی طرح کر دیں گے۔“ ④ مذکورہ بالا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
 حَدَّثَنَا عَفَّانُ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
 أَبِي مِسْنَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ
 يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي
 تَغْرِسُ؟» قُلْتُ: غِرَاسًا لِّي. قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ
 عَلَىٰ غِرَاسٍ خَيْرٍ لَّكَ مِنْ هَذَا؟» قَالَ: بَلَىٰ.
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يَغْرِسُ
 لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ».

۳۸۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
 پودا لگا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے
 گزرے اور فرمایا: ”ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟“ میں
 نے کہا: پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں
 تمھیں اس سے بہتر پودے نہ بتاؤں؟“ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا:
 ”کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ان میں سے ہر ہر کلمے کے عوض جنت میں
 تمھارے لیے ایک ایک درخت لگا دیا جائے گا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کے کلمات اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ② جنت میں نعمتیں دنیا میں کی ہوئی
 نکیوں کے مطابق ملیں گی۔ ③ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پہلے سے پیدا کیا ہوا ہے لیکن اب بھی ان
 میں نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے عذابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ④ ہر مومن کے لیے جنت میں جگہ مخصوص ہے
 جہاں اس کے اعمال کے مطابق باغات، محلات اور دوسری نعمتیں تیار ہو رہی ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے
 فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کی اصل صحیح ہے۔ علاوہ انیس شیخ البانی
رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور
 قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ۲۳۳/۲)

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] اور تحمید [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کے الفاظ کہتے ہو وہ عرش کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کی ایسی جھنناہٹ ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیاں کی جھنناہٹ۔ وہ اپنے کہنے والے کا (اللہ کے دربار میں) ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ (اللہ کے دربار میں) تمہارا ذکر ہوتا رہے؟“

عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أُخِيهِ، عَنِ الثُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ، يَنْعُطُفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُمْ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ التَّحُلُّ. تُذَكَّرُ بِضَاحِيَّتِهَا. أَمَّا يُجِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ، مَنْ يَذْكُرُهُ؟».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک مومن کے لیے یہ بہت بڑے شرف اور خوشی کی بات ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں اس کا ذکر ہو۔ اس بلند مقام کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ مومن اللہ کا ذکر کرے۔ ② عرش اللہ کی ایک مخلوق ہے جس کی اصل حقیقت ہمیں معلوم نہیں۔ قیامت کو میدانِ حشر میں عرش الہی رکھا جائے گا اور کچھ خاص نیک اعمال کرنے والے افراد کو اس کے سائے میں جگہ ملے گی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ یا اللہ! ہمیں بھی اپنے ان برگزیدہ بندوں میں شامل فرما۔ آمین۔

۳۸۱۰۔ حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی (آسان سا) عمل بتائیے کیونکہ میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں اور میرا بدن بھاری ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار اللہ اکبر کہہ سو بار الحمد للہ کہہ سو بار سبحان اللہ کہہ۔ یہ لگام اور کاٹھی سمیت سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے سے بہتر ہے سو اونٹ (اللہ کی راہ میں قربان کرنے) سے بہتر ہے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔“

۳۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ. فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدَنْتُ. فَقَالَ: «كَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلَجِّمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۳۲۲) وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشر عواد، رقم: ۳۸۱۰) بنا بریں جو شخص بڑے بڑے اعمال انجام نہ دے سکتا ہو اس کے لیے اللہ کا ذکر ان اعمال سے بہتر ہے ⑤ معمر آدمی کو اللہ کے ذکر میں زیادہ مشغول ہونا چاہیے۔

۳۸۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ، حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ، أَفْضَلُ الْكَلَامِ. لَا يَصْرُكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ».

۳۸۱۱- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار کلمات سب سے افضل ہیں۔ جس کلمہ سے بھی شروع کرو کوئی حرج نہیں اس سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“



۳۸۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوُشَاءُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ. وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

۳۸۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سو بار [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ] کہے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح (بے شمار) ہوں۔“

🌞 فائدہ: اس قسم کی نیکیوں سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں بڑے گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

۳۸۱۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۰/۵ من حديث سفیان الثوري به، وتابعه شعبة، أحمد: ۱۱/۵ وغيره، ورواه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء الفصيحة... الخ، ح: ۱۲/۲۱۳۷ من حديث هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة عن سمرة بن جندب به.

۳۸۱۲- [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضائل "سبحان الله وبحمده"...]، ح: ۳۴۶۶ عن نصر بن عبد الرحمن به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه أيضاً، ح: ۳۴۶۸ من حديث معن عن مالك به، وقال: "حسن صحيح".

۳۸۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكَ [ب-] سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ» فَإِنَّهَا، يَعْنِي، يَحْطُطُنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا».

۳۸۱۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ] پڑھتے رہا کرو۔ ان کلمات کی وجہ سے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

(المعجم ۵۷) - بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ

(التحفة ۵۷)

باب: ۵۷- استغفار (اللہ سے گناہوں

کی معافی کے لیے دعا کرنا)

۳۸۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ» مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ (یہ استغفار کہتے ہوئے) شمار کرتے تھے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ [اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک توبہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① توبہ و استغفار بہت بڑی نیکی ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ گناہوں سے پاک تھے اس کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے کیونکہ استغفار بھی عبادت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ③ مجلسوں میں فضول باتیں کرنے اور غیبت اور گناہ میں مشغول ہونے کی بجائے اللہ کا ذکر اور استغفار کرنا بہتر ہے تاکہ گناہوں میں اضافہ ہونے کی بجائے معافی اور رحمت ملے۔

۳۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۱۳- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمر بن راشد، وتقدم، ح: ۱۵۸۲.

۳۸۱۴- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۱۶ من حديث أبي أسامة به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۳۴۲۴، ورواه سفیان بن عیینة عن محمد بن سوقة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۵۹.

۳۸۱۵- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۴۵۰، والسنائي في الكبرى: ۶/۱۱۴، ح: ۱۲۰۶۸ من حديث محمد

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، مِائَةَ مَرَّةٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

۳۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، سَبْعِينَ مَرَّةً».

۳۸۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

فوائد ومسائل: ① سو یا ستر مرتبہ سے مراد ایک تو اس مقدار کا تعین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی سو مرتبہ استغفار فرماتے اور کبھی ستر مرتبہ نیز ان احادیث سے کثرت سے استغفار کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② استغفار کے لیے کوئی مناسب الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں مثلاً: [أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ] یا حدیث: ۳۸۱۳ میں مذکور الفاظ۔

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُعِينَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي. وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، فِي

۳۸۱۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں سے درشت زبان استعمال کرتا تھا۔ (معمولی بات پر ان پر غصہ آجاتا اور انھیں ڈانٹ چھڑک دیتا) ان کے سوا کسی سے یہ رویہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ ایک دن میں ستر

ابن عمرو، وصححه البوصيري، والبخاري في شرح السنة: ۷/ ۵، ح: ۱۲۸۶، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۱۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۱۰ عن وكيع، به، ورواه أبو إسحاق عن أبي بردة، به، أحمد: ۵/ ۳۹۴، والنسائي في عمل اليوم والليلة.

۳۸۱۷۔ [إسناده حسن] * أبو بكر بن عياش تابعه أبو الأحوص، وإسرائيل وشعبة وغيرهم، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۵۸، والحاكم: ۱/ ۵۱۱، ۲/ ۴۵۷، والذهبي وغيرهم * أبو المعينة وثقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما، فحديثه لا يزل عن درجة الحسن، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۸۲.

بار استغفار کیا کرو۔“

النُّيُومِ، سَبْعِينَ مَرَّةً.

۳۸۱۸۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایتہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مبارک ہو اس شخص کو جسے اپنے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار ملا۔“

۳۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا

أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عِزِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يَقُولُ: قَالَ

النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ

اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا».

🌟 فائدہ: استغفار زیادہ ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے رہیں گے اور یہ کلمات اللہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نیکوں میں شمار ہوتے رہیں گے، یعنی استغفار سے قیامت کے دن معافی ملنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایتہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے، اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔“

۳۸۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ

مُضْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ لَزِمَ

الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ فَرْجَا،

وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَحْتَسِبُ».

🌟 فائدہ: ① مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے، تاہم توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت دیگر احادیث سے مسلم ہے۔ علاوہ ازیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَيُبَيِّنَ وَيَجْعَلَ لَكُمْ جَنَّتٍ

۳۸۱۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۱۸/۶، ح: ۱۰۲۸۹ عن عمرو بن عثمان به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند أبي نعیم، أخبار أصبهان: ۱/۳۳۰، وحلية الأولياء: ۱۰/۳۹۵، والخطيب: ۱۱۱/۹.

۳۸۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۱۸ عن هشام به، وصححه الحاكم: ۴/۲۶۲ ورده الذهبي بقوله: "الحكم فيه جهالة"، وهو مجهول كما قال الحافظ في التقریب، والنووي في المذهب: ۳/۳۲۳.

وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٣١﴾ (نوح ۱۳۱) ”اپنے رب سے بخشش مانگو (اور تو بہ کرو) وہ یقیناً بہت زیادہ بخشے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے دریا جاری کر دے گا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استغفار رگنا ہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دنیوی مشکلات کے حل اور دنیوی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔

۳۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو جب نیکی کرتے ہیں تو انہیں خوشی ہوتی ہے اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔“

۳۸۲۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا».

باب: ۵۸۔ (نیک عمل کی فضیلت

(المعجم ۵۸) - بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

(التحفة ۵۸)

۳۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا، وَأَزِيدَ. وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا. وَمَنْ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَنْتَهُ هَرَوَلَةٌ. وَمَنْ

۳۸۲۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نیکی کرتا ہے اسے دس گنا (اجر) ملے گا اور میں (اس سے) زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ اور جو شخص گناہ کرتا ہے تو گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہے (زیادہ نہیں) یا میں (وہ گناہ بھی) معاف کر دیتا ہوں۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔

۳۸۲۰۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱۴۵/۶، ۲۳۹ عن يزيد بن، وتابعه عفان عند أحمد: ۱۲۹/۶، وغيره، وسنده ضعيف، راجع ح: ۱۱۶ لحال علي بن زيد بن جدعان، وله شاهد حسن عند البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۹۹۲، انظر المشكاة بتحقيقي، ح: ۲۳۵۷.

۳۸۲۱۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى وحسن الظن به، ح: ۲۲/۲۶۸۷ من حديث وكيع به.



لَقِنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَاطِيَةً، ثُمَّ لَا يُشْرِكُ اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں۔ جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہ لے کر ملے لیکن میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو میں اسے اتنی ہی مغفرت لے کر ملتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: اس حدیث میں اللہ کی عظیم رحمت کا بیان ہے اس لیے بندے کو نیکیاں زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ ① جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق بخشتا ہے۔ ② شرک کی موجودگی میں گناہ معاف نہیں ہوتے۔

۳۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مِلَّةٍ ذَكَرْتُهُ فِي مِلَّةِ خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ فِرَاقًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرُوكَةً».

۳۸۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق (اس سے معاملہ کرتا) ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ② حسن ظن کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال کیے جائیں اور ان کی قبولیت کی امید رکھی جائے۔ گناہوں سے توبہ کی جائے اور بخشش کی امید رکھی جائے۔ گناہوں کے راستے پر بھاگتے چلے جانا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا نادانی ہے۔ ③ اس میں بالواسطہ عمل کی تلقین ہے کیونکہ عمل کے بغیر ثواب کی امید نہیں رکھی جاسکتی لہذا اچھے عمل کرنے والا ہی اللہ سے اچھی امید رکھ سکتا ہے۔ برے عمل کرنے والا بری امید ہی رکھ سکتا ہے۔ ④ جماعت میں ذکر کرنے سے مراد خود ساختہ اجتماعی ذکر

نہیں بلکہ یا تو یہ مراد ہے کہ جیسے نماز کے بعد سب لوگ اپنے اپنے طور پر مستون دعائیں اور اذکار پڑھتے ہیں یا اللہ کی رحمتوں، نعمتوں اور اس کے احکام وغیرہ کا ذکر ہے، یعنی ایک شخص بیان کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔

۳۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَصْأَعُفُ لَهُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ. قَالَ اللَّهُ سَبْحَانَهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا ہر عمل (ثواب میں) بڑھتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزے کے کیونکہ وہ (خالص) میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“

🌞 فائدہ: یہ حدیث کتاب الصیام کے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۶۳۸۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» (التحفة ۵۹)

باب: ۵۹۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۸۲۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ)! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہا کر: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور نہ نیکی کی طاقت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ جملہ اللہ کے ذکر میں اہم جملہ ہے کیونکہ اس میں اس بات کا اقرار ہے کہ ہر توفیق کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ② اس میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے عاجزی اور مسکینی

کا اظہار ہے اور عبودیت کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ⑤ نیکی کا کام انجام دے کر یا گناہ سے اجتناب کر کے دل میں فخر کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ”نیکی برباد گناہ لازم“ کی کیفیت پیش آ سکتی ہے اس سے بچاؤ کے لیے اس بات کی یاد دہانی کی ضرورت ہے کہ یہ سب میری کوشش اور بہادری سے نہیں بلکہ محض اللہ کی توفیق اور اس کے احسان سے ہے۔ ⑥ اس سوچ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھنے سے یقیناً جنت کی عظیم نعمتیں اور بلند درجات حاصل ہوں گے اس لیے اسے ”جنت کا خزانہ“ قرار دیا گیا ہے۔ ⑦ اللہ کا ذکر سری طور پر کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریاکاری نہیں ہوتی، البتہ جن مقامات پر ذکر بلند آواز سے کرنا مسنون ہے وہاں بلند آواز ہی سے کرنا چاہیے۔

۳۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَدْلُكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۳۸۲۵۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”[لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]“

۳۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ، مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَزْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَزْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا حَازِمُ! أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ».

۳۸۲۶۔ حضرت حازم بن حزمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے حازم! [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] زیادہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔“

۳۸۲۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۷/۵ عن وكيعة، وصححه البوصيري، ورواه عمرو بن ميمون، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۸۴۲، وابن حبان في صحيحه، ح: ۲۳۳۹، وعبد الرحمن بن غنم (أحمد) عن أبي ذر به، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۲۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۲/۴، ح: ۳۵۶۵ من حديث محمد بن معن بن محمد به، وحسنه الحافظ في الإصابة، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

✽ لغوی معنی: دعا لغت میں [دَعَا يَدْعُو] سے مصدر ہے۔ لغت میں اس سے مراد: طلب کرنا، بلانا، پکارنا، مدد چاہنا، درخواست کرنا اور ترغیب دینا ہے مثلاً: [دَعَوْتُ اللَّهَ] ”میں نے اللہ تعالیٰ سے (خیر و برکت کی) درخواست کی۔“ قرآن مجید میں لفظ ”دعا“ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً:

① عبادت کے معنی میں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ (یونس: ۱۰۶) ”اور آپ اللہ کے سوا ان کو مت پکاریں جو نہ آپ کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔“

② مدد طلب کرنے کے لیے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ﴾ (البقرة: ۲۳) ”اور اپنے مددگاروں کو بھی بلاؤ۔“

③ بمعنی سوال کرنے کے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: ۶۰) ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا میں قبول کروں گا۔“

④ ندا، یعنی پکارنے کے لیے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۵۲) ”جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعیل ارشاد کرو گے۔“

⑤ ثنا، یعنی تعریف کے لیے جیسے ارشاد الہی ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ﴾

(بنی اسرائیل ۱۰۱:۱۱) ”تم اس کی شائستگی“ اللہ کے نام سے کرو یا ”رحمن“ کے نام سے۔“

④ قول یعنی بات جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿دَعُواهُمْ فِيهَا مَبْجُوحَاتِ اللّٰهِ﴾ (یونس ۱۰:۱۰)

”ان کا قول اس (جنت) میں ہوگا: اے اللہ تو پاک ہے۔“

✽ اصطلاحی تعریف: مندرجہ بالا نکات سے دعا کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

”خیر و برکت کے حصول اور شر سے پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گزر گزانا اور پکارنا ”دعا“ کہلاتا ہے۔“

✽ دعا کی فضیلت و اہمیت: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ ایسا کارگر کامیاب اور موثر ہتھیار ہے

جسے آپ کسی بھی وقت کسی بھی موقع پر بغیر کسی کی مدد کے چلا سکتے ہیں۔ جب انسان مشکلات و مصائب میں گھر جائے حالات و واقعات اس کے خلاف ہو جائیں دشمن یا مرض کا دباؤ شدید ہو جائے اپنے

پر اے سب ساتھ چھوڑ جائیں عالم اسباب کے تمام اسباب و ذرائع ناکام ہو جائیں جب دنیوی سہارے اور امیدیں دم توڑ جائیں اس وقت اس ہتھیار کی کارکردگی دو چند ہی نہیں بلکہ صد چند ہو جاتی ہیں۔ جب

کوئی پکار سننے والا نہ ہو تب اس ہتھیار کی کامیابی یقینی اور مسلم امر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے دعا کو عبادت قرار دیا ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ پر نظر دوڑائی جائے تو آپ کی حیات طیبہ اس عبادت سے

خوب منور نظر آتی ہے۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک خوشی اور غمی کے مواقع میں صحت و مرض میں کھانے اور پینے کے بعد غم و ہم میں خوشی اور مسرت کے دلکش مواقع پر آندھی اور طوفان میں زلزلوں

اور گرجنوں کے وقت آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ ہمیں اس عبادت کی ترغیب دلاتا نظر آتا ہے کیونکہ جس مالک دو جہاں کی یہ عبادت ہے وہ سچ بخش، مشکل کشا، حاجت روا اور دگرگیر کامل ہے لہذا ارشاد نبوی ہے:

[إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِّيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا] (سنن ابن ماجہ، الدعاء، حدیث: ۳۸۶۵) ”بے شک تمہارا پروردگار بڑا احیا والا اور بخشنے والا ہے جب بندہ اس کے

سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو انھیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔“ بلکہ اس کی شان کریمہ تو یہ ہے کہ جو اس دیر سخاوت سے اعراض کرتا ہے وہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

✽ دعا کی قبولیت کے آداب و شرائط: دعا مومن کا کامیاب ترین ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے

ذریعے سے بہترین نتائج کے حصول کے لیے چند آداب و شرائط ہیں۔ اگر ان کو مد نظر رکھ کر اسے استعمال



کیا جائے تو سو فیصد نتائج کا حصول یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ آداب و شرائط درج ذیل ہیں:

① دعا صرف اور صرف مالک دو جہاں اللہ ذوالجلال والاکرام سے مانگی جائے۔

② پوری دلچسپی، نہایت خضوع و خشوع اور قبولیت کے یقین کامل کے ساتھ دعا مانگی جائے۔

③ دعا مانگنے والے کا لباس اور کھانا پینا حلال کا ہو۔

④ دعا مانگنے وقت قبلہ رخ ہو تو افضل ہے۔

⑤ گناہ پر مبنی اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے۔

⑥ دعا کی قبولیت میں تاخیر پر دعا ترک نہ کرے۔

⑦ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود شریف سے کرے۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور بخشش کی درخواست کرے۔

⑨ قبولیت دعا کے اوقات میں دعا مانگئے، مثلاً: رات کے آخری حصے میں، اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں، فرض نماز کے بعد، جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد، نقلی نماز کے بعد، عید میں، نزول بارش کے وقت اور زمزم پینے سے قبل وغیرہ۔

⑩ رسول مقبول ﷺ سے غیر ثابت شدہ ادعیہ سے پرہیز کیا جائے، مثلاً: دعائے نور، دعائے حبیب، دعائے گنج العرش، دعائے منزل وغیرہ۔

* قبولیت دعا کی مختلف صورتیں: اگر درج بالا آداب کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مانگی گئی خیر و برکت کا حصول دنیا میں نہیں ہوتا تو آدمی مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی مومنوں کے لیے مشعل راہ ہونا چاہیے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِيْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذَا نُكْثِرُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ (مسند

”جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے: ① دعا کے مطابق اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ ② یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ ③ یا دعا کے برابر اس سے کوئی بلا نال دیتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے خزانے بھی بہت زیادہ ہیں۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۴) أَبْوَابُ الدُّعَاءِ (التحفة ۲۶)

دعا سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ باب ۱- دعا کی فضیلت

(التحفة ۱)

۳۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ [قَالَ: «سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ، سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ».

۳۸۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① دعا ایک عبادت ہے کیونکہ اس میں بندہ اللہ کے سامنے اپنے فقر اور عجز کا اظہار کرتا ہے اور اللہ کی عظمت و قدرت کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے اپنی حاجت پوری ہونے کی درخواست کرتا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۲۶۵۳) بتائیں دعا نہ کرنا عبادت سے اعراض ہے اس لیے اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ دعا میں ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۸۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۳۸۲۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۸۲۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [”من لم يسأل الله بغضب عليه، ح: ۳۳۷۳ من حديث أبي المالح به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۲۰۰/۱۰، وقال الحاكم: ۴۹۱/۱: ”هذا حديث صحيح إلا سناد، فإن أبا صالح الخوزي وأبا المالح الفارسي لم يذكرهما بالجرح، إنهما في عداد المجتهولين لقلة الحديث“، ولهذا يدل على تساهل الحاكم * والخوزي لين الحديث، ولحديثه شواهد ضعيفة، انظر الفتح: ۷۹/۱۱ وغيره. ۳۸۲۸- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۷۹ من حديث ذر به، وقال الترمذي ”حسن صحيح“ ح: ۲۹۶۹، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۶، والحاكم: ۴۹۰/۱، ۴۹۱، والذهبي * الأعشى تابعه منصور.

وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُسْعَ الْكِنْدِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ
ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غار: ۶۰].

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے۔“
پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ”اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے
پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا۔“

☀ فائدہ: ① کسی مخلوق سے ایسی چیز کا سوال کرنا جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے اس مخلوق کی عبادت ہے لہذا
شرک ہے۔ وہ مخلوق خواہ بے جان پتھر سورج ستارے درخت وغیرہ ہوں یا کوئی حیوان جن فرشتے ولی یا نبی ان
سے اسباب سے ماوراء طریقے سے کچھ طلب کرنا شرک ہے۔

۳۸۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقُطَّانُ
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ
أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ، سُبْحَانَهُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

۳۸۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ
کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔“

☀ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے
اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحسین حدیث والی
رائے ہی اقرب إلى الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام
أحمد: ۳۶۱/۱۳، والمشكاة للألباني، التحقيق الثاني، رقم: ۲۳۲) ② دعا کے ذریعے سے اللہ کے ہاں
عزت اور رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ③ دوسرے اعمال کے ذریعے سے بھی اللہ کے ہاں بلند مقام حاصل ہوتا
ہے لیکن ان کے ساتھ بھی دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ④ اعمال کی قبولیت کے لیے اللہ سے دعا کی جاتی ہے
اس لیے بھی دعا کو اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب ۲- رسول اللہ ﷺ کی دعا

(التحفة ۲)

۳۸۲۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في فضل الدعاء، ح: ۳۳۷۰ من حديث أبي
داود الطيالسي به، وهو في مسنده، ح: ۲۵۸۲، وقال الترمذي: 'حسن غريب'، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۷،
والحاكم: ۴۹۰/۱، والذهبي، وعلته عن قنادة، تقدم، ح: ۱۷۵.

۳۸۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، [سَنَةِ
إِخْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ]: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،
فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ: قَالَ:
حَدَّثَنَا شَفِيَانُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مِنْهُ
خَمْسِينَ سَنَةً: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ
الْجَمَلِيِّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ قَيْسٍ
الْحَفِيفِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ، فِي دُعَائِهِ: «رَبِّ! أَعْنِي وَلَا تُعِنِّ
عَلَيَّ. وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ
لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى
لِي. وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ! اجْعَلْنِي لَكَ
شَكَارًا. لَكَ ذَكَرًا. لَكَ رَهَابًا. لَكَ مُطِيعًا. إِلَيْكَ مُخِيبًا. إِلَيْكَ
أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ! اقْبَلْ تَوْبَتِي. وَاعْسِلْ
خَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي. وَاهْدِ قَلْبِي.
وَسَدِّدْ لِسَانِي. وَتَبِّتْ حُجَّتِي. وَاسْلُلْ
سَخِيمَةَ قَلْبِي».

۳۸۳۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: [رَبِّ!
أَعْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ..... وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي]
”اے میرے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف
(دشمن کی) مدد نہ فرما۔ اور میری تائید فرما اور میرے
خلاف (دشمن کی) تائید نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر
فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت
دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور جو
مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے
میرے رب! مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا بہت شکر کرنے
والا ہو تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو تجھ سے بہت ڈرنے
والا ہو تیری اطاعت کرنے والا ہو تیرے سامنے
عاجزی کرنے والا ہو تیری طرف ہی رو کر رجوع
کرنے والا (اور توبہ کرنے والا) ہو۔ اے میرے رب!
میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول
کر، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان سیدھی رکھ،
میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ اور میرے دل سے کینہ
نکال دے۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ: قُلْتُ لَوْ كَيْفَ:
أَقُولُهُ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.
ابو الحسن طنافسی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے وکیع رحمہ اللہ سے
کہا: کیا میں وتر میں یہ دعائیں مانگ لیا کروں؟ انھوں
نے فرمایا: ہاں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسنون دعائیں یاد کر کے نمازوں میں پڑھی جائیں۔ نماز کے علاوہ بھی دعا مانگتے ہوئے

۳۸۳۰- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ح: ۱۵۱۰، ۱۵۱۱ من حديث
شفيان الثوري به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۳۵۵۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۱۵، ۲۴۱۶،
والحاكم ۱/۵۱۲، ۵۲۰، والذهبي.

یہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہے۔ ① ہر قسم کی مشکل اور مصیبت میں اللہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اس دعا میں دشمنوں کے خلاف مدد بھی مانگی گئی ہے اور اپنی اخلاقی خامیوں سے نجات اور خوبیوں کے حصول کی درخواست بھی کی گئی ہے اس لیے یہ ایک جامع دعا ہے۔ ② زبان سیدھی ہونے کا مطلب ایسی توفیق کا حصول ہے کہ زبان سے گناہ یا گمراہی کی بات نہ نکلے۔ ③ دلیل قائم رکھنے سے مراد حق کی تبلیغ کے دوران میں صحیح پختہ اور واضح دلائل پیش کرنے کی توفیق بھی ہو سکتی ہے اور قریا قیامت میں حساب کتاب کے موقع پر ایسا جواب دینے کی توفیق بھی جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر گناہ معاف فرما دے اور جنت میں داخل کر دے۔

۳۸۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا. فَقَالَ لَهَا: «مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ» فَرَجَعَتْ. فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: «الَّذِي سَأَلْتَ أَحَبُّ إِلَيْكَ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» فَقَالَ لَهَا عَلِيُّ: قُولِي: لَا. بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. فَقَالَتْ. فَقَالَ: «قُولِي: اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ. أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اِغْضِ عَنَّا الدِّينَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ».

۳۸۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ عطا فرمانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میرے پاس تو غلام یا لونڈی نہیں ہے جو تجھے دے سکوں۔“ وہ واپس چلی گئیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”کیا تجھے وہ چیز پسند ہے جو تو نے مانگی تھی یا وہ جو اس سے بہتر ہے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کہو: نہیں بلکہ وہ چیز (مطلوب ہے) جو اس سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہی جواب دے دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوں کہا کر: اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ..... وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ“ اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے مالک! اے عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! اے تورات انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو اوّل ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ تو آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو باطن (پوشیدہ) ہے، تجھ سے

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

پوشیدہ تر کچھ نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما اور فقر سے (نجات دے کر) ہمیں غنی کر دے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر دنیا کے مال سے بہتر ہے۔ ② اللہ تعالیٰ اول و آخر ہے۔ وقت مخلوقات پر اثر انداز ہوتا ہے، خالق پر نہیں، اس کے لیے سب زمانے برابر ہیں۔ ③ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و بالا اور سب پر غالب ہے، اور اس کی قدرت مخلوق کے ہر ذرے پر محیط ہے اور علم و قدرت کے لحاظ سے وہ سب سے قریب ہے۔ ④ اللہ تعالیٰ سے اس کی صفات کے دینے سے دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ فقر و غنا اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہذا قرض و فقر سے نجات کے لیے مسنون دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

۳۸۳۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ لِهٰذِیْ وَالتَّقٰی وَالتَّوْقٰی] ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ پاک دامن اور استغنا کا سوال کرتا ہوں۔“

٣٨٣٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدُّورِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:
«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى [وَالْتَقَى]
وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى».

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ ② یہ دعا کئی طرح کے شرور سے حفاظت کا سوال ہے۔ ہدایت گراہی سے، تقویٰ گناہ سے، عفاف و عفت غیر شریفانہ عادتوں اور بے حیائی سے، غنائے قلب طبع اور بخل سے اور غنائے ظاہری و دنیوی ضروریات کے لیے کسی کے سامنے وسیع سوال دراز کرنے سے حفاظت کا باعث ہے۔

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ! اِنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلَّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ ”اے اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے

٣٨٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! انْفَعْنِي
بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَعَلَّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي. وَزِدْنِي

عِلْمًا . وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ . وَأَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۝

اس سے مجھے فائدہ دے اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے
فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں
اللہ کی تعریف ہے اور میں آگ کے عذاب سے اللہ کی
پناہ کا طالب ہوں۔“

☀ فائدہ: یہ حدیث مقدمہ کے باب ۲۳ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۵۱۔

۳۸۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:
«اللَّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ» فَقَالَ
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ
آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ. فَقَالَ:
«إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ
الرَّحْمَنِ، عَزَّ وَجَلَّ، يُقَلِّبُهَا».

۳۸۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ کثرت سے فرمایا کرتے تھے:
[اللَّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ] ”اے اللہ!
میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“ ایک آدمی نے کہا:
اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں
(گمراہ ہونے کا) خطرہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان
لا چکے ہیں اور جو کچھ (ایمان و عمل کے احکام) آپ
لائے ہیں ان کو سچ مانتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دل
رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انھیں تبدیل کرتا
رہتا ہے۔“



وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ.
امام اعمش رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے دو
انگلیوں سے اشارہ کیا۔

☀ فوائد و مسائل: ① ہدایت مل جانے پر اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
② موجودہ دور میں نئے نئے فتنے سامنے آرہے ہیں۔ باطل کو مزین کر کے پیش کیا جا رہا ہے قرآن و حدیث کی
نصوص کو غلط تاویل کے ذریعے سے غلط موقف کی تائید میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں نہ صرف عوام کو
بلکہ علماء کو بھی اللہ سے مدد مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ③ ہدایت و ضلالت اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہذا ہدایت

۳۸۳۴- [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۸۳ عن الأعمش عن يزيد الرقاشي، وأبي سفيان عن
أنس به، وقال الترمذي، ح: ۲۶۴۰ "حسن صحيح"، وله شواهد، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۳۵۲۲ بإسناد
حسن عن أم سلمة به نحو المعنى، وقال: "هذا حديث حسن".

کی درخواست اسی سے کرنی چاہیے۔ ⑤ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیوں وغیرہ کے جوا الفاظ آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان کی حقیقت سے صرف اللہ ہی باخبر ہے۔

۳۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْمَاصِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : عَلَّمَنِي دُعَاءً أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي . قَالَ : «قُلْ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ» [اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت فرما۔ بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز میں سلام سے پہلے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں۔ ② گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ دعائے مغفرت کے لیے ضروری نہیں کہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

۳۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَى عَصَا . فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا . فَقَالَ : «لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ يُعْظَمَانِهَا»

۳۸۳۶۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہم نے آپ کو دیکھا تو (احتراماً) کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ”اس طرح نہ کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔“ ہم نے کہا: اے اللہ

۳۸۳۵۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ح: ۸۳۴ من حديث الليث به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، ح: ۴۸/۲۷۰۵ عن ابن رُمح به.

۳۸۳۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك، ح: ۵۲۳۰ من حديث مسعر به، أبو مرزوق، لين، وبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره.

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ».

کے رسول! آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ» [اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحمت فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری دعا کی قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات دے اور ہمارے سارے کام سنوار دے۔]

قَالَ: فَكَانَ أَحَبَّيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟»
ہم نے مزید دعا کے لیے خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہارے لیے سب کچھ جمع نہیں کر دیا؟“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں لکھا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد صحیح مسلم میں ہیں۔ مذکورہ روایت کی سند ہی بحث اور دیگر شواہد کی تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۱۸-۵۱۵/۳۶)

۳۸۳۷- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمُضَرِّيُّ: أَنَّ بَنَّا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ» [اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔]

🌞 فائدہ: اس میں علم پر عمل کی توفیق، تقویٰ اور قناعت کی دعا ہے اور دعا کی قبولیت کی درخواست بھی۔ مومن کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے اچھی امیدیں رکھنی چاہئیں۔

(المعجم ۳) - بَابُ مَا تَعَوَّذُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
باب: ۳۔ رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے (النحفة ۳)

۳۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ. وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغُلِيِّ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ النَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَعْرَمِ».

۳۸۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ..... وَالْمَأْثَمِ وَالْمَعْرَمِ» ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (جہنم کی) آگ کی آزمائش اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے، قبری آزمائش اور قبر کے عذاب سے، دولت کی آزمائش کے شر سے اور مفلسی کی آزمائش کے شر سے اور مسیح دجال کی آزمائش کے شر سے۔ اے اللہ! میری غلطیوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی سے، انتہائی بڑھاپے سے، گناہ اور تاوان سے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم کی آزمائش اور قبر کی آزمائش سے مراد وہ گناہ ہیں جو جہنم میں لے جاتے ہیں یا عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں۔ ② دولت کا فتنہ یہ ہے کہ انسان مغرور ہو کر ظلم کرنے لگے یا حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرے یا مال کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے۔ ایسا شخص اس آزمائش میں ناکام ہوا جو اللہ نے دولت

دے کر کی۔ ⑤ مفلسی کا قتلہ اور آزمائش یہ ہے کہ انسان روزی کمانے کے حرام طریقے اختیار کرے یا دل میں اللہ پر ناراض ہو یا زبان سے اللہ کا شکوہ کرے۔ ایسا شخص مفلسی کے امتحان میں ناکام ہے۔ ⑥ مسیح و جال ایک خاص شخص ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جو شخص اس کا ساتھ دے گا اسے دنیا کے مال کی فراوانی اور راحت حاصل ہوگی، جو اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کرے گا اس پر مصیبتیں آئیں گی اور مال و دولت سے محروم ہو جائے گا۔ بہت سے لوگ دولت کے لالچ میں یا مفلسی کے ڈر سے اس کے ساتھی بن جائیں گے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بہت سے لوگ اس کے عجیب و غریب شعبدے دیکھ کر اس کے دعوے کو سچ مان لیں گے اس لیے نبی ﷺ نے تفصیل سے اس کے بارے میں بیان کیا ہے تاکہ مومن اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں۔ آخر کار وہ سچے مسیح، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں فلسطین کے ملک میں لٹ کے مقام پر قتل ہوگا۔ ⑦ غلطیوں اور گناہوں کا تعلق جہنم کی آگ سے ہے اس لیے انھیں آگ سے تشبیہ دے کر پانی اور برف سے دھونے کی دعا کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دل کو گناہوں سے پاک صاف کر کے اطمینان اور سکینت کی مشغول عطا فرما دے۔ ⑧ سستی انسان کو بہت سی نیکیوں اور دنیا و آخرت کے فوائد سے محروم کر دیتی ہے۔ مومن کو نیکی کے معاملے میں ہوشیار ہونا چاہیے۔ ⑨ انتہائی بڑھاپے سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جب انسان دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ہر قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لیے وہ پہلے کی طرح نیکیاں نہیں کر سکتا۔ ⑩ نادان سے مراد کسی ایسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو ناگوار اور مشکل ہو مثلاً: غیر ارادی طور پر کسی کا نقصان ہو جائے اور وہ نقصان پورا کرنا پڑے یا غیر ارادی طور پر قتل ہو جائے جس کا خون بہا دینا پڑے یا کسی جرم کا ارتکاب ہو جائے اور اس کا جرمانہ ادا کرنا پڑے۔ دعا میں ایسی تمام صورتوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔



۳۸۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 ۳۸۳۹ - حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا، جو آپ پالتے رہے ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ] "اے اللہ! میں اس عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیا اور اس عمل کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔"

🌞 **فائدہ:** غلطی دو طرح کی ہوتی ہے: ایک یہ کہ جو کام نہیں کرنا چاہیے تھا وہ کر دیا دوسرے یہ کہ جو کام کرنا چاہیے تھا وہ نہیں کیا۔ دونوں طرح کی غلطی کے دنیوی نقصانات بھی ہوتے ہیں اور اخروی نقصانات بھی۔ اس دعا میں دونوں طرح کی غلطیوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

۳۸۴۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ..... مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ] ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ کا طالب ہوں، اور صبح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۴۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَلِيمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يَعَلِّمُنَا الشُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

🌞 **فوائد و مسائل:** ① مسنون دعائیں کوشش اور اہتمام سے سیکھنا اور سکھانا ضروری ہیں۔ ② قبر کا عذاب حق ہے۔ اس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اور ان تمام کاموں سے اجتناب ضروری ہے جو عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں مثلاً: ایک شخص کی بات دوسرے کو بتا کر ان میں لڑائی کرادی یا یا جسم اور لباس کو پیسہ شاپ کے چھینٹوں سے بچانے کے لیے مناسب احتیاط نہ کرنا وغیرہ۔

۳۸۴۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بستر پر نہ پایا، چنانچہ میں نے (اندھیرے میں ٹٹول کر) تلاش کیا تو میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے ٹکڑوں پر پڑا جو کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز کی جگہ میں (سر بسجود) تھے اور

۳۸۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، مِنْ فِرَاشِهِ. فَأَلْتَمَسْتُهُ. فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى

۳۸۴۰- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۹۴ عن إبراهيم بن المنذر به، وحنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۴۱- أخرجه مسلم، الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود؟ ح: ۲۲۲ / ۴۸۶ عن ابن أبي شيبة به.

بَطْنٍ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. وَهُمَا مَنُصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمُعَافَاتِكَ عَنْ عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

فرما رہے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي..... أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ» اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری پوری طرح تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز تہجد بڑا افضل عمل ہے کیونکہ اس میں اللہ کے سامنے عجز و انکسار کا زیادہ اظہار ہو سکتا ہے۔ ② سجدہ نماز کا اہم رکن ہے لہذا نقلی نماز میں سجدے کی حالت میں خوب دعا مانگنی چاہیے۔ ③ اللہ کی صفات کا ذکر کر کے پناہ مانگنا درست ہے کیونکہ وہ اللہ سے پناہ مانگنے میں شامل ہے۔ ④ ”تجھ سے تیری پناہ“ کا مطلب یہ ہے کہ تیرے عتاب اور غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ صرف تو ہی رحمت کر کے معاف کر دے تو میں تیرے عذاب سے بچ سکتا ہوں۔ ⑤ انسان اللہ کی تعریف کا محاذ کرنے سے عاجز ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا بھی اس کی عظمت کا اعتراف ہے۔

۳۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنِ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ. وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ».

۳۸۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فقر“ قلت“ ظلم کرنے اور مظلوم ہونے سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

🌞 فائدہ: ان چیزوں سے پناہ مانگنے کے لیے اس طرح دعا کریں: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ»

۳۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۴۲۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، ح: ۵۴۶۳، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶ من حديث الأوزاعي به، وصححه الحاكم ۱/ ۵۳۱، والذهبي، وله شاهد عند النسائي، وابن حبان، ح: ۲۴۴۳، والحاكم ۱/ ۵۴۱.

۳۸۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة ۹/ ۱۲۲، ۱۰/ ۱۸۵ عن وكيع به، وصححه البوصيري، وحنه الهيثمي في المجمع ۲/ ۱۸۲، وله شاهد، قال الهيثمي ۱۰/ ۱۸۲، "رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن".

۳۴- أبواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

وَكَيْعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِيرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے نفع بخش علم مانگو اور فائدہ نہ دینے والے علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

فائدہ: اس مقصد کے لیے اس طرح دعا کریں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ] ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا (یا مانگتی) ہوں اور فائدہ نہ دینے والے علم سے تیری پناہ مانگتا (یا مانگتی) ہوں۔“

۳۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أُنَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّدُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرَادَ ذَلِكَ الْعُمَرُ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

۳۸۴۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بزدلی، بخل، انتہائی بڑھاپے اور لاچارگی کی عمر عذاب قبر اور سینے کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

قَالَ وَكَيْعٌ: يَفْخِي الرَّجُلُ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهَا.

امام وکیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سینے (اور دل) کے فتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی فتنے میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اور اس نے اللہ سے (بچنے کے لیے) اس سے معافی نہ مانگی ہو۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کا ایک شاہد الفاظ کے قوی سے اختلاف کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ میں صحیح سند سے مروی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سندا ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲/۲۹۱۶۹۰ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، حدیث: ۳۸۴۴)

(المعجم ۴) - بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ باب: ۴- جامع دعائیں

(التحفة ۴)

۳۸۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ۱۵۳۹ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۵، والحاكم: ۱/۵۳۰ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * أبوإسحاق عنمن، وله طرق، كلها ضعيفة، وله شاهد عند ابن خزيمة، ح: ۷۴۶ وغيره بمنن آخر باختلاف يسير، وإسناده صحيح.

۳۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا مَالِكٍ، سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي» وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الْإِصْبَاعَ: «فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ».

۳۸۴۵۔ حضرت طارق بن اسلم اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا جب کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اس طرح کہ: [اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي] ”یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“ اور نبی ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیاں اکٹھی کیں (چار کا اشارہ کیا) اور فرمایا: ”یہ کلمات تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی بھلائیاں) سمیٹے ہوئے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دنیا میں اگر کسی کو بیماری اور مصیبت سے عافیت اور کھلا رزق مل گیا تو گویا اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں اور آخرت میں اگر گناہ معاف ہو گئے تو گویا آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔ رحمت الہی چیز ہے جس پر دنیا اور آخرت کی سب نعمتوں کا دار و مدار ہے۔ اس لحاظ سے یہ انتہائی جامع دعا ہے۔ ② اشارہ کرنے سے بات اچھی طرح سمجھ میں آتی اور ذہن نشین ہوتی ہے۔

۳۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عِلِمْتُ

۳۸۴۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ دعا سکھائی: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرًا] ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی (یاد دنیا کی اور آخرت کی) وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے

۳۸۴۵۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۷/۳۴، ۳۶ من حديث أبي مالك به.

۳۸۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۶، ۱۴۷ عن عفان به، ورواه شعبه، أحمد: ۱۴۶/۶، ۱۴۷، والحريري، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۳۹ عن جبر به *** وأم كلثوم ثقة كما في التقريب.

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَاسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ، قَضِيَّتِهِ لِي، خَيْرًا».

شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے مانگی ہے۔ اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے۔ اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے بہتر (یا خیر کا باعث) بنا دے۔“

🌟 **فوائد و مسائل:** ① یہ دعا ایسی جامع دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی بھلائی شامل ہے۔ اور دنیا و آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی تکلیف، مصیبت، شر اور پریشانی سے پناہ کی دعا موجود ہے۔ ② اس میں ہر نیکی کی توفیق اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت کی دعا ہے۔ ③ اس میں ہدایت کی دعا اور گمراہی سے بچاؤ کی دعا بھی ہے۔ ④ اس میں قوی اور عملی دونوں طرح کی نیکیوں کی توفیق اور دونوں طرح کی غلطیوں اور گناہوں سے حفاظت کی دعا ہے۔ ⑤ اس میں اللہ کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق کی دعا ہے اور رضا بالقضا کی توفیق مل جانا بڑی سعادت ہے۔

۳۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ”تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟“ اس نے کہا: میں تشہد (التحیات) پڑھتا ہوں، پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور

۳۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِرَجُلٍ: «مَا تَقُولُ فِي

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ معافی اور عافیت کی دعاؤں کا بیان

الصَّلَاةُ؟ قَالَ: اَتَتَّهَدُّ ثُمَّ اَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ، (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے آپ جیسی یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جیسی کنگناہٹ نہ دے گا، وَلَا دَنْدَنَةً مُعَاذٍ. قَالَ: «حَوْلَهُمَا تُدْنِيْنُ»۔

کے بارے میں کنگناہٹے (سوال کرتے) ہیں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے دنیا اور آخرت کی ضرورت کی کوئی بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن اور حدیث کی کوئی مناسب دعا پڑھی جا سکتی ہے۔ ② استاد یا عالم کو اپنے شاگردوں اور مقتدیوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے تاکہ ان کی رہنمائی ان کے حالات اور ضرورت کے مطابق کی جاسکے۔ ③ اگر مقتدی کبھی بے تکلفی کا لہجہ اختیار کرے تو عالم کو برا نہیں منانا چاہیے۔ ④ جنت کا حصول اور جہنم سے بچاؤ عبادات کا اہم ترین مقصد ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری لمبی چوڑی دعاؤں کا مقصد بھی یہی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے سنن ابن ماجہ کی حدیث: ۹۱۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

(المعجم ۵) - بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ معافی اور عافیت کی دعا

۳۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلِّ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلِّ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ،

۳۸۴۸ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔“ پھر وہ آدمی آپ کے پاس دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔“ پھر وہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے

۳۸۴۸۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافة]، ح: ۳۵۱۲ من حديث سلمة بن وردان به، وقال: "حسن غريب" * وسلمة ضعيف كما في التقريب وغيره.

فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ جب تجھے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مل جائے گی تو یقیناً تو کامیاب ہو جائے گا۔“

فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ».

۳۸۴۹- حضرت اوسط بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: گزشتہ سال رسول اللہ ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں میں کھڑا ہوں۔ پھر (یہ کہہ کر) ابوبکر اشکبار ہو گئے۔ (اور فرمایا:) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بیچ اختیار کرو وہ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (بیچ اور نیکی اور انھیں اختیار کرنے والے) جنت میں ہوں گے۔ اور جھوٹ سے بیچ کر رہو وہ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (جھوٹ اور گناہ اور انھیں اختیار کرنے والے) جہنم میں ہوں گے۔ اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ کسی کو یقین (اور ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

۳۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ [ابْنِ إِسْمَاعِيلَ] الْبَحْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي مَقَامِي هَذَا، عَامَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ. فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ. وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ. وَهُمَا فِي النَّارِ. وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ. فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتَ أَحَدٌ، بَعْدَ الْيَقِينِ، خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ. وَلَا تَحَاسَدُوا. وَلَا تَبَاغَضُوا. وَلَا تَقَاطَعُوا. وَلَا تَدَابَرُوا. وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

نور و مساکل: ① ہر نیکی کا بیج سے تعلق ہے اس لیے بیج پر قائم رہنے والے اور ہمیشہ بیج بولنے والے کو ہر نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ ② گناہ کا تعلق جھوٹ سے ہے اس لیے جھوٹ بولنے والے سے کسی بھی گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ ہمیشہ بیج بولنے والا اور جھوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرنے والا جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص

جسٹ کو عادی ہو وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہوگا۔ ④ ایمان سب سے بڑی روحانی نعمت ہے اور عافیت سب سے بڑی دنیاوی نعمت ہے لہذا اللہ سے ان کی دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ حسد کا مطلب ہے کسی کی نعمت چھین جانے کی خواہش رکھنا۔ کافروں کی شکست اور ذلت کی خواہش رکھنا حسد نہیں۔ یہ چیز ان کے لیے اس لحاظ سے نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے وہ اسلام کی طرف مائل ہو سکتے ہیں اور انھیں ہدایت نصیب ہو سکتی ہے۔ ⑥ مسلمانوں کا معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراض رہنا اچھا نہیں البتہ کفر، شرک اور بدعت وغیرہ کی بنا پر نفرت رکھنا درست ہے۔ ⑦ قطع تعلقی خاص طور پر رشتہ داروں کے درمیان تعلقات کا منقطع رہنا نامناسب ہے البتہ کسی شرعی سبب سے ناراض جائز ہے بالخصوص جب یہ امید ہو کہ ناراضی کے اظہار کا اچھا اثر ہوگا اور غلطی کرنے والا اپنی اصلاح کر لے گا۔ ⑧ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ آپس میں قیلے پراوری علاقے زبان اور پارٹی کی بنیاد پر لڑائی جھگڑا اسلام کے خلاف ہے بلکہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔

۳۸۵۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَارَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَا أَدْعُو؟ قَالَ : «تَقُولِينَ : اَللَّهُمَّ ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي» .

۳۸۵۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا: ”یوں کہنا: اَللَّهُمَّ ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ [اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جن راتوں میں شب قدر ہونے کا امکان ہوتا ہے ان میں زیادہ دعا کرنی چاہیے۔ ② بندے کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ کی بارگاہ سے معافی کا حصول ہے۔

۳۸۵۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا مِنْ

۳۸۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جو بھی دعا مانگا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہوتی: اَللَّهُمَّ ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَاْفَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ [اے اللہ! میں تجھ

۳۸۵۰- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافة]، ح: ۳۵۱۳ من حديث كهمس به، وقال: "حسن صحيح".

۳۸۵۱- [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * قتادة عنعن، تقدم، ح: ۱۷۵، وفي السند اختلاف، وله شاهد معنوي في مجمع الزوائد: ۱۷۰/۸، وقال: "رواه البزار ورجاله رجال الصحيح".

سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنْ - اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - .

باب: ۲- دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے

(المعجم ۶) - بَاب: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ (التحفة ۶)

۳۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عادی کی ہم نسب شخصیت (حضرت ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔“

۳۸۵۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَأَخَا عَادٍ».

باب: ۷- بندے کی دعا تاج قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے

(المعجم ۷) - بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ (التحفة ۷)

۳۸۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ جلد بازی کس طرح کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کہتا ہے: میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے میری دعا قبول نہیں کی۔“

۳۸۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ» قِيلَ: وَكَيْفَ يُعْجَلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: يَقُولُ: قَدْ

۳۸۵۲- [إسناده ضعيف] أخرجه السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ص: ۱۰۸ من حديث سفیان الثوري عن أبي إسحاق الشيباني به، وصححه البوصيري، وفيه عنقه سفیان، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد مرسل ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۲۲۰/۱۰، ومسلم في صحيحه، ح: ۱۷۲/۲۳۸۰، الفضائل، عن أبي بن كعب رفعه: "رحمة الله علينا وعلى أضي كذا"، والأخ هو موسى عليه الصلاة والسلام.

۳۸۵۳- أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يستجاب للعبد ما لم يعجل... الخ، ح: ۶۳۴۰، ومسلم، الذكر والدعاء، باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، ح: ۲۷۳۵/۹۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۱/۲۱۳.

دَعَوْتُ اللَّهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللَّهُ لِي».

☀️ فوائد و مسائل: ① دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو تو دعا کرتے رہنا چاہیے۔ ممکن ہے اس تاخیر میں بندے کے لیے بہتری ہو۔ ② دعا مانگنا بہت بڑی نیکی اور عبادت ہے لہذا اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر بندے کو اس کی مطلوبہ چیز نہ دے تو بار بار دعا کرنے سے دعا کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ خود ایک انعام ہے۔

(المعجم ۸) - بَاب : لَا يَقُولُ الرَّجُلُ : يَا اللَّهُ! اِغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ (النسفة ۸)
باب ۸۔ یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے

۳۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دُرَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ! اَغْفِرْ لِي، اِنْ شِئْتَ. وَلَيُعْزِمَ فِي الْمَسْأَلَةِ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ».

۳۸۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے: یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اسے چاہیے کہ پختہ امید کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اپنی حاجت طلب کرنی چاہیے۔ ② یہ کہنا کہ ”اگر تو چاہے“ اللہ کے شایان شان نہیں اس لیے ناپسندیدہ ہے کیونکہ سب کچھ دینے والا تو وہی ایک ہے اس سے تو اس عزم کے ساتھ مانگنا چاہیے کہ اگر تو میری دعا قبول نہیں کرے گا تو میرا تو تیرے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے میں تیرا درجہ چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ بہر حال ایسے الفاظ ناپسندیدہ ہیں جن میں یقین کی بجائے مایوسی کا اظہار ہو۔ ③ یہ دعا کرنا درست ہے کہ اگر فلاں چیز میرے لیے بہتر ہے تو مجھے عطا فرما دے ورنہ وہ چیز عطا فرما دے جو میرے لیے بہتر ہو۔ دعائے استسارہ میں یہی دعا کی جاتی ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ
باب ۹۔ اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)
(النسفة ۹)

۳۸۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى

۳۸۵۵۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۸۵۴۔ [صحیح] أخرجه مالك: ۲۱۳/۱ عن أبي الزناد به، ومن طريقه أخرجه البخاري، الدعوات، ح: ۶۳۳۹، وللحديث طرق أخرى.

۳۸۵۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۹۶ من حديث عيسى به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۴۷۸.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاللَّهُ كُتْمٌ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ”تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔“ اور سورہ آل عمران کے شروع میں (یعنی ﴿اللَّهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾

ابن یونس، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ سَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاللَّهُ كُتْمٌ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ۱۶۳] وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ».

۳۸۵۶۔ حضرت قاسم بن عبد الرحمن دمشقی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) جس کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے تین سورتوں میں ہے: سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ طہ میں۔

۳۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي سُورَةِ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانِ وَطِهٍ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا روایت اپنے استاد عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی رحمہ اللہ سے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے مرفوع بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدَّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِيسَى بْنِ مُوسَى. فَقَدَّحَنِي أَنَّهُ سَمِعَ غَبْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

🌞 **نوٹ و مسائل:** ① اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے بارے میں امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے متعدد احادیث بیان کی ہیں کہ اس نام کے واسطے سے کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ② دعا کی قبولیت میں مسنون دعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے والے کی قلبی کیفیت کا بہت زیادہ دخل ہے۔ جس قدر اللہ سے امید ہو اس کے آگے غرور و تکبر کا اظہار اور اس پر توکل زیادہ ہو اور جس قدر دعا کے دوسرے آداب کو زیادہ ملحوظ رکھا جائے قبولیت کا امکان اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو مثلاً: رزق حرام بے توجہی سے دعا جو صرف زبان سے ادا ہوتی ہے دل متوجہ نہیں ہوتا اللہ کی حمد و ثناء اور

نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنا وغیرہ اس صورت میں اسم اعظم کی وہ برکات ظاہر نہیں ہوتیں جن کی اس سے امید رکھی جاتی ہے۔ ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسم اعظم کے تعین میں چودہ اقوال ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۲۶۸/۱۱: ۲۶۹) حدیث: (۶۳۱۰) اسم اعظم والی جو آیات و ادعیہ مختلف احادیث میں ذکر کی گئی ہیں ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ) ہی اسم اعظم ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۸۵۷- حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ أَحَدٌ» "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اللہ ہے، کیلا ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے وسیلے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے جب اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔"



🌞 فوائد و مسائل: ① اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سورہ اخلاص میں ذکر کردہ صفات ہیں جو توحید کا جامع بیان ہونے کی وجہ سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے مفہوم پر بھی مشتمل ہیں۔ ② اللہ کے اسماء و صفات کے واسطے سے دعا کرنا قبولیت کا سبب ہے۔ ③ مخلوقات کے واسطے اور وسیلے سے سوال کرنا قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت نہیں لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۵۸- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت

وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو خَزِيمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ

۳۸۵۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۹۳ من حديث مالك بن مَعْوَلٍ به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۴۷۵، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۵۰۴، ووافقه الذهبي.

۳۸۵۸- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳ عن وكيع به، وللحديث شواهد.

سیرین، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. يَدْبِعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ: «لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ..... ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [”اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تعریف صرف تیرے لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔ جلال و عزت والا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے واسطے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“

۳۸۵۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: [اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ..... فَرَجَتْ] ”یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس طاہر طیب برکت والے اور تجھے سب سے پیارے نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے جب تجھ سے دعا کی جائے تو تو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو تو عطا فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحمت فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جائے تو تو پریشانی دور کرتا (اور مشکل کشائی فرماتا) ہے۔“

(بعد میں) ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّدِيقُ لَا نَبِيَّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقْفِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَرَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَبْتَ. وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ. وَإِذَا اسْتُغْرِجَتْ بِهِ رَحِمَتْ. وَإِذَا اسْتُغْرِجَتْ بِهِ فَرَجَتْ».

قَالَتْ: وَقَالَ، ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ

”اے عائشہ! تجھے پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نام بتا دیا ہے جس کے واسطے سے جب اسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بھی سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! وہ تیرے لیے مناسب نہیں۔“ انھوں نے کہا: میں کچھ دیر ایک طرف بیٹھی رہی پھر میں اٹھی اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دے کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہ بات تمھارے لیے مناسب نہیں کہ میں تمھیں وہ سکھاؤں۔ تمھارے لیے مناسب نہیں کہ اس کے وسیلے سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اٹھ کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے کہا: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ..... وَتَرَحَّمَنِي] ”یا اللہ! میں تجھے اللہ کہتی ہوں میں تجھے رحمان کے نام سے پکارتی ہوں میں تجھے برّ رحیم پکارتی ہوں میں تجھے تیرے تمام بہترین ناموں کا واسطہ دیتی ہوں جو نام مجھے معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں (ان سب ناموں کا واسطہ دے کر دعا کرتی ہوں) کہ میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحمت فرمادے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ خوب بنے اور فرمایا: ”وہ انھی ناموں میں ہے جن کے وسیلے سے تو نے دعا کی ہے۔“

عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الْإِسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟ قَالَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ، يَا عَائِشَةُ!» قَالَتْ: فَتَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً. ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ، يَا عَائِشَةُ! أَنْ أَعْلَمَكَ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَ بِي شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا». قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ. ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ. وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ. وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ. وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرَحَّمَنِي. قَالَتْ: فَاسْتَضَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا».



۳۸۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے تانوںے، یعنی ایک کم
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. سونام ہیں، جو انھیں شمار کرے گا، جنت میں داخل
 مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». ہو جائے گا۔“

☀ فائدہ: شمار کرنے کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے مثلاً: اللہ سے دعا کرتے وقت سب نام لیے جائیں یا
 ان ناموں کے مطابق عملی زندگی اختیار کی جائے مثلاً: اللہ کا نام ”رزاق“ ہے تو بندے کو چاہیے کہ رزق کے لیے
 اسی پر اعتماد کرے اور رزق حلال پر اکتفا کرے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان رکھنا مراد
 ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۱۱/۲۷۰)

۳۸۶۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۸۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے تانوںے، یعنی
 أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ایک کم سونام ہیں۔ وہ اکیلا ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا
 مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ہے۔ جو شخص انھیں یاد کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔ وہ
 الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ یہ ہیں: [اللَّهُ] ”معبود“ [الْوَاحِدُ] ”ایک“ [الصَّمَدُ]
 قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. مِائَةً إِلَّا ”بے نیاز“ [الْأَوَّلُ] ”سب سے پہلے موجود“ [الْآخِرُ]
 وَاحِدًا. إِنَّهُ وَثَرٌ يُجِبُ الْوَثْرَ. مَنْ حَفِظَهَا ”سب کے بعد رہنے والا“ [الظَّاهِرُ] ”اپنی قدرتوں
 دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَهِيَ: اللَّهُ، الْوَاحِدُ، کے لحاظ سے ظاہر“ [الْبَاطِنُ] ”اپنی حقیقت کے لحاظ
 الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، سے پوشیدہ“ [الْخَالِقُ] ”پیدا کرنے والا“ [الْبَارِئُ]
 الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمَصْوَرُ ”بنانے والا“ ”صورتیں بنانے والا“
 الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، [الْمَلِكُ] ”بادشاہ“ [الْحَقُّ] ”سچا“ [السَّلَامُ]

۳۸۶۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵۰۳/۲ من حديث محمد بن عمرو به، وتابعه الزهري في تاريخ بغداد: ۳۳۷/۸،
 وله طرق كثيرة.

۳۸۶۱- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الملك الصنعاني، وهو لين الحديث كما في التقريب،
 وأخرجه الترمذي، ح: ۳۵۰۷ من طريق آخر عن أبي الزناد عن الأعرج به بزيادة ونقصان وتقديم وتأخير،
 وقال: "غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۴، وإسناده ضعيف من أجل الوليد بن مسلم، لأنه لم يصرح بالسماع
 المسلسل، انظر، ح: ۲۵۵.

الْمُهَيِّمِينَ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُّ، الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْجَمِيلُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْقَرِيبُ، الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ، الْوَدُودُ، الشَّكُورُ، الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ، الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفْوُ، الْعَفُورُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ، الْمُجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ، الْبُرْهَانُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ، الشَّدِيدُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، الْبَاقِي، الْوَاقِي، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُعِزُّ، الْمُدِلُّ، الْمُقْسِطُ، الرَّزَّاقُ، ذُو الْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَائِمُ، الدَّائِمُ، الْحَافِظُ، الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ، الْمُعْطِي، الْمُجِيبُ، الْمُبِيتُ، الْمَانِعُ، الْجَامِعُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ، الْعَالَمُ، الصَّادِقُ، الثَّوَرُ، الْمُنِيرُ، النَّامُ، الْقَدِيمُ، الْوَبُورُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

”سلاستی والا“ [الْمُؤْمِنُ] ”امن دینے والا“ [الْمُهَيِّمِينَ] ”تمہیں“ [الْعَزِيزُ] ”غالب“ [الْجَبَّارُ] ”زبردست یا کسی پوری کرنے والا“ [الْمُتَكَبِّرُ] ”اپنی عظمت کا اظہار کرنے والا“ [الرَّحْمَنُ] ”انتہائی رحم کرنے والا“ [الرَّحِيمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“ [اللَّطِيفُ] ”باریک بین“ [الْخَبِيرُ] ”ہمیشہ باخبر“ [السَّمِيعُ] ”خوب سننے والا“ [الْبَصِيرُ] ”خوب دیکھنے والا“ [الْعَلِيمُ] ”خوب جاننے والا“ [الْعَظِيمُ] ”خوب عظمت والا“ [الْبَارُّ] ”احسان کرنے والا“ [الْمُتَعَالِ] ”بلند“ [الْجَلِيلُ] ”جاہ و جلال والا“ [الْحَمِيلُ] ”صاحب جمال“ [الْحَيُّ] ”زندہ“ [الْقَيُّومُ] ”قائم رہنے اور قائم رکھنے والا“ [الْقَادِرُ] ”سب کچھ کر سکتے والا“ [الْقَاهِرُ] ”غالب“ [الْعَلِيُّ] ”بہت بلند“ [الْحَكِيمُ] ”خوب حکمتوں والا“ [الْقَرِيبُ] ”علم و قدرت کے لحاظ سے مخلوق سے انتہائی قریب“ [الْمُجِيبُ] ”قبول کرنے والا“ [الْغَنِيُّ] ”بے پروا“ جو کسی کا محتاج نہیں“ [الْوَهَّابُ] ”بہت کچھ دینے والا“ [الْوَدُودُ] ”بہت زیادہ محبت رکھنے والا“ [الْمُحِبُّ] ”محبوب“ [الشَّكُورُ] ”نہایت قدردان“ [الْمَاجِدُ] ”بزرگی والا“ [الْوَاجِدُ] ”ایسا غنی جو کبھی مفلس و محتاج نہ ہو“ [الْوَالِي] ”مالک و مختار“ [الرَّاشِدُ] ”ہدایت دینے والا“ [الْعَفْوُ] ”بہت زیادہ معاف کرنے والا“ [الْعَفُورُ] ”بہت گناہ بخشنے والا“ [الْحَلِيمُ] ”ہمیشہ درگزر کرنے والا“ [الْكَرِيمُ] ”بے انتہائی ہر قسم کی صفات کمال سے مہف“ [التَّوَّابُ] ”بہت زیادہ توبہ

قبول کرنے والا“ [الْزَبُّ] ”ماک‘ پالنے والا“
 [الْمَجِيدُ] ”دائم بزرگی والا“ [الْوَلِيُّ] ”مددگار“
 [الشَّهِيدُ] ”گواہی دینے والا ناظر“ [الْمُبِينُ] ”واضح
 کرنے والا“ [الْبَرَّهَانُ] ”دلیل“ [الرَّوُوفُ] ”بہت
 شفقت کرنے والا“ [الرَّحِيمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“
 [الْمُبْدِي] ”پہلی بار پیدا کرنے والا“ [الْمُعِيدُ]
 ”دوبارہ پیدا کرنے والا“ [الْبَاعِثُ] ”قبروں سے
 اٹھانے والا“ [الْوَارِثُ] ”وارث“ (باقی رہنے والا)
 [الْقَوِيُّ] ”بہت زیادہ قوت والا“ [الشَّدِيدُ] ”تختی
 کرنے والا“ [الْصَّارُ] ”نقصان کا اختیار رکھنے والا“
 [النَّافِعُ] ”نفع پہنچانے والا“ [الْبَاقِي] ”ہمیشہ باقی
 رہنے والا“ [الْوَاقِي] ”پہچانے والا محفوظ رکھنے والا“
 [الْحَافِظُ] ”پست کرنے والا“ [الرَّافِعُ] ”بلند کرنے
 والا“ [الْقَابِضُ] ”تنگی کرنے والا“ [الْبَاسِطُ] ”فراخی
 کرنے والا“ [الْمُعِزُّ] ”عزت دینے والا“ [الْمُذِلُّ]
 ”ذلت دینے والا“ [الْمُقْسِطُ] ”انصاف کرنے والا“
 [الرَّزَّاقُ] ”رزق دینے والا“ [ذُو الْقُوَّةِ] ”قوت
 والا“ [الْمَتِينُ] ”نہایت مضبوط“ [الْقَائِمُ] ”ہمیشہ
 رہنے والا“ [الْدَائِمُ] ”بیچھلکی والا“ [الْحَافِظُ]
 ”حفاظت کرنے والا“ [الْوَكِيلُ] ”کارساز“
 [الْفَاطِرُ] ”پیدا کرنے والا“ [السَّامِعُ] ”سننے والا“
 [الْمُعْطِي] ”دینے والا“ [الْمُحْيِي] ”زندگی بخشنے
 والا“ [الْمُمِيتُ] ”موت دینے والا“ [الْمَسْمُوعُ]
 ”روکنے والا“ [الْحَامِعُ] ”جمع کرنے والا“ [الْهَادِي]
 ”ہدایت دینے والا رہنمائی کرنے والا“ [الْكَافِي]
 ”کفایت کرنے والا“ [الْأَبْدُ] ”بیچھلکی والا“ [الْعَالِمُ]

”جاننے والا“ [الصَّادِقُ] ”سچا“ [النُّورُ] ”روشن“
 [الْمُنِيرُ] ”روشنی کرنے والا“ [النَّامُ] ”کھل“
 [الْقَدِيمُ] ”قدیم“ [الْوَتَرُ] ”ایک“ [الْأَحَدُ] ”ایکلا“
 [الصَّمَدُ] ”بے نیاز“ [الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
 يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ] ”جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ
 اسے کسی نے جنم دیا“ نہ اس کا کوئی ہم سر ہی ہے۔“

قَالَ زُهَيْرٌ: قَبَلَعْنَا مِنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ
 الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يُنْتَحِ بِقَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،
 بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.



زہیر بن تمیمی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں متعدد علماء کا یہ قول
 معلوم ہوا ہے کہ اسمائے حسنی شروع کرتے وقت پہلے یہ
 کہنا چاہیے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى۔ ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا
 کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی
 کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر
 چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی
 کے بہترین نام ہیں۔“

☀️ فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن مجید اور صحیح احادیث میں آئے ہیں ان
 کے ساتھ اللہ سے دعا کرنی چاہیے نیز گزشتہ روایت جو کہ حسن درجے کی ہے اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کے تانوں سے دعا کریں جو انھیں شمار کرے گا اور ایک دوسری روایت کے مطابق جو انھیں یاد کرے گا جنت میں داخل
 ہو جائے گا۔ لیکن ان تانوں سے ناموں کی تفصیل کسی ایک ہی صحیح حدیث سے ثابت نہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے جو نام
 قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔
 اسمائے حسنی کی مکمل تفصیل اور تحقیق کے لیے دیکھیے: (قرآنی و اسلامی ناموں کی ڈکشنری اور نو مولود کے احکام و مسائل
 طبع دارالسلام لاہور۔)

باب: ۱۱۔ باپ کی اور مظلوم کی دعا

(المعجم ۱۱) - بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ

الْمَظْلُومِ (التحفة ۱۱)

۳۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ».

۳۸۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مظلوم تک آکر ظالم کو جو بد دعا دیتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے کسی انسان یا حیوان پر ظلم کرنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ ② بعض اوقات کسی حکمت کی بنا پر مظلوم کی دعا کی قبولیت میں دیر ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیے۔ صبر سے درجات بلند ہوتے ہیں، نیز مصیبت اور تکلیف کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ ③ والد اور والدہ دونوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس لیے انھیں خوش رکھنا چاہیے اور خدمت کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے ان سے نامناسب سلوک کرنا بدزبانی کرنا جب انھیں خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت نہ کرنا ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا ان کی دل بھنی کا باعث ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے بد دعا نکل سکتی ہے جو یقیناً قبول ہوتی ہے۔

۳۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَبَابَةُ ابْنَةُ عَجَلَانَ عَنْ أُمِّهَا، أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ جَرِيرٍ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَاعِ الْخَزَاعِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْجَحَابِ».

۳۸۶۳۔ حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ماں) باپ کی دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچ جاتی ہے (قبول ہوتی ہے)۔“

۳۸۶۲۔ [حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ح: ۱۵۳۶ من حديث الدستواني به، وحنه الترمذي، ح: ۳۴۴۸، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۶، وله شواهد كثيرة عند الحاكم: ۱/ ۴۱۷، ۴۱۸، والهيثمى، مجمع: ۱۵۱/ ۱۰ وغيرهما.

۳۸۶۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۶۲/ ۲۵، ح: ۳۹۴ من حديث أبي سلمة موسى بن إسماعيل التبوذكي به، وقال الذهبي في الميزان: «حبابة لا تعرف، ولا أمها، ولا صفية، تفرد عنها التبوذكي»، وضعفه السيوطي في الجامع الصغير.

(المعجم ۱۲) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِعْتِدَاءِ فِي

الدَّعَاءِ (التحفة ۱۲)

۳۸۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيَّ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُعَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَضْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيُّ بُنْيَ سَلِ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَعُدَّ بِهِ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدَّعَاءِ».

دعائیں حد سے بڑھنے کی ممانعت کا بیان

باب ۱۲- دعائیں حد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۳- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے بیٹے کو (دعا میں) یوں کہتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں تو مجھے جنت میں دائیں طرف سفید محل دینا۔ انھوں نے فرمایا: بیٹے! اللہ سے جنت مانگو اور (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”آئندہ ایسے لوگ ہوں گے جو دعائیں حد سے تجاوز کریں گے۔“

فوائد و مسائل: ① دعائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت و احترام کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ② جو شخص جنت میں پہنچ گیا اسے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی اسے خواہش ہوگی اس لیے دعائیں جنت کی نعمتوں کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ③ جنت الفردوس کی دعا کرنا یا نبی ﷺ کے پڑوس کی دعا کرنا درست ہے کیونکہ بعض اعمال پر ان کی بشارت موجود ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي

الدَّعَاءِ (التحفة ۱۳)

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، بِكَزْبِ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مَنْ

۳۸۶۵- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار حیا دار اور نجی ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے) اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی یا فرمایا:

۳۸۶۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الإسراف في الوضوء، ح: ۹۶ من حديث حماد به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۵۴۰/۱، والذهبي.

۳۸۶۵- [حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۸۸ من حديث جعفر به، وضعفه الجمهور، ومع ذلك حسنه الترمذي، ح: ۳۵۵۶، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۰، والموقوف أصح، وللحديث شواهد.



۳۴۔ أبواب الدعاء۔ ہاتھ اٹھا کر مانگنے سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُهُ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا وَقَالَ: نَاكَامٌ بِمُحِيرٍ دَعَا خَائِبَتَيْنِ»۔

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا قبول فرماتا ہے (بشرطیکہ کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو قبولیت کے راستے میں رکاوٹ ہو۔) لیکن قبولیت کا اثر بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں۔ ② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ ③ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت علو کا اثبات ہے، یعنی وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں، البتہ اس کا علم اس کی قدرت اور رحمت ہر شے کو محیط ہے۔

۳۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۸۶۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْفَرَّطِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ،
فَادْعُ بِطُؤُنٍ كَثِيكٍ. وَلَا تَدْعُ بِطُؤُورِهِمَا.
فَإِذَا فَرَعْتَ، فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ»۔
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اللہ سے دعا
کرے تو ہتھیلیوں کو اندر کی طرف اوپر کر کے دعا کر
ہاتھوں کی پشت کے ساتھ دعا نہ کر۔ جب تو (دعا سے)
فارغ ہو جائے تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لے۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم روایت میں بیان کردہ مسائل دیگر صحیح احادیث اور صحابہ کے عمل سے ثابت ہیں، جیسا کہ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر کرو ہاتھوں کی پشت پھیلا کر نہ کرو۔“ (مسند ابی داؤد، الوتر، باب الدعاء)
حدیث: ۱۱۸۲ (نابریں عام دعاؤں میں ہتھیلیاں ہی پھیلائی چاہئیں، مگر نماز استسقا میں جب قحط اور خشکی دور کرنے کی دعا کی جائے تو بطور تقاضا (نیک شگون) ہاتھوں کی پشت اوپر کی جانب کی جائے جو کہ سنت رسول سے ثابت ہے۔ باقی رہا دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا مسئلہ تو اس کا ثبوت بھی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے ملتا ہے۔ اس کی بابت امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں ابو نعیم سے موقوفاً صحیح سند سے روایت بیان کی ہے کہ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم دونوں حضرات کو دعا کرتے ہوئے اور اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھرتے ہوئے دیکھا، نیز اس مسئلے کی بابت امام طبرانی نے یزید بن سعید الکندی کی روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابن ابیہو ضعیف ہے اور اس کا استاد غیر معروف ہے، لیکن اس حدیث کے مؤید شاہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

اس حدیث کی کچھ نہ کچھ بنیاد ضرور ہے۔ علاوہ ازیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حسن سند کے ساتھ اس کی تائید مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (العلل: ۲/۳۷۷) گو مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے صبح سندوں سے ثابت ہے لہذا اسے بدعت کہنا درست نہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسنون نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى (التحفة ۱۴)

باب: ۱۴۔ صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

۳۸۶۷۔ حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یوں کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر شام کو کہے تو یہی ثواب ہوگا اور صبح تک (شیطان سے) محفوظ رہے گا۔“

۳۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الرَّزْقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقِيَّةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَكَانَ فِي حِزِّ مَنْ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسِيَ. وَإِذَا أَمْسَى، فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ».



ایک آدمی کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو اس نے (خواب میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس اس طرح (مذکورہ) حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش سچ کہتا ہے۔“

قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَاعِيَّاشَ يَرُوي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ».

یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یوں کہتا ہے:
[رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا] ”میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے
پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔“

أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، خَادِمِ
النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ،
أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ، حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ
يُصْبِحُ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا،
وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ
يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌞 فائدہ: حضرت ابوسلام کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ راوی سے غلطی ہوئی
ہے۔ اصل میں ابوسلام خود نبی ﷺ کے خادم نہیں تھے اور نہ ان کا تذکرہ ہی خدام نبی ﷺ میں ملتا ہے بلکہ انھوں
نے نبی ﷺ کی خدمت کرنے والے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ اور ان کا نام ”مَمْطُورُ الْأَسُودِ
الْحَبَشِيُّ“ ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔ دیکھیے: (تقریب التہذیب) نیز
ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے موقف کی تائید
کی ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں پڑھنا ترک نہیں
فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] ”یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا
اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔
یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین و دنیا میں
اہل و عیال اور مال اسباب میں عافیت کا سوال کرتا
ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری
پریشانیوں سے مجھ اسن دے۔ اور میری حفاظت فرما
میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف
سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں

۳۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الطَّنَافِيسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ
ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ: لَمْ
يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هُؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ.
حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ
وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي.
اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي
وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے احانک پکڑ لیا جائے۔“

امام کو کبج ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔

☀️ **فائدہ:** یہ بڑی جامع دعا ہے جس میں اپنے لیے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال بھی ہے اور اہل و عیال وغیرہ کی خیریت کی دعا بھی۔ مخلوق کے ذریعے سے پہنچنے والے شر سے پناہ کی درخواست بھی ہے اور اللہ کے عذاب کے ذریعے سے بچنے کے جانے سے محفوظ رہنے کی دعا بھی۔

٣٨٧٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ
بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ».

۳۸۷۲- حضرت بریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِبِعَثَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِدَنِّي، فَأَغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ]

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت کے مطابق میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں (جو مجھ پر ہے) اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں، لہذا مجھے بخش دے۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ،

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دن کے وقت یا رات کے وقت

۳۴۔ ابواب الدعاء سوتے وقت کی دعائیں
 أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.
 یہ دعا پڑھی پھر اسی دن یا اسی رات فوت ہو گیا تو وہ
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جنت میں جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے ”سید الاستغفار“ یعنی استغفار کا سر دار قرار دیا ہے۔
 (صحیح البخاری، الدعوات، باب أفضل الاستغفار، حدیث: ۶۳۰۶) ② اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی
 مانگنے کے لیے یہ سب سے افضل دعا ہے کیونکہ اس میں اللہ کی ذات پر اعتماد و توکل اس کی ربوبیت اور اپنی بندگی
 کا اظہار اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت پر قائم رہنے
 کے عزم کا اظہار ہے۔ ③ صحیح بخاری کی مذکورہ بالا روایت میں [مُوقِنًا بِهَا] کے الفاظ بھی ہیں، یعنی جو شخص
 دل کے یقین کے ساتھ یہ دعا پڑھے پھر وہ اسی رات یا دن میں فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى
 باب: ۱۵۔ بستر پر (سونے کے لیے) جاتے
 وقت کی دعا
 إِلَى فِرَاشِهِ (التحفة ۱۵)

۳۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
 ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
 الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا
 أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. فَالِقَ
 الْحَبِّ وَالنَّوَى. مُنَزَّلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
 وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابَّةٍ
 أَنْتَ آجِدُ بَنَاصِيئَهَا. أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ
 قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ
 شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ.
 وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. إِقْضِ
 عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.»
 ۳۸۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے
 روایت کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بستر پر
 تشریف لے جاتے تو فرماتے: [اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبَّ الْأَرْضِ... وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ] ”اے اللہ!
 اے آسمانوں اور زمین کے مالک! اور ہر چیز کے مالک!
 اے دانے اور سمکھلی کو پھاڑنے والے! اے تورات
 انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! میں ہر اس
 جان دار کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی
 پیمائشی تیرے قبضے میں ہے۔ تو ہی اول ہے، تجھ سے
 پہلے کچھ نہیں۔ تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ہی
 ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے، تجھ سے
 پوشیدہ تر کوئی چیز نہیں۔ مجھ سے میرا قرض ادا کر دے اور
 مجھے فقر سے (نجات دے کر) غنی کر دے۔“



فوائد ومسائل: ① اللہ کی صفات کا ذکر کر کے دعا کرنی چاہیے۔ ② اللہ تعالیٰ جسمانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور بندوں کو مادی رزق دینے کے لیے دانے اور گٹھلیاں پھاڑ کر فصلیں اور درخت اگاتا ہے اور روحانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے نبوت کا سلسلہ جاری فرما کر آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ ③ اس دعا میں قرض کی ادائیگی کے لیے اللہ کی صفت رزاقیت کا واسطہ دیا گیا ہے۔ ④ زمان و مکان اللہ کی مخلوق ہیں اس لیے وہ ان سب پر حاوی ہے۔ وہ زمان کے لحاظ سے اول و آخر ہے اور مکان کے لحاظ سے تمام مخلوقات سے برتر (مظاہر) بھی ہے اور اپنی قدرت و علم کے لحاظ سے قریب ترین (الباطن) بھی۔ ⑤ فقر کے ساتھ اگر اللہ کی طرف توجہ اور عبادت میں اٹھنا ہو تو یہ محسوس ہے تاکہ دل مال و دولت میں مشغول ہو کر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔ لیکن اگر فقر و فاقہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں اور بندہ پیٹ بھرنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائے یا مقروض ہو جائے جب کہ قرض کی ادائیگی کی کوئی امید نظر نہ آ رہی ہو تو ایسا فقر مذموم ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔



۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَتَفَضَّ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي. وَبِكَ أَرْفَعُهُ. فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَأَرْحَمَهَا. وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

۳۸۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹنا چاہے تو وہ اپنے تہنہ کا کنارہ کھول کر اس کے ساتھ اپنے بستر کو جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی غیر موجودگی میں اس (بستر) پر کیا چیز آئی پھر اپنے دائیں پہلو لیٹ کر یوں کہے: [رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ] ”اے میرے رب! تیری ہی توفیق سے میں نے اپنا پہلو (بستر) پر رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح (اس دوران میں) قبض کر لی تو اس پر رحم فرما“ اور اگر تو اسے چھوڑ دے (اور قبض نہ کرے) تو اس کی اس طریقے سے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“



فوائد ومسائل: ① بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے کہیں اس پر کوئی موزی چیز، پتھر یا غیر متاثرہ چیز نہ

ہو جس سے تکلیف پہنچے۔ ⑤ اللہ سے دعا حفاظت کا بہترین طریقہ ہے۔ ⑥ احتیاط کرنا اور حفاظت کا تدبیر اختیار کرنا تو کل کے معانی نہیں۔ ⑦ جب کوئی انسان سوتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ ممکن ہے یہ آخری نیند ہو اس لیے اللہ سے معافی مانگ کر اور اس کا ذکر کر کے مسنون طریقہ سے آرام کے لیے لیٹنا چاہیے۔

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ: أَنَّ بَنَاتِ اللَّيْثِ
ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
عُرْوَةَ بِنَ الْزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ، إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ
بِالْمُعَوَّدَتَيْنِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھ جسم مبارک پر پھیر لیتے۔

🕌 نوامد و مسائل: ① ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر [قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ [تینوں سورتیں] پڑھتے پھر ان میں پھونک مارتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور یہ عمل سر چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے۔ تین دفعہ اسی طرح کرتے۔ (دیکھیے: صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث: ۵۰۱۷) ② سوئے وقت یہ سورتیں اس طرح پڑھ کر سونا چاہیے تاکہ سنت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو اور اللہ کی حفاظت بھی نصیب ہو۔

۳۸۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ:
«إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، أَوْ أَوَيْتَ إِلَى
فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ.
وَأَلْبَسْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي

۳۸۷۶- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”جب تو سونے لگے“ یا فرمایا: ”جب تو اپنے بستر پر جاے تو کہہ: [اللَّهُمَّ! أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ... وَنَبَيْكَ الَّذِي أُرْسَلْتُ] ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا لی اور اپنا معاملہ

۳۸۷۵- أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۷۴۸/۵۰۱۷ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۳۸۷۶- [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۲۹۹ عن وكيع به، وله طرق عند البخاري، ح: ۶۳۱۳، ومسلم، ح: ۵۸/۲۷۱۰ وغيرهما عن أبي إسحاق به، وله طرق عن البراء عن النبي ﷺ.

تیرے سپرد کر دیا، ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔“ پھر اگر تو اس رات میں فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی اور اگر تجھے (خیریت سے) صبح ہوگی تو تیری یہ صبح اس حال میں ہوگی کہ تو بہت بھلائی حاصل کر چکا ہوگا۔“

إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ، مِتُّ عَلَى الْفُطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ وَقَدْ أَصْبَحْتَ خَيْرًا كَثِيرًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب کو فرمایا تھا کہ سوتے وقت نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھنا۔ مزید یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دوسرے اذکار کے بعد سب سے آخر میں یہ دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری: الدعوات، باب إذا بات طاهراً، حدیث: ۲۳۱۱) ② سوتے وقت یہ دعا پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہو جاتی ہے، اس لیے یہ دعا پڑھ کر سونا چاہیے۔ ③ وضو کر کے دعا پڑھنے سے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ④ اللہ پر توکل بہت اہم اور افضل عمل ہے۔



۳۸۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، وَضَعَ يَدَهُ يَمِينِي تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ». حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا پایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے: «اللَّهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» یا فرماتے: «يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ» "اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" یا "اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔"

۳۸۷۷- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۱۴، ۴۴۳ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۲۵۵، وعمل اليوم واليلة للسنائي، ح: ۷۵۶ من حديث إسرائيل به، وله شواهد عند الترمذي، ح: ۳۳۹۸ وغيره، وقال الترمذي: "حسن صحيح" راجع مسند الحميدي، ح: ۴۴۴ بتحقيقي، يسر الله لنا طبعه.

🌞 فوائد و مسائل: ① نیند موت کی یاد دلاتی ہے جس کے بعد اللہ کر اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اس لیے

۳۸۷۷- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۱۴، ۴۴۳ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۲۵۵، وعمل اليوم واليلة للسنائي، ح: ۷۵۶ من حديث إسرائيل به، وله شواهد عند الترمذي، ح: ۳۳۹۸ وغيره، وقال الترمذي: "حسن صحيح" راجع مسند الحميدي، ح: ۴۴۴ بتحقيقي، يسر الله لنا طبعه.

سوئے وقت قیامت کے عذاب سے پناہ مانگنا مناسب ہے۔ ① رسول اللہ ﷺ کے مقرب ترین اور افضل ترین بندے ہیں جن کے بارے میں عذاب کا تصور بھی ممکن نہیں اس کے باوجود آپ نے یہ دعا پڑھی تاکہ عبودیت کا اعتراف اور مومنوں کے لیے نمونہ ہو۔ ② مذکورہ حدیث میں دعا پڑھنے کی بابت یہ مروی نہیں کہ مذکورہ دعا کتنی مرتبہ پڑھنی ہے البتہ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعائیں بار پڑھتے تھے۔ دیکھیے: (مسند أبی داؤد، الأدب، باب ما یقول عند النوم، حدیث: ۵۰۳۵)

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ

باب: ۱۶- رات کو جاگ آئے تو کون سی

دعا پڑھنی چاہیے؟

مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ۱۶)

۳۸۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» [اکیے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور بلند یوں اور عظیموں والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔“ پھر اس کے بعد اس نے یہ دعا کی: [رَبِّ اغْفِرْ لِي] ”اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“ تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔“

۳۸۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ».

۳۴- أبواب الدعاء

پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو فرماتے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخش دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

وَكَيْفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ حَدِيثَةٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَتْهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

فائدہ: یہی دعا صبح کو جاگنے پر بھی پڑھنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، التوحید، باب السؤال بأسماء

اللہ تعالیٰ والاستعاذة بها“ حدیث: ۷۹۳)

۳۸۸۱- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ با وضو سوتا ہے پھر رات کو اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اللہ سے دنیا کے معاملات میں سے یا آخرت کے معاملات میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز دے دیتا ہے۔“

۳۸۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظِيَّةٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طَهْوَرٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَ اللَّهَ [شَيْئًا] مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ».

فائدہ: با وضو سونا بہت باعث برکت ہے اس لیے با وضو سونا چاہیے تاکہ رات کو جاگ آئے تو اللہ سے کچھ نہ

کچھ مانگ لیا جائے خواہ ہدایت و مغفرت وغیرہ کا سوال کیا جائے یا مرض سے شفا، مصیبت سے نجات اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا کی جائے۔

باب: ۱۷- پریشانی کے وقت کی دعائیں

(المعجم ۱۷) - بَابُ الدَّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

(التحفة ۱۷)

۳۸۸۲- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنی

۳۸۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۳۸۸۱- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النوم على الطهارة، ح: ۵۰۴۲ من حديث حماد به،

ورواه ثابت البناني عن أبي ظبية به، وبه صح الحديث.

۳۸۸۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۲۵ من حديث عبد العزيز به.

ابْنُ بَشْرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا، عِنْدَ الْكَرْبِ: «اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں والدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے پریشانی کے موقع پر پڑھنے کے لیے مجھے یہ الفاظ سکھائے: [اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا] ”اللہ صرف اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔“

🌞 فائدہ: پریشانی کے موقع پر یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہی میری پریشانی دور کرے گا۔ شرک عام طور پر پریشانی کے موقع پر ہی کیا جاتا ہے کہ اللہ کے بندوں سے مشکلات کے حل اور پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور تصور کیا جاتا ہے کہ فوت شدہ بزرگ نذرانے لے کر ہماری حاجتیں پوری کر دیں گے۔ لیکن ایک توحید پرست کی توحید کی شان بھی ایسے موقع پر ہی ظاہر ہوتی ہے جب وہ سب کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کے آگے اپنی مصیبت اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے اور ای سے فریادری کی امید رکھتا ہے۔



۳۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ أَبِي أَعْلَايَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

۳۸۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

قَالَ وَكِيعٌ، مَرَّةً: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِيهَا

(راوی حدیث) وکیع نے ایک مرتبہ (آخری دو

گھر سے نکلنے وقت کی دعائیں

کُلُّهَا۔ جملوں میں سبحان اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ کے

الفاظ بیان کیے ہیں جیسا کہ پہلے جملے میں ہیں، یعنی انھوں نے) ہر جملے کے ساتھ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

 فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دعا دوسری روایت کے مطابق اس طرح بھی پڑھی جاسکتی ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حوالے کے لیے دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② کسی بھی مصیبت اور تکلیف کے وقت یہ دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دیتا ہے مثلاً: درو بیماری آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے کا خطرہ ہو یا کوئی اچانک حادثہ پیش آجائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (الشحفة ۱۸)

۳۸۸۳- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ] ”یا اللہ! میں (اس بات سے) تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا میں لغزش کا شکار ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے بدتمیزی کروں یا کوئی مجھ سے بدتمیزی سے پیش آئے۔“

۳۸۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر متقین نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اور کثیر بشار عواد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ آخر الذکر دونوں شیوخ کو مذکورہ روایت کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ شعبی کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع

۳۸۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، ح: ۵۰۹۴ من حديث منصور به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۴۲۷ ۞ الشعبي لم يسمع من أم سلمة رضي الله عنها على الراجح.

ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ باب کی باقی دو روایتیں بھی باتفاق محققین ضعیف ہیں۔ بنابرین گھر سے نکلنے وقت کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ

كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [ابن] حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ».

۳۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ. فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، قَالَ: هُدَيْتَ. وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: وَفُيْتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، قَالَ: كُفِّيتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تَرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِّي وَوُفِّي؟».

۳۸۸۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۷ من حديث حاتم بن إسماعيل به،

وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۵۱۹/۱، ووافقه الذهبي * عبدالله بن حسين بن عطاء ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۸۸۶۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل هارون بن هارون، ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود، ح: ۵۰۹۵ وغيره.

۳۸۸۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے: «بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ» [میں اس گھر سے (اللہ کے نام کے ساتھ) نکل رہا ہوں] اللہ کی توفیق کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ مقرر ہیں۔ جب وہ کہتا ہے: «بِسْمِ اللَّهِ» وہ کہتے ہیں: تجھے ہدایت مل گئی۔ جب وہ کہتا ہے: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت ہوگئی۔ جب وہ کہتا ہے: «تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ» تو وہ کہتے ہیں: تو (اللہ کے سوا) دوسروں سے بے نیاز ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اسے اس کے (ساتھ رہنے والے) دو شیطان ملتے ہیں تو وہ دونوں (آپس میں) کہتے ہیں: اس شخص سے تم کیا



گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں

چاہتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی جسے بے نیازی حاصل ہوگئی اور جس کو (ہم سے) محفوظ کر دیا گیا؟“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت بھی سنداً ضعیف ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو ضعیف ہے تاہم یہی دعا فرشتوں اور شیطانوں کے ذکر کے بغیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے لیکن حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ شیخ رحمہ اللہ کو اس کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نتائج الأفکار: ۱/۱۱۱) ہمارے گھر سے نکلنے کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے، جیسا کہ تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ

بَيْتَهُ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ جب گھر میں داخل ہو تو

کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بِكَرْبُرٍ خَلَفٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ».

۳۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (یہاں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ اور جب کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کو ٹھکانا بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔“

☀ فوائد و مسائل: ① گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لینے سے مراد بسم اللہ پڑھنا ہے۔ ② شیطان کے داخل ہونے سے گھر میں بے برکتی اور نا اتفاقی ہوتی ہے اسی طرح کھانا کھاتے وقت شیطان کے شریک ہونے سے بھی کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے اس لیے ان دونوں موقعوں پر اللہ کا نام ضرور لینا چاہیے۔ ③ اللہ کا ذکر شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا
سَافَرَ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی
دعا پڑھنی چاہیے؟

۳۸۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ:
يَتَعَوَّذُ، إِذَا سَافَرَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
وَعْدَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُتَقَلِّبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ
الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي
الْأَهْلِ وَالْمَالِ».

۳۸۸۸- حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر اختیار فرماتے تو
کہتے اور (راوی حدیث) عبدالرحیم نے کہا: (ان الفاظ
کے ذریعے سے) پناہ مانگتے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ وَعْدَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُتَقَلِّبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ
الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي
الْأَهْلِ وَالْمَالِ» "یا اللہ! میں سفر کی مشقت سے
پریشان کن واپسی سے کمال کے بعد منزل سے مظلوم
کی بددعا سے اور اہل عیال و مال میں بری صورت حال
نظر آنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ، قَالَ مِثْلَهَا.

راوی حدیث ابو معاویہ یہ اضافہ بھی بیان کرتے
ہیں: اور جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو
ایسی دعا پڑھتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پریشان کن واپسی کا مطلب ہے کہ اچانک ایسی ناگہانی صورت حال پیدا ہو جائے کہ
انسان کو مجبوراً واپس آنا پڑے یا یہ مطلب ہے کہ واپس آئے تو گھر میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آچکا ہو۔ سفر میں
ایسی صورت حال سفر کی عام تکلیف و مشقت کی موجودگی میں زیادہ ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اس لیے اللہ
سے دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ ② [الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ] کا مطلب ہے کہ ایک کام کے
صحیح طور پر انجام پانے کے بعد پھر اس میں کسی کمی یا خرابی کا واقع ہو جانا یا اچھی حالت کے بعد بری حالت میں
آ جانا مثلاً: ایمان کے بعد کفر نیکی کے بعد گناہ اور خوشحالی کے بعد تنگ دستی اور مقروض ہونا وغیرہ۔ اس لحاظ سے
یہ بہت جامع الفاظ ہیں۔ ③ مظلوم کی بددعا سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم کسی پر
ظلم نہ کریں تاکہ وہ ہمیں بددعا نہ دے اس لیے اگر کسی پر ظلم کیا ہو تو سفر سے پہلے اس کا ازالہ کر دینا چاہیے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ (التحفة ۲۱)

بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

باب: ۳۱۔ بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ جب کسی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں بھی مشغول ہوتے خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہوتے اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے: «اللَّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» «یا اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جو کچھ دے کر یہ (بادل) بھیجا گیا ہے۔» اگر بارش شروع ہو جاتی تو دوبار یا تین بار فرماتے: «اللَّهُمَّ! صَبِّحْنَا نَافِعًا» «یا اللہ! اس بارش کو فائدہ مند بنادے۔» اگر بارش نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ بادل کو بنا دیتا تو آپ اللہ کا شکر کرتے۔

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنْ الْأَفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ. وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ. فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَبِّحْنَا نَافِعًا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمْطَرْ، حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ.

🌞 نوآمد و مسائل: ① بارش اللہ کی رحمت ہے لیکن اللہ کا عذاب بھی ہو سکتی ہے اس لیے بادل دیکھ کر اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے پناہ بھی مانگنی چاہیے۔ ② بارش انسان کے لیے انتہائی ضروری ہونے کے باوجود اس میں نقصان کا پہلو بھی موجود ہے اس لیے بارش کے نفع مند ہونے کی دعا کرنا ضروری ہے۔ ③ بادل کا برسے بغیر چھٹ جانا اس لیے اللہ کا انعام ہے کہ اس کے عذاب ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔ ④ بندے کو ہر حال میں اللہ سے امید کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف بھی رکھنا چاہیے اور ان مواقع پر یہ دعائیں پڑھنے کا التزام کرنا چاہیے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ صَبِّحًا هَنِيئًا» «یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش خوشگوار بنادے۔»

۳۸۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا».

۳۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ. فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ. فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ هُوَ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾» [الآية [لاحقاً: ۲۴]].



بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

۳۸۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گھٹا دیکھتے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کبھی اندر تشریف لے جاتے، کبھی باہر تشریف لے آتے۔ کبھی (ایک طرف) آتے، کبھی (دوسری طرف) جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو نبی ﷺ کی پریشانی دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی جو کیفیت محسوس کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کی (کہ آپ کی یہ کیفیت کیوں ہوتی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کیا معلوم؟ شاید یہ ویسا ہی بادل ہو جیسے ہود علیہ السلام کی قوم نے (ایک بادل دیکھ کر) کہا تھا: (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾ ”جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسانے والا ہے، (ہود علیہ السلام نے کہا: نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کا خوف بہت زیادہ تھا۔ مؤمن کو بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ ② نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب اللہ کے ساتھ ہے۔

مصیبت زدہ کو کچھ کرا عافیت کی دعا کرنے کا بیان

۳۴۔ أبواب الدعاء

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

باب: ۲۲۔ مصیبت میں مبتلا آدمی

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ (التحفة ۲۲)

کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے

۳۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

وَكَيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اچانک کوئی مصیبت

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ،

زدہ مل جائے اور وہ (دیکھنے والا) یہ دعا پڑھ لے:

مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

[الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَجِئَتْهُ صَاحِبُ

وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا] ”ہر قسم

بَلَاءٍ. فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا

کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس

ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ

مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے

تَفْضِيلًا، عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَأَنَّا مَا

اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے

كَانَ».

مجھے فضیلت عطا فرمائی۔“ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ

رہے گا خواہ کوئی سی مصیبت ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے

اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اس کے شواہد کا تذکرہ کیا ہے جس سے شیخ البانی

رحمہ اللہ ہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر

شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث

الصحيحة للألباني 'رقم: ۶۰۲-۶۳۷) ② مصیبت زدہ کو دیکھ کر اپنی عافیت کی قدر معلوم ہوتی ہے لہذا اللہ

کے اس احسان پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ③ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تاکہ وہ سن نہ

لے ورنہ اسے رنج ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تعبیر کی تعریف، خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب و احکام

✽ لغوی معنی: تعبیر کے لغوی معنی، اظہارِ بیان اور ترجمانی کے ہیں جبکہ [رُؤْیا] سے مراد وہ مناظر یا وہ چیزیں ہیں جو کوئی شخص نیند میں دیکھتا ہے، لہذا [تَعْبِیْرُ الرُّؤْیا] کا مطلب ہوگا: حالتِ نیند میں دیکھے جانے والے مناظر کی تفسیر و تبیین اور ان کی ترجمانی کرنا۔

✽ خوابوں کی اقسام: خواب مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اگر اچھا خواب نظر آئے تو مومن کو دلی مسرت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے، اور اگر برا خواب نظر آئے تو مومن اپنے رب کی طرف رجوع کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کرتا اور اپنے رب کی پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح خواب مومن کے لیے ہر حال میں خیر و برکت کا باعث بنتے ہیں۔ خوابوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

❶ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کے لیے خوش خبری پر مشتمل خواب۔

❷ مومن کو پریشان کرنے کے لیے شیطانی اور ڈراؤنے خواب۔

❸ دن بھر کی مصروفیات، منصوبوں اور خیالات کا نیند میں نظر آنا۔

خواب سچے بھی ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان کرنے کے لیے محض شیطانی وسوسے بھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خواب دیکھنے والوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے:

* انبیائے کرام علیہم السلام: ان کے خواب سچے اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں۔

* نیک لوگوں کے خواب: ان کے اکثر و بیشتر خواب سچے ہوتے ہیں جبکہ کبھی کبھار اس کے برعکس صورت حال بھی ہو سکتی ہے۔

* فاسق و فاجر اور کفار کے خواب: ان کے اکثر خواب جھوٹے اور شیطانی و مسموم ہوتے ہیں؛ البتہ کبھی کبھار ان کے خواب بھی سچ ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دو قیدی ساتھیوں کے خواب یا فرعون کا خواب وغیرہ۔

* خواب کی تعبیر کے آداب: نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شعبے میں امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب آتے تھے جن کی تعبیر خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اچھا یا برا خواب دیکھنے پر کیا آداب اختیار کرنے چاہئیں؟ اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی بھرپور رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ امت کو حکم دیا ہے کہ خواب کی تعبیر کرتے وقت اسے اچھی اور بہتر صورت پر محمول کریں کیونکہ تعبیر کر دینے کے بعد خواب ویسے ہی واقع ہو جاتا ہے۔

خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ تعبیر ہمیشہ اپنے خیر خواہ اور عالم شخص سے دریافت کرو۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ عالم شخص اور خیر خواہ آدمی ہمیشہ اچھی تعبیر کریں گے جبکہ حاسد یا جاہل شخص بری تعبیر دے کر نقصان کا باعث بنیں گے۔ جس شخص کو خواب آئے اسے درج ذیل آداب نبوی اپنانے چاہئیں:

① اچھا خواب نظر آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اپنے پسندیدہ محبوب اور خیر خواہ لوگوں کو سنائے اور خوشی کا اظہار کرے۔

② اگر ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے یعنی [أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] پڑھے۔ نیند سے بیدار ہونے پر بائیں طرف تین بار تھکا کر دے۔ کسی بھی شخص سے اس کا اظہار نہ کرے۔ جس کروٹ لیٹا ہوا اسے تبدیل کر کے دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔ نفل نماز ادا کرے۔ آیہ الکرسی پڑھے۔

درج بالا آداب اختیار کرنے سے ان شاء اللہ آدمی برے خواب کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۵) أَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا (التحفة ۲۷)

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

(المعجم ۱) - بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا
الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ (التحفة ۱)

باب ۱- مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس
کے لیے اچھا خواب دیکھنا

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ
النُّبُوَّةِ».

۳۸۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک آدمی کا اچھا خواب
نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اس پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا البتہ بعض اوقات وہ
خواب ایسا ہوتا ہے جس کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک آدمی کو کبھی غلط خواب بھی آتے ہیں کیونکہ وہ معصوم
نہیں ہوتا تاہم بنتا زیادہ نیک ہوا تا زیادہ اس کے خواب کے سچا ہونے کی امید ہوتی ہے۔ ② حضرت محمد ﷺ
آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی آدمی نبی نہیں ہو سکتا اس لیے خواب کو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ کہنے کا یہ مطلب
نہیں کہ خواب دیکھنے والا شرف نبوت میں شریک ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبوت کے چھیا لیس یا ستر حصے
ہیں اور ان میں سے ایک حصہ اچھے خواب بھی ہیں۔ اگرچہ نبوت اب باقی نہیں رہی مگر اس کا یہ حصہ قیامت تک
باقی ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تیس سال کا ہے اور ان میں پہلے
چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت پر مبنی ہوتے تھے جیسے رات کے

اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہوتا۔ چونکہ یہ چھ ماہ تیس سال کا چھیا لیسواں حصہ ہے اس نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ بَيْتَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

🌞 فائدہ: ”مومن“ کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر کا خواب سچا بھی ہو تو وہ اللہ کی طرف سے عزت افزائی کا باعث نہیں بلکہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کافر کو دنیا میں دوسری نعمتیں اور حکومت وغیرہ دے کر آزمایا جاتا ہے۔

۳۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنَبَانَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۳۸۹۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان نیک آدمی کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

🌞 فائدہ: ممکن ہے اس حدیث سے ادنیٰ درجے کے مومن کا خواب مراد ہو اور پہلی حدیث میں اعلیٰ درجے کے مومن کا خواب۔ ادنیٰ درجے کے خواب میں اس کے اپنے خیالات کا دخل زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس کے بعینہ پورا ہونے کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت ام گرر کعبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۳۸۹۴۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۸/۲۲۶۳ من حديث معمر به، وهو في المصنف: ۵۰/۵۱، ح: ۱۰۴۹۹ بلفظ: ”رؤيا المسلم“.

۳۸۹۵۔ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل عطية العوفي، والحديث السابق شاهد له، وأخرجه البخاري، ح: ۶۹۸۹ من حديث عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري به، وله شواهد كثيرة.

۳۸۹۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۸۱/۶، والحميدي، ح: ۳۴۹ عن سفیان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة.

الْحَمَّالُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَرْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكُعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت ختم ہوگئی اور خوشخبری دینے والی چیزیں رہ گئیں، یعنی سچے خواب باقی ہیں۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے نبوت سے براہ راست مستفید ہونا اب ممکن نہیں۔ ② سچے خوابوں کو مبشرات کہا گیا ہے کیونکہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مومن کو کسی نئے والی نعمت کی خبر دیتا ہے یا کسی آنے والی مصیبت سے متنبہ کر دیتا ہے تاکہ انسان اس سے بچنے کی دعا اور تدبیر کر لے۔ ③ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے، البتہ بعض خواب جیسے نظر آتے ہیں بعد میں ویسا ہی واقعہ پیش آجاتا ہے، جیسے نبی ﷺ نے خود کو صحابہ کے ساتھ عمرہ کرتے دیکھا تو اگلے سال اسی طرح عمرہ ادا کیا گیا۔

۳۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۳۸۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔“

۳۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ "ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت

۳۸۹۷۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۹/۲۲۶۵ من حديث أبي أسامة به.

۳۸۹۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب قوله: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾، ح: ۲۲۷۵ من حديث يحيى به، وقال: "حسن" قلت: أبو سلمة لم يسمعه من عباد بن بل قال: "ثبت عن عباد"، فالحخير منقطع.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَلَدُنَا رَفِ الْأَخِرَةُ ﴿١٦٤﴾ إِيَّاسَ قَالَ: «هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

میں بھی، "تو آپ نے فرمایا: "اس سے مراد اچھا خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔"

🌞 فوائد و مسائل: ① اچھا خواب اپنے بارے میں بھی ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے مسلمان کے بارے میں بھی۔ دونوں صورتوں میں یہ خوشخبری ہے مثلاً: ایک آدمی دیکھتا ہے کہ وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ یہ اس کا اپنے بارے میں خواب ہے۔ یاد دیکھتا ہے کہ اس کا والد طواف کر رہا ہے۔ تو یہ اس کے والد کے بارے میں خوشخبری ہے۔ ② آخرت میں مومن کو جنت میں داخلے کی خوشخبری ملے گی۔ یہ روح قبض ہوتے وقت بھی ملتی ہے اور قبر کے سوالات کے بعد بھی ملتی ہے۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنا بھی خوشخبری ہوگی۔ اعمال کا وزن ہوتے وقت نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہونا بھی خوشخبری ہے۔ ③ فوت شدہ کو اچھی حالت میں دیکھنا بھی خوشخبری ہے۔

۳۸۹۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شَحِيمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ. وَالصُّفُوفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ الثُّبُوتِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

۳۸۹۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے ایام میں (ایک دن) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں سے صرف نیک خواب باقی ہیں جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔"

(المعجم ۲) - بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ (التحفة ۲)

باب: ۲- خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۳۹۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

۳۹۰۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں

۳۸۹۹- أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۴۷۹ من حديث سفیان به.

۳۹۰۰- [صحيح] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ماجاء في قول النبي ﷺ "من راني في المنام فقد راني"، ح: ۲۲۷۶ من حديث سفیان الثوري به، وله شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى فِي الْيَقَظَةِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي».

دیکھا اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي».

۳۹۰۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان اس قابل نہیں کہ میری صورت اختیار کرے۔“

۳۹۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۳۹۰۱- [صحیح] ولہ شواہد عند البخاری، ح: ۶۹۹۳، ومسلم، ح: ۱۰/۲۲۶۶ وغیرہما.

۳۹۰۲- أخرجه مسلم، الرؤیا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام "من رأى في المنام فقد رآني"، ح: ۱۲/۲۲۶۸ عن محمد بن رُمح به.

۳۹۰۳- [صحیح] وهو في المصنف: ۵۶/۱۱، ح: ۱۰۵۲۰، وله شواهد كثيرة.

۳۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحِ اللَّحْمِيِّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِهِ».

۳۹۰۴۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ میری صورت اختیار کرے۔“

۳۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَمَّارٍ، هُوَ الدُّهْنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهِ».

۳۹۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جیسے اگلے باب میں آ رہا ہے۔ یہ خواب سچے ہوتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس حلیے کے مطابق ہو تو خواب سچا ہے، تعبیر کی ضرورت نہیں۔ اگر خواب میں حلیہ مبارک مختلف نظر آئے تو اس کی تعبیر کی جائے گی۔ اور یہ دیکھنے والے کے دین و خلق میں نقص اور کوتاہی کا اظہار ہے۔ (فتح الباری ۱۳/۲۸۲) ③ شرعی مسائل خواب سے ثابت نہیں ہوتے، ان کے لیے قرآن و حدیث کے دلائل کی ضرورت ہے۔ ④ بعض لوگ جھوٹے خواب نبی ﷺ

۳۹۰۴۔ [صحیح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۴/۲۹۴، ۲۹۵ عن سليمان، والطبراني: ۲۲/۱۱۱، ح: ۲۷۹ من حديث سليمان به، ورواه زيد بن أبي أنيسة عن عون به، صحيح ابن حبان، ح: ۱۸۰۱، وصححه البوصيري، ورواه محمد بن بكر الكوفي وأبو أسامة عن صدقة به، وللحديث شواهد.

۳۹۰۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۲۷۹/۱ من حديث أبي عوانة به، وله شاهد صحيح عند الترمذي في الشمائل، ح: ۴۰۹.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا۔ خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کی زیارت کا دعویٰ کر دیتے ہیں حالانکہ انھیں ایسا کوئی خواب نہیں آیا ہوتا۔ یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت سنگین جرم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۹۱۶)

(المجم ۳) - بَاب: الرُّؤْيَا ثَلَاثَ (الصفحة ۳)

باب: ۳۔ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

۳۹۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: (ایک) اللہ کی طرف سے خوش خبری (دوسرے) دل کے خیالات اور (تیسرے) شیطان کی طرف سے خوف زدہ کرنے کے لیے (برے اور ڈراؤنے خواب)۔ جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے اچھا لگے تو اگر وہ چاہے تو اسے (کسی کے سامنے) بیان کر دے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو کسی کو خواب نہ سنائے اور اٹھ کر نماز پڑھے۔“

۳۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُوْدَةُ بْنُ حَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقْصُصْ، إِنْ شَاءَ، وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ يَصَلِّيْ».

۳۹۰۷۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں (وہ) شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے (ہوتے ہیں)۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے وہی کچھ خواب میں اسے نظر آ جاتا ہے۔ اور بعض (خواب) وہ ہیں جو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہیں۔“ حضرت مسلم بن

۳۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ مُسْلِمٌ بْنُ مُسْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهْوَاؤُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ بِهَا ابْنُ آدَمَ. وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي نَفْسِهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ مِثْقَلِ وَارَبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ» قَالَ: قُلْتُ لَهُ:

۳۹۰۶۔ أخرجه البخاري، التعبير، باب القيد في المنام، ح: ۷۰۱۷ من حديث عوف الأعرابي به مطولاً، وأخرجه مسلم، ح: ۶/۲۲۶۳ وغيره من حديث محمد بن سيرين به مطولاً، انظر، ح: ۳۹۱۷.

۳۹۰۷۔ [صحيح] أخرجه الطبراني: ۱۸/۶۴، ۶۴، ح: ۱۱۸ من حديث يحيى به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۹۴، والبيهقي، وله شاهد.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

مُحَمَّدٌ ﷺ نے کہا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ حضرت عوف بن مالک نے فرمایا: ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔ ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی طرف سے فرشتے کے ذریعے سے دکھائے جانے والے خواب سچے ہوتے ہیں خواہ واضح ہوں یا ان کی تعبیر کی ضرورت ہو۔ ② شیطان جس طرح بیداری میں انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں پریشان کن خیالات کو خوابوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ③ انسان دن میں جو کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن کسی وجہ سے کر نہیں سکتا، نیند میں اس قسم کے خیالات خوابوں کی صورت میں سامنے آجاتے ہیں۔ ان کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ④ جدید علم نفسیات صرف تیسری قسم کے خوابوں کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں اور شیطانوں پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے پہلی اور دوسری قسم پر یقین نہیں رکھتے لیکن وہ ایک حقیقت ہیں جن کی مثالیں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں۔ ⑤ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی میں شامل ہیں لہذا یقینی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب ۴۔ جو شخص برا خواب دیکھے

(التحفة ۴)

(وہ کیا کرے؟)

۳۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
الْمِصْرِيُّ: أَتَبْنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَصَبَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا.
وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْخَرْ
عَنْ حُبِّهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

۳۹۰۸ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے (دوسرے پہلو پر لیٹ کر سو جائے۔“)

۳۹۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا

۳۹۰۹ - حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۰۸ - أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۵/۲۲۶۲ عن ابن رمح به.

۳۹۰۹ - أخرجه البخاري، الطب، باب النفث في الرقية، ح: ۶۹۸۴/۵۷۴۷ من حديث يحيى بن سعيد به ۴۴۰

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا ... خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

الثَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَتَّعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَّعِذْ بِاللهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ». ثَلَاثًا. وَلْيَتَّعِذْ عَنِ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے لہذا اگر کسی کو (خواب میں) ایسی چیز نظر آئے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار بایں طرف تھوک دے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے۔“

۳۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَّعِذْ وَلْيَتَّعِذْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَّعِذْ مِنْ شَرِّهَا».

۳۹۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور بایں طرف تین بار تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کی بہتری کا سوال کرے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① برا خواب شیطان کے شر سے ہوتا ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی پریشانی کا علاج [أَعُوذُ بِاللَّهِ] پڑھنا ہے۔ ② بایں طرف تھکانے میں یہی حکمت ہے کہ بایں طرف شیطان سے مناسبت رکھتی ہے وہ اس طرف سے آکر دل میں دوسے ڈالتا ہے۔ ③ کروٹ بدلنا جسمانی حالت میں ظاہری تبدیلی ہے جس میں اللہ سے اس کی رحمت کی امید اور درخواست کا اظہار ہے کہ اللہ پریشانی کی حالت تبدیل فرما کر اطمینان عطا فرمادے۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ (النحفة ۵)

باب: ۵۔ شیطان جس سے خواب میں شرارت کرے اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَتَّعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَّعِذْ عَنِ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

۳۹۱۱۔ [مسلم، الرؤیا، الباب السابق، ح: ۲/۲۲۶۱ عن ابن رجب به۔
۳۹۱۱۔ [صحیح] وضعه البوصيري من أجل عبدالله بن عمر العمري، وله شواهد، منها الحديث السابق.
۳۹۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۶۴ عن أبي أحمد محمد بن عبدالله بن الزبير الزبيري به، وهو في عمل

آدی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سراڑا دیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لڑھکتا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان (بعض اوقات) کسی انسان کی طرف متوجہ ہو کر اسے (خواب میں) خوف زدہ کرتا ہے پھر وہ (مخمس) صبح لوگوں کو بتانے لگتا ہے (یہ مناسب نہیں۔)“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ. فَرَأَيْتُهُ يَتَذَهَّدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ. ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① پریشان کن خواب کسی کو سنا نامناسب نہیں۔ ② انسان کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسے خواب کو اہمیت نہ دے بلکہ گزشتہ باب کی احادیث کے مطابق عمل کرے۔ اللہ کی رحمت سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔



۳۹۱۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا گلا کاٹ دیا گیا ہے اور میرا سر (جسم سے الگ ہو کر) گر گیا ہے۔ میں نے اس (لڑھکتے ہوئے سر) کا تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور دوبارہ (جسم پر) لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے ساتھ شیطان خواب میں شرارت کرے تو وہ (یہ خواب) لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔“

۳۹۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ، وَسَقَطَ رَأْسِي، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَجِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ، فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ».

۳۹۱۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو (برا) خواب

۳۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

«اليوم والليلة للنسائي» ج: ۹۱۳ من حديث الزبيري، ومصف ابن أبي شيبة: ۵۸، ۵۷/۱۱، ح: ۱۰۵۲۳، وصححه البوصيري، والحدیث الآتی شاحده له.

۳۹۱۲- أخرجه مسلم، الرؤيا، باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، ح: ۱۵/۲۲۶۸ من حديث الأعمش به.

۳۹۱۳- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۱۲/۲۲۶۸ عن ابن رمح به.

جَابِرٌ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلَعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ».

آئے تو اسے چاہیے کہ خواب میں اس سے ہونے والی شیطانی شرارتیں لوگوں کو نہ بتائے۔

(المعجم ۶) - بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُثِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ (التحفة ۶)

باب: ۶- جب خواب کی تعبیر بیان کر دی جائے تو اسی طرح واقع ہو جاتی ہے اس لیے خواب کسی محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے

۳۹۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُدْسٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ. فَإِذَا عُثِرَتْ وَقَعَتْ» قَالَ: «وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ» قَالَ: «وَأَحْسِبُهَا قَالَ: «لَا يَقْضُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

۳۹۱۴- حضرت ابورزین (لقیط بن صبرہ عقیلی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے اس وقت تک وہ (گویا) پرندے کے پاؤں میں ہوتا ہے۔ جب تعبیر کر دی جائے تو واقع ہو جاتا ہے۔“ اور فرمایا: ”خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“ اور غالباً یہ بھی فرمایا: ”خواب صرف اسی کو سنانے جو محبت رکھنے والا یا سمجھ دار ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندے کے پنجے میں پکڑی ہوئی چیز گر بھی سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ گرے۔ اسی طرح خواب کی جب تک تعبیر نہ کی جائے تب تک یہ ممکن ہے کہ خواب میں دیا ہوا اشارہ واقع ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقع نہ ہو۔ جب تعبیر کر دی جائے پھر اس کا وہی مطلب بن جاتا ہے جو بیان کیا گیا۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اگر پہلے تعبیر کرنے والے نے تعبیر میں غلطی کی ہو اور اس کے بعد دوسرا شخص صحیح تعبیر کر دے تو دوسری تعبیر ہی معتبر ہوگی۔ (صحیح البخاری، التبعیر، باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، حدیث: ۷۰۳۶) ③ تعبیر بیان کرنے والا شخص جاہل نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ غلط تعبیر بیان کرے گا جو پریشانی کا باعث ہوگی جب کہ عالم اس کا اچھا تحمل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا، اسی طرح مخلص و دوست

اچھا مطلب تلاش کرے گا جب کہ اجنبی شخص کے دل میں وہ ہمدردی نہیں ہوگی اس لیے ممکن ہے کہ وہ نامناسب تعبیر بیان کر دے۔

(المعجم ۷) - باب: عَلٰی مَا تُعْبَرُ [بہ]
الرؤیا؟ (التحفة ۷)
باب: ۷- خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْتَبِرُوا بِأَسْمَائِهَا وَكُنُوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ».

۳۹۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوابوں کو ان (میں) نظر آنے والی چیزوں کے ناموں سے سمجھو اور چیزوں کی کہیتوں سے ان کے کنایات (واشارات) سمجھو اور خواب پہلے تعبیر کرنے والے کے لیے ہے۔“

🌞 فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ بنا بریں خواب کی وہ تعبیر صحیح ہونا جو سب سے پہلے بیان کی جائے ضروری نہیں جیسے سابقہ حدیث کے فوائد میں تفصیل گزر چکی ہے۔ واللہ اعلم.



(المعجم ۸) - باب: مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا
(التحفة ۸)
باب: ۸- جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (سخت گناہ ہے)

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا، كُفِّفَ أَنْ يَقْعِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ. وَيُعَذَّبُ عَلَى ذَلِكَ».

۳۹۱۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کہ دو دانوں کو ایک دوسرے سے گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور (وہ ایسا نہیں کر سکے گا) چنانچہ اسے اس وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔“

۳۹۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۷۱/۱۱، ح: ۱۰۵۴۴ من حديث الأعمش به مطولاً، وانظر، ح: ۱۰۸۰ للحال الرقاشي، وفيه علة أخری، وأخرج أبوداود، ح: ۵۰۲۰ بلفظ: الرؤيا على رجل طائر... الخ انظر الحديث السابق، وله شاهد عند الحاكم: ۳۹۱/۴، وصححه، ووافقه الذهبي، وإسناده صحيح على شرط البخاري.

۳۹۱۶- أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ۷۰۴۲ من حديث أيوب به.

🌞 فوائد و مسائل: ① جس شخص نے خواب نہیں دیکھا اپنے ہی پاس سے بنا کر بیان کر دیتا ہے اس کا یہ جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ ② جھوٹا خواب بیان کرنا اس لیے زیادہ برا ہے کہ اس کی کسی طرح تحقیق نہیں کی جاسکتی کہ اس نے خواب دیکھا ہے یا نہیں۔ ③ بعض افراد نبی اکرم ﷺ یا کسی اور اہم شخصیت کے خواب میں نظر آنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عام لوگ اسے ان کی بزرگی کی علامت سمجھ کر محبت و احترام کا اظہار شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اصل شرف نیک اعمال کا انجام دینا ہے ورنہ کافر اور منافق تو حقیقی طور پر نبی ﷺ کو دیکھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ کسی احترام کے مستحق نہیں گردانے گئے۔ ④ خواب کسی کام کے جائز یا ناجائز ہونے کا ثبوت نہیں۔ شرعی مسائل کے لیے شرعی دلائل ضروری ہیں۔ کسی کا یہ دعویٰ کہ مجھے نبی ﷺ نے فلاں کام کی اجازت دی ہے قابل قبول نہیں۔

(المعجم ۹) - باب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا
أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا (النحفة ۹)

باب: ۹- زیادہ سچ بولنے والے کا خواب
زیادہ سچا ہوتا ہے

۳۹۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُؤِيَا الْمُؤْمِنُ تَكْذِبُ. وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۳۹۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ (ختم ہونے کے) قریب آجائے گا تو (اس زمانے میں) مومن کا خواب شاذ و نادر ہی جھوٹا نکلے گا۔ اور زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو (روزمرہ زندگی میں) بات چیت میں زیادہ سچا ہے۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قیامت کے قریب کفر، فسق اور جہالت کا غلبہ ہوگا۔ سچے مومن بہت کم ہوں گے۔ ان مومنوں کے خواب سچے ہوں گے۔ ② بعض علماء نے اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ لیا ہے البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباری: ۵۰۸/۱۲) نیک آدمی کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مذکورہ روایت کا اکثر حصہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے جیسا کہ تخریج میں ہمارے محقق نے بھی اشارہ کیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف اور معنا صحیح ہے۔

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبِ الْمَدَنِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطَفُ سَمْنَا وَعَسَلًا. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا. فَأَلْمُسْتُكُمْ وَالْمُسْتَقِيلُ. وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ. رَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ، فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهِ. ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي أَعْبُرَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «اعْبُرَهَا» قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَلَا مَسْلَامَ. وَأَمَّا مَا يَنْطَفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ. حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ. وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ، فَلَاخِذٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا. وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ. ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ آخَرُ،

۳۹۱۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جنگِ احد سے واپس تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں ایک سائبان (یا بادل) دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد نکلتا رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس (گھی اور شہد) سے لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان تک پہنچی ہوئی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے اوپر تشریف لے گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر وہ رسی جوڑ دی گئی تو وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی تعبیر کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”آپ اس کی تعبیر کریں۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سائبان (یا بادل) تو اسلام ہے۔ اس سے نکلنے والا شہد اور گھی قرآن، یعنی اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور اس سے لینے والے لوگ کم یا زیادہ قرآن (کا

فَعَلُّوْهُ بِهِ. ثُمَّ آخَرُ، فَيَنْقَطِعُ بِهِ. ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُوْهُ بِهِ. قَالَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِتُخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمُ. يَا أَبَا بَكْرٍ».

علم و فہم) حاصل کرنے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی سے مراد وہ حق (سچا دین) ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو گئے (بلند درجات پر فائز ہو گئے)۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر دوسرا آدمی بھی اس (کو پکڑ کر اس) کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر ایک اور آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر بڑ جائے گی اور وہ اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلطی کی ہے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیجیے کہ میں نے کون سی بات صحیح کہی اور کون سی غلط کہی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر! قسم نہ کھاؤ۔“

دوسری سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سانپان (یا بادل) دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا..... اور پوری حدیث (مفہوماً) پہلی حدیث کی مانند بیان کی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطَفُفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، نَحْوَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگ اور استاد کی اجازت سے عام آدمی یا شاگرد تعبیر بیان کر سکتا ہے۔ ② رسی پکڑنے سے مراد دین پر عمل کرنا اور تین بزرگوں کا اس رسی کو پکڑنا نبی ﷺ کی نیابت اور خلافت کے منصب پر فائز ہونا ہے۔ ③ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسی کا ٹوٹ جانا ان مشکلات اور فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو انھیں پیش آئے۔ اور اسی رسی کے جڑ جانے کے بعد اس کے ذریعے سے اوپر

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

چلے جانے سے غالباً یہ اشارہ ہے کہ وہ اس فتنے میں حق پر ہوں گے، لہذا وہ رسول اللہ ﷺ اور دونوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہی جنت میں ہوں گے۔ ④ کسی حکمت کی بنا پر خواب کے کچھ کی تعبیر بتانا اور کچھ نہ بتانا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعبیر میں واقع ہونے والی غلطی کی وضاحت نہیں فرمائی۔ ⑤ اس سچے خواب میں خلفائے ثلاثہ کی عظمت و شان کا اظہار ہے۔

۳۹۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا۔ میں رات کو مسجد میں سویا کرتا تھا۔ ہم میں سے جو کوئی خواب دیکھتا، نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ میں نے کہا: یا اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا دے جس کی تعبیر نبی ﷺ کریں چنانچہ (ایک بار) میں سویا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لے گئے۔ انھیں ایک اور فرشتہ ملا اس نے (مجھ سے) کہا: گھبرا مت۔ وہ دونوں فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ دیکھا تو اس کی منڈیر بنی ہوئی تھی جس طرح کنویں کی منڈیر ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا پھر وہ (فرشتے) مجھے دائیں طرف لے گئے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب (اپنی ہمیشہ ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ نیک آدمی ہے“ کاش وہ رات کو نماز تہجد زیادہ پڑھتا۔“

۳۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَّامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا، شَابًّا، عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكُنْتُ أَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا، يَقْضُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يُعْبَرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ. فَنِمْتُ فَأَرَيْتُ مَلَكََيْنِ أَتَانِي فَأَنْطَلَقَا بِي. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرٌ. فَقَالَ: لَمْ تُرْعَ. فَأَنْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَاطِيْرِ الْبُخْرِ. وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ. فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ. فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».

قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحْكِمُ الصَّلَاةَ مِنْ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: اس لیے حضرت عبداللہ ﷺ رات کو بہت زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک نوجوان کنوارا آدمی ضرورت پڑنے پر دن یا رات کو مسجد میں سو سکتا ہے۔ ② نیک آدمی کی اس انداز سے تعریف کرنا جائز ہے جس سے اس میں فخر کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ ③ نیکی کی ترغیب دلانے کے لیے موجود نیکی کا ذکر کر کے کوتاہی بیان کرنا درست ہے تاکہ اصلاح کی اہمیت پیدا ہو۔ ④ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۰- حضرت خرشہ بن حرزفاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ آیا تو مسجد نبوی میں کچھ بزرگ حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بزرگ لاشعری نکلتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی ایک جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ انھیں دیکھ لے۔ انھوں نے ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: کچھ لوگ آپ کے بارے میں اس اس طرح کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا: الحمد للہ! جنت اللہ کی ہے وہ جسے چاہے گا اس میں داخل کرے گا۔ (لوگ یہ بات اس لیے کہتے ہیں کہ) میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا گویا ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: چلتے تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایک بڑی شاہراہ پر لے چلا۔ (چلتے چلتے) مجھے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں نے اس پر چلتے کا ارادہ کیا تو اس (میرے ساتھی) نے

۳۹۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبَثُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ، عَنْ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ خَرَّشَةَ بْنِ الْحَزْرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ. فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَذًا وَكَذًا. قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ. الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ. وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا. رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ. فَذَهَبْتُ مَعَهُ. فَسَلَّكَ بِي فِي نَهْجٍ عَظِيمٍ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ طَرِيقَ عَلَى يَسَارِي. فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلُكَهَا.

کہا: آپ اس راستے والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں اس پر چل پڑا حتیٰ کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ تک جا پہنچا۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اچانک میں اس (پہاڑ) کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ میں وہاں نہ ٹھہر سکا اور پاؤں نہ جما سکا۔ اچانک دیکھا کہ لوہے کا ایک ستون ہے جس کے بالائی حصے میں سونے کا ایک حلقہ ہے۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا حتیٰ کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ اس نے کہا: کیا آپ نے اسے اچھی طرح پکڑ لیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو پھر اس نے ستون کو پاؤں مارا (اور گرا دیا) اور میں حلقے کو مضبوطی سے پکڑے رہا۔ (پھر میں بیدار ہو گیا۔)

صحابی فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ وہ شاہراہ تو میدان محشر تھی۔ بائیں طرف جو راستہ نظر آیا وہ جہنمیوں کا راستہ تھا۔ تو اس راستے والوں میں سے نہیں۔ اور جو راستہ تجھے دائیں طرف نظر آیا وہ اہل جنت کا راستہ تھا۔ وہ پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مقام تھا اور جو حلقہ تو نے پکڑا وہ اسلام کا حلقہ ہے۔ اسے فوت ہونے تک مضبوطی سے پکڑے رہنا۔“

(اب اس خواب اور نبی ﷺ کی اس تعبیر کی وجہ سے) مجھے امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا۔ (دریافت کرنے پر) معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي. فَسَلَكْتُهَا. حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلْتِي فَأَخَذَ بِيَدِي. فَرَجَّلَ بِي. فَإِذَا أَنَا عَلَى دُرُوتِهِ. فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَسَّكَ. وَإِذَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، فِي دُرُوتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَّلَ بِي. حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: اسْتَمْسِكْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَضَرَبَ الْعُمُودَ بِرِجْلِهِ. فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.



فَقَالَ: قَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتَ خَيْرًا. أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَلَمَحْشَرُ. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ. وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلْتُ فَمَنْزِلُ الشَّهْدَاءِ. وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا، فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ. فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى [تَمُوتَ]».

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

⑤ ہجرت والا خواب اس لحاظ سے سچ تھا کہ کھجوروں والے علاقے کی طرف ہجرت ہوئی، البتہ اس علاقے کے تعین میں اشتباہ ہوا یعنی اصل تعبیر مدینہ منورہ ہی تھی۔ ⑥ جاہلیت میں مدینہ شریف کا نام یرث تھا۔ ہجرت نبوی کے بعد اس کا نام مدینۃ النبی ”نبی ﷺ کا شہر“ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس کا نام طیبہ اور طابہ (پاک زمین) رکھا۔ اب اسے یرث نہیں کہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے صرف وضاحت کے لیے ”یرث“ کا لفظ فرمایا۔

۳۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «رَأَيْتُ فِي يَدَيِ سِوَارَيْنِ
 مِنْ ذَهَبٍ، فَتَفَحَّطَهُمَا، فَأَوَلَّتُهُمَا هَذَيْنِ
 الْكُذَّابَيْنِ : مُسْلِمَةَ وَالْعَنَسِيَّ» .

۳۹۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے ہاتھوں میں
 سونے کے دو انگلیں دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری
 (تو وہ غائب ہو گئے)۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ ان
 سے مراد یہ دو کذاب ہیں: مُسْلِمَہ اور عَنَسِی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کے زیور پہننا منع ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں
 سونے کے انگلیوں سے مراد کوئی ناگوار واقعہ یا شخص ہی ہو سکتا ہے۔ اور پھونک مارنے سے مراد ان کا مقابلہ کرنا
 اور انھیں شکست دینا ہے۔ ② اسود عَنَسِی نے یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اسے صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا۔ مسلمانہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔
 حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فوج کشی کی اور وہ مارا گیا۔ اسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا جنھوں نے
 اسلام قبول کرنے سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا۔

۳۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا
 [مُعَاوِيَةُ] ابْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ قَابُوسَ قَالَ : قَالَتْ
 أُمُّ الْفَضْلِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي
 غُصُورًا مِنْ أَعْصَانِكَ . قَالَ : «خَيْرًا رَأَيْتُ .
 تِلْكَ قَاطِمَةُ عَلَا مَا فَتَرَضِعِيهِ» فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا

۳۹۲۳۔ حضرت قابوس بن حازم سے روایت ہے
 حضرت ام فضل (لبابہ بنت حارث) رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
 اے اللہ کے رسول! میں نے (خواب میں) دیکھا گویا
 میرے گھر میں آپ کے جسم مبارک کا حصہ ہے۔ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ قاطمہ
 (رضی اللہ عنہا) کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو تم اسے دودھ پلاؤ گی۔“

أَوْ حَسَنًا. فَأَرَضَعْنَهُ يَلْبَنٍ قُتْمٍ. قَالَتْ: فَجِئْتُ
بِهِ [إِلَى] النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ
قَبَالَ. فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«أَوْجَعْتَ ابْنِي، رَحِمَكَ اللَّهُ».

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن یا حضرت
حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو انھیں ام الفضل رضی اللہ عنہا نے
دودھ پلایا جو قُتْم (بن عباس) رضی اللہ عنہ سے تھا۔ انھوں نے
بیان فرمایا: میں انھیں (حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو) لے کر
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی آغوش
میں رکھ دیا۔ بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے
کندھے پر چیت لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر
رحم کرے! تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے۔“

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو [عَاصِمٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ:
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُوَيْثِ
النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةً
الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ
بِالْمُهَيَّعَةِ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلَتْهَا وَبَاءَ
بِالْمَدِينَةِ. فَقِيلَ إِلَى الْجُحْفَةِ».

۳۹۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، انھوں نے نبی ﷺ کا خواب بیان فرمایا کہ آپ
نے فرمایا: ”میں نے ایک سیاہ قام اور بکھرے بالوں
والی عورت دیکھی وہ مدینہ سے نکلی اور مہیجہ یعنی جُحفہ
کے مقام پر جا بٹھری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ
مدینہ کی وبا جُحفہ منتقل ہوگئی ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① شروع میں مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے سے اپنے نبی
ﷺ کو خوشخبری دی کہ مدینہ سے وبا ختم ہو جائے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ ② خواب میں بد صورت انسان سے
مراد بیماری یا مصیبت اور خوب صورت انسان سے مراد راحت و نعمت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ: أَنْبَأَنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدٍ
۳۹۲۵- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلہ یسلی کے دو آدمی نبی ﷺ

۳۹۲۴- أخرجه البخاري، التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كوة فأسكنه موضعاً آخر، ح: ۷۰۳۸، و
ح: ۷۰۳۹، و ح: ۷۰۴۰ من حديث موسى بن عقة به.

۳۹۲۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۶۳، ح: ۱۴۰۳ من حديث ابن الهادي، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۶،
والتحديث شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ۲/ ۳۳۳، وحسنه الهيثمي: ۱/ ۲۰۴.

کے پاس (ہجرت کر کے مدینہ) آگئے۔ وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت (نیکی کے کاموں میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا، چنانچہ اس محنت کرنے والے نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ دوسرا آدمی اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا، پھر وہ فوت ہو گیا۔

ابنِ اِثْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي قَدِيمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا. فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَعَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ. ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً. ثُمَّ تُوُفِّيَ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک دیکھا کہ وہ دونوں بھی وہاں موجود ہیں۔ جنت سے ایک آدمی باہر آیا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں جانے کی) اجازت دے دی۔ (کچھ دیر بعد) وہ پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دے دی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: واپس چلے جاؤ، ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔

قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا. فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخَرُ مِنْهُمَا. ثُمَّ خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ. فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

صبح ہوئی تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خواب سنایا۔ انھیں اس پر تعجب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہوا اور لوگوں نے نبی ﷺ کو (تفصیل سے خواب کی) بات سنائی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں کس بات پر تعجب ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں میں یہ شخص زیادہ محنت والا تھا پھر اسے شہادت بھی نصیب ہوئی لیکن جنت میں دوسرا اس سے پہلے چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (دوسرا) اس (پہلے) کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ. فَعَجِبُوا لِذَلِكَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: «مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا. ثُمَّ اسْتُشْهِدَ. وَدَخَلَ هَذَا الْآخَرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «وَأَذْرَكَ رَمَضَانَ قَصَامًا. وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»۔ روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟“

انھوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (کے درجات) میں تو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① بعض اوقات خواب سے وہی کچھ مراد ہوتا ہے جو خواب میں نظر آیا جیسے اس خواب کو صحابہ نے حقیقت پر محمول کیا اور اس کی تعبیر کچھ اور نہیں سمجھی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے اس فہم کی تائید فرمائی۔ ② مومن کے لیے لمبی زندگی رحمت ہے جب کہ نیکوں کی توفیق حاصل ہو۔ ③ طویل عرصہ نماز روزے کا ثواب شہادت کے ثواب سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن شہید کے لیے کچھ خاص انعامات ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ ④ اس حدیث میں ان دو صحابیوں کے جنتی ہونے کی بشارت ہے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے، ویسے بھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں جنھیں اللہ کے رسول ﷺ نے نام لے کر جنت کی بشارت دی۔

۳۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْرَهُ الْعِلَّ وَالْقَيْدَ، وَأَحَبُّ الْقَيْدِ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ»۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور (پاؤں کی) بیڑی کو پسند کرتا ہوں۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس روایت کی بابت اکثر محققین کی رائے ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے، موقوفاً صحیح ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۸۳، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۹۲۶) ② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام قرطبی رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جس کے پاؤں میں

۳۹۲۶۔ [ضعیف] * أبو بكر الهذلي تقدم، ح: ۹۲۱، وتابعه قتادة الدارمي: ۱۳۰/۲، ح: ۲۱۶۶، والسند إليه ضعيف مع عننته، ولهذا إنما هو قول أبي هريرة رضي الله عنه، بينه مسلم، ح: ۲۲۶۳ في روايته، وانظر صحيح البخاري، ح: ۷۰۱۷، ولهذا طرف من الحديث السابق، ح: ۳۹۱۷، ۳۹۰۶، وانظر "المدرج إلى المدرج" للسيوطي، ص: ۳۶، ح: ۴۰.

۳۰۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

بیڑی ہو وہ ایک جگہ بٹھرا رہتا ہے اس لیے اگر دین دار نیک آدمی خواب میں اپنے پاؤں میں بیڑی دیکھتا ہے تو اس کا مطلب اس کا نیکی اور ہدایت پر قائم رہنا ہی ہوگا۔ اور طوق کا ذکر قرآن میں سزا اور ذلت کے طور پر آیا ہے اس لیے اس سے دین کا نقص، گناہ پر اصرار اور کسی حق دار کے حق کی ادائیگی سے گریز یا دنیا کی مشکلات مراد ہو سکتی ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری، التعبير، باب القید فی المنام: ۵۰۵/۱۲)



فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

الْفِتْنَةُ: فِتْنَةٌ کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی آزمائش، امتحان اور اختیار کے ہیں، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ہر مکروہ اور مصیبت پر لفظ [فِتْنَةٌ] بولا جانے لگا جیسے کفر اور قتل و غارت وغیرہ۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ قیامت سے قبل بے شمار فتنے رونما ہوں گے جن میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہو جائے گی اور ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات ہونے تک ایمان سے محروم ہو چکا ہوگا۔ اگر رات کو مومن تھا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ یہ فتنے برق رفتاری سے پیش آئیں گے اور لوگوں کی سخت آزمائش کا باعث بنیں گے۔ رسالت مآب ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا ہے ان کی نوعیت کی وضاحت فرمائی ہے اور ان سے بچاؤ کے طریقے بیان فرمائے ہیں، اس لیے کہ امت محمدیہ ان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کر سکے اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکے تاکہ اخروی کامیابی ان کا مقدر بنے۔

قیامت سے پہلے چھوٹے بڑے بے شمار فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ ان میں سے چند ایک تو اب تک رونما ہو چکے ہیں اور کچھ قیامت تک رونما ہوں گے جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مظلومانہ شہید ہونا۔

- ② جنگ جمل اور صفین کا وقوع، جس میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔
- ③ خوارج کا ظہور، معتزلہ، حمیہ، رافضہ، بوذیہ، بہاسیہ اور قادیانی فرقوں کا ظہور۔
- ④ دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج۔
- ⑤ امانت کا سلب ہونا اور بددیانتی کا عروج۔
- ⑥ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔
- ⑦ عورتوں کی کثرت۔
- ⑧ زنا، فحاشی اور بے حیائی کا سرعام ہو جانا۔
- ⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔
- ⑩ بخل، تجارت اور زلزلوں کی کثرت۔



✽ فتنوں کی سرزمین: تاریخ اسلامی رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کی معنی شاد ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی جانب منہ کیے ہوئے یہ فرماتے سنا: [لَا إِنْ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ] (صحیح البخاری، الفتن) باب قول النبی: الفتنۃ من قبل المشرق، حدیث: ۵۰۹۳) ”فتنہ اس جانب سے ہوگا جہاں شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں۔“ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ مشرقی جانب سے عراق کی سرزمین مراد لیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۱۳/۵۸۵۸) لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائے اسلام سے تاحال مسلمانوں کی آزمائش بننے والے فتنے اسی سرزمین سے نکل رہے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں اس زمین سے خوارج، رافضہ، باطنیہ، قدریہ، حمیہ اور معتزلہ وغیرہ کے فتنے اور بعد میں دیگر اور بہت سے فتنے اس زمین سے نمودار ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو قیامت سے قبل روکنا ہونے والے فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ امت ان سے بچاؤ کی تدبیر کر سکے۔ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے آپ نے متعدد دعائیں امت کے لیے بیان فرمائی ہیں لہذا ان کو یاد کرنا اور انھیں نماز میں اور قبولیت کے اوقات میں بکثرت مانگنا چاہیے۔

(المعجم ۳۶) أَبْوَابُ الْفِتَنِ (التحفة ۲۸)

فتنہ و آزمائش سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا

(المعجم ۱) - بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (التحفة ۱)

۳۹۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے سوائے اس کے کہ اس (اقرار یعنی کلمے اور اسلام) کا کوئی حق ہو (تو پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا)۔ اور (دل کے معاملات میں) ان کا حساب اللہ عز و جل کے ذمے ہے۔“

۳۹۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا. وَجَسَائِبُهُمْ عَلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

🌟 فوائد و مسائل: ① کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے پر دنیا میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان نہیں ہوگا تو اس کی سزا آخرت میں ملے گی۔ ② خون اور مال محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے جنگ کر کے انھیں قتل نہیں کیا جائے گا نہ ان کے مالوں پر بطور غنیمت یا بے قرض کیا جائے گا۔ ③ جان میں حق کے ساتھ تصرف سے مراد اس سے سرزد ہونے والے جرم کی سزا دینا ہے مثلاً: چوری کی صورت میں ہاتھ کاٹنا پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگانے تو کوڑے مارنا، قتل کی صورت میں قصاص کے طور پر قتل کرنا وغیرہ،

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

اور مال میں جائز تصرف زکاۃ اور لازمی خرچ وصول کرنا قتل عمد میں مقتول کے وارثوں کی رضامندی سے اور قتل خطا میں وارثوں کے مطالبے پر قاتل یا اس کے قبیلے سے دیت (خون بہا) وصول کرنا وغیرہ ⑤ اگر دنیا میں کسی وجہ سے گناہ کی سزا نہ ملے تو آخرت میں سزا ملے گی البتہ کسی بڑے نیک کام کی وجہ سے معافی بھی مل سکتی ہے۔

۳۹۲۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں۔ جب وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں گے (اس کا اقرار کر لیں گے) تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے (ہاں) مگر اس (کلمے) کا کوئی حق ہو (تو) پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔“

۳۹۲۸- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا يَحْفَظَهَا. وَجَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ».



۳۹۲۹- حضرت اوس بن ابو اوس حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے چپکے چپکے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔“ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے آزاد کر دو۔“ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ ایسا کریں تو ان کی جائیں اور مال مجھ

۳۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنَّا لَفُعُودٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقْصُصُ عَلَيْنَا وَيَذَكِّرُنَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ» فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «إِذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ. فَإِنَّمَا أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى

۳۹۲۸- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۳۵/۲۱ من حديث الأعمش به.

۳۹۲۹- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي ۸۱/۷، تحريم الدم، باب تحريم الدم، ح: ۳۹۸۸ من حديث السهمي به، وصححه البوصيري.

يَتَوَلَّوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، بِحَرَامٍ هِيَ. حَرَّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ نے سرگوشی کرنے والے کی بات سے یہ سمجھا کہ یہ شخص دل سے مسلمان نہیں، بعد میں اس کے ظاہری اسلام پر اعتماد کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ امام سیوطی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”زیادہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجازت تھی کہ کسی سے اس کی دلی کیفیات کے مطابق سلوک کریں چنانچہ اس کے مطابق عمل کرنے کا ارادہ فرمایا (کفر کی بنا پر قتل کرنا چاہا) پھر نبی ﷺ کو یہ بات بہتر محسوس ہوئی کہ ظاہر پر عمل کیا جائے (اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے مسلمان والا سلوک کیا جائے) کیونکہ یہ قانون نبی ﷺ اور امت سب کے لیے ہے اس لیے آپ اس طرف مائل ہو گئے اور باطن (کی حقیقی کیفیت) کے مطابق عمل سے اجتناب فرمایا۔“ (شرح سنن النسائي، کتاب تحریم الدم) ② سنن نسائی کے اس باب میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی مروی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلہ ثقیف کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اور نبی ﷺ کے سوا خیمے کے سب افراد سو گئے۔ (اس تنہائی کے وقت) ایک آدمی نے آکر نبی ﷺ سے چپکے سے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جاسے قتل کر دے۔“ پھر فرمایا: ”کیا وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا؟“ اس نے کہا: گواہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے خون اور ان کے مال (مسلمانوں پر) حرام ہو گئے مگر اس کے حق کے ساتھ۔“ (سنن النسائي،

المحاربة، باب تحریم الدم، حدیث: ۳۹۸۷)

۳۹۳۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

ہے انھوں نے فرمایا: نافع بن ازرق اور اس کے ساتھی آئے انھوں نے کہا: عمران! آپ ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ ضرور تباہ ہو گئے ہیں۔) عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیسے ہلاک ہو گیا؟ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ

۳۹۳۰- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ الشَّيْبَانِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: أَتَانِي نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالُوا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ: مَا هَلَكْتُ. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: مَا الَّذِي أَهْلَكْتُمْ؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى

لَا تَكُونُ فِتْنَةً وَيَكُونا الدِّينُ كُلُّهُ
 لِلَّهِ ۖ [الأنعام: ۳۹] قَالَ: قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى
 نَفَيْنَاهُمْ. فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ. إِنْ شِئْتُمْ
 حَدِّثْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
 قَالُوا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟
 قَالَ: نَعَمْ. شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ
 بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ.
 فَلَمَّا لَقَوْهُمْ قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا.
 فَمَتَّحُوهُمْ أَكْتَافَهُمْ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ
 لَحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرَّمْحِ.
 فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.
 إِنِّي مُسْلِمٌ. فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: «وَمَا
 الَّذِي صَنَعْتَ؟» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَأَخْبَرَهُ
 بِالَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي
 قَلْبِهِ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ
 لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ
 مَا تَكَلَّمَ بِهِ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ!»



کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
 فِتْنَةٌ وَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ”ان سے جنگ کرو
 حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور مکمل طور پر اللہ کا دین غالب
 ہو جائے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے ان (کفار) سے
 جنگ کی حتی کہ انھیں ملک (عرب) سے نکال دیا اور اللہ
 کا دین مکمل طور پر غالب ہو گیا۔ اگر تم چاہو تو تمھیں
 ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی
 ہے۔ انھوں نے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے
 سنی ہے؟ فرمایا: ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس
 موجود تھا (جب آپ نے یہ فرمایا) ”رسول اللہ ﷺ نے
 مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے مسلمانوں کا ایک لشکر
 روانہ فرمایا۔ جب ان (مسلمانوں) کا ان (مشرکوں)
 سے سامنا ہوا تو ان سے شدید جنگ ہوئی۔ آخر وہ لوگ
 مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔ میرے رشتے داروں
 میں سے ایک آدمی نے ایک مشرک پر نیزے سے حملہ
 کیا۔ جب وہ اس کے سر پر پہنچ گیا تو (دشمن فوج کے)
 اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود نہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ اس (صحابی) نے (اس
 کے کلمہ شہادت پر یقین نہ کرتے ہوئے) اسے نیزہ
 مار کر قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے
 ایک باریادو بار فرمایا: ”تو نے کیا کیا ہے؟“ اس نے
 جو کیا تھا بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تو
 نے اس کا پیٹ کیوں نہ چیر لیا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ
 اس کے دل میں کیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول!
 اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس

کلہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تو نے نہ تو
اس کی زبان کے الفاظ کو قبول کیا نہ تو اس کے دل کی
کیفیت سے واقف ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش
ہو گئے (اس کا عذر قبول نہیں فرمایا۔) کچھ عرصہ بعد وہ
فوت ہو گیا، ہم نے اسے دفن کیا۔ صبح ہوئی تو وہ زمین کی
سطح پر تھا۔ لوگوں نے کہا: شاید کسی دشمن نے اسے قبر
سے کھود نکالا ہے۔ پھر ہم نے اسے دفن کیا اور اپنے
لڑکوں کو حکم دیا کہ اس کا پہرہ دیں۔ (اس کے باوجود)
وہ (اس کی لاش) صبح کو (قبر سے باہر) زمین پر (پڑی)
تھی۔ ہم نے کہا: شاید لڑکوں کو اوگھ آگئی۔ (ان کی
غفلت سے فائدہ اٹھا کر کسی نے میت نکال لی۔) ہم نے
اسے (پھر) دفن کیا اور خود پہرہ دیا۔ (اس کے باوجود)
صبح کو اس کی لاش (قبر سے باہر) زمین پر تھی چنانچہ ہم
نے اسے کسی گھاٹی میں پھینک دیا۔ (اور دفن نہ کیا۔)

۳۹۳۰ م (۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے (ایک)
روایت (اس طرح) ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں
رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی مہم پر روانہ فرمایا۔ ایک
مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا۔ اور آخر تک واقعہ
بیان فرمایا۔ اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے: اسے زمین
نے باہر نکال دیا، نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا:
”زمین اس کو بھی قبول کر لیتی ہے جو اس سے زیادہ برا
ہوتا ہے لیکن اللہ نے تمہیں یہ دکھانا چاہا ہے کہ لا اِلهَ
إِلَّا اللَّهُ کا احترام کتنا عظیم (اور اہمیت کا حامل) ہے۔“

قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ
يَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى مَاتَ. فَدَفَنَاهُ فَأَصْبَحَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقَالُوا: لَعَلَّ عَدُوًّا
نَبَسَهُ. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ أَمَرْنَا عِلْمَانًا يَحْرُسُونَهُ.
فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقُلْنَا: لَعَلَّ
الْعِلْمَانَ نَعَسُوا. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ حَرَسْنَاهُ
بِأَنْفُسِنَا. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ.
فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشَّجَابِ.

۳۹۳۰ م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ
الْأُبَلِيِّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ
عَاصِمٍ، عَنِ السَّمِيطِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
الْحُصَيْنِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
سَرِيَّةٍ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى
رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
وَزَادَ فِيهِ: فَتَبَدَّنَهُ الْأَرْضُ: فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ
وَقَالَ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبِلُ مَنْ هُوَ أَشْرُ مِنْهُ.
وَلَكِنْ اللَّهُ أَحَبُّ أَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيمَ حُرْمَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

🕌 فوائد و مسائل: ① خوارج وغیرہ بدعتی فرقے دین کو صحیح انداز سے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے۔
 ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم دین اور علم صحیح اور کامل تھا اس لیے اختلاف فی مسائل میں خاص طور پر عقائد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کو اہمیت دینی چاہیے اور مسائل کو ان کے فراہم کی روشنی میں سمجھنا چاہیے ③ خوارج نے مسلمان خلفاء کے خلاف بغاوت کی۔ یہ غلط قدم تھا اس سے فتنہ و فساد پیدا ہوا۔ ④ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اسے مسلمان سمجھنا چاہیے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جس سے اس کا کافر ہونا ثابت ہو جائے تو اسے مرتد قرار دے کر سزا دی جاسکتی ہے لیکن محض شک و شبہ کی بنا پر کسی کو کافر قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کسی غلطی کی سزا دنیا میں بھی دے دیتا ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

(المعجم ۲) - بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ
 (التحفة ۲)

باب ۲- مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُورِ شَهْرُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبُلْدِ بَلَدُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ».

۳۹۳۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ”سنو! سب سے زیادہ احترام والا دن تمہارا یہ دن ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا مہینہ تمہارا یہ مہینہ ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا شہر تمہارا یہ شہر ہے۔ سنو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں یہ دن۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا حکم کا حق) پہنچا دیا ہے؟“ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! گواہ رہ۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں بھی فرمایا تھا اور ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں جمرات کے قریب کھڑے ہو کر بھی دیکھیے: (مسند ابن ماجہ: حدیث: ۳۰۵۴، ۳۰۵۸) ② اس شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جو سب سے زیادہ عظمت والا شہر ہے۔ ③ مسلمان کی جان و مال قابل احترام ہونے کا مطلب یہ

ہے کہ اسے قتل کرنا، زخمی کرنا، اس کا مال چھیننا اور دھوکے سے اس کا مال لے لینا بہت بڑے جرم ہیں۔

۳۹۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي صَمْرَةَ، نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلِيمَانَ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّضْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: «مَا أَطْيَبُكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ. مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ. مَا لَهُ وَدَمِهِ، وَأَنْ تَنْظُرَ بِهِ إِلَّا خَيْرًا».

۳۹۳۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے: ”تو کتنا پاکیزہ ہے! اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے! تو کس قدر عظیم ہے! تیرا احترام کتنا عظیم ہے! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اللہ کے ہاں مومن کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے“ یعنی اس کے مال اور جان کی حرمت، اور یہ کہ اس کے بارے میں بدگمانی کرنا بھی حرام ہے۔“

۳۹۳۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَ يُونسُ بْنُ يَحْيَى. جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ».

۳۹۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے کے لیے قابل احترام ہے، یعنی اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو۔“

🌞 فائدہ: کسی کو ذلیل کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس پر کسی قسم کا جھوٹا الزام لگانا اور اس کی غلطیوں کی تشہیر کرنا سب کبیرہ گناہ ہیں۔

۳۹۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

۳۹۳۴- حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت

۳۹۳۲- [إسناده ضعيف] وأشار البوصيري والمنذري إلى ضعفه * نصر بن محمد ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

۳۹۳۳- أخرجه مسلم، والبر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخنله واحقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ۳۲/۲۵۶۴ من حديث داود به.

۳۹۳۴- [إسناده حسن] أخرجه ابن مندة في الإيمان: ۱/ ۴۵۲، ح: ۳۱۵ من حديث ابن وهب به، وأحمد: ۲/ ۲۲، ۲/ ۱۱، ح: ۱۱، ح: ۱۱، ح: ۲۵، والحاكم: ۱/ ۱۰، ح: ۱۱، ح: ۱۱، ح: ۲۶ وغيره.

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے میں خطرہ نہ ہو اور مہاجر وہ ہے جو غلطیاں اور گناہ ترک کر دے۔“

السَّرْحُ الْمَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَصَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان امن سے ہے اس لیے مومن کی شان یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو امن ملے کسی قسم

کا خوف و خطرہ نہ ہو۔ مومن بددیانت نہیں ہوتا اور نہ کسی کے مال و جان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ② ”ہجرت“ اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں اس لیے جو شخص اللہ کے لیے وطن چھوڑ دیتا ہے اسے چاہیے کہ اس اللہ کی رضا کے لیے گناہ بھی ترک کر دے تاکہ اللہ کے ہاں مہاجر والا بلند مقام حاصل کر سکے۔

(المعجم ۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْيَةِ

باب ۳- زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی

ممانعت کا بیان

(الصفحة ۳)

۳۹۳۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سرعام (کسی کا مال وغیرہ) چھینا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب شرابی شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب ڈاکو ڈاکہ ڈال رہا ہوتا ہے تو وہ

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ: أَنَّ ابْنَ اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ

۳۹۳۵- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۹۱.

۳۹۳۶- أخرجه البخاري، المظالم، باب النهي بغير إذن صاحبه، ح: ۶۷۷۲ / ۲۴۷۵، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله، ح: ۱۰۱ / ۵۷ من حديث الليث به.

مُؤْمِنٌ. وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً، يَزْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ»۔

اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہیں (کہ کتنا ظالم ہے اے اللہ کا خوف بالکل نہیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

❶ فائدہ و مسائل: ❶ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے مٹانی ہے۔ ❷ کبیرہ گناہوں سے آدمی مرتد نہیں ہوتا تاہم ان کا ارتکاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ ❸ ایمان کا مطلب یقین ہے۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حرام کی سزا دے گا اور وہ سزا دنیا کی سزا سے بے انتہا زیادہ ہوگی تو اس یقین کی موجودگی میں وہ جرم کر ہی نہیں سکتا۔ گناہ اسی وقت ہوتا ہے جب انسان پر قوی لذت اور دنیوی فائدے کا احساس اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ آخرت کو فراموش کر دیتا ہے۔ ❹ کبیرہ گناہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ ایمان بالکل ہی سلب نہ ہو جائے۔

۳۹۳۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً، فَلَيْسَ مِنَّا»۔

۳۹۳۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوٹ مار کرتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَبْنَا عَنَمًا لِلْعَدُوِّ. فَأَنْتَهَبْنَاهَا. فَتَصَبْنَا قُدُورَنَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ. فَأَمَرَنَا بِهَا فَأُخْفِضَتْ. ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَحِلُّ»۔

۳۹۳۸۔ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: دشمن کی کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ وہ ہم نے لوٹ لیں اور بانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ بانڈیوں کے پاس سے گزرے تو انھیں الٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”لوٹ حلال نہیں۔“

۳۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الجلب على الخيل في السباق، ح: ۲۵۸۱ من حديث حميد به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۱۲۳، وصححه ابن حبان، وانظر، ح: ۳۹۳۵، فإنه شاهد له.

۳۹۳۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۸۴/۲، ح: ۱۳۷۸ من حديث ابن أبي شيبة به، ورواه شعبة عن مساك به، الطبراني: ۸۳/۲، ومستدرک الحاكم: ۱۳۴/۲، وصححه، والذهبي، والبيهقي، وابن حبان، ح: ۱۶۷۹، وابن حجر في الإصابة (ترجمة ثعلبة)، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں۔ ② کسی جرم کی مالی سزا دینا

جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (التحفة ۴)

باب ۴- مسلمان کو گالی دینا
فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

۳۹۳۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق
اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

۳۹۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا
أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا
کفر ہے۔“

۳۹۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۱- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق
اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

۳۹۳۹- [صحیح] تقدم، ح: ۶۹.

۳۹۴۰- [صحیح] أخرجه العقبلي في الضعفاء: ۴/ ۵۰ عن ابن أبي شيبة به، وحسنه البوصيري، ورواه ابن عوف عن
ابن سيرين به، تاريخ بغداد للخطيب: ۳/ ۳۹۷، وحلية الأولياء: ۸/ ۳۵۹ في رواية منخل بن حكيم القشيري،
والحديث السابق شاهد له.

۳۹۴۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۷۸ وغيره من حديث أبي إسحاق به، وصححه البوصيري، ورواه زكريا بن
الزائدة، وإسرائيل عن أبي إسحاق به، ورواه معمر عن أبي إسحاق عن عمر بن سعد عن سعد به، النسائي: ۷/ ۱۲۱،
ح: ۴۱۱۵، وللحديث شواهد كثيرة، انظر، ح: ۳۹۳۹.



۳۶- أبواب الفتن ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

🕌 فوائد و مسائل: ① کفر سے مراد کبیرہ گناہ ہے، یعنی یہ ایسا کام ہے جو مسلمان کے لائق نہیں یہ تو کسی کافر کے کرنے کا کام ہے۔ ② جن کاموں کو کفر کے کام یا جاہلیت کے کام کہا جاتا ہے ان سے انتہائی پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۵) - بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
(التحفة ۵)

باب: ۵- (فرمان نبوی): ”میرے بعد کفر
کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے
کے گلے کاٹنے لگ جاؤ“ کا بیان

۳۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

ہے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ (جب لوگ خاموش ہو گئے)
تو آپ نے فرمایا: ”میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا
کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
مُذْرِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ
جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ:
«اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

🕌 فوائد و مسائل: ① بزرگ شخصیت کی بات سننے کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور بات کرنے والوں کو خاموش
کرنا احترام کا تقاضا بھی ہے اور اس کی نصیحت سے مستفید ہونے کے لیے شرط بھی۔ ② مسلمانوں کو آپس کے
اختلافات افہام و تفہیم سے طے کرنے چاہئیں اسلحہ کے زور پر نہیں۔ ③ مسلمانوں کا باہمی اتفاق اللہ کا عظیم
احسان ہے جیسے کہ ارشاد ہے: ﴿وَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا﴾
(آل عمران ۳: ۱۰۳) ”تم پر اللہ کی جو نعمت ہوئی اسے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے
تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کے احسان سے بھائی (بھائی) بن گئے اور تم آگ کے گڑھے
کے کنارے پر تھے پھر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچالیا۔“ ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں محبت
پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کریں مثلاً: ایک دوسرے کو سلام کرنا، نماز باجماعت میں ایک دوسرے سے مل کر

۳۹۴۲- أخرجه البخاري، العلم، باب الإنصاف للعلماء، ح: ۷۰۸۰، ۶۸۶۹، ۴۴۰۵/۱۲۱: من حديث شعبة به،
ومسلم، الإيمان، باب بيان معنى قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض، ح: ۶۵ عن
ابن بشار به.

ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

کھڑے ہونا اور صفیں سیدھی رکھنا وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو اختلاف اور دشمنی پیدا کرنے والے ہیں مثلاً: کسی کی بے عزتی کرنا، ظلم زیادتی، گالی اور غیبت وغیرہ۔ ⑤ قتل و غارت بہت بڑا جرم ہے جو مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

۳۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۳۹۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا بھلا ہوا میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيْحُكُمْ - أَوْ يَلُوكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۴- حضرت صنابح بن أعمر احمسی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو! بلاشبہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور بلاشبہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا لہذا میرے (فوت ہونے کے) بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔“

۳۹۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُسَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصَّنَابِحِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تَقْتُلَنَّ بَعْدِي».



☀️ فوائد و مسائل: ① [فَرَطٌ] کے معنی ”پیش رو“ یا ”میر سامان“ کے ہیں یعنی وہ شخص جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر ان کے پڑاؤ ڈالنے کے لیے مناسب جگہ متعین کرتا ہے اور ان کے لیے اور ان کے جانوروں کے لیے پانی وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔ ② قیامت کے دن میدانِ حشر میں نبی ﷺ حوض کوثر سے اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ اس حوض میں جنت کی ٹہر ”کوثر“ سے پانی آئے گا۔ ③ امت کی تعداد کی کثرت نبی ﷺ کے لیے خوشی اور فخر کا باعث ہے لہذا ”خاندانی منصوبہ بندی“ کے نام سے مسلمانوں کی آبادی محدود رکھنے کی کافرانہ سازش کو سمجھنا اور ان کے حال میں چھٹنے سے اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بچانا فرض ہے۔ ④ اولاد کی

۳۹۴۳- أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۶۱۶۶، ۶۰۴۳/۴۴۰۳، ومسلم، الإيمان، الباب السابق، ح: ۱۲۰/۶۶، اب من حديث عمر بن محمد به.

۳۹۴۴- [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي، ح: ۳۵۱، وأحمد، ۳۴۹/۴، وغيرهما من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد، وتابعه مجالد، وللحديث شواهد كثيرة، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

ترتیب اسلام کے دینی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق کرنا ضروری ہے تاکہ وہ امت محمدیہ کے مفید افراد بنیں۔

(المعجم ۶) - **بَابُ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ** **اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** (الصفحة ۶)

باب ۶- مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں

۳۹۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَابِسِ الِیَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ. فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي عَهْدِهِ. فَمَنْ قَتَلَهُ، طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْبَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

۳۹۴۵- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے چنانچہ تم اللہ کے (حفظ و امان کے) وعدے کو مت توڑو۔ جو شخص اس (نمازی مسلمان) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (ایک مجرم کی طرح اپنے دربار میں) طلب فرمائے گا پھر اسے جہنم میں منہ کے بل اوندھا کر کے پھینک دے گا۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① اگر سردار یا بادشاہ کسی کو پناہ دے تو اسے تکلیف دینا سردار یا بادشاہ کی توہین یا بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ نمازی مسلمان اسی طرح اللہ کی پناہ میں ہے لہذا اسے تکلیف دینا یا اسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور بغاوت کے مترادف ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ ② بے نماز کو اللہ کی یہ پناہ حاصل نہیں۔ ③ مسلمان کے قاتل کی سزا جہنم ہے لیکن اگر مقتول کے وارث خون بہالے کر یا احسان کرتے ہوئے قاتل کو معاف کر دیں تو ایسے مسلمان قاتل کی سزا معاف ہو جائے گی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے پھر اپنے گناہوں کے مطابق سزا سنبھلنے کے بعد انھیں رہائی مل جائے گی۔

۳۹۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

۳۹۴۶- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے۔“

اللہ، عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۴۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَهْزَمِ، يَزِيدُ بْنُ

شَفِيَّانٍ. سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ،

عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ».

(المعجم ۷) - بَابُ الْعَصِيَّةِ (التحفة ۷)

باب: ۷- عصیت کا بیان

۳۹۴۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ

الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ

زِيَادِ بْنِ [رَبَاحٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ

عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ، أَوْ يَعْصِبُ

لِعَصِيَّةٍ، فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةٌ».

۳۹۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص گمراہی کے جھنڈے

تले جنگ کرتا ہے (لوگوں کو) عصیت کی دعوت دیتا

ہے یا عصیت کی بنیاد پر غصے میں آتا ہے تو اس کا قتل

ہو جانا جاہلیت کی طرح ہے۔"

☀️ فوائد و مسائل: ① گمراہی کے جھنڈے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کیے بغیر ایک فریق کا ساتھ دیتا ہے کہ وہ

حق پر ہے یا نہیں۔ اس صورت میں اگر وہ گروہ حق پر بھی ہوا تو اس شخص کی نیت حق کا ساتھ دینے کی نہیں

بلکہ اپنے خاندان، قبیلے، قوم، جماعت، پارٹی یا تنظیم کا ساتھ دینے کی ہے، اس لیے یہ وہ جنگ نہیں جس میں

حصہ لینے سے ثواب ہو اور قتل ہونے سے شہادت کا درجہ ملے۔ ② حق و باطل کی پہچان کیے بغیر ہر دعوت اور ہر

جنگ و جدل جاہلیت کے طریقے پر ہے۔

۳۹۴۷- [مسندہ ضعیف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷/ ۳۳۱، ۳۳۲، ح: ۶۶۳۰ من حديث هشام به بلفظ، قال

الله تعالى: "عبدی المؤمن أحب إلي من بعض ملائكتي"، وضعفه البوصري من أجل أبي المهزم، وقد تقدم،

ح: ۳۰۸۶.

۳۹۴۸- أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ۵۳/ ۱۸۴۸

من حديث أيوب به.

۳۹۴۹- حضرت فہیلہ رضی اللہ عنہا اپنے والد (واحد بن اسحق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں“ عصیت تو یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔“

۳۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيُحْمَدِيُّ عَنْ عَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَبَيْلَةُ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ».

باب: ۸- سواد اعظم (بڑی جماعت) کا بیان

(المعجم ۸) - بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

(التحفة ۸)

۳۹۵۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، لہذا جب تمہیں اختلاف نظر آئے تو بڑی جماعت کا ساتھ دو۔“

۳۹۵۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالَفٍ الْأَعْمَى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا، فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ».

باب: ۹- مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے

(المعجم ۹) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

(التحفة ۹)

۳۹۴۹- [ضعیف] * عباد تقدم حاله، ح: ۱۴۶۲، ورواه أبو داود، الأدب، باب في العصية، ح: ۵۱۱۹ من حديث سلمة بن بشر الدمشقي عن بنت وائلة بن الأسقع عن أبيها به مختصراً، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر، فيه صدقة بن يزيد، وهو ضعيف.

۳۹۵۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۴ من حديث معان أو معاذ بن رفاعه به، وفسر السواد الأعظم: "الحق وأهله" * معان لين الحديث (تقريب)، وأبو خلف متروك، ورواه ابن معين بالكذب (أيضاً)، وله شاهد ضعيف عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ۲/۲۰۸، والحديث ضعفه البوصيري.

۳۹۵۱- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور اسے بہت طویل فرمایا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج آپ نے بہت لمبی نماز ادا کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے طلب اور خوف والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزوں کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک سوال قبول نہیں فرمایا۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن مسلط نہ ہوں۔ اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔ اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ اللہ نے مجھے یہ چیز بھی عطا فرمادی۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔“

۳۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ».



🌞 **نوائد و مسائل:** ① رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے ہر قسم کی بھلائی کی خواہش رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت رکھیں، کثرت سے درود پڑھیں، زیادہ سے زیادہ آپ کا اتباع کریں اور بدعات سے اجتناب کریں۔ ② دشمنوں کے تسلط سے غیر مسلموں کا ایسا غلبہ مراد ہے کہ مسلمان دنیا سے ختم ہو جائیں۔ ③ اس دعا کی قبولیت اس طرح ظاہر ہے کہ دور نبوت سے آج تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جب دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر مسلمانوں کی آزاد حکومت قائم نہ ہو علاوہ ازیں جن غیر مسلموں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے اسلام قبول کرنے والے اور اس کا دفاع کرنے والے پیدا فرمادیے۔ ④ غرق ہونے کے عذاب سے مراد ایسی قدرتی آفت ہے جس سے سب مسلمان تباہ ہو جائیں، مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور آندھی وغیرہ۔ امت میں یہ عذاب اس طرح نہیں آئیں گے جس طرح گزشتہ امتوں پر یہ عذاب آئے کہ حق کے مخالفین کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ ⑤ مسلمانوں کا آپس میں جنگ و جدل اچھی بات

نہیں۔ ⑤ نبی ﷺ متحرک نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعض دعائیں قبول فرمائیں اور بعض دعائیں قبول نہیں فرمائیں۔

۳۹۵۲۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے لیے زمین سمیٹی گئی حتیٰ کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب دکھ لیے اور مجھے دو خانے دیے گئے:

زرد یا سرخ (سونا) بھی اور سفید (چاندی) بھی اور مجھے

کہا گیا: آپ کی سلطنت وہاں تک ہوگی جہاں تک آپ

کے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ اور میں نے اللہ عز وجل

سے تین درخواستیں کیں۔ (ایک) یہ کہ میری امت پر

بھوک (اور قحط) مسلط نہ کرے جس سے ان کی اکثریت

ہلاک ہو جائے۔ (دوسری یہ کہ میری امت پر بیرونی

و دشمن مسلط ہو کر انھیں ملیا میٹ نہ کر دے۔ اور تیسری) یہ

کہ ان کو گروہ گروہ کر کے باہمی جنگ میں مبتلا نہ

کرے۔ مجھے فرمایا گیا: میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں

تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا۔ میں تیری امت پر بھوک

مسلط نہیں کروں گا جو انھیں ہلاک کر دے اور میں ان

کے خلاف دنیا کے کناروں کے درمیان (رہنے والے)

سب (دشمنوں) کو جمع نہیں کروں گا بلکہ وہ ایک دوسرے

کو تباہ کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ اور

جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو پھر قیامت تک

اٹھائی نہیں جائے گی (ہیشہ چلتی رہے گی)۔ مجھے اپنی

امت کے بارے میں (سب سے زیادہ) گمراہ کرنے

والے لیڈروں کا خوف ہے۔ میری امت کے کچھ قبیلے

۳۹۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ

أَبِي قِلَابَةَ الْحِزْمِيِّ، عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«رُوِيَ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا

وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَثْرَيْنِ: الْأَصْفَرَ

أَوَ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ يَعْني الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ رُوِيَ لَكَ.

وَأِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ

عَلَى أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَةً. وَأَنْ لَا

يَلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيُذَيِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسَ بَعْضٍ.

وَأَنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ.

وَأِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ

[فيه]. وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا،

حَتَّى يَفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ

بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ

يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنْ مِمَّا

أَتَخَوُّ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةٌ مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ

قَبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ

أُمْتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
دَجَالَيْنِ كَذَّابَيْنِ. قَرِيبَا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمَا
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمْتِي عَلَى
الْحَقِّ مَنصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

اوٹان (جوں) کی پوجا کریں گے۔ اور میری امت کے
کچھ قبائل مشرکوں سے مل جائیں گے۔ قیامت سے
پہلے میں سے قریب چھوٹے دجال ہوں گے۔ ان میں
سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ میری امت
میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ان کی
مدد کی جائے گی۔ ان کے مخالف انھیں نقصان نہیں
پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَتَرَخَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ
هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلُهُ!
امام ابن ماجہ کے شاگرد ابوالحسن قسطلانی رحمہ اللہ نے کہا:
جب امام ابو عبد اللہ (ابن ماجہ رحمہ اللہ) یہ حدیث سنا کر
فارغ ہوئے تو فرمایا: کس قدر خوف زدہ کرنے والی
حدیث ہے!

🌞 فوائد و مسائل: ① زمین سیٹھی جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے زمین اس
طرح منکشف فرمائی کہ آپ نے اس کے مشرقی اور مغربی علاقے بیک وقت ملاحظہ فرما لیے۔ ② ”جہاں تک
زمین سیٹھی گئی ہے۔“ اس میں اشارہ ہے کہ زمین کے بعض حصے اس کشف میں شامل نہیں تھے۔ ممکن ہے کہ
صرف وہ علاقے دکھائے گئے ہوں جہاں تک ایک وقت میں اسلامی حکومت قائم ہونا مقدر ہو یعنی اسلامی
سلطنت اپنی وسیع ترین حدود میں دکھائی گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پوری زمین دکھائی گئی ہو کیونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے زمانے میں پوری دنیا میں اسلام غالب ہوگا کیونکہ وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ ان کا مطالبہ ہوگا کہ
مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ③ نبی ﷺ کو سونے چاندی کے خزانے دیے جانے کا مطلب
امت کا ان خزانوں پر قابض اور متصرف ہونا ہے جیسے خلافت راشدہ کے دور میں قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ملیا میٹ
ہوئیں اور ان کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ ④ تمام امت کا بھوک سے ہلاک نہ ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ان پر جزدی طور پر بھی ایسا عذاب نہیں آئے گا بلکہ امت کے جرائم کی وجہ سے مقامی طور پر مختلف انداز
کے عذاب آئے ہیں اور آئندہ بھی آسکتے ہیں۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی قتل و غارت واقع ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ہم اسے ناگزیر سمجھ کر قبول کر لیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس کیفیت سے نکلانے کے لیے جو
کچھ ممکن ہو عملی طور پر کریں۔ ⑥ گمراہ کرنے والے قائدین کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن
اور احادیث شریفہ کا علم حاصل کریں تاکہ دین کی اصل تعلیمات کو جان کر ان پر عمل کر سکیں۔ ⑦ وٹن سے صرف

بت (صم) مراد نہیں بلکہ اللہ کے سوا جس چیز کی بھی پوجا کی جائے وہ وثن ہے مثلاً: بزرگوں کی قبریں، تصویریں، تمبرکات، بزرگوں کی طرف منسوب درخت، پتھر اور غار وغیرہ۔ ان سب چیزوں سے نام نہاد "عقیدت" کے جو مظاہرے اور شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے یہ سب اشیاء وثن بن گئی ہیں لہذا ان سے دور رہنا ہر توحید پرست کا فرض ہے۔ ⑧ مسلمانوں کا مشرکین سے ملنا اس طرح بھی ہے کہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور یہ بھی ہے کہ جنگ و جدل اور جھگڑے فساد کے موقع پر وہ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی مدد کریں اور یہ بھی ہے کہ ان کے کافرانہ رسم و رواج اور الحاد کے مظاہر کو "تہذیب" قرار دے کر اختیار کر لیں جیسے ہندوؤں کی بسنت اور عیسائیوں کا ولین ٹاؤن ڈے اور اپریل فول وغیرہ۔ ⑨ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص دجال اور کذاب ہے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی یا عایا محمد وغیرہ۔ ⑩ اہل حق کی ایک جماعت قیامت تک قائم رہے گی جو قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنائے گی اور نئے نئے اٹھنے والے گمراہ فرقوں کی گمراہی واضح کرے گی۔ ⑪ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس لیے خوف زدہ کرنے والی قرار دیا ہے کہ اس میں مسلمانوں کے کفر و شرک اکبر میں ملوث ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہ بات یقیناً خطرناک ہے کہ انسان خود کو مسلمان سمجھتا رہے اور اللہ کے ہاں وہ اسلام سے خارج ہو چکا ہو۔



۳۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۳- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ایک دن) نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے: "ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی ہے اس شرکی وجہ سے جو قریب ہے۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔" اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے ہاتھوں سے دس کا اشارہ فرمایا۔

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۴- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے اندر

قَالَتْ زَيْنَبُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «إِذَا كَثُرَ الْحَبْتُ».

نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:
 ”(ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یا جوج ماجوج ایک فسادی قوم ہے جن سے دوسروں کو بچانے کے لیے حضرت ذوالقرنین نے ایک عظیم دیوار تعمیر کی تھی۔ اس کا ذکر سورہ کہف کی آیت: ۹۳-۹۹ میں ہے۔ ② جب وہ دیوار منہدم ہو جائے گی تو وہ لوگ دوسری قوموں پر حملہ آور ہوں گے اور غارت گری کریں گے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ③ جب نیک لوگ کم رہ جائیں اور بددیانت اور بدکردار لوگ زیادہ ہو جائیں تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہو جاتا ہے مثلاً: زلزلہ، سیلاب، آندھی اور جنگیں وغیرہ۔ ④ اس صورت حال سے بچنے کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ضروری ہے۔ ⑤ دس کا اشارہ انگوٹھے کا سر اشہاد کی انگلی کے سر پر رکھ کر ہوتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اس انگلی پر انگوٹھا رکھنے سے جتنا بڑا حلقہ بنتا ہے، سدسکندری میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے۔ ⑥ جب ایک بار سوراخ ہو جائے تو پھر یہی خطرہ ہوتا ہے کہ یہ سوراخ بڑا ہو جائے گا اور آخر کار وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یا جوج ماجوج دنیا میں قتل و غارت کرنے کے لیے آزاد ہو جائیں گے۔



۳۹۵۴- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ
 الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ
 ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 يَزِيدَ، عَنْ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «سَتَكُونُ فِتْنٌ. يَضِيحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا
 وَيُظَاهَرُ كَافِرًا. إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت آخری جملے "إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ" مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے کے سوا باقی صحیح ہے، نیز اس حدیث کی بابت دیگر محققین کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للآلبانی، رقم: ۷۹۰، طبع مکتبۃ المعارف، الرياض) تاہم مذکورہ روایت آخری جملے کے سوا صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ ② مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی خبر دینا نبی ﷺ کا معجزہ اور آپ کی نبوت کی دلیل

ہے۔ ۵۰ فتنوں کے بارے میں خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان حالات میں اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا زیادہ خیال رکھیں۔ ۵۱ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انھیں معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اسلام سے خارج کر دینے والے ہوتے ہیں اس لیے کسی بھی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

۳۹۵۵- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے فرمایا: تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جرات مند ہو۔ پھر فرمایا: (وہ حدیث) کس طرح ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”آدمی کو اس کے اہل و عیال اور پڑوسیوں کے بارے میں جو آزمائش آتی ہے اس کی معافی نماز روزے صدقے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ مقصد نہیں۔ (اس سوال سے) میرا مقصد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی طرح تلاطم خیز ہوگا۔ انھوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس (فتنہ) کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ (دوبارہ) بند نہیں ہوگا۔

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ. إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ: فَيَكْسِرُ الْبَابُ أَوْ يَفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يَكْسِرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.

فَلَمَّا لَحْدَ يَتَّةً: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟
قَالَ: نَعَمْ. كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونََ غَدِ اللَّيْلَةِ. إِنِّي
حَدَّثْتُهِ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعَالِطِ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان
حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا: ہم لوگوں نے
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم
تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں
(انھیں اس قدر یقینی معلوم تھا) جیسے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ کل کا دن آنے سے پہلے رات آئے گی۔ میں نے
انھیں ایک حدیث سنائی تھی جو غلط سبط (اغلوط اور من
گھڑت) نہیں تھی۔

فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا
لِمَسْرُوقٍ: سَلُهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

(حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) ہمیں ان سے یہ
پوچھتے ہوئے خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون تھا؟
(کہیں مسلسل سوالات سے ناراضی محسوس نہ کریں)
چنانچہ ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ان سے یہ بات
پوچھنا۔ مسروق نے ان سے پوچھا (کہ فتنوں میں
رکاوٹ شخصیت کون ہے؟) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔



🌅 فوائد و مسائل: ① اہل وعیال اور پڑوسیوں وغیرہ کے بارے میں آزمائش سے مراد وزمرہ کے معاملات
ہیں۔ ان سے بھی انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ ② چھوٹی موٹی
غلطیاں نماز، روزے وغیرہ سے معاف ہو جاتی ہیں۔ ③ اس حدیث میں مذکور فتنے سے مراد اسلام دشمنوں کی وہ
خفیہ سازشیں ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ آپ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹے
الزامات سے وہ ظاہر ہوئیں اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زور پر انھیں کامیاب کیا گیا۔ ④ دروازہ ٹوٹنے سے
مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے جو ایک مجوسی ابو لؤلؤ فیروز کے ہاتھ سے ہوئی۔ اس سے سازشوں کے راستے
کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔ ⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مستقبل کے فتنوں
سے آگاہ فرمایا تھا۔ عام مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ ⑥ فتنے اسی طرح واقع ہوئے
جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے وہ
وحی کی روشنی میں ہوتا تھا۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال کرنا درست نہیں۔

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ
وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكُعْبَةِ
قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ.
وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:
بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ
نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خَبَاءَهُ. وَمِنَّا
مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَسَرِهِ. إِذْ
نَادَى مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا.
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: «إِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَلْبِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ
يُدَلَّ أُمَّتُهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ.
وَيُنذِرُهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ. وَإِنْ أَمْتَكُمْ
هَذِهِ، جُعِلَتْ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنْ
آخَرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا. ثُمَّ
يَجِيءُ فِتْنٌ تُرْفَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ. فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مَهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. ثُمَّ
تَجِيءُ فِتْنَةٌ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مَهْلِكَتِي.
ثُمَّ تَنْكَشِفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُرْخِزَ عَنِ
النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْيَنْذِرْهُ مَوْتُهُ وَهُوَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. وَلَيَأْتِ إِلَى
النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

۳۹۵۶- حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ
آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے
پاس جمع تھے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک
منزل پر اترے ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا، کوئی
(تفریح کے طور پر) تیر اندازی کر رہا تھا اور کوئی اپنے
موشیوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ اچانک (نبی
ﷺ کے) اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: سب
لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں۔ ہم سب جمع ہو گئے۔
رسول اللہ ﷺ نے (نماز کے بعد) اٹھ کر خطبہ ارشاد
فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس
کا فرض تھا کہ اسے جو بھلائی معلوم ہے اپنی قوم کو بتائے
اور اسے جو برائی معلوم ہے اس سے انہیں ڈرائے۔ اس
امت کی عاقبت اس کے پہلے حصے میں ہے اور آخر
والوں کو ایسی آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات
پیش آئیں گے جن کو تم عجیب محسوس کرو گے، پھر فتنے
پیش آئیں گے جو ایک دوسرے کو معمولی بنا دیں گے۔
(بعد والا فتنہ دیکھ کر معلوم ہوگا کہ اس سے تو پہلا ہی ہلکا
تھا۔) مومن کہے گا: یہ فتنہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ
(فتنہ) ختم ہو جائے گا۔ پھر (دوسرا) فتنہ آئے گا تو
مومن کہے گا: یہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا۔
لہذا مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے اور

بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَمِينِهِ، وَثَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيُطْعِمُهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ».

جنت میں داخل کر دیا جائے اسے چاہیے کہ اسے موت آئے تو وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جس نے کسی (شرعی) امام کی بیعت کی اس سے ہاتھ ملا کر عہد کیا اور اس کو اپنے دل کا خلوص پیش کیا تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس (خلیفہ) سے کھینچا تانی کرے (اس سے حکومت چھیننے کی کوشش کرے) تو اس دوسرے (مدعی خلافت) کی گردن اڑا دو۔“

قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أُنْشِدُكَ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے درمیان اپنا سر آگے نکالا اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① نبی کی جدوجہد کی بنیاد خلوص اور انسانوں کی خیر خواہی پر ہوتی ہے۔ علماء کو کبھی اسی بنیاد پر محنت کرنی چاہیے۔ ② صحابہ و تابعین مخلص مومن تھے۔ ان سے اختلاف کرنے والے غلطی پر تھے۔ ③ مومن فتنوں کو پہچانتا ہے اس لیے انھیں قبول نہیں کرتا اگرچہ بے انتہا مشکلات آجائیں۔ ④ فتنوں کے دور میں ایمان کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ ⑤ معاملات میں صحیح اور غلط کا معیار یہ ہے کہ دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا تم اپنے آپ سے کیا جانا پسند کرتے ہو مثلاً: جس طرح ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اسے مشورے کی ضرورت پڑے تو صحیح مشورہ دیا جائے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو صحیح مشورہ دے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی دھوکا نہ دے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو دھوکا نہ دے۔ ⑥ اسلامی سلطنت میں ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے شخص کا خلافت کے استحقاق کا دعویٰ لے کر کھڑا ہونا مسلمانوں

میں انتشار و افتراق کا باعث ہے۔ ④ پہلے خلیفہ کے بعد مسلمانوں کے اہل حل و عقد دوسرا خلیفہ منتخب کریں گے، کسی کو خود بخود خلافت کا دعویٰ لے کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ موجود خلیفہ غلطی کرے تو اسے مستحب کرنا ضروری ہے، جیسے امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے حکام کی غلطیوں پر سخت تنقید کی لیکن یہ مطالبہ نہیں نہیں کیا کہ حکومت ہمیں دے دو۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ التَّبَيُّتِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: ۱۰- فتنے اور آزمائش کے وقت

(التحفة ۱۰)

حق پرست رہنا

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِرِّمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَهُ، يُغْرِبُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَةً، وَيَنْفِي خُثَالَةً مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرَجَتْ عُهْدُهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هَكَذَا؟» وَسَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ».

۳۹۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا جو عنقریب آنے والا ہے، جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا۔ (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھالیے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور رذیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد و مواعید میں بے وفائی اور امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے اختلاف ہو جائے گا۔“ یہ فرماتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب یہ صورت حال ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”جو بات تمہیں (قرآن و سنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اسے اختیار کرو اور جو بات (قرآن و سنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو۔ اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ اقارب) تخلص دوست وغیرہ پر توجہ دو اور عام لوگوں کے معاملات سے ایک طرف ہو جاؤ۔“

۳۹۵۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۴۲ من حديث عبد العزيز به، وصححه الحاكم ۲/ ۱۵۹، ۴/ ۴۳۵، والذهبي، ولحديث طرق أخرى، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۱۴۳ بتحقيق.

🌞 فوائد و مسائل: ① دور صحابہ میں نیک لوگ زیادہ تھے، بعد میں مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ صورت حال بدلتی گئی، اس لیے نبی ﷺ کے بعد صحابہ و تابعین کا دور ”بہترین زمانہ“ ہے۔ ② نیک لوگ ہر دور میں موجود ہیں گئے تاہم ان کی تعداد بعض زمانوں میں زیادہ اور بعض میں کم ہو سکتی ہے۔ ③ وعدہ پورا نہ کرنا اختلاف اور فساد کا باعث ہے۔ ④ خرابی کے ایام میں صحیح اور غلط کا معیار قرآن و حدیث اور صحابہ و تابعین کا عمل ہے۔ ⑤ جو شخص عوام کی اصلاح نہ کر سکے اسے اپنے اعمال میں بہر حال صحیح راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۳۹۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ
الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ
وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ النَّبِيُّ
بِالْوَصِيفِ؟» يَعْنِي الْقَبْرِ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ
لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ: «نَصَبَرْنَا» قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا
يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ
فَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ. وَلَا
تَسْتَطِيعَ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى
مَسْجِدِكَ؟» قَالَ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: «عَلَيْكَ
بِالْعِفَّةِ» ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ
النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ جِجَارَةُ الرَّيْبِ بِالدِّمِّ؟»
قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ:
«إِلْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ» قَالَ،

۳۹۵۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! اس وقت تو کیا
کرے گا جب لوگوں میں موت کثرت سے واقع ہوگی
حتیٰ کہ ایک گھر یعنی قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر
ہوگی؟“ میں نے کہا: (میں وہی کچھ کروں گا) جو کچھ
میرے لیے اللہ اور اس کا رسول پسند فرمائیں۔ یا میں
نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ مجھے ان
حالات میں کیا کرنا چاہیے)۔ آپ نے فرمایا: ”صبر
کرنا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تو کیا کرے گا جب لوگوں
کو بھوک کا سامنا ہوگا حتیٰ کہ تو مسجد میں آئے گا تو تجھ
سے اپنے بستر تک واپس نہیں پہنچا جائے گا اور تو اپنے
بستر سے اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ تک نہیں جاسکے گا؟“ میں
نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو
کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ
نے فرمایا: ”عفت اختیار کرنا۔“ پھر فرمایا: ”تو کیا
کرے گا جب لوگوں میں قتل و غارت عام ہوگی حتیٰ کہ
حجارة الریت (کا مقام) خون میں ڈوب جائے گا؟“
میں نے کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند
فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو جس قبیلے سے ہے اسی

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخَذُ بِسَيْفِي فَأُضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَكِنْ ادْخُلْ بَيْتَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دُجِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَنْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِكَ، فَيَكُونَنَّ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

میں جا رہنا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہ میں تلوار لے کر ان لوگوں کو قتل کروں جو یہ (فساد) کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تب تو تو لوگوں کے ساتھ (جنگ و جدل میں) شریک ہو گیا، بلکہ اس صورت حال میں تو اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگ میرے گھر میں گھس آئیں تو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تجھے خطرہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا۔ تب وہ (فسادی قاتل) اپنا اور تیرا گناہ اٹھالے جائے گا اور وہ جہنمی ہو جائے گا۔“

نوائد و مسائل: ① مشکل حالات میں صبر بہترین طرز عمل ہے۔ ② قتل و غارت کے زمانے میں جب عام لوگ حق و باطل کی پہچان چھوڑ کر محض فساد پھیلانے کے لیے حق کی حمایت کا بہانہ بنا کر قتل و غارت کرنے لگیں تو تمام فریقوں سے الگ تھلگ رہنا بہتر ہے۔ ③ عام فساد کے زمانے میں کسی ایک فساد کو قتل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ غلامیہ فساد دور کرنے اور امن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ④ اس قسم کے حالات میں جب مسلمان باہم دست و گریباں ہوں سب سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنا بہتر ہے، اگر اس حالت میں بھی کوئی فساد ایسے امن پسند شہری کو قتل کر دے تو وہ شہید ہے۔ ⑤ ”قبر کی قیمت غلام کے برابر ہو جائے گی“ کا مطلب ہے اس کثرت سے موتیں ہوں گی کہ دفاع کے لیے دو گز زمین کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور قبر کے لیے اتنی سی جگہ ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یا قبر کھودنے والے اتنے کیاب ہو جائیں گے کہ ان کی اجرت ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کثرت اموات کے باعث گھر رہنے والوں سے خالی ہو جائیں گے اور ان کی قیمتیں اتنی گر جائیں گی کہ ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائیں گی جب کہ عام حالات میں مکان کی قیمت ایک غلام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۹۵۹- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ہرج و مرج واقع

الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرَجًا» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ يَقْتُلُ الْمُشْرِكِينَ. وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذَلِكَ الْيَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا. نُنَزِّعُ عُقُولَ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلَفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ».

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَإِيمُ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْنُهَا مُذْرِكْتِي وَإِيَّاكُمْ. وَإِيمُ اللَّهِ مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَذْرَكْتُنَا فِيمَا عَهْدَ إِلَيْنَا نَبِينَا ﷺ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا.



فنتے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل وغارت۔“ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے پیچازاد کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کر دے گا۔“ بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی۔ اور بعد میں ایسے لوگ آجائیں گے جو گردوغبار کی طرح (بے حقیقت) بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔“

پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں ہی پر آجائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کے بارے میں ہمیں نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے اسی طرح نکل جائیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے درمیان معمولی باتوں پر قتل قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ایسی بری خصلت ہے جو ماضی قریب تک اس کثرت سے موجود نہیں تھی حالانکہ دوسرے بہت سے فتنے موجود تھے۔ ② کسی فتنے سے پیشگی خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان اس سے بچنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اس لیے علماء اور حکام کا فرض ہے کہ اس کے اسباب پر غور کر کے اس کے سد باب کی کوشش کریں۔ ③ مسلمان کو سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہیے اور اختلافات کو قتل وغارت کا جواز نہیں بنانا چاہیے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات

خلوص کی بنیاد پر اور غلط فہمی کی وجہ سے تھے اس لیے ان کے لیے ممکن ہو گیا کہ گمراہ لوگوں کے پروپیگنڈے کے اثر سے آزاد ہو کر اصلاح کر لیں۔ حضرت حسن ؓ کے ایثار اور تدبیر کی وجہ سے مسلمان دوبارہ متحد ہو گئے۔
 ⑤ صحابہ کرام ؓ کے اختلافات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی صحابی کے بارے میں احترام کے منافی لہجہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

۳۹۶۰۔ حضرت عدیر بنت اُہبان ؓ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: جب حضرت علی ؓ یہاں بصرہ میں تشریف لائے تو میرے والد (حضرت اہبان بن صہبٰی غفاری ؓ) کے پاس بھی آئے انھوں نے فرمایا: ابو مسلم! (اہبان ؓ) کیا آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ ؓ اور ان کے ساتھیوں) کے خلاف میری مدد نہیں کریں گے؟ اہبان ؓ نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا: لونڈی! میری تلوار نکال۔ وہ تلوار لے آئی۔ انھوں نے میان سے ایک باشت تلوار باہر نکالی تو (معلوم ہوا کہ) وہ لکڑی کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: میرے محبوب اور تیرے چچا کے بیٹے (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جب مسلمانوں میں باہم فتنہ و فساد برپا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ (لکڑی کی تلوار لے کر) چلنے کو تیار ہوں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: مجھے نہ تو آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی تلوار کی۔

۳۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ، مُؤَدُّنُ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُذَيْبَةُ بْنُ أَهْبَانَ قَالَ: لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا، الْبَصْرَةَ، دَخَلَ عَلَى أَبِي. فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ. فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَنِي. قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ. فَسَلَّ مِنْهُ قَلَدَرٌ شَبِيرٌ، فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ. فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ، إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَّخِذُ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ. فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِكَ، وَلَا فِي سَبِيلِكَ.

🕌 فوائد و مسائل: ① لکڑی کی تلوار جنگ میں کام نہیں آ سکتی۔ لکڑی کی تلوار بنوانے کا مقصد جنگ و جدل سے الگ رہنا ہے۔ ② مسلمانوں کے باہمی اختلاف کے موقع پر کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کی بجائے دونوں

میں صلح کرانے کی کوشش کرنا زیادہ ضروری ہے۔

۳۹۶۱- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى
اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ نُرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ. يُضْهِجُ الرَّجُلَ فِيهَا مُؤْمِنًا،
وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْهِجُ
كَافِرًا. أَلْقَاعُهُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ.
وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسَرُوا يَسِيْرَكُمْ،
وَقَطَّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَأَضْرَبُوا بِسُيُوفِكُمْ
الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ
كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ».

۳۹۶۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسے فتنے (روما) ہوں گے جیسے تاریک رات کے ٹکڑے۔ ان میں انسان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ ان (فتنوں) کے دوران میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان حالات میں تم اپنی کمائیں توڑ دینا ان کی تانت کاٹ دینا اور اپنی تلواریں پتھروں پر دے مارنا۔ اگر (فسادی لوگ) تم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئیں تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① فتنے کے زمانے میں اپنے ایمان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ ② فتنوں میں کس حصہ لینا بہتر ہے اور بالکل کنارہ کش رہنا سب سے بہتر۔ ③ صرف اس لیے کسی سے دشمنی رکھنا اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا غلط ہے کہ اس کا تعلق فلاں فرقے، تنظیم، جماعت یا پارٹی سے ہے، یہ جاہلیت کی سی عصبیت ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ احتیاب کرنا ضروری ہے۔

۳۹۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ
۳۹۶۲- حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت

۳۹۶۱- [حسن] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح: ۲۵۹، من حديث عبد الوارث به، وقال الترمذي "حسن غريب صحيح"، ح: ۲۲۰۴.

۳۹۶۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۴۹۳/۳، من طرق عن حماد عن علي بن زيد، وتقديم، ح: ۱۱۶، به، ولم يشك، وللحديث شواهد عند أحمد: ۴/۲۵۵، ۲۲۶، وأبي داود، ح: ۴۲۵۷، ومسلم، ح: ۲۸۸۷/۱۳، وغيرهم.

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَأَبِ بِسَيْفِكَ أَحَدًا، فَاضْرِبْهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ».

میں حاضر ہوا تو انھوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”عقرب فتنۃ افتراق اور اختلاف (روما) ہوگا۔ جب یہ صورت حال پیش آئے تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھ جانا اور اسے (پہاڑ کے پتھروں پر) مار کر توڑ دینا۔ پھر گھر میں بیٹھ رہنا حتیٰ کہ تجھ تک کوئی گناہ گار ہاتھ پہنچ جائے یا فیصلہ کر دینے والی موت آجائے۔“

فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ (محدث بن سَلَمَةَ) بیان کرتے ہیں: تحقیق فتنہ واقع ہو چکا اور میں نے وہی کچھ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔



نوائد و مسائل: ① مسلمانوں کا اسلحہ کفار کے خلاف کام آنا چاہیے جب وہ مسلمان کے خلاف چلنے لگے تو اس کا تباہ ہو جانا بہتر ہے۔ ② گناہ گار ہاتھ کا مطلب ہے کہ کسی مفید کائنات بن جاؤ اور مظلومانہ شہادت پا لویا طبعی موت کی وجہ سے ان جھیلوں سے جھوٹ جاؤ۔

(المعجم (۱) - بَابُ: إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا (التحفة ۱۱) باب: ۱۱۔ دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آ جانا

۳۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ التَّقَى بِأَسْخِافِهِمَا، إِلَّا كَانَ الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُولَ فِي النَّارِ».

۳۹۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جاتے ہیں۔“

۳۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۶۳۔ [صحیح] وضعه البوصيري من أجل مبارک بن سحيم، وله شواهد، منها الحديث الآتي والذي بعده. ۳۹۶۴۔ [صحیح] أخرجه النسائي: ۱۲۴/۷، تحريم الدم، تحريم القتل، ح: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴ من حديث يزيد به، ولم يذكر ابن أبي عروبة، ورواه يونس عن الحسن به، النسائي: ۱۲۶/۷، ح: ۴۱۲۹، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر باہم مقابلے میں آنے کی شجاعت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے (لڑنے کے لیے) ملے تو یہ تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جایں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے (اس لیے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔“

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ
وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ
الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيِّئِهِمَا،
فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» قَالُوا:
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟
قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

 فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص جرم کی پوری کوشش کرے لیکن کسی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے تو اللہ کے ہاں وہ بھی مجرم ہے۔ ② جو شخص ارتکاب جرم کا عزم نہ رکھتا ہو لیکن ارتکاب سے پہلے رجوع کر لے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور توبہ کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۳۹۶۵- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیاراٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔“

٣٩٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ، فَهَمَّا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا».

فوائد ومسائل: ① جہنم کے کنارے پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے ان دونوں کے جہنمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن ان کے لیے جہنم سے بچنے کا موقع باقی ہوتا ہے کہ لڑائی سے باز آجائیں۔ ② مومن کا قتل جہنم میں پہنچانے والا عمل ہے، البتہ تو یہ ایصال سے یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے۔

۳۹۶۶- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: ۳۹۶۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٣٩٦٥- أخرجه البخاري، الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ح: ٧٠٨٣ تعليقاً من حديث محمد بن جعفر غنديره، ومسلم، الفتن، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ح: ١٦/٢٨٨٨ عن ابن شارية.

٣٩٦٦- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري * عبدالحكم بن ذكوان السدوسي روى عنه ثلاثة، ولم يوثقه غير ابن حبان، والبوصيري يتبعه، ورواه عنه أبو داود الطيالسي في مسنده ح: ٢٣٩٨، قلت: ورواه جماعة عن مروان *

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برے درجے والا شخص وہ ہوگا جس نے (دوسرے کی) دنیا کے لیے اپنی آخرت ضائع کر لی۔“

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السُّدُوسِيِّ: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرَّ النَّاسِ مَثْرَلَةً عِنْدَ اللَّهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ».

باب ۱۲- فتنے کے زمانے میں زبان کو (نامناسب باتوں سے) روک کر رکھنا

(المعجم ۱۲) - بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ (الصفحة ۱۲)

۳۹۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو عربوں کا صفایا کر دے گا۔ اس کے مقتول جہنم میں جائیں گے۔ اس فتنے میں زبان تلوار کے وار سے زیادہ سخت (اور تکلیف دہ) محسوس ہوگی۔“

۳۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَمِينٍ كَوْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ تَشْتَنِيظُ الْعَرَبَ. فَتَلَاها فِي النَّارِ. اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۹۶۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنوں سے بچو ان میں زبان (کی بات) تلوار کے وار کی طرح (اثر انداز) ہوتی ہے۔“

۳۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْفِتْنَ. فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ».

الفزاري به، منهم يوسف بن عدي، الفاعلة من السدوسي فقط، والله أعلم.

۳۹۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب في كف اللسان، ح: ۴۲۶۵ من حديث ليث بن أبي سليم، ح: ۲۰۸ به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۲۱۷۸ * زياد سمين كوش مجهول الحال، وفيه علة أخرى أشرت إليها أنفاً.

۳۹۶۸- [ضعيف] وضعفه البوصيري لعلتين، إحداهما ضعف محمد البيلماني، وتقدم، ح: ۲۵۰۰، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۴۲۶۴، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر ضعيف.

۳۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلَقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ قَالَ: مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ. فَقَالَ لَهُ عُلَقَمَةُ: إِنَّ لَكَ رَحِمًا. وَإِنَّ لَكَ حَقًّا. وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْرَاءِ. وَتَتَكَلَّمُ عَنْدهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ. وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَسْأَلُكَ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ. مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغْتَ. فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَسْأَلُكَ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغْتَ. فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ».

قَالَ عُلَقَمَةُ: فَأَنْظُرْ، وَنَحَاكَ مَاذَا تَقُولُ، وَمَاذَا تَتَكَلَّمُ بِهِ. قَرَّبَ كَلَامَ، قَدْ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

۳۹۶۹۔ حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس سے ایک آدمی گزر رہا جو (معاشرے میں) اونچا مقام رکھتا تھا۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تیرا (مجھ سے) قرابت کا تعلق ہے اور (مجھ پر) تیرا حق ہے۔ (اس لیے نصیحت کے طور پر بات کر رہا ہوں۔) میں نے دیکھا ہے کہ تو ان حکمرانوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے جو اللہ چاہے بات چیت کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مزینی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔“

علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے دیکھ لیا کر کہ تو کیا کہہ رہا ہے اور کیا کچھ منہ سے نکال رہا ہے تیرا بھلا ہو۔ مجھے تو بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی یہ حدیث کئی باتیں کہنے سے روک دیتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حکمرانوں سے تعلق رکھنے میں خطرہ ہے کہ ان کے غلط کاموں یا غلط باتوں کی تائید کرنی

۳۶۔ ابواب الفتن

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

پڑے گی اس لیے احتیاط پسند بزرگ حکومتی عہدے داروں سے زیادہ میل جول پسند نہیں فرماتے۔ لیکن اگر کسی ضرورت مند یا مظلوم کی مدد کے لیے یا ان کی کسی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لیے ان کے پاس جائیں تو حرج نہیں۔ ① عکرم ان اپنے مشیروں سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے انھیں غلط مشورہ دینے والا بہت بڑا مجرم ہے اور ان کے غلط اقدامات میں شریک ہے۔ ② بعض اوقات ظاہری طور پر معمولی کجی جانے والی بات بہت دور رس اثرات رکھتی ہے اس لیے معاشرے میں اہم مقام رکھنے والوں کو بہت احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔ ③ سیاست دان ہوں یا علماء یا افران ان کی ذمہ داری بہت نازک ہے۔ اس کا احساس رہنا چاہیے۔ ④ علمائے کرام کو چاہیے کہ جب حکومتی عہدے داران سے مشورہ طلب کریں تو انھیں صحیح مشورہ دیں اور جب نصیحت کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا کے لیے ایسی نصیحت کریں جس سے عام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔

۳۹۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی (بعض اوقات) اللہ کی ناراضی والا ایک لفظ کہہ دیتا ہے وہ اس میں حرج نہیں سمجھتا۔ (لیکن وہ اتنا بڑا گناہ کا لفظ ہوتا ہے کہ) وہ اس کی وجہ سے ستر سال تک جہنم میں گر جاتا ہے۔“

۳۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقَّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا. فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

۳۹۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۳۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَسْكُتْ».

۳۹۷۰۔ [صحیح] * ابن إسحاق تابعہ یزید بن الہاد، أحمد: ۳۷۸/۲، وباقي السند صحيح، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۳۱۴ وغیره.

۳۹۷۱۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ح: ۶۰۱۸، من حديث أبي الأحوص به، ومسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف. . . الخ، ح: ۷۵/۴۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

🌞 فوائد و مسائل: ① بری بات کہنے سے اجتناب ایمان کا تقاضا ہے۔ ② فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرنا اور خاموش رہنا اچھی عادت ہے۔ ③ بے فائدہ باتوں میں مشغول رہنے سے ذکر الہی اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا بہت ہی بہتر ہے۔ اس کی وجہ سے گناہ سے حفاظت ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّ شُعْبَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيفِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَعْتَصِمُ بِهِ. قَالَ: «قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا».

۳۹۷۲- حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (صحیح کی) ایک بات فرمادیجئے جس پر میں مضبوطی سے قائم رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہو: میرا رب اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے (نقصان پہنچنے کا) خوف ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا پھر فرمایا: ”اس سے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان پر قائم رہنا اس لیے ضروری ہے کہ جہنم سے نجات صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب انسان کی موت ایمان کی حالت میں آئے۔ ② زبان سے جس قدر زیادہ گناہ سرزد ہوتے ہیں اتنے دوسرے اعضاء سے نہیں ہوتے۔ ③ زبان کے گناہ آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ ④ معاشرے میں زبان کے گناہوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی دوسرے گناہوں کو۔ ⑤ زبان کے گناہوں کے اثرات زیادہ شدید ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں اور بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مثلاً: قتل و غارت وغیرہ اس لیے زبان کے بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

۳۹۷۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک دن جبکہ ہم چل رہے تھے میں آپ کے

۳۹۷۲- أخرجه مسلم، الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ح: ۶۲/۳۸ من طريق آخر عن عروة بن الزبير عن سفیان بن عبد الله به.

۳۹۷۳- [حسن] أخرجه الترمذی، الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ح: ۲۶۱۶ عن محمد بن أبي عمر به، وقال: "حسن صحيح"، وللحديث شواهد.

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَأَصْحَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتُ عَظِيمًا، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِّرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيُمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿نَسْجَا فِي جُحُومِهِمْ عَنِ الْمَصَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿جَزَاءً يَمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧]. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَلِكَ كُلُّهُ؟» قُلْتُ: بَلَى. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: «تَكُفُّ عَلَيْكَ هَذَا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «تَكَلَّمَ أَتُكِّمُكَ يَا مُعَاذُ! هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ، عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟»

قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے اس کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ (جنت میں پہنچانے والا عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے نماز قائم کرے زکاۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کرات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿تَسْجَا فِي جُحُومِهِمْ عَنِ الْمَصَاجِعِ..... جَزَاءً يَمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے دین کا سر اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ جہاد ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا مدار ہے؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! تب نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اسے روک کر رکھنا۔“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہمارا

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان
مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”معاذ! تیری ماں تجھے
روئے لوگوں کو (جہنم کی) آگ میں چروں کے بل
گھسیٹنے والی چیز ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں کے
سوا اور کیا ہے؟“

🌞 فوائد و مسائل: ① سب نیکیوں کا مقصد اور گناہوں سے بچنے کی ہر کوشش کا مقصد جنت کا حصول اور جہنم سے نجات ہے اس لیے یہ بہت عظیم مسئلہ ہے۔ ② نیکی اللہ کی توفیق ہی سے ہوتی ہے اور گناہ سے بچنا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ ③ اسلام کے پانچوں ارکان پر کماحقہ عمل کرنے سے جنت ملتی ہے اور جہنم سے نجات ہوتی ہے۔ ④ روزہ صدقہ اور تہجد نیکی کے دروازے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک عمل بہت سی نیکیوں میں معاون بنتا ہے لہذا نفلی روزے، نفلی صدقات اور تہجد میں سے جو عمل بھی آسانی سے ہو سکے اسے زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ ⑤ نفلی روزے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ⑥ صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں جنت حاصل ہوتی ہے۔ ⑦ نماز تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جاسکتی ہے تاہم آدھی رات کے بعد خصوصاً تہائی رات باقی رہنے پر ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ ⑧ زبان کی حفاظت ایک اہم عمل ہے جس کا بڑی نیکیوں سے گہرا تعلق ہے۔ روزے کا فائدہ تبھی حاصل ہوتا ہے جب جھوٹ، چغلی، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ صدقے کا ثواب تبھی ملتا ہے جب احسان نہ جتایا جائے اور نیکی کا اعلان کر کے ریا کاری کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ تہجد میں اللہ کا ذکر و دعا اور تلاوت زبان کے عمل ہیں۔ ⑩ زبان کے گناہوں کو معمولی سمجھ لیا جاتا ہے لہذا توبہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور گناہ اتنے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ⑪ دین کا سرکلہ توحید کا اقرار ہے جس کے ذریعے سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ توحید کے بغیر اسلام کی حیثیت وہی رہ جاتی ہے جو سرکاشنے کے بعد انسان کی رہتی ہے۔ ⑫ اسلام کا ستون نماز ہے۔

۳۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : ۳۹۷۴-۱۴-۱۴ المومنین ام حبیبہ (بنت ابوسفیان) رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا ہر
کلام اس کے خلاف ہے اس کے حق میں نہیں سوائے
نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ عزوجل کا
ذکر کرنے کے۔“
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ الْمَكِّيَّ
قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ
قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ
شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، رَوْحِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا

۳۶۔ ابواب الفتن - فقہ کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

لَهُ. إِلَّا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالتَّهْيِ عَنْ
الْمُنْكَرِ، وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۷۵۔ حضرت ابو شعاعؓ سے روایت ہے

کسی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا: ہم امراء
(حکمرانوں) کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں
پھر جب ہم باہر آتے ہیں تو دوسری بات کہتے ہیں۔
حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اس چیز کو ہم رسول اللہ
ﷺ کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
خَالِي، يَعْلَى عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا
نَدْخُلُ عَلَى أَمْرَانَا فَتَقُولُ الْقَوْلَ، فَإِذَا
خَرَجْنَا، قُلْنَا غَيْرَهُ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ذَلِكَ،
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، النِّفَاقَ.

فوائد ومسائل: ① مسلمان کا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔ ② حکمرانوں کے سامنے صحیح صورت حال
پیش کرنا اور صحیح رائے دینا ضروری ہے۔ ان کی خوشنودی کے لیے غلط رائے دینا یا ان کے غلط کام کو غلط جانتے
ہوئے بھی اس کی تعریف کرنا بہت بڑی اخلاقی کمزوری ہے جس سے حکمران کو بھی نقصان ہوتا ہے اور مسلم عوام کو
بھی۔ ③ منافقانہ طرز عمل جھوٹ، دھوکہ اور خوشامد پر مبنی ہوتا ہے اور یہ سب بری عادتیں ہیں۔

۳۹۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی انسان کے اسلام کی
خوبی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے
چھوڑ دے۔“

۳۹۷۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَبِوَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ
حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ».

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ الموسوعة الحديثية

۳۹۷۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۰۵/۲ عن ليلى به، وتابعه أبو خالد سليمان بن حيان الأحمر، النسائي في
الكبرى: ۲۳۱/۵، ح: ۸۷۵۹، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۱۷۸، وأحمد: ۶۹/۲ وغيرهما، والحدیث
صححه البوصري.

۳۹۷۶۔ [سناده ضعیف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب [حديث: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه"]،
ح: ۲۳۱۷ من حديث الأوزاعي به، وقال: "غريب"، وأخرجه البغوي، شرح السنة: ۳۲۰/۱۴، ح: ۴۱۳۲ بإسناد
صحیح عن الأوزاعي حدثني قرة بن عبد الرحمن بن حبيب حدثني الزهري حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن حدثني
أبو هريرة به. . . الخ، وحسنه النووي في الأربعين، وله شواهد «قرة ضعفه الجمهور».



مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور محقق عصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی شرح السنہ کی روایت کو سنداً صحیح قرار دیا ہے اور امام نووی کی تحسین کو بھی نوٹ کیا ہے نیز اس کے مزید شواہد کا بھی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کی ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۲۵۶ وصحيح سنن ابن ماجه رقم: ۳۲۲۶ طبع مکتبة المعارف، الرياض) ⑤ غیر متعلقہ امور میں بے جا مداخلت غلط نتائج پیدا کرتی ہے۔ ⑥ بڑے کام سے منع کرنا بے جا مداخلت میں شامل نہیں۔

باب: ۱۳۔ (فتنوں کے دور میں لوگوں سے)

(المعجم ۱۳) - بَابُ الْفُرْقَةِ (التحفة ۱۳)

الگ تھلگ رہنا

۳۹۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے بہترین زندگی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر (میدان جنگ میں) اڑتا پھرتا ہو جب بھی خوف زدہ کرنے والی یا پریشان کن آواز سنائی دے وہ اس پر ادھر اڑ جاتا ہے۔ وہ موت یا شہادت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یا ایک آدمی کسی چوٹی پر یا کسی وادی میں چند بکریاں لے کر رہ رہا ہے وہ نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ صرف نیکی کے معاملات میں تعلق رکھتا ہے۔“

۳۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعْثَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ مَعَاشٍ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بَعَنَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَيَطِيرُ عَلَى مَنِيهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَتَّبِعِي الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ، مَطَانَةً. وَرَجُلٌ فِي غَيْمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَافِ، أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد کی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔ ② مجاہد کا مقصد اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنا اور کافروں سے مسلمانوں کی سر زمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اسے عہدے، تحفے، انعام یا شہرت کی تسنن نہیں ہوتی۔

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

⑤ شہادت کی تمنا کرنا اور جہاد میں اس لیے حصہ لینا کہ شہادت کی موت نصیب ہو ایک بہت بڑی خوبی ہے۔
 ⑥ فتنوں کے زمانے میں اپنا دین بچانے کے لیے عام آبادی سے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا جائز ہے لیکن یہ تنہائی اس طرح کی نہیں ہونی چاہیے جس طرح کی عیسائی راہب یا ہندو جوگی اختیار کرتے ہیں کہ انسانوں سے بالکل کٹ جاتے ہیں بلکہ اس کا مقصد لوگوں کے برے کاموں میں شریک ہونے سے بچنا ہے، نیکی کے کاموں میں حسب طاقت شریک رہنا چاہیے۔ ⑦ نماز اور زکوٰۃ سب سے اہم عبادتیں ہیں ان سے کسی بھی حال میں غفلت جائز نہیں۔

۳۹۷۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: کون سا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنے والا۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کون سا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو کسی گھائی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھتا ہے۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ، يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

۳۹۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو (جہنم کی طرف) بلائیں گے۔ جو شخص ان کی بات مانے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے اوصاف (اور علامات) بتا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ

۳۹۷۸- أخرجه البخاري، الرقاق، باب العزلة راحة من خلاط السوء، ح: ۶۴۹۴ من حديث الزهري به، ومسلم، الإمارة، الباب السابق، ح: ۱۸۸۸ من حديث يحيى بن حمزة به.

۳۹۷۹- أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ۷۰۸۴/۳۶۰۶، ومسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ۱۸۴۷ من حديث الوليد به.

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

وہیجے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہم ہی میں سے کچھ افراد ہوں گے اور ہماری زبانوں ہی میں بات کریں گے۔“ میں نے کہا: اگر مجھے (ان کا) یہ زمانہ ملے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کے امام کے ساتھ پیوستہ رہنا۔ اگر ان کی اجتماعیت نہ ہو اور نہ کوئی (متفقہ) امام ہو تو ان سب فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے حتیٰ کہ تجھے اسی حال میں موت آجائے۔“

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کے بعد ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جو باطل کی طرف دعوت

دینے والے تھے اور عام لوگ ان کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر ان کی بات مان لیتے تھے۔ ② خارجی مقررہ شیعہ اور جمہیہ وغیرہ فرقے صحابہ و تابعین کے دور میں پیدا ہوئے۔ صحابہ و تابعین نے ان کی تردید کی اور ان کے شبہات کا ازالہ کیا۔ ③ اختلاف کے اس دور میں صحیح راستہ وہی تھا جس پر صحابہ کرام اور تابعین قائم تھے بعد میں پیدا ہونے والے اختلافات میں بھی صحابہ و تابعین کا طرز عمل ہی قابل اتباع ہے۔ ④ ”جماعت المسلمین“ سے مراد وہ مسلمان ہیں جو ان فرقوں سے الگ ہیں مثلاً: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک فرقہ ان کی محبت میں غلو کا شکار ہوا جیسے: کیسانیاہ اور دوسرے شیعہ فرقے۔ ایک فرقہ ان کی مخالفت میں حد سے بڑھ گیا مثلاً: خارجی اور ناصبی۔ عام مسلمان ان دونوں سے الگ رہے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد تسلیم کیا لیکن انھیں معصوم نہیں مانا، ان کے لیے اللہ کے نور میں سے نور ہونے کا عقیدہ نہیں رکھا۔ یہی عام مسلمان ”جماعت المسلمین“ (مسلمانوں کی جماعت) ہیں۔ علاوہ ازیں خروج و بغاوت کے زمانے میں خلیفہ وقت کے ساتھ رہنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ ⑤ مسلمانوں کے امام سے مراد وہ حکمران اور خلیفہ ہے جو اسلامی شریعت کی روشنی میں ان کے معاملات کا انتظام کرتا اور دوسرے فرائض انجام دیتا ہے مثلاً: اسلامی سلطنت کی سر زمین کی حفاظت، دشمن ملکوں کے خلاف جہاد، زکوٰۃ وغیرہ کی وصولی اور تقسیم بیت المال کا دوسرا انتظام، ہجرتوں کی گرفتاری اور سزا، مسلمانوں کے جھگڑوں میں فیصلے کرنا اور اس مقصد کے لیے قاضی اور جج مقرر کرنا وغیرہ۔ ⑥ بعض لوگوں نے ”مسلمانوں کی جماعت“ کا مصداق ایک خود ساختہ جماعت کو قرار دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ ”جماعت المسلمین“ کا لفظ اسم علم کے طور پر استعمال نہیں ہوا اور نہ امامت (ان کا امام) کے بجائے (امامتھا) (اس جماعت کا امام) فرمایا جاتا۔ جو امام مسلمانوں کا دفاع نہیں کر سکتا اور ان پر اسلامی شریعت نافذ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے ساتھ پیوستگی کا حکم ناقابل فہم ہے۔ ⑦ فتنوں کے زمانے میں کسی پارٹی کے ساتھ مل کر

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

دوسرے مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں البتہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف جنگ کرنا اسلامی سلطنت کے دفاع اور قوت کے لیے ضروری ہے۔ ⑤ دورِ حاضر میں مختلف مذہبی تنظیمیں صرف تعاون علی البیہ کی بنیاد پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ وابستگی یا عدم وابستگی کا تعلق اسلام کے بنیادی احکام سے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک جماعت یا بیک وقت متعدد جماعتوں سے تعاون درست ہے جب تک وہ کوئی غلط کام نہ کریں۔ جو کام غلط ہو اس میں تعاون جائز نہیں۔

۳۹۸۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان کے لیے بہترین مال بکریاں ہوں جن کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں (جہاں گھاس چارہ مل سکتا ہے) لیے پھرتا رہے۔ اور (اس طرح) اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (فتنوں سے دور) بھاگتا پھرے۔“

۳۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

⑥ فوائد و مسائل: ① جب عام لوگوں کے ساتھ رہنے میں ایمان کو خطرہ ہو تو گوشہ نشینی اختیار کرنا جائز ہے۔

⑦ جو شخص فتنوں میں غلط کار لوگوں کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے اپنی زبان اور علم کا استعمال کر سکتا ہو اس کے لیے وعظ و نصیحت اور بحث و مناظرہ کے لیے آبادی میں رہنا اور یہ خدمت سرانجام دینا افضل ہے۔

۳۹۸۱- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنے پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تو کسی درخت کی جڑ چپاتا ہو امر جائے۔“

۳۹۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ

عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطُطٍ، عَنْ حُلَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنٌ. عَلَى أَوْبَائِهَا دُعَاءُ إِلَى النَّارِ».

۳۹۸۰- [صحیح] کذا قال ابن ماجہ، والصابغ عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه، وأخرجه البخاري، الإيمان،

باب من الدين الفرار من الفتن، ح: ۱۹ وغیره.

۳۹۸۱- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۸/۵، ح: ۸۰۳۳ من حديث سعيد به مطولا، وله شواهد، منها ما

رواه أبو داود، ح: ۴۲۴۶، وإسناده صحيح.

فَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ،
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

۳۹۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو
بار نہیں ڈسا جاتا۔“

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ
الْمُصَرِّفِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي
عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ، قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ
مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے
دو بار نہیں ڈسا جاتا۔“

۳۹۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُلْدَغُ
الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن سے بعض اوقات غلطی ہو سکتی ہے لیکن غلطی واضح ہونے پر اس سے رجوع
کر لینا چاہیے۔ ② جو شخص ایک بار ناقابل اعتماد ثابت ہو جائے دوبارہ اس پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لینا
درست نہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبُهَاتِ (التحفة ۱۴)

۳۹۸۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا
۳۹۸۳- امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں

۳۹۸۲- أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۱۳۳، ومسلم، الزهد، باب: لا
يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۳/۲۹۹۸ من حديث الليث به.

۳۹۸۳- [صحیح] أخرجه الطيالسي، ح: ۱۸۱۳ عن زمعة به، وهو في المسند لأحمد: ۱۱۵/۲ من حديث زمعة •
زمعة تقدم حاله، ح: ۲۲۶، والحديث السابق شاهد له.

۳۹۸۴- أخرجه البخاري، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح: ۵۲، ومسلم، المساقاة، باب أخذ الحلال
وترك الشبهات، ح: ۱۰۷/۱۵۹۹ من حديث زكريا به.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ،
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ، وَأَهْوَى بِإِصْبَعِهِ إِلَى
أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنْ
انْتَمَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ.
وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ.
كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ
فِيهِ. أَلَا، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلَا، وَإِنَّ
حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. وَإِذَا
فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا، وَهِيَ
الْقَلْبُ».

نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے
کانوں کی طرف انگلیوں سے اشارہ کر کے یہ فرماتے
سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے
تھے: ”حلال واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان
دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں جن سے اکثر
لوگ واقف نہیں۔ تو جس نے شبہ والی چیزوں سے
اعتنا کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا
اور جو کوئی شبہ والی چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام میں
مبتلا ہو جائے گا جیسے ممنوعہ چراگاہ کے ارد گرد بکریاں
چرانے والا ہو سکتا ہے کہ (نا دانستہ طور پر) اس کے اندر
(جانور) چرالے (اور اس طرح مجرم قرار پا جائے۔)
خبردار! ہر بادشاہ کی ایک ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے (جس
میں عام لوگوں کے جانوروں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔)
خبردار! اللہ کی ممنوعہ چراگاہ سے مراد اللہ کی حرام کردہ
چیزیں (اور کام) ہیں۔ سن لو! جسم میں گوشت کا ایک
تکڑا ہے اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے اگر وہ
خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ
دل ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کھانے پینے کی چیزیں ہوں یا روزمرہ کے اعمال، ان میں کچھ واضح طور پر حلال ہیں جن
میں کوئی شک نہیں مثلاً: روٹی، شہد اللہ کا نام لے کر ذبح کیے ہوئے حلال جانور کا گوشت جائز ضرورت کے لیے
کہیں آنا جانا اور کسی سے بات چیت کرنا وغیرہ۔ کچھ چیزیں اور کام واضح طور پر حرام ہیں مثلاً: خنزیر کا گوشت،
شراب، مردار، جھوٹ بولنا، چوری کرنا اور زنا کرنا وغیرہ۔ بعض چیزیں اور کام ایسے ہیں جن کا حلال یا حرام
ہونا واضح نہیں۔ عام لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے۔ علماء ان کا حکم قرآن و حدیث کے الفاظ کے
اشارات و اقتضاء سے یا قیاس وغیرہ سے معلوم کرتے ہیں۔ ② جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو مسئلہ
پوچھنے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے معاملے کی ایک صورت جائز اور ایک ناجائز

ہو۔ مسئلہ معلوم ہو جانے کے بعد صحیح اور راجح موقف کے مطابق عمل کیا جائے۔ ⑤ مشکوک چیز پر عمل کرنے سے گناہ کا اندیشہ تو ہوتا ہی ہے، عوام بھی بدظن ہوتے ہیں۔ انسان کو بلاوجہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے وہ بدنام ہو جائے۔ ⑥ جس کام سے ممنوع کام تک نوبت پہنچنے کا خطرہ ہو اس سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے، جیسے غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں ملنا، اگرچہ پردہ کی پابندی کے ساتھ ہو اس سے خطرہ ہے کہ شیطان گناہ کی خواہش پیدا کر دے اور دونوں افراد کبیرہ گناہ میں ملوث ہو جائیں۔ ⑦ مثال دے کر سمجھانے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا ہے اور سننے والا اس پر اطمینان اور دل کی آمادگی کے ساتھ عمل کر سکتا ہے۔ ⑧ دل کی اصلاح بہت ضروری ہے تاکہ اخلاص، یقین اور اللہ کی محبت وغیرہ جیسی صفات حاصل ہوں۔ ان کی وجہ سے نیکی پر عمل کرنا اور گناہ سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: ۳۹۸۵- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قتل وغارت (اور فتنوں کے ایام) کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔"

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّة، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ، كَهَجْرَةِ إِلَيَّ».



سورۃ فائد و مسائل: ① فتنہ و فساد کے ایام میں فتنوں میں شمولیت سے بہتر ہے کہ ان سے الگ تھلگ رہا جائے۔ اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارا جائے۔ ② رہبانیت ممنوع ہے لیکن فتنوں کے ایام میں گوشہ نشینی رہبانیت میں شامل نہیں کیونکہ رہبانیت کا مطلب ہے کہ عوام سے جائز میل جول سے بھی اجتناب کیا جائے اور عبادت میں اس طرح کی سختی کی جائے جو سنت کے خلاف ہے جب کہ اس گوشہ نشینی کا مقصد اپنے آپ کو قتل و غارت اور فساد میں ملوث ہونے سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس دوران میں مسنون نفلی عبادات میں اس حد تک مشغول ہوا جاسکتا ہے کہ اپنی ذات اور یوپی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ کسی اور مشکوک سرگرمی میں حصہ نہ لیا جاسکے۔ ③ ہجرت میں وطن چھوڑا جاتا ہے اور گوشہ نشینی میں اہل وطن کی برائیوں اور شرارتوں سے دامن بچانے کے لیے ان سے تعلق محدود کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں عمل مشابہ ہیں اور ان دونوں کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَاب: بَدْءُ الْإِسْلَامِ عَرَبِيًّا باب: ۱۵- اسلام شروع میں اجنبی تھا

(التحفة ۱۵)

۳۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَ سَيُعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ».

۳۹۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام شروع میں اجنبی تھا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”غریب“ اجنبی اور بے وطن کو کہتے ہیں۔ شروع میں اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ اسے کوئی جانتا نہ تھا۔ معاشرہ اسے قبول کرنے پر تیار نہ تھا۔ آہستہ آہستہ لوگ اسے سمجھتے اور قبول کرتے گئے حتیٰ کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا اور کفر و شرک ختم ہو گیا۔ ② خلفائے راشدین کے دور کے بعد اسلام میں بدعات کا ظہور ہوا بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے غیر مسلموں کے رسم و رواج اور خیالات اپنا لیے۔ اس طرح اصل اسلام چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اکثریت نے خود ساختہ رسم و رواج اور غلط عقائد و اعمال ہی کو صحیح اسلام سمجھ لیا۔ ③ جن اجنبیوں کو مبارک باد دی گئی ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدعات کی کثرت میں سنت پر عمل پیرا رہیں غلط عقائد مشہور ہونے پر صحیح عقیدے پر قائم رہیں اور اخلاقی انحطاط کے دور میں صحیح اسلامی اخلاق کو اختیار کریں۔ ④ حق و باطل کا دار و مدار کسی نام کو اختیار کرنے پر نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی موافقت اور مخالفت پر ہے۔

۳۹۸۷۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا،

۳۹۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام شروع میں اجنبی تھا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

۳۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً... الخ، ح: ۲۳۲/۱۴۵ من حديث مروان الفزاري به.

۳۹۸۷۔ [استاذ حسن] أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۱/ ۲۹۸ من حديث الثليث بن سعد عن يزيد به، وحسنه البوصيري، والحدیث شواهد كثيرة.

وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ .

۳۹۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ :

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا ، وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ » .

۳۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام اجنبی کے طور پر شروع ہوا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ تو اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

عرض کیا گیا: اجنبی (غریب) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”قبائل سے الگ ہونے والے۔“

قَالَ : قِيلَ : وَمَنِ الْغُرَبَاءُ ؟ قَالَ : التَّرَائُعُ مِنَ الْقَبَائِلِ .

باب: ۱۶۔ فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ (الصفحة ۱۶)

۳۹۸۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے وہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے ایک ارشاد کی وجہ سے رونا آ رہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے

۳۹۸۹۔ حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي . فَقَالَ : مَا يَبْكِيكَ ؟ قَالَ : يَبْكِينِي

۳۹۸۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، ح: ۲۶۲۹ من حديث حفص به، وقال: 'حسن غريب صحيح'، ورواه أبو خالد سليمان بن حيان عن الأعمش به، وصححه البغوي في شرح السنة: ۱/۱۱۸، ولم أجد تصريح سماع الأعمش وأبي إسحاق، والحديث السابق والذي قبله يفتيان عنه.

۳۹۸۹۔ [ضعيف] أخرجه الحاكم: ۴/۳۲۸ من حديث عيسى الزرقني به، وقال: 'صحیح'، ووافقه الذهبي * وعيسى متروك (تقريب)، ولبعض الحديث شواهد صحيحة، وعند الحاكم: ۲/۳۱۷ رواية معلقة.

شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ سَيِّرَ الرِّبَاءِ شِرْكٌ. وَإِنْ مَنْ غَادَى إِلَيْهِ وَلَيْتًا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَنْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ، إِذَا غَابُوا، لَمْ يُنْقَدُوا. وَإِنْ حَضَرُوا، لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا. فَلَوْ هُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى. يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُطْلَمَةً».

تھے: ”تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ (گویا) اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ گمنام متقی نیک لوگ پسند ہیں جو غیر حاضر ہوں تو انھیں تلاش نہیں کیا جاتا اگر موجود ہوں تو انھیں بلایا نہیں جاتا نہ انھیں پہچانا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر ایک غبار آلود تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں (اور فتنوں سے متاثر ہو کر گمراہ نہیں ہوتے۔“)

۳۹۹۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عُمَرَ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «النَّاسُ كَالْبِلِّ مَائَةٍ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

۳۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی مثال ان سوا دنوں کی سی ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① صاحب کمال لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ② عوام میں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی اہم ذمہ داری کو اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر کامل اہلیت والا فرد نہ ملے تو ناقص اہلیت والے ہی سے کام چلانا چاہیے تاہم ان کی مناسب رہنمائی اور ان کے کام کی مناسب نگرانی ضروری ہے۔ ③ مربی تربیت میں محنت کرے اور اس کا مطلوب نتیجہ نہ نکلے تو ضروری نہیں کہ تربیت میں نقص ہو۔ بعض اوقات تربیت پانے والوں کے نقص کی وجہ سے مطلوب نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ

(التحفة ۱۷)

۳۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۹۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۰، ۱۲۳، ۱۳۹ من حديث زيد بن ابن عمر، ولم يكن مدلساً على الراجح، ولحديثه شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الزهري عن سالم عن أبيه.

۳۹۹۱- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، السنن، باب شرح السنن، ج: ۴۵۹۶ من حديث محمد بن عمرو، وقال

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْحُمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَأَحَدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «الْجَمَاعَةُ».

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

امتوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔“

۳۹۹۲- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنتی تھا اور ستر جہنمی۔ عیسائی بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) اکہتر جہنمی تھے اور ایک جنتی۔ تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میری امت ضرور بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”جماعت۔“

۳۹۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۱ الترمذی 'حسن صحیح'، ح: ۲۶۴۰، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۴، والحاکم: ۱/۱۲۸، علی شرط مسلم، ووافقه الذہبی.

۳۹۹۲- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۷۰/۱۸، وابن أبي عاصم في السنة: ۱/۳۲، ح: ۶۲، وغيرهما من حديث عباد به.

۳۹۹۳- [صحیح] أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث، ص: ۲۴، ح: ۴۱ من حديث الوليد عن أبي عمرو الأزاعي به، وصححه البوصيري * فتادة عنن، وتابعه سعيد بن أبي هلال وزيد بن أسلم وغيرهما كما ذكرته في تخريج النهاية، ح: ۴۸.

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعْنِي أَنَّهُ قَالَ: "بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرُ (۷۱) فَتَنًا فَتَادُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّنِي سَتَفْرُقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنی اسرائیل اکثر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا وہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے اور وہ جماعت ہے۔"

🌞 نوآمد مسائل: ① نبی ﷺ نے مستقبل میں پیش آنے والے جن جن واقعات کی جس جس طرح خبر دی۔ وہ اسی طرح پیش آئے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت اور صداقت کی دلیل ہے۔ ② فرقوں میں تقسیم ہونے کے بارے میں اس لیے بتایا گیا ہے کہ مسلمان ان اختلافات میں صحیح طرز عمل اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ ③ نصاریٰ اور مسلمانوں میں اختلاف کی اصل وجہ خواہشات نفس کی پیروی اور تعصب ہے۔ اور یہ جرائم جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ ④ مسلمانوں کی اصل "جماعت" وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلی آ رہی ہے۔ اس جماعت سے لوگ الگ ہو کر مختلف فرقوں کی شکل اختیار کر گئے لیکن اصل "جماعت" بھی قائم ہے۔ مسلمانوں کو اسی "جماعت" کے ساتھ رہنے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ ⑤ جماعت سے الگ ہونے والے خواہشات نفس یا غلط تاویلات کی وجہ سے الگ ہوئے۔ جو لوگ ان فرقوں میں شامل نہیں ہوئے وہ قرآن و حدیث پر قائم رہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ⑥ نجات کا دار و مدار اپنی پارٹی کا کوئی خاص نام رکھ لینے پر نہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے پر ہے۔ عالمین کتاب و سنت مختلف زمانوں اور علاقوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ الگ الگ فرقے بن گئے ہیں بلکہ وہ سب تنظیمیں یا جماعتیں "الجماعۃ" میں شامل ہیں۔

۳۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَسْبُعَنَّ سُنَّةٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا يَبَاعُ، وَذِرَاعًا يَذْرَاعُ،

۳۹۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ پہلوں کے طریقے کی (پوری طرح) پیروی کرو گے جیسے باع باع کے برابر ہاتھ ہاتھ کے اگر وہ کسی سانٹے کے بل میں گھے ہوتے ہے حتیٰ کہ اگر وہ کسی سانٹے کے بل میں گھے

وَشِبْرًا بِشِبْرِ. حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ صَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَضَ كَيْفَا: اللہ کے رسول! کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ، إِذَا؟»۔ (پیروی کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ”اور کن کی؟“



فوائد ومسائل: ① یہود و نصاریٰ کے رسم و رواج کی پیروی کرنا گمراہی کا باعث ہے۔ ② یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہونا ان کی محبت پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کا مذہب بھی اچھا محسوس ہونے لگتا ہے۔ جب اسلام کے مقابلے میں کفر کے طور طریقے اچھے لگنے لگیں تو پھر نام نہاد ایمان کا باقی رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ③ ”باع“ سے مراد وہ فاصلہ ہے جو دونوں ہاتھوں کے سروں کے درمیان اس وقت ہوتا ہے جب دونوں بازو مخالف سمتوں میں دائیں بائیں پھیلا لیے جائیں۔ ”ہاتھ“ (ذراع) سے مراد ہاتھ کی انگلیوں سے کہنی تک کا فاصلہ ہے۔ ④ ساندے کے بل میں گھسنے کی کوشش کرنا ایک نامعقول حرکت ہے لیکن یہود و نصاریٰ کی پیروی میں مسلمان یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ یہ کام یا سوچ درست بھی ہے یا نہیں، بغیر سوچے سمجھے اس کی پیروی شروع کر دیں گے۔ ⑤ اس پیش گوئی پر عمل کی موجودہ دور میں متعدد مثالیں ہیں جیسے آج سے چند سال قبل جب ”سوشلزم“ کا تصور نیا نیا سامنے آیا تو مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن وحدیث کی نصوص کی اس انداز سے تاویل شروع کر دی کہ جس سے سوشلزم کا اسلام میں شامل ہونا ثابت کیا جاسکے۔ جب روس نے سوشلزم کے اس تصور کو چھوڑ دیا تو انہی لوگوں نے قرآن مجید سے مغربی جمہوریت اور مادر پدر آزادی کے حق میں ”دلائل“ تلاش کرنے شروع کر دیے۔ اسی طرح مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار ہے جس کا مسلمانوں کی نسل نو بڑی تیزی سے فکار ہوتی جا رہی ہے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ۔



(المعجم ۱۸) - بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: ۱۸- مال کا فتنہ

(التحفة ۱۸)

۳۹۹۵- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا الْلَيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «لَا. وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ

۳۹۹۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”لوگو، قسم ہے اللہ کی! مجھے تمہارے بارے میں صرف دنیا کی زینت (اور مال ودولت) سے خطرہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔“ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا خیر سے بھی شر حاصل ہو جاتا

ہے؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ”تم نے کیا سوال کیا؟“ اس نے کہا: میں نے کہا تھا: کیا خیر سے بھی شر حاصل ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیر (حلال مال) سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے کیا وہ خیر ہے؟ (دنیا کا ہر مال خیر نہیں ہوتا۔) موسم بہار میں جو ہنرہ اگتا ہے اس سے جانور اچھارے کا شکار ہو کر مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے مگر وہ چرنے والا جانور (خج جاتا ہے) جو کھاتا ہے پھر جب اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو دھوپ کی طرف منہ کر کے گور اور پیشاب کرتا ہے پھر بچا لی کرتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ کھانے لگتا ہے۔ جو شخص جائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اسے اس میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص ناجائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا رہتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوْ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا أَكَلَةَ الْغَضِرِ. أَكَلْتُ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، فَتَلَطَّتْ وَبَاتَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلْتُ، فَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ، يُبَارِكْ لَهُ. وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الذِّبْيِ يَأْكُلُ وَلَا يَنْشَبِعُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مال و دولت کی حرص انسان کے دین کے لیے خطرناک ہے۔ ② مال اللہ کی نعمت ہے اس لیے حلال طریقے سے حاصل کرنا منع نہیں۔ ③ حلال کمائی سے حاصل ہونے والا مال بھی خرچ نہ کرنا بلکہ سیٹ سیٹ کر رکھنا نقصان دہ ہے۔ ④ گھاس اور ہنرہ جانور کے لیے مفید ہے بشرطیکہ پہلا کھایا ہوا ہضم ہونے کے بعد اور کھائے۔ اگر مسلسل کھاتا جائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اسی طرح مال مفید چیز ہے بشرطیکہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا جائے۔ ⑤ مثال دے کر سمجھانے سے بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتی ہے۔

۳۹۹۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَتَيْنَا عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ ۳۹۹۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم فارس اور روم (کی سلطنتوں) کے خزانے فتح کر لو گے تو تمھاری

کیا حالت ہوگی؟“ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرمایا: ہم وہی کچھ (شکر کے کلمات) کہیں گے (اور شکر والے عمل کریں گے) جن کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاد دوسری بات ہوگی۔ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے سے منہ پھیرو گے پھر ایک دوسرے سے ناراض رہنے لگو گے۔ یا اس طرح کا کوئی اور لفظ فرمایا۔ پھر تم غریب مہاجرین میں جاؤ گے اور انہیں ایک دوسرے کی گردنوں پر لادو گے۔“

حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيْ قَوْمِ أَنتُمْ؟» قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ: تَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ. تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ. أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ».



فوائد و مسائل: ① رشک سے یہاں دنیا کے مال کی طرف مسابقت مراد ہے۔ کسی نعت کے بارے میں یہ خواہش کہ وہ مجھے ملے دوسرے کو نہ ملے، ناجائز رشک ہے۔ اس قسم کا رشک حسد تک لے جاتا ہے جو نا پسندیدہ ہے۔ جائز رشک کا مطلب یہ خواہش ہے کہ جیسی نعت کسی کو ملی ہے ویسی مجھے بھی ملے۔ یہ رشک جائز ہے۔ ② حسد کے نتیجے میں تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں اور دشمنی تک ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ سب عاداتیں مذموم ہیں۔ ③ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند افراد تک دست افراد پر سختی کریں گے اور رعب جمائیں گے۔ یہ صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہیں تھیں بعد والوں میں ایسے افراد ظاہر ہوئے جن میں ایسی خصلتیں موجود تھیں۔

۳۹۹۷- حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے..... انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں (کے لوگوں) کا جزیہ لے کر آئیں۔ نبی ﷺ نے بحرین

۳۹۹۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

والوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضری رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز (مسجد نبوی میں) رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو مسکرا دیئے پھر فرمایا: ”میرا خیال ہے تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ فرمایا: ”فخو ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں۔ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک (اور مسابقت) کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا“ تو یہ (دنیا) تمھیں تباہ کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔“

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِحِزْبَيْتِهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جِئْنَا رَأَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟» قَالُوا: أَجَلٌ. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أُبَشِّرُوا وَأَمْلُوا مَا يَشْرُكُكُمْ. فَإِنَّ اللَّهَ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ. وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ يُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَّا فَسُوهَا [كَمَا تَنَّا فَسُوهَا]. فَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْنَاهُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: دولت ایک آزمائش ہے۔ اس کی حرص کی وجہ سے ظلم اور گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ⑤ مال حلال طریقے سے حاصل ہوا اور اس پر قناعت کی جائے تو برا نہیں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

(التحفة ۱۹)

۳۹۹۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ ۳۹۹۸- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت
الصَّوْفُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ۳۹۹۸- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد مردوں

۳۹۹۸- أخرجه البخاري، النكاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة... الخ، ح: ۲۰۹۶، ومسلم، الذكر والدعاء، باب أكثر أهل الجنة الفقراء، وأكثر أهل النار النساء، وبيان الفتنة بالنساء، ح: ۲۷۴۰/۹۷ من حديث سلمان التيمي به.

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد اور عورت کا تعلق ایک فطری تعلق ہے لیکن شریعت نے اس کے لیے کچھ اصول و قواعد مقرر کیے ہیں۔ مرد جذبات سے مغلوب ہو کر یہ اصول توڑ دیتا ہے اس لیے مرد کے لیے یہ چیز ایک آزمائش ہے۔ ② اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت سے تعلق جائز شرعی طریقے سے (نکاح کے ذریعے سے) قائم کیا جائے۔ ③ بعض دفعہ مرد بیوی کو خوش کرنے کے لیے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا رشتے داروں سے تعلقات خراب کر لیتا ہے یا بیوی کی فرمائش پوری کرنے کے لیے حرام طریقے سے مال حاصل کرتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان معاملات میں احتیاط سے کام لے تاکہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔ ④ عورت کے لیے مرد بھی اسی طرح آزمائش ہے۔ خاوند کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی نافرمانی کرنا اس آزمائش میں ناکامی ہے۔



۳۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَبَيْتٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. وَوَيْتٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ».

۴۰۰۰- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى - حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۹۹- [سناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۱۵۹/۲ من حديث وكيع به، وقال: "صحيح الإسناد" ورده الذهبي بقوله: "خارجة واه" وقال عنه الحافظ: "متروك وكان يذلس عن الكذايين" (تقريب).

۴۰۰۰- [صحيح] أخرجه الترمذي كما تقدم، ح: ۲۸۷۳، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ۲۷۴۲ من حديث أبي

اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيهَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ خُلُوةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَظَرْتُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. أَلَا، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ».

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں (دوسروں کا) خلیفہ بنا کر یہ دیکھے گا کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا (کے شر) سے بچو اور عورتوں (کی وجہ سے گمراہ ہونے) سے بچو۔“

۴۰۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مَرْبِئَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ نُبْسِ الزَّيْنَةِ وَالتَّبَخُّثِ فِي الْمَسْجِدِ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا، حَتَّى لَيْسَ نِسَاؤُهُمْ الزَّيْنَةَ، وَتَبَخُّثَنَ فِي الْمَسَاجِدِ».

۴۰۰۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے کہ قبیلہ مزیہ کی ایک عورت زینت والا لباس پہنے اتر آئی ہوئی مسجد میں آئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں زینت والا لباس پہننے اور تفاخر والی چال چلنے سے منع کرو۔ بنی اسرائیل پر اسی وقت لعنت کی گئی تھی جب ان کی عورتوں نے زینت والا لباس پہنا اور مسجدوں میں فخر سے چلنے لگیں۔“

۴۰۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

۴۰۰۲- حضرت ابو بکر بن عبد اللہ کے آزاد کردہ حضرت عبید (بن کثیر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

«سلمة عن أبي نضرة به».

۴۰۰۱- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، داود بن مردك لا يعرف وموسى بن عبيدة (تقدم، ح: ۲۵۱) ضعيف".

۴۰۰۲- [حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في طيب المرأة للخروج، ح: ۴۱۷۴ من حديث سفيان بن عاصم ضعيف، وتابعه عبد الرحمن بن الحارث بن أبي عبید عند البيهقي: ۱۳۴، ۱۳۳/۳.

مَوْلَى أَبِي رُحْمٍ [وَأَسْمُهُ عُبَيْدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً، تُرِيدُ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ: يَا أُمَّةَ الْحَبَّارِ أَيْنَ تُرِيدِينَ؟ قَالَتْ: الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبَتْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، حَتَّى تُغْتَسِلَ».

ﷺ کو ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگا رکھی تھی اور مسجد کی طرف جا رہی تھی۔ ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: جبار کی بندی! کہاں جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد میں۔ فرمایا: اسی لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک غسل نہ کر لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کو گھر سے نکلنے وقت خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔ ② عورت کے لیے نماز جماعت کے لیے مسجد میں جانا جائز ہے بشرطیکہ زیب و زینت کر کے نہ نکلے بلکہ سادہ لباس میں پردے اور دیگر شرعی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے جائے۔ ③ بزرگ شخصیت کے لیے جائز ہے کہ انجینی عورت کو غلطی پر تنبیہ کرے بشرطیکہ اس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس سے نیک آدمی کی عزت کو خضرہ لاحق ہو جائے۔ ④ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے اس عورت کو اللہ کا خوف دلانے کے لیے ”اللہ کی بندی“ کی بجائے ”جبار کی بندی“ کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔ اس میں ڈانٹ کا پہلو بھی شامل تھا۔



٤٠٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا الْوَلِيدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ الْمُهَادِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ. فَإِنِّي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ، جُرُؤَةٌ: وَمَا لَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذِي لُبٍّ

۴۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد سب سے زیادہ دیکھی ہے۔“ ایک عقل مند خاتون نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم (گالی گلوچ اور) لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور رفیق حیات کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کوئی چیز

نیکی کا حکم دیئے اور برائی سے روکنے کا بیان

مِنْكُمْ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَاللِّدِينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ أَمْرَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ، فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ، وَتَمَكُّتُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي، وَتُقَطِّرُ فِي رَمَضَانَ، فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّينِ».

عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ غالب آتی ہو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! عقل اور دین کا نقص کون سا ہے؟ فرمایا: ”عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ (مہینے میں) کئی دن نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (ان ایام میں) روزہ نہیں رکھ سکتی یہ دین کا نقص ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① استغفار اور صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ② نبی اکرم ﷺ کو جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا گیا اس لیے آپ نے اس بارے میں جو فرمایا چشم دید فرمایا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس پر ایمان رکھیں۔ ③ عقل میں ناقص ہونے سے مراد یہ ہے کہ عورتوں پر فطرتاً جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بچے کی پرورش کا جو فریضہ سونپا ہے اس کے لیے جذبات کا یہ غلبہ ضروری ہے تاہم اجتماعی معاملات کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جاسکتی کیونکہ وہاں جذباتی فیصلے مفید نہیں ہوتے۔ ④ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا ہے۔ گواہی وغیرہ کے معاملات اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ عورت کی گواہی کی ضرورت صرف خاص حالات میں پڑتی ہے یعنی جب موقع پر مرد موجود نہ ہوں جو گواہ بن سکیں۔ اسلامی نظام معاشرت کے مجموعی خدوخال کو سامنے رکھتے ہوئے یہی قانون بہتر ہے۔ ⑤ عورت ایام حیض میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ اس کی یہ فطری کمزوری اس کا تصور نہیں یہ ایسے ہی ہے جس طرح ایک کمزور بدن والا مسلمان بہت سی وہ نیکیاں انجام نہیں دے سکتا جو طاقتور جسم والا مسلمان انجام دے سکتا ہے اس لحاظ سے طاقتور بہتر اور افضل ہے لیکن اس میں کمزور مسلمان قصور وار نہیں۔ ⑥ مرد عورت کی محبت کی وجہ سے بعض اوقات ایسا مطالبہ تسلیم کر لیتا ہے جو وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں کوئی بڑا دنیاوی نقصان یا کوئی دینی نقصان نہ ہو تو تسلیم کر لینا جائز ہے تاکہ گھر آباد رہے۔

باب: ۲۰- نیکی کا حکم دینا اور برائی

سے روکنا

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (التحفة ۲۰)

۴۰۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۰۰۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۴۰۰۴- [حسن] أخرجه البيهقي: ۹۳/۱۰ من حديث هشام بن سعد به، وصححه ابن حبان * عاصم بن عمر مجهول، ولحديثه شواهد عند الطبراني في الأوسط: ۲/۲۱۷، ح: ۱۳۸۹، والخطيب: ۹۲/۱۳، وغيرهما.

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يَسْتَجَابَ لَكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ①: نیکی کا حکم دینے سے مراد مناسب طریقے سے نیکی کی ترغیب دینا ہے۔ حاکم اپنی رعایا کو والد اپنی اولاد کو اور خاوند اپنی بیوی کو حکم دے سکتا ہے جس کی وہ تعمیل کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس انداز سے حکم نہیں دیا جاسکتا۔ ②: برائی سے منع کرنے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے منع کرنا (جیسے حاکم والدین اور خاوند وغیرہ) ورنہ زبان سے سمجھانا ضروری ہے (جیسے عالم عوام کو سمجھاتا ہے)۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گناہ سے دلی نفرت ضروری ہے۔ ③: گناہوں کا ارتکاب دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے لہذا توبہ کرنی چاہیے۔

۴۰۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن صَلَّ إِذَا أَهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: ۱۰۵) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَا يُعَيِّرُونَهُ، أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ».

۴۰۰۵- حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن صَلَّ إِذَا أَهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔“ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ”لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں (اس سے منع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

قَالَ أَبُو أَسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرَى: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **بَيَان** کرتے ہوئے کہا: (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

🌞 **نوائد و مسائل:** ① عام لوگ مذکورہ بالا آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ انسان خود نیکی پر قائم رہے دوسروں کی گمراہی سے اسے کوئی خطرہ نہیں نہ اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہی ہوگی لہذا کسی کو گناہ سے روکنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح فرما دیا کہ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو سنجال کر رکھو تا کہ گمراہوں کی گمراہی کا اثر تم پر بھی نہ ہو جائے۔ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور گناہوں سے روکتے رہو ورنہ تم خود ان سے متاثر ہو کر گمراہ ہو جاؤ گے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو برائی سے روکنا نیکی پر قائم رہنے کا ایک لازمی حصہ ہے اس میں تساہل نیکی کے راستے سے انحراف ہے جو غضب الہی کا باعث بن سکتا ہے۔ ② کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم زیادہ وسیع اور گہرا تھا۔ ③ خطبے میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کی وضاحت اور صحیح فہم بیان کرنا چاہیے۔

۴۰۰۶۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل میں نکالیں اس طرح پیدا ہوئے کہ آدمی اپنے بھائی کو (ایک بار) کوئی گناہ کرتے دیکھتا تو اسے منع کرتا پھر اگلے دن اسے گناہ کرتے دیکھتا تو اس کی وجہ سے وہ اس کا ہم نوالہ وہم پیالہ اور ہم راز بننے سے نہ رکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے سے ملا دیے۔ ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاَسْبَقُونِ﴾ ”بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے

۴۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ، فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْعُدُو، لَمْ يَنْتَعِ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَخَلِيطَهُ. فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ. وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كُنَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِئَةِ وَمَا أَنْزَلْنَا

إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
فَلَيُفْضَوْنَ ﴿۱﴾ [المائدة: ۷۸-۸۱]

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان
تھے اور وہ جو برے کام کرتے تھے ان سے ایک
دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ جو کچھ کرتے تھے یقیناً
بہت برا تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ
دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بہت برا
ہے جو کچھ انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجا۔ وہ یہ کہ اللہ
تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں
گے۔ اور اگر وہ اللہ پر نبی پر اور نبی پر نازل ہونے والی
شریعت پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو ان (کافروں)
سے دوستی نہ کرتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔“

حضرت ابو سعیدؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک
لگائے ہوئے تھے آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا:
”نہیں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتیٰ کہ ظالم کا ہاتھ
پکڑ کر (اسے ظلم سے روک دو اور) اسے حق قبول کرنے
پر مجبور کر دو۔“

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت ایک دوسری سند
سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی
ﷺ سے اسی طرح مرفوعاً بھی بیان کی ہے۔

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَكِنًا. فَجَلَسَ
وَقَالَ: «لَا. حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِي
الظَّالِمِ، فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا».

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ، أَمْلَاهُ عَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ
أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،
بِمَثْلِهِ.

۴۰۰۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو
آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا: ”خبردار کسی آدمی کو
لوگوں کی ہیبت حق کہنے سے روک نہ دے جب کہ اسے
(حق) معلوم ہو۔“

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى:
أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ
جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا.
فَكَانَ فِيهَا قَالَ: «أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا،

هَيْئَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ، إِذَا عَلِمَهُ.

قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ
رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهَبْنَا.
یہ کہہ کر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ پڑے اور فرمایا: قسم
ہے اللہ کی! ہم نے کئی (غلط) چیزیں دیکھیں لیکن
(اظہار کرنے سے) ڈر گئے۔

فوائد ومسائل: ① جب معلوم ہو کہ فلاں کام ناجائز ہو رہا ہے اور شریعت کا حکم یہ ہے تو حق بیان کرنا چاہیے
شاید غلط کام کرنے والوں کو ہدایت نصیب ہو جائے یا کم از کم دوسرے لوگوں کو شرعی حکم معلوم ہو جائے اور وہ
باطل کو حق نہ سمجھ لیں۔ ② جب جان چلے جانے کا یا سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو خاموش رہنا جائز ہوتا ہے تاہم
ایسے موقع پر بھی افضل یہی ہے کہ عزیمت کا راستہ اختیار کر کے حق بیان کیا جائے اور اس راہ میں آنے والی
مشکلات اور تکلیفوں کو برداشت کیا جائے جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ وغیرہ نے کیا۔

۴۰۰۸- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے آپ کو
ذلیل نہ کرے۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! کوئی
شخص اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے
فرمایا: ”وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں
اللہ کی طرف سے اس پر بولنا ضروری ہے پھر وہ اس کے
بارے میں بات نہیں کرتا“ (اور غلط کام سے منع نہیں
کرتا۔) اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
تجھے فلاں مسئلے میں بات کرنے سے کیا رکاوٹ تھی؟
وہ کہے گا: لوگوں کا خوف تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا
زیادہ حق مجھ ہی سے ڈرنے کا تھا۔“

۴۰۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَخْفَرُ
أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
يَخْفَرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يُرَى أَمْرًا، لِلَّهِ
عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ. فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ، لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ
فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشِيتُ النَّاسَ.
فَيَقُولُ: فَإِنِّي، كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ تَخْشِيَ».

۴۰۰۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۰۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۰/۳ عن ابن نمير به، وصححه البوصيري، ورواه زيد بن عمرو بن مرة
به. أبو البختري لم يسمعه من أبي سعيد، صرح به أحمد في روايته: ۳/۸۴، ۹۱، فالسند منقطع.

۴۰۰۹- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۶/۴ عن وكيع به، وأخرجه أبو داود، ح: ۴۳۳۹ حديث أبي إسحاق به،
ورواه شعبة عنه، أحمد: ۳۶۴/۴، والطائلي، ح: ۶۶۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، وحسنه

وَكَيْفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُعَيَّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جب کہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زیادہ زور آور ہوں اس کے باوجود (مجرموں کو گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس کو اللہ تعالیٰ دنیاوی طور پر دولت، عزت اور قوت دے اس کی ذمہ داری ہے کہ نیکی

کے فروغ اور گناہ کے سدباب کے لیے کوشش کرے۔ ② ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق برائی روکنے کی کوشش

کرنی چاہیے۔ ③ دنیا میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو نیک بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں لیکن یہ عذاب اس وقت

آتا ہے جب معاشرے میں گناہ کی کثرت ہو جائے۔

۴۰۱۰- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: جب سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجر

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا

تم لوگ مجھے وہ عجیب باتیں نہیں بتاؤ گے جو تم نے حبشہ

کے ملک میں دیکھیں؟“ ان میں سے کچھ نوجوان افراد

نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! ہم سنائیں گے۔ ایک

بار ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے ان کی ایک

راہب بڑھیا گزری جس نے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا

تھا۔ وہ ان میں سے ایک جوان (لڑکے) کے پاس سے

گزری تو اس نے اس (راہب) کے کندھوں کے

درمیان ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے دیا۔ وہ گھٹنوں کے

بل گری۔ اس کا مٹکا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی تو اس

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرَةً الْبَحْرِ، قَالَ: «أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ؟» قَالَ فِتْنَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى.

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَبْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ، مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ زَهَابِيْنِهِمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قَلْبَةً مِنْ مَاءٍ. فَمَرَّتْ بِفَتَى مِنْهُمْ.

فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا. فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ قَلْبَتُهَا.

فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ، انْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ

سَوْفَ



نکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

(شریر لڑکے) کی طرف مڑ کر بولی: ارے دھوکے باز! تجھے تب پتہ چلے گا جب اللہ تعالیٰ (حشر کے میدان میں) کرسی رکھے گا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور (انسانوں کے) ہاتھ اور پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے۔ پھر تجھے پتہ چلے گا کہ کل (قیامت کو) اس (اللہ) کے پاس میرا حیرا معاملہ کیسے طے ہوتا ہے؟

تَعْلَمُ، يَا غَدْرُ إِذَا وَصَّعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ، عِنْدَهُ غَدًا.

قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقْتُ. صَدَقْتُ. كَيْفَ يَقْدُسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤَخِّذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شِدِيدِهِمْ؟»
راوی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے (یہ واقعہ سن کر) فرمایا: ”اس نے سچ کہا۔ اس نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیونکر پاک کرے گا جن میں طاقت ور سے کمزور کو حق نہیں دلایا جاتا؟“

🌞 فوائد و مسائل: ① مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پہلے گروہ نے رجب ۵ نبوت میں ہجرت کی اس کے بعد اگلے سال زیادہ افراد نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت مدینہ کے بعد یہ حضرات مختلف اوقات میں گروہوں کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ② سمندر کے مہاجرین سے مراد حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ یہ حضرات بحر قلزم (بحر احمر) پار کر کے حبشہ پہنچے تھے۔ ③ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی قیامت اور جنت جہنم کا ذکر موجود تھا۔ نبی ﷺ کے دور میں اگرچہ ان کتابوں میں تحریف ہو چکی تھی تاہم ان میں بہت سی صحیح باتیں موجود تھیں۔ موجودہ بائبل میں یہ تحریف بہت زیادہ ہے اور صحیح چیزیں شاذ و نادر ہیں۔ ④ غیر مسلم صحیح بات کرے تو اس کی بھی تصدیق کرنی چاہیے ⑤ جس قوم میں کمزوروں پر ظلم کیا جائے وہ اللہ کی طرف سے سزا کی مستحق ہو جاتی ہے۔ ⑥ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم رہے اور مظلوم کی مدد کرتے ہوئے ظالم کو پوری سزا دی جائے۔ ⑦ موجودہ غیر مسلم معاشرے میں قانون اس قسم کے ہیں جن سے ظالم کو تحفظ ملتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں بھی انہی ظالمانہ قوانین کو رائج کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے ظلم پھیلتا ہے اور مظلوم تباہ ہوتے ہیں۔

۴۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہاد ظالم سلطان کے سامنے انصاف (اور حق) کی بات کہنا ہے۔“

وَيُنَارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، [قَالَ:] حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ، كَلِمَةُ عَدِلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان بادشاہ ظالم بھی ہو تو اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جاتی لیکن اسے ظلم سے روکنا ضروری ہے۔ ② چونکہ ظالم بادشاہ کا مقابلہ اس طرح نہیں کیا جاتا جس طرح کافروں سے جنگ کی جاتی ہے اس لیے خالی ہاتھ محض دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسے تبلیغ کرنا زیادہ برأت و بہادری کا کام ہے کیونکہ عام طور پر ایسے فرد سے یہی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کر دے گا یا تید کر کے طرح طرح کی تکلیفیں دے گا۔



۴۰۱۲- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّطَلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُزْرِ لِيَرْكَبَ. قَالَ: «أَيُّنَ السَّائِلِ؟» قَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

۴۰۱۳- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پہلے حجرے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ دوسرے حجرے پر پہنچے تو اس نے (پھر) سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔ پھر جب آپ نے جمرہ عقبہ (بڑے حجرے) پر نکل کر ماریں اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا (افضل جہاد ہے۔)“

۴۰۱۲- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّطَلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُزْرِ لِيَرْكَبَ. قَالَ: «أَيُّنَ السَّائِلِ؟» قَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

❖ القاسم بن زكريا، وقال: "حسن غريب"، والحديث الآتي شاهده، راجع نيل المقصود في التعليق على سنن أبي

داود، ح: ۴۳۴۴.

۴۰۱۲- [استادہ حسن] أخرجه أحمد: ۲۵۱/۵، ۲۵۶، من طريقين عن حماد بن سلمة به.

۴۰۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمُنْبَرَّ فِي يَوْمٍ عِيدٍ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمُنْبَرَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُعَيِّرَهُ يَبْدِهِ، فَلْيُعَيِّرْهُ يَبْدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَسَاتِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَقْلِبْهُ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

تکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

۴۰۱۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا (اور عید گاہ میں رکھا) اور نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کیا۔ ایک آدمی نے کہا: مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ تو نے اس دن منبر نکالا حالانکہ (نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں) وہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا حالانکہ (اس دور میں) خطبے سے ابتدا نہیں کی جاتی تھی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اور ہاتھ سے ختم کر سکتا ہو تو ہاتھ سے ختم کر دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے اور سمجھائے۔) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے اور اس کے خاتمہ کی خواہش رکھے۔) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① عید گاہ میں عید کا خطبہ منبر کے بغیر دینا منسوخ ہے۔ ② عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا بھی سنت کے خلاف ہے۔ ③ عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکمرانوں کو غلطی پر ٹھونکتے تھے۔ ⑤ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تنقید کرنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی اس لیے غلط کام سے منع کرنے والے کی تائید کرنی چاہیے۔ حکمران کا فرض ہے کہ برائی کو سختی سے ختم کرے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے گھر، زمین اور کارخانے وغیرہ میں برائی کو ختم کرنے کا پابند ہے۔ علماء کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے اور مسائل کی وضاحت کر کے برائی کا راستہ روکنا چاہیے اور جہاں مناسب حد تک کسی اور انداز سے دباؤ ڈالا جاسکتا ہو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیے، خاص طور پر مسجد اور مدر سے میں جہاں عالم کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اسے اس اختیار سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ⑥ کمزور آدمی جو ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اور زبردست ہونے کی وجہ

سے منع کرنے کی جرات نہیں رکھتا اسے گناہ سے نفرت رکھنی چاہیے اور یہ نیت رکھے کہ اگر اللہ مجھے طاقت دے تو میں اس برائی کو ختم کر دوں گا۔

(المعجم ۲۱) - **بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا**

الَّذِينَ ءَامَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

(التحفة ۲۱)

باب: ۲۱- فرمان باری تعالیٰ: ”مومنو!

اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

۴۰۱۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ

أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَمْرُو بْنُ

جَارِيَةٍ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ

أَبَا ثَعْلَبَةَ الْحُشْنِيِّ قَالَ، قُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ

فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ:

﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ

مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا. سَأَلْتُ عَنْهَا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ اتَّخَذُوا

بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا

رَأَيْتَ شَعًا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا

مُؤْتَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ.

وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ، فَعَلَيْكَ

خَوَاطِفَ نَفْسِكَ. وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ

وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، صَبْرٍ فِيهِنَّ عَلَى مِثْلِ

قَبْضٍ عَلَى الْحِمْرِ. لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ

۴۰۱۴- حضرت ابو امیہ شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا اس آیت

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: کون سی آیت؟

میں نے کہا: ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان

والو! اپنی فکر کرو۔ جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو

شخص گمراہ ہے اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں۔“

انھوں نے فرمایا: تم نے یہ مسئلہ فرم رکھے والے سے پوچھا

ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں

دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بلکہ ایک

دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع

کرو حتیٰ کہ جب تو دیکھے کہ بخل کا حکم مانا جاتا ہے (ہر

شخص بخل کر رہا ہے گویا بخل کی حکومت ہے) خواہش کی

پیروی کی جاتی ہے دنیا کو تو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص کو

اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہے، اور تیرے سامنے ایسی

صورت حال آ جائے کہ تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر



۴۰۱۴- [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۴۱ من حديث عتبة بن، وليس فيه:

”حدثني عمي“ بل فيه: حدثني عمرو بن جارية، وقال الترمذي ”حسن غريب“، ح: ۳۰۵۸، وصححه ابن حبان،

والحاكم: ۳۲۲/۴، والذهبي.

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

خاص اپنی جان کی فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے کیونکہ تمہارے آگے صبر کا زمانہ آ رہا ہے۔ اس دور میں صبر (اور حق پر قائم رہنا) اس طرح (دشوار) ہو گا جیسے انگارے کو مٹی میں لیٹا۔ ان ایام میں (صحیح نیک) عمل کرنے والے کو (عام حالات میں) یہی عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔“

۴۰۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم (مسلمان) کب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ بیٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہارے اندر وہ (خرابیاں) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئی تھیں۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم سے پہلی امتوں میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”حکومت کم عمر یا بچکانہ ذہن رکھنے والے (افراد میں اور بے حیائی بڑوں میں (جوان تو بدکاری میں ملوث ہوں گے ہی) بوڑھے بھی باز نہیں آئیں گے) اور علم تمہارے ذلیل لوگوں میں۔“

۴۰۱۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخَزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْنٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرَّعِنِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَتْرُكُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: «الْمُلْكُ فِي صِفَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُدَائِكُمْ».

حضرت زید بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تمہارے ذلیل لوگوں میں علم ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق (اور بدکردار) لوگوں میں ہوگا (جو علم پر عمل نہیں کریں گے)۔“

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَالْعِلْمُ فِي رُدَائِكُمْ» إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفَسَاقِ.

۴۰۱۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۱۵- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۱۸۷، على تصحيح في المطبوع عن زيد بن يحيى به، وتابعه جماعة، مشكل الآثار: ۴/ ۳۱۴، وحلية الأولياء: ۵/ ۱۸۵ وغيرهما، وصححه البوصيري.

۴۰۱۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [لا يتعرض من البلاء لما لا يطيق]، ح: ۲۲۵۴ عن ابن ۴

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایسی آزمائش میں نہ پڑے جس میں پورا اترنے کی طاقت نہیں۔“

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ » قَالُوا : وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ ؟ قَالَ : « يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ ، لِمَا لَا يُطِيقُهُ » .

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سزا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین

نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۶۱۳) بابرین ایسی ذمہ داری اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی صلاحیت نہ ہو کیونکہ لوگ جو توقعات رکھتے ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں تو ذمہ داری اٹھانے والے کو قصور وار سمجھتے ہیں اس طرح اس کی عزت خواہ خواہ کم ہو جاتی ہے۔ ② بعض علماء مسجد مدرسہ یا انجمن کے انتظامی معاملات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ ان میں علمی صلاحیت تو ہوتی ہے انتظامی صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات خود مسجد یا مدرسہ کے متعلقین یہ تصور کر لیتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے عالم ہیں لہذا انتظام اچھے طریقے سے چلائیں گے۔ اس صورت میں ایسی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیے جس کے بارے میں یقین ہو کہ اسے نبھانا مشکل ہے۔



٤٠١٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَبُو طَوَالَةَ : حَدَّثَنَا نَهَارُ الْعُبَيْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ : مَا مَنَعَكَ ، إِذْ رَأَيْتَ الْمُتَكَبِّرَ ، أَنْ تَتَكَبَّرَ ؟ فَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَبْدًا حُجَّتَهُ ، قَالَ :

۴۰۱۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا حتیٰ کہ یہ بھی فرمائے گا: جب تو نے برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟ پھر جب (وہ جواب نہ دے سکے گا تو) اللہ بندے کو جواب سکھا دے گا وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے تجھ سے (رحمت کی) امید تھی اور بندوں سے ڈر لگتا تھا۔“

﴿بشار بہ، وقال: "حسن غریب"، وانظر، ح: ۱۱۶، ۷۱، لعلیہ.

٤٠١٧- [إسناده حسن] أخرجه الحميدي، ح: ۷۳۸ [بتحقيق] من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۴۵، والבוصري.

۳۶۔ ابواب الفتن یَا رَبِّ رَجَوْنَاكَ ، وَفِرْتُ مِنَ النَّاسِ .

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی نیکی کی وجہ سے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ② جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمانا چاہے گا اس کے دل میں صحیح جواب ڈال دے گا۔ ③ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے گناہوں میں بے باک ہو جانا اور نیکیوں کے بارے میں بے پروا ہو جانا سراسر گمراہی ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْعُقُوبَاتِ باب: ۲۲۔ سزاؤں کا بیان

(التحفة ۲۲)

۴۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو معاويةَ، عَنْ مُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ. فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يَفْلِتْهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ (هود: ۶۱۰۲)۔

۴۰۱۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ”آپ کے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب وہ بدستوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مجرم کو اگر اللہ کی طرف سے فوری سزا نہ ملے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چھوٹ گیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک خاص وقت تک مہلت دیتا ہے پھر اچانک پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کو مہلت دینے میں اللہ کی صفت رحمت کا اظہار ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ہدایت قبول کر لیں اور اس طرح وہ عذاب سے بچ کر انعام کے مستحق بن جائیں۔ ③ اللہ کے عذاب سے کوئی نئی اور ولی نہیں بچا سکتا۔

۴۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدمشقيّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو أُبُوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۴۰۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں

۴۰۱۸۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى..." الخ، ح: ۴۶۸۶ من حديث أبي معاوية، ومسلم، الأدب، باب تحريم الظلم، ح: ۲۵۸۳ عن ابن نمير به.

۴۰۱۹۔ [صحيح] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۳۳۳/۸، من حديث سليمان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند الطبراني في مسند الشاميين: ۳۹۰/۲، ۳۹۲، ح: ۱۵۵۸، وغيره، وحديث الطبراني صحيح الحاكم: ۵۴۰/۴، ووافقه الذهبي، وفي مسند المستدرک سقط فليتبّه.

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ :

ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی)۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (ہری چیزیں) تم تک پہنچیں :

لَمْ [تَظْهَرِ] الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا ، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا .

جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ، إِلَّا أُخْذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ .

جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کو قحط سالی روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا .

جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انھیں کبھی بارش نہ ملے۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ .

جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

وَمَا لَمْ تَحْكُمُ أَمْنَتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ ، وَتَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .

جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مصائب و تکالیف کے ظاہری اسباب کے علاوہ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اگر عقائد و اخلاق کی ان خرابیوں سے پرہیز کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ظاہری اسباب کو تبدیل فرما دیتا ہے۔

⑤ بے حیائی کے نتیجے میں آتش اور سوزاک جیسی بیماریاں پیدا ہوئیں، پھر ایڈز اور چائناکس وغیرہ کی بیماریاں سامنے آ گئیں۔ کوئی معاشرہ بے حیائی سے جتنا محفوظ ہے اسی قدر اس میں یہ بیماریاں کم ہیں۔ ⑥ ناپ تول میں کمی لالچ اور حرص کی وجہ سے ہوتی ہے اس سے دوسروں کا حق مارا جاتا ہے اس لیے اس کی سزا بھی مالی نقصان اور قحط کی صورت میں ملتی ہے۔ ⑦ زکاۃ مال میں برکت کا باعث ہے۔ جب معاشرے میں زکاۃ دینے والے کم ہو جائیں تو اس کی سزا میں معاشرے کا رزق روک لیا جاتا ہے۔ ⑧ دوسروں پر رحم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اس کے برعکس دوسروں کو تکلیف پہنچانے والا ان کی مدد نہ کرنے والا اور ان کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والا اللہ کے رحم کا مستحق نہیں رہتا۔ ⑨ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے مراد اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے جائز حقوق کا تحفظ ہے۔ اس کے علاوہ اسلام قبول کرنے والا اللہ کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ اس عہد کی خلاف ورزی بھی قوم کو سزا کا مستحق بنا دیتی ہے۔ ⑩ شریعت پر عمل کرنے سے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں جس کے برعکس دنیوی مفاد کے لیے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے خود غرضی کی عادت پختہ ہوتی ہے اور ایثار و ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں معمولی بات پر اختلافات شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ ⑪ قومی صحت کی حفاظت کے لیے ملک سے فاشی کے تمام ذرائع، مثلاً فحش لٹریچر، ساز، قس، فلمیں، مرد و عورت کا اختلاط ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے بے ہودہ پروگرام وغیرہ کا سد باب ضروری ہے۔ ⑫ معاشی آسودگی اور اقتصادی ترقی کے لیے ملک میں دیانت داری کا چلن ضروری ہے۔ ⑬ پانی کی قلت موجودہ دور کا ایک اہم مسئلہ بننا چاہیے۔ اگر زکاۃ کے نظام کو صحیح بنیادوں پر قائم کر کے اسے شریعت کے مطابق چلایا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ملکی دفاع کی مضبوطی کے لیے عقیدہ توحید کی ترویج و تبلیغ اور توحید کے صحیح تصور کو پختہ کرنا چاہیے۔ تب اللہ کی وہ مدد آئے گی جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ فرقہ پارٹی، علاقے، زبان اور قبیلے کی بنیاد پر انتشار و دور حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا علاج ہر سطح پر شریعت کا مکمل نفاذ ہے۔

۴۰۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ
صَالِح، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حَرْثٍ، عَنْ مَالِكِ لوگ شراب پئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں
ابْنِ أَبِي مَرْثَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔

الْأَشْعَرِيَّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْشَرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْرِفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْمُعَنِّيَاتِ، يَخْصِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْفِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر نشہ آور چیز حرام ہے، خواہ اس کا کوئی نام رکھ لیا جائے۔ ② نام بدلنے سے چیز کا شرعی حکم تبدیل نہیں ہو جاتا جیسے سو کو منافع کہیں یا مارک اپ وہ سود ہی رہتا ہے۔ ③ حیلے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ ④ ساز بجانا اور سننا حرام ہے۔ ⑤ ساز کے ساتھ اچھے شعر بھی سنے جائیں تو جائز نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ سازوں کے ساتھ نعت پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں بلکہ گستاخی ہے اور اگر ان کا مفہوم شریک ہو تو گناہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ ⑥ اس امت میں زمین میں ہنس جانے اور صورت تبدیل ہو کر بندر یا خنزیر بن جانے کے واقعات پیش آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ⑦ پہلے سے خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی مسلمان لاعلمی میں وہ جرم نہ کر بیٹھے جس سے وہ اس سزا کا مستحق ہو جائے۔



۴۰۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کے قول): ﴿يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ (البقرة: ۱۵۹/۲) ”ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔“ (کی بابت) فرمایا: ”(لعنت بھیجنے والوں سے مرا) زمین کے چرپائے ہیں۔“

۴۰۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف نیکی عمر میں اضافہ و کیمع عن سُنِّيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى،

۴۰۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۱/ ۲۶۹، ح: ۱۴۴۴، وعنه نقله ابن كثير في تفسيره: ۱/ ۲۰۶، وفي نسخة، ص: ۲۸۸، وضعفه البوصيري من أبي ليث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸. ۴۰۲۲- [ضعيف] تقدم، ح: ۹۰، وحسنه البوصيري.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ. وَلَا يَزِيدُ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لِكَيْتَرُمُ الرِّزْقِ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ».

کرتی ہے۔ اور صرف دعا ہی تقدیر کو پلٹتی ہے۔ اور انسان (بعض اوقات) ایک گناہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ حدیث کی تحقیق بحث اور فوائد و مسائل کے لیے حدیث: ۹۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب ۲۳- مصیبت پر صبر کا بیان

(التحفة ۲۳)

۴۰۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعْنِي، وَيَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مِثْلَ. يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ. فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ مِنْ حَاطِيَةٍ».

۴۰۲۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں پر پھر جوان کے بعد سب سے افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں۔ بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین (اور ایمان) میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کا ایمان نرم ہو تو اس کے ایمان کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ بندے پر آزمائش (اور مصیبت) آتی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نیک صاحب ایمان پر دنیوی مشکلات کا آنا اس کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② دنیا کی مصیبتیں مومن کے لیے نعمت ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ③ مصیبت پر صبر ایمان کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ ④ انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات کو پیش نظر رکھنے سے صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

٤٠٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ: حَدَّثَنِي
هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَوْعُكُ.
فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ
يَدَيَّ، فَوْقَ اللَّحَافِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَشَدُّهَا عَلَيْكَ قَالَ: «إِنَّا كَذَلِكُ. يُضَعَّفُ لَنَا
الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ» قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ:
«الْأَنْبِيَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ؟
قَالَ: «ثُمَّ الصَّالِحُونَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ
لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا
الْعَبَاةَ يُحَوِّبُهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحَ
بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ».



مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

۳۰۲۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ رکھا تو لحاف کے اوپر رکھے ہوئے میرے ہاتھ کو حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو کتنا سخت بخار ہے! آپ نے فرمایا: ”ہم (انبیاء) اسی طرح ہوتے ہیں کہ ہمیں مصیبت (یا آزمائش) بھی دینی آتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کو آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں کو۔“ میں نے کہا: ان کے بعد؟ فرمایا: ”نیک لوگوں کو۔ انھیں فقر کے ذریعے سے آزمایا جاتا تھا حتیٰ کہ (بعض اوقات) ایک آدمی کو صرف ایک چادر میسر ہوتی تھی جسے وہ جسم پر لپیٹ لیتا تھا۔ اور وہ مصیبت پر اس طرح خوش ہوتے تھے جس طرح تم راحت پر خوش ہوتے ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری کی شدت بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر کا ثواب بھی شدت کے مطابق زیادہ ہوتا ہے۔ ② فقر بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر اور شکر سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ ③ مشکل پر خوشی کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں ثواب ملتا ہے۔ مشکل ختم ہو جائے گی لیکن اس کا ثواب جنت میں ہمیشہ کی نعمتوں کا باعث ہوگا۔

٤٠٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
٣٠٢٥- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا

٤٠٢٤- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٥١٠ من حديث هشام بن سعد به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٣٠٧/٤، والذهبي على شرط مسلم، وله طريق آخر عند أحمد: ٩٤/٣ وغيره.
٤٠٢٥- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ح: ٦٩٢٩، ٣٤٧٧ من حديث الأعمش به، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ح: ١٧٩١ عن ابن نمير به.

ہوں کہ آپ کسی نبی کی حالت بیان فرما رہے ہیں: ”اے اس کی قوم نے مارا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے تھے اور کہتے تھے: میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے، وہ جانے نہیں۔“

شَقِيقِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. «ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

🌟 نوادہ و مسائل: ① ہدایت کی طرف بلانے والوں کو مشکلات آتی ہیں حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی بہت سی تکلیفیں برداشت کرتے رہے ہیں۔ ② ممکن ہے اس حدیث میں ”کسی نبی“ سے مراد خود نبی ﷺ ہوں اور طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ مقصود ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں جب انھوں نے فرمایا: رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَى..... ﴿میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ ابراہیم نے کہا: کیوں نہیں؟ لیکن (سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ مضبوط سہارے کی پناہ لے رہے تھے۔ اور اگر میں قید میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔“

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي» [البقرة: ۲۶۰] وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي الْمَسْجَنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

🌟 نوادہ و مسائل: ① انبیائے کرام علیہم السلام کا ایمان سب سے کامل ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انھیں ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرا دیتا ہے جو دوسروں کے لیے ”غیب“ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرنا چاہا تو یہ شک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ ”علم البقین“ سے ”عین البقین“

کے درجے تک ترقی کریں۔ ① ”ہم زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن اس میں شک نہیں کرتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بدرجہ اولیٰ شک سے برتر ہیں۔ اس میں ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا اظہار ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کا مشاہدہ کرا دیا۔ ② حضرت لوط علیہ السلام نے قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا کوئی مضبوط دنیوی سہارا ہوتا تو تم مجھ سے حیا سوز مطالبہ نہ کرتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں تھا بلکہ یہ قوم کی اخلاقی پستی کا اظہار ہے کہ اگر میرا مضبوط دنیوی سہارا موجود ہوتا تو تم ان افراد کے ڈر سے اس بدترینی کی جرأت نہ کرتے لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میرا اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمہیں انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ ③ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس لیے جیل جانا پڑا تھا کہ وہ ایک جرم کے ارتکاب سے انکار کر رہے تھے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ جب حکمرانوں پر ان کا خلوص سچائی اور ان کے کردار کی عظمت واضح ہو گئی اور انھیں ضرورت محسوس ہوئی کہ آنجناب کی صلاحیتوں سے استفادہ کریں تو قاصد رہائی کا حکم نامہ لے کر جیل میں آیا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کردار کا ایک اور پہلو سامنے آیا کہ انھوں نے اس وقت تک جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا جب تک ان کی بے گناہی کا قاعدہ ثابت نہ ہو جائے۔ اور مجرم (عزیز مصر کی بیوی) کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کیفیت میرے ساتھ پیش آتی تو میں اس وقت جیل سے باہر آ جاتا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھتا کہ وہ کسی اور انداز سے میری براءت کا اظہار فرما دے گا۔ اس ارشاد کا مقصد حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور ان کے صبر کی تعریف ہے۔ ⑤ خاتم النبیین ﷺ کا مقام تمام انبیائے کرام سے بلند و برتر ہے لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کردار کے روشن پہلو بھی لائق تحسین ہیں۔ ان کی اہمیت و عظمت بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔ ⑥ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف بھی عظمت کردار کا ایک پہلو ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کو دل سے تسلیم کریں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے دوسروں کی عزت کریں اور ان سے محبت رکھیں۔ جس طرح ان کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی تعریف اور ان میں تعاون بھی کریں خواہ متعلقہ فرد کا تعلق ان کی پارٹی، تنظیم، جماعت اور مسلک سے نہ ہو۔



۴۰۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
الْجَعْفَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : ہے کہ جنگ اُحد میں جب رسول اللہ ﷺ کا دانت شہید
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ہوا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور خون آپ کے چہرہ مبارک

۴۰۲۷۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [اباب] ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۳، ۳۰۰۲ وغیره من
حدیث حمید بہ، و صححه البوصیری، وله شواهد عند مسلم، ح: ۱۷۹۱/۱۰۴، والبخاری، ح: ۴۰۶۹ تعلیقاً
وغیرہما.

سے پہنے لگا تو آپ چہرہ مبارک سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ”یہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا جب کہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا؟“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ”اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ (اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمائے اور چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔“)

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، كَثُرَتْ رِبَاعِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَشَجَّ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمُ بِالدَّمِ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟» فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۶۸]۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد میں رسول اللہ ﷺ کی شجاعت مومنوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا افسوس کے طور پر تھا کہ انھوں نے اتنا بڑا جرم کیا ہے کیا معلوم اس کی پاداش میں ان پر عذاب ہی آجائے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ان میں سے بعض کو ایمان نصیب ہوگا، بعض اپنے جرم کی سزا میں جہنم رسید ہوں گے۔ ④ نبی مخلوق کے دلوں پر اختیار نہیں رکھتے، نہ عذاب لانا یا روکنا ان کے اختیار میں ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ کہہ کے بعض لوگوں نے نبی ﷺ کو خست زنی کر کے لہو لہان کر دیا تھا۔ جبریل نے کہا: کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ ظلم کیا ہے۔“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک نشانی دکھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، دکھائیے۔“ انھوں نے وادی کی دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھ کر کہا: اس درخت کو بلائیے۔ نبی ﷺ نے اسے بلایا تو وہ چل

۴۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُمَيَّانَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: جَاءَ جَبْرِيلُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَاتَ يَوْمٍ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ خَضِبَ بِالدَّمَاءِ، قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: «فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا» قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ. أُرِيَنِي فَنَطَّرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ: ادْعُ نِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَاَهَا. فَجَاءَتْ

تَمْسِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: قُلْ لَهَا فَلَترَجِعْ. فَقَالَ لَهَا. فَرَجَعَتْ، حَتَّى عَادَتْ إِلَيَّ مَكَانَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَسْبِيَ».

کر آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اے کہیے واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے کہا تو وہ واپس ہو گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کافی ہے۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنن اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحديثية مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کی سند قوی ہے اور مسلم کی شرط پر ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد وغیرہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۹/۱۶۶۱۲۵، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۳۲۷۰ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۲۸) ② یہ واقعہ کی دور کا ہے۔ ممکن ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی بڑی عمر کے صحابی سے سنا ہو یا خود رسول اللہ ﷺ نے سنایا ہو۔ ③ درخت کا نبی ﷺ کے حکم سے حرکت کرنا معجزہ ہے۔ یہ معجزہ دکھانے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے لیکن کچھ خاص حکمتوں کی وجہ سے یہ تکلیفیں برداشت کرنا ضروری ہے۔ ④ اس کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی دلجوئی بھی تھا کہ اللہ کی ہر مخلوق آپ کے ساتھ اور آپ پر ایمان رکھنے والی ہے۔



۴۰۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْضُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَظَ بِإِلْسَامٍ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّجَائِدِ إِلَى السَّبْعِ عَاشِرَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلُوا».

۳۰۲۹- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وہ سب لوگ شمار کرو جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خوف ہے جب کہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تصمیم نہیں معلوم شاید تم پر آزمائش آئے۔“

قَالَ: فَابْتَلَيْنَا، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم پر

آزمائش آئی حتیٰ کہ ہم چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنے لگے۔

مُصَلِّي إِلَّا سِرًّا.

نوائد و مسائل: ① مردم شاری کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ افرادی قوت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ چھ سات سو کی تعداد ہوتے ہوئے خود کو ناقابل شکست سمجھتے تھے۔ ③ زیادہ تعداد کے باوجود آزمائش آ سکتی ہے اس لیے اللہ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور آزمائش میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔

۴۰۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی آپ کو (سفر معراج کے دوران میں ایک جگہ) عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”جبریل! یہ عمدہ خوشبو کیسی ہے؟“ انھوں نے فرمایا: یہ باطن کی ان کے دو بیٹوں کی اور ان کے شوہر کی قبروں کی خوشبو ہے۔ انھوں نے فرمایا: ان کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے معزز افراد میں سے تھے۔ وہ (اپنے کام کاج کے سلسلے میں) ایک راہب کے پاس سے گزرتے جو اپنے عبادت خانے میں ہوتا تھا۔ وہ انھیں دیکھتا تو انھیں اسلام کی تعلیم دیتا۔ جب خضر علیہ السلام جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر علیہ السلام نے اسے (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ کسی کو نہیں بتائے گی۔ وہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے۔ انھوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ ان کے والد نے ایک اور عورت سے ان کی شادی کر دی۔ انھوں نے اسے بھی (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ

۴۰۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَقَالَ: «يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟» قَالَ: هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَتِهَا وَزَوْجِهَا. قَالَ: وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ مَعْرُوفًا بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ، فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوْجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً، فَعَلِمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ، فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى، فَعَلِمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى. فَانْطَلَقَ هَارِبًا. حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ. فَرَأَيَاهُ. فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا

وَأُفْسِي الْأَخْرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ.
فَقِيلَ: وَمَنْ رَأَاهُ مَعَكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ. فَسُئِلَ
فَكْتَمَ. وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ.
قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ الْكَاتِمَةَ. فَبَيْنَمَا هِيَ
تَمْشِي ابْنَةً فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمَشْطُ.
فَقَالَتْ: نَعَسَ فِرْعَوْنُ فَأُخْبِرْتُ أَبَاهَا.
وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ.
فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ
دِينِهِمَا. فَأَبَيَا. فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا. فَقَالَ:
إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا
فِي بَيْتٍ. فَفَعَلَ. فَلَمَّا أُسْرِى بِالنَّبِيِّ ﷺ،
وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَسَأَلَ جِبْرِيلَ، فَأَخْبَرَهُ.

صحبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان
کسی کو نہیں بتائے گی۔ ان میں سے ایک عورت نے تو
راز رکھا جبکہ دوسری نے ظاہر کر دیا۔ وہ (وطن سے)
بھاگ گئے حتیٰ کہ سندرمیں ایک جزیرے میں جا پہنچے۔
(وہاں) دو آدمی ایندھن جمع کرنے آئے۔ انھوں نے
خطر ظاہر کو دیکھ لیا۔ ان میں سے ایک نے راز رکھا
دوسرے نے ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا: میں نے خطر کو دیکھا
ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ اور کس نے دیکھا
ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے۔ اس سے پوچھا گیا تو اس
نے راز چھپا لیا۔ ان کے ہاں یہ قانون تھا کہ جو شخص
جھوٹ بولے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس (چھپانے
والے) نے چھپانے والی عورت سے شادی کر لی۔ وہ
فرعون کی بیٹی کو لکھی کر رہی تھی کہ لکھی (اس کے ہاتھ
سے) مر گئی۔ اس نے کہا: فرعون کا برا ہو۔ اس نے اپنے
باپ کو بتایا۔ اس عورت (ماضیہ لکھی کرنے والی) کا
خاندان بھی تھا اور دو بیٹے تھے۔ فرعون نے انھیں بلوایا۔
اس نے ان میاں بیوی کو دین سے پھیرنے کی کوشش
کی۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں تمہیں قتل
کر دوں گا۔ انھوں نے کہا: اگر تو ہمیں قتل کرے تو ہم پر
یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک جگہ دفن کرنا۔ اس نے ایسے
ہی کیا۔ جب نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو عمدہ
خوشبو محسوس ہوئی۔ نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے
دریافت کیا تو انھوں نے یہ بات سنائی۔

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جس سے اس کو کچھ تقویت مل جاتی ہے اس لیے
اس میں ماضیہ اس کے خاندان اور بیٹی کی حد تک بات صحیح ہے باقی تفصیلات غیر صحیح ہیں نیز ہمارے فاضل محقق اس
کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس کا ایک شاہد مسند احمد میں حسن درجے کا ہے جو کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لیکن دونوں احادیث کے الفاظ میں خاصا اختلاف ہے البتہ مسند احمد کی

۳۶۔ ابواب الفتن — مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان
روایت میں [كَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْحَضَرَ.....] والا جملہ منکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإسراء
والمعراج للآلبانی رحمہ اللہ)

۴۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا
الْثَّوْبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عِظَمُ الْجَزَاءِ
مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا
ابْتَلَاهُمْ. فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا. وَمَنْ
سَخِطَ، فَلَهُ السَّخَطُ».

۴۰۳۲۔ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا
ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان
پر آزمائش ڈالتا ہے۔ جو راضی رہے اسے رضا ملے گی
اور جو ناراض ہوا اسے ناراضی حاصل ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① آزمائش میں بندے کا فائدہ ہوتا ہے اس لیے اللہ کے فیصلے پر راضی رہتے ہوئے
شریعت کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی مصیبت پر بندہ ناراضی کا اظہار کرے گا تو
مصیبت تو اپنے مقررہ وقت ہی پر ختم ہوگی لیکن بندہ ثواب سے محروم ہو کر اللہ کو ناراض کر لے گا۔ ② مصیبت
بھی اللہ کی ایک نعمت ہے بشرطیکہ احکام کی نافرمانی نہ کی جائے۔

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
الرَّقِئِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ،
عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ
النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ، أَكْبَرُ أَجْرًا
مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا
يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ».

۴۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا
ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس
مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے
ملتا جلتا نہیں اور ان کی طرف سے آنے والی تکلیف پر
صبر نہیں کرتا۔“

۴۰۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، ح: ۲۳۹۶ من حديث الثابت
بن عوف، وقال: "حسن غريب".

۴۰۳۲۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [في فضل المخالطة مع الصبر على أذى الناس]،
ح: ۲۵۰۷ من حديث شعبة عن الأعمش به إلا أن فيه: 'عن شيخ من أصحاب النبي ﷺ - وكان شعبة يرى أنه ابن
عمر'.

☀ فَوَافِدُ مَسْأَلٍ: ① لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔ برے آدمی کی برائی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے لیکن خود نیکی پر قائم رہنا چاہیے۔ ② معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی سب سے الگ تھلگ ہو کر راہبوں کی طرح جنگلوں یا غاروں میں چلے جانا جائز نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ③ جب ایمان کو خطرہ ہو تب خلوت نشینی جائز ہے۔

۴۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ شَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ فَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ. وَقَالَ: بُنْدَارُ: حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ: وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجَعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ». ۴۰۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین خوبیاں جس میں ہوں اے ایمان کا لطف حاصل ہوتا ہے..... ایک روایت میں ہے: اے ایمان کی منہاس حاصل ہو جاتی ہے۔“

(پہلی خوبی) اور جب اے اللہ نے کفر سے نجات دے دی ہو تو اے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں ڈالاجانا زیادہ پسند ہو۔“

(دوسری) کسی شخص سے محبت اور دوستی رکھے تو محض اللہ کے لیے رکھے۔

وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. (تیسری) اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت باقی سب کی محبت سے بڑھ کر ہو۔

☀ فَوَافِدُ مَسْأَلٍ: ① اللہ کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دوست سے محبت کی بنیاد خاندان، قبیلہ، زبان و وطن یا دینی مفاد نہ ہو بلکہ کسی سے اس لیے محبت ہو کہ وہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرنے والا نیک آدمی ہے۔ ② اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب بیوی بچوں ماں باپ دوست احباب یا دنیوی مفادات کا تقاضا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی کا ہو تو ان سب کو نظر انداز کر کے ان کی ناراضی کی پروا نہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مان لیا جائے۔ ③ مومن کفر سے اور کافروں کے رسم و رواج سے نفرت کرتا ہے اور مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے محبت اور ان کی مدد نہیں کرتا کیونکہ کافروں کی

طرف میلان میں خطرہ ہے کہ ایمان کمزور ہو کر آخر وہ مرحلہ آ جائے جب ایمان بالکل ختم ہو جائے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ.

۴۰۳۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَمَّانِيُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي عليه السلام، أَنْ: «لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِعَتْ وَخَرَّتْ. وَلَا تُتْرَكَ صَلَاةُ مَكْتُوبَةٍ، مُتَعَمِّدًا. فَمَنْ تَرَكَهَا، مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرَكَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ».

۴۰۳۳- حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھ سے میرے جگری دوست (جانی محبوب) رضی اللہ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے حلا دیا جائے۔ اور فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا۔ جس نے اسے عمداً ترک کیا اس سے (اللہ کی حفاظت کا) ذمہ جاتا رہا۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شرک سب سے بڑا جرم ہے لہذا سخت سے سخت حالات میں بھی اس سے بچنا ضروری ہے۔ ② عقیدہ توحید کے لیے جان بھی قربان کرنی پڑے تو سعادت ہے ③ شرک کے بعد بڑا گناہ نماز چھوڑنا ہے جو کفر کے مترادف ہے۔ ④ عقل اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نشہ آور اشیاء کے استعمال سے اس نعمت کو ضائع کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ⑤ نشے کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے اس لیے مسلمان کے لیے ہر نشہ آور چیز سے پرہیز انتہائی ضروری ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

(التحفة ۲۴)

۴۰۳۵- حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ - حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۴۰۳۴- [حسن] تقدم، ح: ۳۳۷۱، وأخرجه الخطيب في موضع أوهم الجمع والتفريق: ۱۱۸/۱ من حديث عبد الوهاب به، وحسنه البوصيري.

۴۰۳۵- [إسناده حسن] أخرجه ابن المبارك في الزهد، ص: ۲۱۱، ح: ۵۹۶، ومن طريقه أحمد: ۹۴/۴ من حديث ابن جابر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۲۸، والبوصيري.

الرَّحِيْبِي: أَنَا أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ
ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّ
يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ
وَفِتْنَةٌ».

🌞 فائدہ: زندگی میں ہر موقع پر آزمائش آتی ہے۔ راحت بھی آزمائش ہے، مصیبت بھی آزمائش ہے۔ مومن کو
چاہیے کہ ہر موقع پر یہ دیکھے کہ اللہ کی رضا کس چیز میں ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۴۰۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ،
عَنِ الْمُشْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ
خَدَاعَاتٌ. يُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذِّبُ
فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ
فِيهَا الْأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْضَةُ قِيلَ:
وَمَا الرُّوَيْضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ النَّافِعُ فِي أَمْرِ
الْعَامَّةِ».

۴۰۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب لوگوں پر دھوکے
سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا
جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو
امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا
جائے گا۔ اور رُوَيْضَہ باتیں کریں گے کہا گیا:
رُوَيْضَہ (کا مطلب) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حقیر
آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اچھی عادات کی حوصلہ افزائی اور
بری عادات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ② جب نیک دیانت دار آدمی کو اس کا جائز مقام نہ دیا جائے بلکہ جھوٹے
بددیانت کی خوش نمائشوں پر اعتماد کر لیا جائے تو معاشرے کا کوئی شعبہ انحطاط سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ③ موجودہ
معاشرہ کے بے شمار مسائل کی وجہ سے دیانت داری کا فقدان ہے۔ علماء کو چاہیے کہ ان کے فروغ کی
کوشش کریں۔

۴۰۳۷- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى :

۴۰۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ
الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى
الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ
مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ.
إِلَّا الْبَلَاءُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ
(یہ نبوت آجائے گی کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے
گزرے گا تو اس پر گر پڑے گا اور کہے گا: کاش! میں
اس قبر والے کی جگہ (مر کر دفن ہو چکا) ہوتا۔ وہ دین
(کے بارے میں پیش آنے والی مشکلات) کی وجہ سے
ایسے نہیں کرے گا بلکہ (دنوی) مشکلات کی وجہ سے
کرے گا۔“

🌞 نوادہ مسائل: ① دنیاوی مشکلات میں اللہ سے مدد مانگنا اور حالات بہتر بنانے کی کوشش کرنا بہتر طریقہ
ہے۔ ② دنیا کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے۔ ③ دین کی حفاظت کی فکر دنیا سے زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۰۳۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۴۰۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَعْنِي مَوْلىَ
مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «لَتَنْتَفُونَ كَمَا يَنْتَفَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ.
فَلَيْذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيْنَ شِرَارُكُمْ.
فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس طرح جن لیے جاؤ
گے جس طرح نکلی اور ردی کھجوروں میں سے (عمدہ)
کھجوریں جن (کراٹھا) لی جاتی ہیں۔ اچھے لوگ (دنیا
سے) چلے جائیں گے اور برے لوگ رہ جائیں گے پس
اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔“

🌞 فائدہ: نیک لوگ ہر دور میں رہیں گے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی
حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی اس وقت کوئی نیک آدمی نہیں ہوگا۔

۴۰۳۷- أخرجه مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... الخ، ح: ۵۴/۱۵۷، بعد،
ح: ۲۹۰۷ من حديث ابن فضال به.

۴۰۳۸- [حسن] أخرجه الحاكم: ۴/۴۳۴ من حديث طلحة به، وصححه، ووافقه الذهبي، وله لون آخر عند ابن
حبان في صحيحه، ح: ۱۸۳۳، وله شاهد عند البخاري، ح: ۶۴۳۴، وآخر عند ابن حبان، ح: ۱۸۳۲، وصححه
الحاكم: ۴/۴۳۴، ووافقه الذهبي.

۴۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِذْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُعْخًا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ. وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ».

۴۰۳۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاملہ ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا۔ دنیا پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔ لوگوں میں بخل ہی زیادہ ہوتا جائے گا۔ قیامت محض بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

(المعجم ۲۵) - بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(التحفة ۲۵)

۴۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔“ اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع فرمایا۔

🌞 **فوائد ومسائل:** ① نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کے بعد صرف قیامت ہی باقی ہے۔ ② یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منافی نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔

۴۰۳۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۴/ ۴۴۱ من حديث يونس بن، وقال الذهبي: "وهو منكر جدًا"، ميزان الاعتدال: ۴/ ۴۸۱، وكذا قال الساني وغيره، وفيه أربع علل (١) عننة الحسن البصري (٢) جهالة الجندی ولم يثبت توثيقه عن ابن معين كما حققته في تخريج النهاية، ح: ۱۰۷ (٣) الاختلاف في السند (٤) أبان لم يسمع من الحسن، ذكره ابن الصلاح في أماليه، ولبعض الحديث (الشرط الأول) شواهد ضعيفة.

۴۰۴۰۔ أخرجه البخاري، الرفاعي، باب قول النبي ﷺ "بعثت أنا والساعة كهاتين" الخ، ح: ۶۵۰۵ من حديث أبي بكر بن عياش به، وتابعه إسرائيل، تغليق التعليق: ۵/ ۱۷۷.



آسمان سے ان کا نزول اگرچہ بعد میں ہو گا لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت کی بجائے نبوت محمد (ﷺ) کے مبلغ و داعی ہوں گے اور شریعت محمدیہ ہی کو نافذ و غالب فرمائیں گے۔ ⑤ مسلمان کو چاہیے کہ روز بروز بڑھتے ہوئے فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اور جاہلیت کے عقائد و رسوم کو رائج کرنے والوں کے خلاف ہر ممکن کوشش کرے۔

۴۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالائی کمرے سے جھانک کر ہمیں دیکھا جب کہ ہم قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: دجال، دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

۴۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ فِي عَزْوَةِ ثَبُوكَ، وَهُوَ فِي حَبَاءٍ مِنْ أَدَمَ. فَجَلَسْتُ بَيْنَاءِ الْحَبَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَدْخُلْ يَا عَوْفُ» فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِكُلِّكَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَوْفُ احْفَظْ جَلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْبِي» قَالَ: فَوَجَمْتُ

فائدہ: یہ حدیث باب ۲۸ میں تفصیل سے آئے گی۔ دیکھیے حدیث: ۴۰۵۵

۴۰۴۲۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ تبوک کے دوران میں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چہرے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں خیمے کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عوف! اندر آ جاؤ۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سارا ہی آ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”سارے ہی (آ جاؤ)۔“ پھر فرمایا: ”عوف! یاد رکھو قیامت سے پہلے چھ واقعات (چیش آنے والے) ہیں: ان میں سے ایک میری وفات ہے۔“ (یہ سن کر غم اور پریشانی کی وجہ سے) میں بولنے کے قائل نہ رہا (ہکا ہکا رہ گیا۔) رسول اللہ

۴۰۴۱۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱ من حديث سفيان الثوري به.

۴۰۴۲۔ أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب ما يحذر من الغدر، ح: ۳۱۷۶ من حديث الوليد به.

عِنْدَهَا وَجَمَّةٌ شَدِيدَةٌ. فَقَالَ: «قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»۔ اِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ فَتَحُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهَدُ اللَّهُ بِهِ ذَرَارِيَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُرَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ. ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ. حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةً دِينَارًا، فَيُظَلَّ سَاحِطًا. وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ. لَا يَنْمُو بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ. ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ. فَيَعْدِرُونَ بِكُمْ. فَيَبْشِرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔

ﷺ نے فرمایا: ”کہو (یہ) ایک (علامت ہے) پھر بیت المقدس کی فتح پھر تمہارے اندر ایسی بیماری پھیلے گی جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو شہادت کا درجہ دے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کر دے گا“ پھر تمہارے اندر مال و دولت آ جائے گی۔ (فراوانی کے باوجود حرص بہت ہوگی) حتیٰ کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تب بھی وہ ناراض رہے گا۔ اور تمہارے اندر ایک فتنہ برپا ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا“ پھر تمہارے درمیان اور بنو اصف (رہمیوں) کے درمیان صلح (جنگ بندی) ہوگی۔ وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تمہاری طرف (حملہ کرنے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (فوجی) ہوں گے۔“



🌞 نوامد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، اس لیے آپ کی وفات قیامت کی نشانی ہے۔ ② بیت المقدس پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح ہوا۔ دوبارہ صلاح الدین ایوبی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے نزول کے وقت بھی یہود سے جنگ ہوگی اور ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔ ③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہاں پہیلی تھی جو ”طاعون عواس“ کے نام سے معروف ہے۔ بعد میں بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ ممکن ہے قیامت کے قریب کوئی اور وبا آنے والی ہو۔ ④ مال کی حرص اور ناشکری موجودہ دور میں عام ہے۔ جدید جاہلیت کی بعض تحریکیں مثلاً: بنکوں میں پیسے رکھ کر سود لینے کی ترغیب، بیمہ جو سود اور جوئے کا مجموعہ ہے، بہت سی انعامی سکیمیں جو لائٹری یعنی جوئے کی شکلیں ہیں اور زیادہ اخراجات سے ڈر کر کم بچے پیدا کرنے کی کوشش (خاندانی منصوبہ بندی) اسی مادہ پرستانہ ذہنیت کے چند مظاہر ہیں۔ ⑤ ہر گھر میں داخل ہونے والے فتنے کا اطلاق متعدد چیزوں پر ممکن ہے مثلاً: جاندار کی تصویر جو کہ شرعاً حرام ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کسی بزرگ یا بچے کی یا کسی عالم یا پیر کی تصویر شوقیہ یا برکت کے لیے گھر میں رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے بچ جائے تو اخباروں اور رسالوں میں پھر بچوں کی نصابی کتابوں میں ضرور موجود ہوتی ہے۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ میں حکومت کے احکام سے ہر گھر میں تصویر مجبوری بن چکی ہے۔ اس کے بعد ٹیلی ویژن، وی سی آر کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے سے اس کے مضر اثرات مزید

وسعت اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح کافزہ موسیقی ہے جو پہلے صرف فلمی گانوں کے ساتھ سنی جاتی تھی اور اس کو سننے کے لیے خاص اہتمام کرنا پڑتا تھا پھر ریڈیوئی وی وغیرہ کے ذریعے سے عام ہو گئی۔ اب تقریباً ہر گھر 'دکان' بس' کار اور ٹیکسی وغیرہ میں موجود ہے بلکہ نعتوں اور شریکے نظموں کے ساتھ اس کی موجودگی نے عوام کی نظر میں اسے گناہ کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں وطن، قبیلہ، زبان، فرقہ، تنظیم اور پارٹی کی بنیاد پر تعصب بلکہ قتل و غارت بھی جدید دور کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ مالی معاملات میں حکومتوں کے سود کی سرپرستی کرنے کی وجہ سے کوئی شخص اس کے اثرات سے محفوظ نہیں۔ اس طرح اور فتنے بھی ہو سکتے ہیں۔ ① رومیوں سے مراد مغرب کے عیسائی ممالک ہو سکتے ہیں۔ یہ علامات ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اقوام متحدہ کے کسی فیصلے کا بہانہ بنا کر اسی غیر مسلم ممالک مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۴۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :
 رایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام کو شہید کرو گے اور تلواروں کے ساتھ (ایک دوسرے سے) جنگ کرو گے۔ اور برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔"

۴۰۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے لیے (گھر سے) باہر تشریف فرماتے تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس (قیامت) کی بات پوچھنے والے سے زیادہ

۴۰۴۳- [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۱۷۰ من حديث الدراوردي به، وقال: 'حسن'، وقال الذهبي، 'حديث منكر' * عبد الله الأنصاري لم يعرفه ابن معين، ووثقه ابن حبان، والترمذي.
 ۴۰۴۴- [صحيح] تقدم، ح: ۶۴.

نہیں جانتا لیکن میں تجھے اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو غم دے تو یہ اس کی ایک علامت ہے۔ جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے (فقیر) لوگوں کے رئیس بن جائیں گے تو یہ بھی اس کی ایک نشانی ہے۔ جب بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے سے لمبی (اور اونچی) عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی ایک علامت ہے۔ (قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ.....﴾ ”بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کچھ کرے گا“ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا صحیح خبروں والا ہے۔“

سَأَخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاءَ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُتْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ﴿فَكَلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ. (لقمان: ۳۴)



🌞 فائدہ: یہ حدیث پوری تفصیل سے سنن ابن ماجہ کے مقدمہ کی احادیث میں گزر چکی ہے۔ (دیکھیے: حدیث: ۶۴)

۴۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ: ۴۰۴۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میرے بعد تمہیں وہ حدیث کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”قیامت کی بعض علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری

۴۰۴۵۔ أخرجه البخاري، العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، ح: ۸۱ من حديث شعبة به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲۶۷۱ عن ابن بشار به.

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَقْشُو الرُّثَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرَّجَالُ، وَيَبْقَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً، قِيمٌ وَاحِدٌ»۔
 عام ہو جائے گی شراب (کثرت سے) پی جائے گی،
 مرد ختم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی حتیٰ کہ
 پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا صرف ایک
 مرد ہوگا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”میرے بعد کوئی نہیں سائے گا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن صحابہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② علم اٹھ جانے سے مراد دینی علوم کے ماہر علماء کا فوت ہو جانا ہے جس کی وجہ سے دینی رہنمائی ختم ہو جائے گی اور لوگ دینی علوم کے ماہر ہونے کے باوجود دین میں جاہل ہوں گے۔ ③ فاشی عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں بے حیائی سے نفرت باقی نہیں رہے گی۔ آج کل ہماری شاعری ناول اور فلمیں وغیرہ بے حیائی پھیلانے میں پوری طرح مشغول ہیں۔ غیر مسلم، مسلمان نوجوانوں کو آزادی، تفریح اور روشن خیالی کے نام سے آوارگی کا سبق دے رہے ہیں جس میں ٹی وی، ڈش وی سی آر، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کی جدید ایجادات کی وجہ سے بہت وسعت اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔ ④ نشیات کی نئی نئی قسموں کا ظہور بھی نبی ﷺ کی پیٹھ کوئی کوچ ثابت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے ہر ممکن اقدام کریں۔ ⑤ معاشرے میں مردوں کی تعداد خطرناک حد تک کم ہونے کی وجہ جنگوں میں مردوں کا قتل ہونا یا بھی بھگڑوں اور فسادات میں مارا جانا اور مختلف قسم کے حادثات میں مردوں کا زیادہ ہلاک ہونا وغیرہ ہے جس کی وجہ سے یہ نوبت آئے گی کہ ایک آدمی بہت سی عورتوں کا کفیل ہوگا، مثلاً: ماں، خالہ، داوی، بیٹیاں، بہنیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں وغیرہ۔

۴۰۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 ۴۰۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ
 عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
 لوگ اس کے لیے آپس میں لڑیں گے اور ہر دس میں
 حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.
 سے نوازا قتل ہو جائیں گے۔“

۴۰۴۶- [ضعيف لشذوذه] أخرجه أحمد: ۲/۲۶۱، ۳۴۶، ۴۱۵ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه
 البوصيري، وهو سند حسن، ولكنه شاذ لمخالفة حديث مسلم، ح: ۲۹/۲۸۹۴ "فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون"
 والله أعلم.

فَيَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَيَقْتُلُ، مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ، تِسْعَةً.

☀️ **نوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے شاذ ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے ایک جملے کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت [من کل عشرة تسعة] ”دس میں سے نو افراد“ والے جملے کے علاوہ حسن صحیح ہے کیونکہ مذکورہ جملہ شاذ ہے جبکہ محفوظ الفاظ [مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةً وَ تَسْعُونَ] ”ہر سو میں سے ننانوے“ ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی اس جملے کو شاذ قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت اس جملے کے سوا حسن بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ دیکھیے: (صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۳۲۸۶، و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۶) دریائے فرات ترکی سے شروع ہو کر شام اور عراق میں سے گزرتا ہوا خلیج فارس میں گرتا ہے۔ ترکی کا وہ حصہ بھی اس سے سیراب ہوتا ہے جہاں ”کردستان“ کے نام سے الگ ملک بنانے کی تحریک چل رہی ہے۔ اور عراق کا وہ حصہ جہاں یہ سمندر میں گرتا ہے، ایران اور کویت دونوں کی سرحدوں کے قریب ہے اس لیے اس علاقے میں معدنی دولت کا خزانہ ظاہر ہونے پر علاقے کے ممالک میں جنگ کا چھڑنا ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے کے ممالک کی سلامتی اور تحفظ کے نام پر بڑے ملک (امریکہ، روس اور چین وغیرہ) بھی اس دولت پر قبضہ جمانے کے لیے جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ② اس واقعہ کی پیشگی خبر دینے میں یہ حکمت ہے کہ سمجھ دار آدمی دولت کا لالچ نہ کریں اور جنگ میں شریک ہو کر جانیں نہ گنوائیں، بالخصوص جبکہ یہ جنگ اتنی شدید اور خطرناک ہوگی کہ نانوے فی صد لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک فی صد جنگجو زندہ بچیں گے۔ ان کا حال بھی زموں اور بیماریوں کی وجہ سے قابل رشک نہیں ہوگا۔



٤٠٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مال بہت زیادہ ہو جائے گا“ اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج ہرج بہت ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا: ”قتل، قتل، قتل۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «الْقَتْلُ. الْقَتْلُ. الْقَتْلُ» ثَلَاثًا.

٤٠٤٧۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ٤٥٧/٢ من حديث العلاء به مطولاً، ولهذا طرف منه، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند مسلم وغيره.

۳۶۔ ابواب الفتن قرآن اور علم کا اٹھ جانے کا بیان

🌟 فوائد و مسائل: ① مال کی کثرت اسن و سکون کا باعث نہیں جب کہ ایمان و تقویٰ نہ ہو۔ ② فتنوں سے مراد مختلف قسم کے تعصبات بھی ہو سکتے ہیں جو قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں اور ایسی چیزیں ہیں جو ایمان کے لیے خطرے کا باعث ہیں، خصوصاً جب کہ لوگ دین کے علم سے بھی محروم ہوں۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ باب ۲۶۔ قرآن اور علم کا اٹھ جانا

(الصفحة ۲۶)

۴۰۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَفَّ يَذْهَبِ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أُبْنَاءَنَا وَنُقْرِئُهُ أَيْتَانًا أُنْبَاءَهُمْ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «يَكُونُ لَكَ أُمُّكَ، زِيَادُ بْنُ كُنْثٍ لَا رَأْيَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ. أَوَلَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ، لَا يَتَعَمَّلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟»

۴۰۴۸ - حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”یہ علم چلے جانے کے وقت ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”زیاد! تیری ماں تجھے روئے“ میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت کافی تفصیل سے بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۸۶/۲۹ والممشكاة للألبانی، رقم: ۲۳۵، ۲۴۷) ② قرآن کا علم صرف الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا نام ہے۔ ③ صحابہ کرام ”علم“ کا لفظ صرف قرآن و حدیث

۴۰۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۱۸، ۱۶۰ عن وكيعة، وصححه ابن كثير في تفسيره، والحاكم على شرط الشيخين: ۳/ ۵۹۰، ووافقه الذهبي، ورواه عمرو بن مرة عن سالم بن، أحمد: ۴/ ۲۱۹، ومن طريقه الحاكم: ۱/ ۱۰۰، وأعله البوصيري بالانقطاع، ونقل عن البخاري قال: "لم يسمع سالم من زياد بن لبيد"، وله شاهد منقطع عند الطبراني في الكبير: ۲۶۵/ ۵.

کے لیے بولتے تھے۔ باقی علوم کی حیثیت ”فتن“ کی ہے جن کا مقصد مادی ضروریات کو پورا کرنا یا مادی آسائش حاصل کرنا ہے۔

۴۰۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَذْرُسُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَذْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ. وَلَيَمْرُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، فِي لَيْلَةٍ. فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ. وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ. يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَتَحْنُ نَقُولُهَا» فَقَالَ لَهُ صِلَةٌ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا. كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «يَا صِلَةٌ تُنَجِّهِمْ مِنَ النَّارِ». ثَلَاثًا.

۴۰۴۹- حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام اس طرح محو ہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھالیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لا الہ الا اللہ کہتے دیکھا تھا ہم بھی کہتے ہیں۔ (حضرت حذیفہؓ کے ایک شاگرد) حضرت صلہ بن زفرؓ نے کہا: انھیں لا الہ الا اللہ سے کیا فائدہ ہوگا جب انھیں نماز روزے قربانی اور صدقے کا بھی علم نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہؓ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ حضرت حذیفہؓ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: ”اے صلہ! (اس دور میں) یہی انھیں جہنم سے بچالے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

اسے شواہد اور متابعت کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور اس پر مفصل تحقیقی بحث کی ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد اور متابعت کی بنا پر قابل عمل ہے۔

۴۰۴۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۱/ ۴۷۳، ۵۴۵ من حديث أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماعه، وخالفه محمد بن فضيل فرواه عن أبي مالك عن ربيع عن حذيفة به موقوفًا، الدعاء له ص: ۳۰، ح: ۱۵، ومع ذلك صحيحه البوصيري، والحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة، رقم: ۸۷، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۹) ① کتاب کے شروع میں ایک حدیث گزری ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینے کا نہیں بلکہ عالم فوت ہو جائیں گے تو علم بھی ختم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ مقدمہ حدیث: ۵۲) اس جہالت کے نتیجے میں یہ صورت حال پیش آئے گی۔ ② جب لوگ اسلام پر عمل کرنا اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیں گے تب انھیں قرآن کے الفاظ سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ ③ فتنوں کے ایام میں تھوڑا عمل بھی نجات کے لیے کافی ہوگا کیونکہ اس دور میں تھوڑے اسلام پر عمل کرنا بھی مشکل ہوگا جیسے روس میں کمیونسٹوں کے دور حکومت میں مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے منظم کوششیں کی گئی تھیں جس کے نتیجے میں روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے مسلمان علم سے اس طرح محروم ہو گئے کہ انھیں صرف اسلام کا نام یاد رہ گیا اور کچھ یاد نہ رہا۔

۴۰۵۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ اور ہرج سے مراد قتل و غارت ہے۔

۴۰۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

۴۰۵۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے آگے (مستقبل میں) ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت پھیل جائے گی، علم اٹھ جائے گا، اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“

۴۰۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا. يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۰- أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۳، ۷۰۶۲ من حديث الأعمش به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲۶۷۲ عن ابن نمير به.

۴۰۵۱- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۰۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بَرَفَعَهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

(المعجم ۲۷) - بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

(التحفة ۲۷)

۴۰۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ: قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ» قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ: يَعْنِي وَسَطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ.



دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان

۴۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ قریب ہو جائے گا علم کم ہو جائے گا حریصانہ بخل عام ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل۔“

باب: ۲۷- دیانت داری کا ختم ہو جانا

۴۰۵۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہو گئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”امانت (دیانت داری کی صفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔“ (حدیث کے راوی علی بن محمد طنافسی نے کہا: ”جَذَرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ سے مراد ”وَسَطُ قُلُوبِ الرِّجَالِ ہے یعنی دل کے درمیان میں.....“

اور قرآن نازل ہوا ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ غولی مزید پختہ ہو گئی۔)

وَنَزَلَ الْقُرْآنُ. فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ

۴۰۵۲- أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۱ من حديث عبد الأعلى به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲/۲۶۷۲ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۴۰۵۳- أخرجه البخاري، الرقاق، باب رفع الأمانة، ح: ۷۲۷۶، ۷۰۸۶، ۶۴۹۷ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، ح: ۲۳۰ / ۱۴۳ من حديث وكيع به.

النَّوْمَةِ، فَتَرْفَعُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَنْفُسَهَا
كَأَنْفِرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ، فَتُنْتَرَعُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَنْفُسَهَا كَأَنْفِرِ الْمَجْلِ، كَحَجْمَرٍ
دَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجْلِكَ فَتَقِطُ، فَتَرَاهُ مُتَنَبِّرًا،
وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ».

دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان
بارے میں بیان کیا اور فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا تو
امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی اس کا ایک نشان
رہ جائے گا جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو
(باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی تو
اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے تیرے
پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ
ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔“

ثُمَّ أَخَذَ حَذِيفَةُ كَفًّا مِنْ حَصَى، فَدَخَرَجَهُ
عَلَى سَاقِهِ.

(یہ کہتے ہوئے) حضرت حذیفہ ؓ نے مٹھی بھر
کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

قَالَ: «فَيُضْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكْأَدُ
أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ. حَتَّى يَقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي
فُلَانٍ رَجُلًا آمِنًا، وَحَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا
أَغْقَلَهُ وَأَجْلَدَهُ وَأَطْرَفَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ».

آپ (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا: ”پھر لوگ ایک
دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت
ادا نہیں کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک
دیانت دار آدمی بھی ہے۔ اور حتیٰ کہ ایک آدمی کے
بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت
ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے
ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔“

وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ. وَلَسْتُ أَبَالِي أَيْكُمْ
بَاتَيْعَت. لَيْنَ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّهُ عَلَيَّ
إِسْلَامُهُ. وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
لَيَرُدُّونَ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ
لِلْبَايَعِ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

اور (حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: مجھ پر ایک
وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا
نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان
ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا
کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا اور اگر وہ یہودی
یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (ذمہ دار) اسے میرے پاس
لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں
اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

🌞 **فوائد و مسائل:** ① دیانت داری مسلمان کے کردار کی اہم ترین صفت ہے۔ ② سوتے ہوئے دل سے دیانت داری کا وصف ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں یہ صفت بہت تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا ایک وقت میں وہی بد دیانت بن جائے گا۔ ③ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے حالانکہ وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک ہوں گے لیکن ان کے دل نیکی سے خالی ہوں گے۔ ④ غیر اسلامی معاشرے میں دھوکا فریب ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ایسے نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اب قابل اعتماد افراد بہت کم رہ گئے ہیں۔

۴۰۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو چھین لیتا ہے۔ اور جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو تجھے وہ شخص ناپسندیدہ اور قابل نفرت محسوس ہوتا ہے۔ جب وہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے تو اس سے دیانت داری چھین لی جاتی ہے۔ جب اس سے دیانت داری چھین جاتی ہے تو تو اسے خائن اور خیانت میں مشہور دیکھتا ہے۔ جب وہ خائن اور خیانت میں مشہور ہو جاتا ہے تو اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے۔ جب اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے تو اسے لعنتی اور لوگوں سے اس پر لعنتیں پڑتی دیکھتا ہے۔ جب تو اسے لعنتی دیکھے اور اس پر لعنتیں پڑ رہی ہوں تو اس کی گردن سے اسلام کا قلابہ اتر جاتا ہے۔“

۴۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « إِنْ أَلَهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ . فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقِّئًا . فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقِّئًا ، نَزَعْتَ مِنْهُ الْأَمَانَةَ . فَإِذَا نَزَعْتَ مِنْهُ الْأَمَانَةَ ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُحْوَنًا . فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُحْوَنًا ، نَزَعْتَ مِنْهُ الرَّحْمَةَ . فَإِذَا نَزَعْتَ مِنْهُ الرَّحْمَةَ ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا . فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا ، نَزَعْتَ مِنْهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ . »



باب: ۲۸۔ (قیامت کی بڑی نشانیاں)

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْآيَاتِ (التحفة ۲۸)

۴۰۵۵۔ حضرت ابوسریحہ (حدیفہ بن اسید غفاری)

۴۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

۴۰۵۴۔ [إسناده موضوع] وضعه البوصيري لضعف سعيد بن سنان الحنفي الكندي الحمصي أبي مهندي، وهو "متروك"، ورماه الدارقطني وغيره بالوضع.
۴۰۵۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۱.

وَكَيْفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقُرَّازِ، عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ، أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ بْنِ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: إِطْلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالذَّجَالُ. وَاللُّحَاثُ. وَالذَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ. وَخُسُوفٌ بِالْمَغْرِبِ. وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ أَبْيَنُ، تَسُوفُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. تَبَيَّنَ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا. وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا».

ﷺ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالا خانے سے جھانکا اور فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں، ذابۃ الارض، یاجوج و ماجوج، حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷺ کا ظہور (نزول) اور زمین میں جنس جانے کے تین واقعات: ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ اور (یمن کے شہر) عدن ابیس کی گہرائی سے ایک آگ کا ظہور جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان میں لے آئے گی۔ جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ ٹھہریں گی۔ جب وہ دوپہر کو (آرام کے لیے) قیلولہ کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔“

🕌 فوائد ومسائل: ① ذابۃ الارض کی احادیث باب: ۳۱ میں مغرب سے سورج طلوع ہونے کی احادیث باب: ۳۲ میں دجال کے ظہور، حضرت عیسیٰ ﷺ کے نزول اور یاجوج ماجوج کے بارے میں احادیث باب: ۳۳ میں آ رہی ہیں۔ ② سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کا نظام ختم ہو رہا ہے۔ اب قیامت کے مراحل شروع ہیں جن کا تعلق عالم آخرت سے ہے اس لیے اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسے موت کے وقت فرشتے نظر آ جانے پر توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ③ دجال کا فتنہ بہت عظیم فتنہ ہے۔ وہ یہود کا لیڈر ہوگا اور مسلمانوں کی گمراہی کا باعث ہوگا۔ ④ یہودیوں نے سچے مسیح (عیسیٰ ابن مریم ﷺ) کا انکار کیا کیونکہ انھوں نے دنیا میں یہود کے غلبے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ دجال کے ایام میں یہود کو فتنی طور پر ترقی اور غلبہ حاصل ہوگا۔ ⑤ بعض مسلمان کہلانے والے فرتے بھی امام غائب کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ممکن ہے دجال کے شعبدے دیکھ کر وہ بھی اسے اپنا امام تسلیم کر لیں۔

۴۰۵۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۵۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ . أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لُحَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ بَيْتًا : طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالذُّخَانَ ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ ، وَالذُّجَانَ ، وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ» .

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کر لو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں، دَابَّةُ الْأَرْضِ، دُجَالِ آدَمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ (عمومی فتنہ)۔“

🌅 فوائد و مسائل: ① مغرب سے سورج طلوع ہونے پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس لیے اس سے پہلے پہلے غلوں میں توبہ کر کے نجات کا بندوبست کر لینا ضروری ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوئیں کی پیٹنگوں کی پوری ہو چکی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ان کے خلاف بددعا کی تو ان پر قحط مسلط ہوا حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے انھیں فضا صاف ہونے کے باوجود دھواں ہی دھواں محسوس ہوتی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، سورة حم الدخان، باب یغشی الناس هذا عذاب الیم) حدیث: (۲۸۲۱) لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیر مطالعہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ انصاریں سے ہیں۔ نبی ﷺ کی ہجرت کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا شروع کی جبکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کردہ واقعہ کی دور کا ہے۔ ③ زندگی میں نیک اعمال کمائے جاسکتے ہیں موت کے بعد یہ موقع ختم ہو جاتا ہے اس لیے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ④ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن میں انسان گمراہ ہو سکتا ہے اس سے پہلے نیکیاں کرنے سے امید کی جاسکتی ہے کہ فتنے کے دوران میں اللہ کی طرف رہنمائی اور توفیق حاصل ہو جائے۔



۴۰۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ . حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَمَّارَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۰۵۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کی) نشانیاں دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔“

۴۰۵۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه العجلي: ۳/۳۲۹ من حديث الحسن بن علي الصمداني به، وصححه الحاكم: ۴/۴۲۸ على شرط الشيخين، وتعبه الذهبي بقوله: "أحسبه موضوعاً وعون ضعفه"، وأورده ابن الجوزي في الموضوعات: ۳/۱۶۷، ۱۶۸، وضعفه البوصيري * عون ضعيف كما في التقريب وغيره .

۴۰۵۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه العجلي: ۳/۳۲۹ من حديث الحسن بن علي الصمداني به، وصححه الحاكم: ۴/۴۲۸ على شرط الشيخين، وتعبه الذهبي بقوله: "أحسبه موضوعاً وعون ضعفه"، وأورده ابن الجوزي في الموضوعات: ۳/۱۶۷، ۱۶۸، وضعفه البوصيري * عون ضعيف كما في التقريب وغيره .

أَنَسِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ».

۴۰۵۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُمْتِي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: فَأَرْبَعُونَ سَنَةً، أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ تَرَاخُمٍ وَتَوَاصُلٍ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، إِلَى سِتِّينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ تَدَايِيرٍ وَتَقَاطُعٍ. ثُمَّ الْهَرَجُ الْهَرَجُ. النَّجَا النَّجَا».

۳۰۵۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے: چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو بیس سال ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور میل ملاپ رکھنے والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے سے ناراض رہنے والے اور قطع تعلق کرنے والے لوگ ہوں گے، پھر اس کے بعد قتل و غارت ہوگی، بچ جانا! بچ جانا!“

(م) دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقے ہیں: ہر طبقہ چالیس سال کا ہے۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا طبقہ علم اور ایمان والوں کا ہے۔ دوسرا طبقہ سہ چالیس سے سہ اسی تک نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے۔“ پھر راوی نے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَارِمْ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَنْزِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُسَوِّرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمْتِي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَأَمَّا طَبَقَتِي وَطَبَقَةُ أَصْحَابِي، فَأَهْلُ عِلْمٍ

۴۰۵۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ۱۰۸۰، وعبدالله بن منفل مجهول (تقريب).

۴۰۵۸- (م) [إسناده ضعيف جدًا، باطل] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، أبو معن والمصور بن الحسن وخازم العنزي مجهولون"، قال أبو حاتم: "هذا الحديث باطل" وقال الذهبي في المسور: حديثه منكرو، وله شواهد موضوعة عند ابن حبان في المجروحين: ۱۷۱/۲، وابن الجوزي في الموضوعات: ۱۹۷، ۱۹۶/۳ وغيرهما.

وَأَيَّمَانٍ. وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَّةُ، مَا بَيْنَ
الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَأَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى.
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: ۲۹- زمین میں دھنس جانے

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْخُسُوفِ

کے واقعات

(النسخة ۲۹)

۴۰۵۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے (انسانوں کی) صورتیں بدلیں گی وہ زمین میں دھنس گئے اور ان پر پتھر برسے گا۔“

۴۰۵۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَسْحٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① سابقہ امتوں میں صورتیں مسخ ہونے کے واقعات ہوئے ہیں جیسے بقیے کے دن پھلی کا شکار کرنے والوں کو بندر بنا دیا گیا: دیکھیے (سورۃ اعراف: آیت ۱۶۳-۱۶۴) قیامت کے قریب اس امت میں بھی ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ ② حضرت لوط علیہ السلام کی بدکاری قوم پر پتھر برساتے گئے: دیکھیے (سورۃ ہود: آیت ۸۲) اور قارون کو زمین میں دھسا دیا گیا: دیکھیے (سورۃ قصص: ۸۱) قیامت کے قریب بھی مجرموں کو اس طرح کی سزائیں ملیں گی۔

۴۰۶۰- حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”میری امت کے آخر میں زمین میں دھنسے، صورتیں بگڑ جانے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

۴۰۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ
وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۵۹- [صحیح] أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ: ۱۲۱/۷ من حدیث بشیر بہ، وأعلہ البوصیری بالانقطاع بین سیار وطارق، وله شواہد، انظر، ح: ۴۰۶۱.

۴۰۶۰- [صحیح] أخرجه عبد بن حمید، ح: ۴۵۲، والطبرانی: ۱۵۰/۶، ح: ۵۸۱۰ من حدیث عبد الرحمن، وقد تقدم، ح: ۲۳۸ بہ، ومن أجله ضعفه البوصیری، وله شواہد، منها الحدیث الآتی.

۴۰۶۱۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس شخص نے بدعت اختیار کی ہے۔ اگر اس نے واقعی بدعت اختیار کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میری امت میں“ یا (آپ نے فرمایا: ”اس امت میں صورتیں بگڑ جائیں“ زمین میں دھنسنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تقدیر (کا انکار کرنے) والوں میں ہوں گے۔

۴۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُفَرِّتُكَ السَّلَامَ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَثَ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدَثَ، فَلَا تُقْرِئُهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي - أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

🕌 فائدہ: تقدیر کے انکار کا فتنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور ہی میں شروع ہو گیا تھا اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس فتنے کی شاعت دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا کہ یہی گمراہ فرقہ اس قسم کے عذابوں کا مستحق ہے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں زمین میں دھنسنے، صورتیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

۴۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ».

باب: ۳۰۔ مقام بیداء کا لشکر

(المعجم ۳۰) - بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

(التحفة ۳۰)

۴۰۶۳۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے

۴۰۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۴۰۶۱۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، السنة، باب من دعا إلى السنة، ح: ۴۶۱۳ من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۱۵۲ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۴۰۶۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۶۳/۲ من حديث الحسن بن عمرو به، وأعله البوصيري بالانقطاع، والحديث السابق شاهد له، وذكره الحاكم في المستدرک ۴/ ۴۴۵.

۴۰۶۳۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، حرمة الحرم، ح: ۲۸۸۳ من حديث سفيان به، وصححه

روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے اس کی طرف آئے گا حتیٰ کہ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں کو آوازیں دیں گے تو انھیں بھی دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں سے صرف ایک آدمی بھاگ کر بچے گا جس سے دوسروں کو اس واقعہ کا علم ہوگا۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّئَةَ بِنِ صَفْوَانَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيُؤْمَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْرُونَهُ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ. وَيَتَنَادَى أَوْلَاهُمْ آخِرُهُمْ. فَيُخَسَفُ بِهِمْ. فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

(حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حجاج کا لشکر (مکہ پر حملہ کرنے کے لیے) آیا تو ہم نے گمان کیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (جن کا ذکر اس حدیث میں ہے)۔ ایک آدمی نے (یہ حدیث سن کر عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف (اپنے پاس سے بنا کر) جھوٹی بات منسوب نہیں کی۔

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ، ظَنَنَّا أَنَّهُمْ هُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حامی تھے۔ حجاج بن یوسف کے حملے کے وقت کعبہ شریف کے خلاف کو پکڑے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے قریب زمانہ میں فوت ہوئے۔ (تقریب التہذیب) ② بیداء اس ہموار زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ آگتی ہو۔ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک مقام کا نام بھی بیداء ہے۔ حدیث میں غالباً دوسرے معنی مراد ہیں۔ ③ یہ واقعہ قیامت کے قریب پیش آئے گا۔

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرَيْبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ ، حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشُ . حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِأُولِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ . وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ» .

۴۰۶۳- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس کعبہ پر حملے کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ مقام ہیداء پر یا بخر میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے اور پیچھے والوں کو زمین نکل لے گی اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔“

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: «يَعْتَنِي اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ» .

میں نے عرض کیا: اگر ان میں کوئی ایسا شخص ہو جسے زبردستی لایا گیا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ انہیں ان نیتوں کے مطابق اٹھائے گا جو ان کے دلوں میں تھیں۔“

۴۰۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ، قَالُوا : حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ . فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ : «إِنَّهُمْ يُعْتَنُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ» .

۴۰۶۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جسے دھنسا دیا جائے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شاید ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جسے جبر سے لایا گیا ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بڑے جرم کے ارتکاب پر اللہ کا عذاب بعض اوقات مجرموں کو دنیا ہی میں پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کے ساتھ چلنے والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ ③ قیامت کو سزا صرف مجرموں کو ملے گی۔

۴۰۶۴- [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الخسف، ح: ۲۱۸۴ من حديث أبي نعيم الفضل بن دكين، به، وقال: "حسن صحيح"، والحديث السابق شاهد له.

۴۰۶۵- [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب حديث الخسف بجيش البداء، ح: ۲۱۷۱ عن نصر بن علي، به، وانظر الحديث السابقين.

گی خواہ وہ جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد ہوں یا ان سے کسی نہ کسی انداز سے تعاون کرنے والے یا ان کے جرم کو معمولی سمجھ کر روکنے کی کوشش نہ کرنے والے یا ان کے جرم سے نفرت نہ رکھنے والے ہوں۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ

باب: ۳۱۔ دَابَّةُ الْأَرْضِ کا بیان

(التحفة ۳۱)

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۰۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِزْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا، وَتَخْطُمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالسَّلَامِ، حَتَّى أَنْ أَهْلَ الْجَوَاءِ لِيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دَابَّةُ الْأَرْضِ ظاہر ہوگا تو اس کے پاس حضرت سلیمان بن داود عليهما السلام کی انگلی ہوگی اور حضرت موسیٰ بن عمران عليهما السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا کے ساتھ مومن کے چہرے کو روشن کر دے گا اور کافری کے ساتھ کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا حتیٰ کہ محلے کے لوگ جمع ہوں گے تو (ایک دوسرے کو اس طرح مخاطب کریں گے کہ) یہ کہے گا: اے مومن! اور وہ کہے گا: اے کافر!“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(امام ابن ماجہ کے شاگرد) ابو الحسن قطان نے (اپنی عالی سند سے بھی) اس سے ملتی جلتی حدیث بیان کی ہے۔

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنُ وَهَذَا: يَا كَافِرُ

اور اس میں ایک مرتبہ فرمایا: تو یہ کہے گا: اے مومن! اور یہ کہے گا: اے کافر!

🌞 **فائدہ:** مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دَابَّةُ الْأَرْضِ کا ظہور دوسری صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

دیکھیے: (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۴۰۵۶۳۰۵۵)

۴۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب ومن] سورة النمل، ح: ۳۱۸۷ من حديث حماد به، وقال: "حسن غريب" * علي بن زيد تقدم حاله، ح: ۱۱۶، وشيخه مجهول (تقريب) له عن أبي هريرة ثلاثة أحاديث منكرة، قاله ابن القطان.

۴۰۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَسَا، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، زُتَيْجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ، قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ. فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ، حَوْلَهَا رَمْلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَخْرُجُ الذَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ». فَإِذَا فُتِرَ فِي شَيْبَرٍ.

۴۰۶۷- حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ کے قریب دیہات میں ایک جگہ لے گئے۔ دیکھا تو وہ خشک زمین تھی جس کے ارد گرد ریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ذَابَّةُ الْأَرْضِ اس جگہ سے نکلے گا۔» میں نے دیکھا کہ وہ جگہ ایک بالشت لمبی اور پون بالشت چوڑی تھی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو وہ جگہ میرے اس عصا کی پینش کے ساتھ اتنی اتنی (وسیع) ہو چکی تھی۔ (عبداللہ کے شاگرد فرماتے ہیں:) یہ کہتے وقت عبداللہ نے ہمیں اپنا عصا دکھایا۔

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنَّينَ. فَأَرَانَا عَصَاهُ. فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هَذِهِ. كَذَا.

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دوسری صحیح حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کی سمت سے ظاہر ہوگا۔ (دیکھیے حدیث: ۴۰۷۵)

(المعجم ۳۲) - بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا (التحفة ۳۲)

باب ۳۲- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا

۴۰۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے (مغرب سے طلوع ہوتا) دیکھیں گے تو

۴۰۶۷- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أحمد ۳۵۷/۵ من حديث أبي ثملة يحيى بن واضح الأزدي به، وضعفه البوصيري من أجل خالد بن عبيد، وهو "متروك الحديث مع جلالة" كما في التقريب.

۴۰۶۸- أخرجه البخاري، التفسير، باب "لا ينفع نفساً إيمانها"، ح: ۴۶۳۵ من حديث عماره به، ومسلم، الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقل فيه الإيمان، ح: ۱۵۷ عن ابن أبي شيبة به.

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَى النَّاسُ، أَمَنْ مَنْ عَلَيْهَا. فُذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

زمین پر موجود تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کے نظام میں تبدیلی اور اس کے خاتمے کے قریب آنے کا واضح اشارہ ہے۔ ② اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی البتہ مومنوں کے نیک اعمال باقی رہیں گے۔

٤٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التِّيمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، صُحَّى».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور صُحِّی (چاشت) کے وقت لوگوں کے سامنے داہے کا ظاہر ہونا ہے۔“

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَأَيُّهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَى، فَأَلَا أُخْرَى مِنْهَا قَرِيبٌ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی دوسری اس سے قریب ہوگی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (داہے کے ظہور سے) پہلے ہوگا۔

٤٠٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر

عَسَائٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قِيلٍ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ النَّابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهُمْ لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهِمْ خَيْرًا».

سال (میں) ملے ہونے والا فاصلہ ہے۔ وہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا رہے گا حتیٰ کہ سورج اس کی طرف سے طلوع ہو۔ جب وہ ادھر سے طلوع ہو گیا تو کسی ایسے شخص کو ایمان سے فائدہ نہیں ہو گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکا ہو گا یا جس نے ایمان لا کر نیکی نہیں کی ہوگی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① توبہ قبول کرنا اللہ کی صفت ہے۔ دروازے کا کھلا ہونا اس کا ظاہری مظہر ہے۔ ② توبہ کا دروازہ ان نجبی اشیاء میں سے ہے جنہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے ہم جنت اور جہنم پر دیکھے بغیر ایمان رکھتے ہیں۔ ③ زمین و آسمان کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے ان قوانین فطرت کو ختم یا تبدیل کر سکتا ہے۔

باب: ۳۳- دجال کا فتنہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج ماجوج کا ظہور

(المعجم ۲۳) - بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَآجُوجَ (التحفة ۲۳)

۴۰۷۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے۔ زیادہ بالوں والا ہے۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (اصل میں) باغ ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) آگ ہوگی۔“

۴۰۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدَّجَالُ أَغْوَرُّ عَيْنَيْنِ الْيُسْرَى. جُفَا لَ الشَّعْرِ. مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① دجال ایک مافوق الفطرت شخصیت ہے لیکن وہ کوئی افسانوی کردار نہیں بلکہ حقیقت میں موجود ہے۔ یہودی مذہب پر ہے۔ ایک خاص وقت پر ظاہر ہوگا۔ ② جب دجال ظاہر ہوگا تو ایسے شعبے

دکھائے گا جس سے کمزور ایمان والے دھوکا کھا جائیں گے اور اس کے دعوے کو تسلیم کر کے اسے معبود بنالیں گے۔ صحیح العقیدہ مسلمان اس سے دھوکا نہیں کھائیں گے۔ ⑤ اس کی جنت اور جہنم بھی ایک شعبہ ہوگا اس لیے مومن کو اس کی جہنم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور اس کی جنت کے لالچ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ جنہیں وہ اپنی جہنم میں پھینکے گا وہ اس میں ٹھنڈا پانی، دوسری نعمتیں اور راحت پائیں گے اور اس کی جنت میں جانے والے اللہ کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں گے۔

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ. يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ».

۴۰۷۳- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا“ اسے خراسان کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس کا اتباع کریں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ دار ڈھال ہوتی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① جس علاقے کو ماضی میں ”خراسان“ کہا جاتا تھا اس میں اکثر حصہ موجودہ افغانستان کا ہے کچھ حصہ موجودہ ایران کا اور روس سے آزاد ہونے والی ان ریاستوں کا ہے جو افغانستان کے شمال میں واقع ہیں۔ ② چہرے کی تہ دار ڈھال کی طرح چمپے چہروں والے لوگ چین میں تبت میں پاکستان کے شمالی علاقوں (گلگت اور بلتستان وغیرہ) میں اور جاپان میں پائے جاتے ہیں۔ حدیث میں انہی علاقوں میں سے کسی علاقے کے باشندے مراد ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے خراسان کے بعض علاقوں کے لوگ بھی ایسے ہوتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ. يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ».

۴۰۷۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۷۲- [حسن] أخرجه الترمذي، باب ماجاء من أين يخرج الدجال، ح: ۲۲۳۷ من حديث روح به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۵۲۷/۴، والذهبي * ابن أبي عروبة تابعه عبد الله بن شاذب عند أبي يعلى وغيره، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۲۲۵ بتحقيقي.

۴۰۷۳- أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۷۱۲۲ من حديث إسماعيل به، ومسلم، الفتن، باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، ح: ۱۱۵/۲۹۳۹ عن ابن نمير به.

نُسَیْرٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ الدَّجَالِ
أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَقَالَ ابْنُ نُسَیْرٍ: أَشَدُّ سُؤَالَ
مِنِّي. فَقَالَ لِي: «مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ
يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ:
«هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

☀ قاعدہ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ» کا ایک مفہوم تو یہ ہے جو ترجمے میں اختیار کیا گیا ہے یعنی دجال
اتنا ذلیل ہے کہ اللہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں فرمائے گا بلکہ یہ شخص ظاہری دھوکا ہوگا۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ممکن
ہے کہ جب اللہ کے ہاں ذلیل ہونے کے باوجود اسے بڑے بڑے شعبہ دے دکھانے کا اختیار دیا گیا ہے تو کھانا
اور پانی تو معمولی چیز ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ دجال اتنا ذلیل ہے کہ
اللہ تعالیٰ ان شعبہ دلوں کو اس کی سچائی کا ثبوت نہیں بنے دے گا بلکہ ایسی چیزیں ظاہر فرما دے گا جن سے اس کا
جھوٹا ہونا واضح ہو جائے مثلاً: اس کے کفر کی واضح علامت (پیشانی پر "ک"، "ف"، "ر" لکھا ہونا) جسے ہر پڑھا
لکھا اور ان پڑھ شخص پڑھ لے گا۔ (فتح الباری: ۱۱۶/۳)

۴۰۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُسَیْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ. وَصَعِدَ الْمُنْبَرُ. وَكَانَ لَا
يَضَعُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذَلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
۴۰۷۵- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز ادا
کرنے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے حالانکہ اس
سے پہلے آپ ﷺ صرف جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ کے
لیے) منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ لوگوں کو اس سے
پریشانی ہوئی۔ کوئی کھڑا تھا، کوئی بیٹھا تھا۔ رسول اللہ

۴۰۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، ح: ۴۳۲۷ من حديث إسماعيل بن أبي خالد - قلت: مجالد ضعيف كما
تقدم، ح: ۱۱، وتفرّد بالفاظ: "معني القيلولة ... فرح نبيكم" "ما أنا بسخرتكم ... ولا سائلنكم"، "يظهر
الحنن، شديد التشكي" "بين عمان وبيسان" "فرز ثلاث زفرات"، وهي ضعيفة، وباقي الحديث صحيح، وحديث
مسلم: (۲۹۴۲) يغني عنه.

ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ (پھر فرمایا: ”اللہ کی قسم! اس جگہ میں کوئی ایسی ترغیب و ترہیب والی بات بتانے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں فائدہ ہو۔ لیکن میرے پاس تمیم داری آئے اور مجھے ایک خبر دی جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے دوپہر کو خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے نیند نہیں آئی“ اس لیے میں نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی سے تم سب کو آگاہ کر دوں۔ مجھے تمیم داری کے ایک چچا زاد نے بتایا کہ (سمندری سفر کے دوران میں) بادِ مخالف انھیں ایک غیر معروف جزیرے تک لے گئی۔ وہ جہاز کی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ انھیں بڑی بڑی پلکوں والی ایک سیاہ قام جلیزی ملی۔ انھوں نے اسے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ انھوں نے کہا: ہمیں (وضاحت سے) بتا۔ اس نے کہا: میں نے تمہیں کچھ بتاؤں گی، تم سے کچھ پوچھوں گی۔ لیکن یہ مندر جو تمہیں نظر آ رہا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے جس کی شدید خواہش ہے کہ تم اسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں کچھ بتائے۔ وہ اس مندر میں گئے اور اس شخص کے پاس جا پہنچے دیکھا تو ایک بڑی عمر کا آدمی ہے جو خوب جگڑا ہوا ہے۔ اس سے بہت رنج و غم ظاہر ہو رہا ہے بہت ہائے دائے کر رہا ہے۔ اس نے ان سے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ انھوں نے کہا: شام سے۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: ہم عرب کے لوگ ہیں تو کس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے اندر جو آدمی (نبی ﷺ) ظاہر ہوا ہے اس کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: اچھا حال ہے۔ اس (نبی ﷺ)

فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ أَفْعُدُوا: «فَأَنِّي، وَاللَّهِ مَا فَحُشْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرِ يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبْرًا مَنَعَنِي الْقَبُولَةَ، مِنَ الْفَرَحِ وَقُوَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُنَشِّرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَيْبِكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ عَمِّ لَتَمِيمٍ الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَفَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: أَخْبِرْنَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلَتِكُمْ. وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ، قَدْ رَمَقْتُمُوهُ. فَأَتَوْهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوتِقٍ، شَدِيدِ الْوَنَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ التَّسْكِي. فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ. قَالَ: مَا فَعَلْتَ الْعَرَبَ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا. تَأَوَّى قَوْمًا. فَأَظْهَرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمَرَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعًا: إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. قَالَ: مَا فَعَلْتَ عَيْنَ رَعْرَعٍ؟ قَالُوا:

دجال کے قتلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

خَيْرًا. يَسْقُونَ مِنْهَا دُرُوعَهُمْ. وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسْقِيَهُمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ تَحْلُ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ بُحَيْرَةَ الطَّبْرِيقَةِ؟ قَالُوا: تَذْفُقُ جَنَابَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَقَرْتُ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوِ انْقَلَبْتُ مِنْ وَثَاقِي هَذَا، لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلِي هَاتَيْنِ. إِلَّا طَبِيعًا. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرَجِي. هَذِهِ طَبِيعُهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَبُّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيَقِفُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

نے قوم کا مقابلہ کیا تو اللہ نے اسے قوم پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب وہ سب (اہل عرب) متحد ہیں۔ ان کا معبود بھی ایک ہے اور دین بھی ایک ہے۔ اس نے کہا: دُغْر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اچھا ہے۔ لوگ اس سے کھیتی کو پانی دیتے اور خود پینے کے لیے پانی بھرتے ہیں۔ اس نے کہا: بیسان اور عمان کے درمیان کے سمجھوروں کے درختوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اس کا پانی اتنا زیادہ ہے کہ کناروں سے اچھلتا ہے۔ اس نے تین بار ٹھنڈی سانس لی، پھر بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹ گیا تو زمین کا کوئی علاقہ نہیں رہے گا جس پر میرے یہ قدم نہ لگیں سوائے طیبہ کے۔ اس پر میرا بس نہیں چلے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ سن کر میری خوشی کی انتہا ہوگئی (بے حد خوش ہوئی)۔ یہ (مدینہ منورہ ہی) طیبہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے ہر تنگ اور کھلے راستے پر ہر میدان اور پہاڑ پر قیامت تک کے لیے فرشتے تلواریں سونٹے کھڑے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے خط کشیدہ جملوں کے سوا باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث (۲۹۴۲) اس سے کفایت کرتی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ان خط کشیدہ الفاظ کے سوا باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت خط کشیدہ الفاظ کے سوا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ ② رسول اللہ ﷺ فجر کے بعد بعض اوقات ضروری مسائل بیان فرما دیا کرتے تھے مثلاً: خوابوں کی تعبیر وغیرہ۔ لیکن منبر پر بیٹھ کر فجر کے بعد خطبہ دینے کا معمول نہیں تھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ پہلے بھی دجال سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کے واقعے سے اس کی مزید تصدیق ہوگئی۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”اس نے مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں

۳۶- أبواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

صبح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔“ (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الحساسة، حدیث: ۲۹۳۲)
 ⑤ جسارہ کے بارے میں صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے جسم پر اتنے بال تھے کہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔“ ⑥ عمان اور بيسان شام کے دو شہر ہیں۔ عمان موجودہ اردن کا دارالحکومت ہے۔ ⑦ زعر شام کا ایک شہر ہے۔ اس کے قریب چشمہ ہے۔ بحیرہ طبریہ شام میں ہے۔ ⑧ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا لیکن مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں موجود تمام کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (صحیح البخاری، الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث: ۷۱۳۴)
 ⑨ دجال مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الحساسة، حدیث: ۲۹۳۲)

۴۰۷۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ، الْغَدَاةَ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا. فَقَالَ: «مَا سَأَلْتُكُمْ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ. فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ. حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. قَالَ: «غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَبِيبُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَأَمْرُؤُ حَبِيبُ نَفْسِهِ. وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ. عَيْنُهُ قَائِمَةٌ. كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطَنِ. فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ

۴۰۷۵- حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ روایت ہے ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا، اس کی حثارت کا ذکر فرمایا اور اس کا عظیم بڑا فتنہ ہونا بیان فرمایا۔ (یا مطلب یہ ہے کہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کبھی معمول کی آواز میں بیان فرمایا، کبھی آواز بلند فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجور کے درختوں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور ابھی نکلنے والا ہے) جب ہم (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری یہ (خوف زدگی کی) کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو کیا ہوا؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اس کی ہستی اور بلندی کا ذکر فرمایا (یا آہستہ اور بلند آواز سے تنبیہ فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ کسی اور چیز سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ

کر لوں گا (دلائل کے ذریعے سے ہو یا اس کے شعبدوں کی حقیقت ظاہر کر کے ہو) اور اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے اندر نہیں ہوں گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور میری عدم موجودگی میں اللہ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ دجال گھنگریالے بالوں والا جوان ہے۔ اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ وہ ایسا ہے کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن (جن میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ ایک دن ایک مہینہ کے برابر ایک دن ایک جمعہ (سات دن) کے برابر اور باقی (سینتیس) دن تمہارے (عام) دنوں کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس دن میں ہمیں ایک دن کی (صرف پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن میں اس کی مقدار کے مطابق اندازہ کر لینا۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! زمین میں اس (کے سفر کرنے) کی رفتار کتنی ہوگی؟ فرمایا: ”جیسے بادل جس کے پیچھے ہوا لگی ہوئی ہو (اور اسے اڑائے لیے جارہی ہو)۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انھیں (اپنی بات تسلیم کرنے کی) دعوت دے گا وہ اس کی بات مان لیں گے اور (اس کے دعوے کو سچا مان کر) اس پر ایمان لے

سُورَةُ الْكَهْفِ. إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا. يَاعِبَادَ اللَّهِ انْبِثُّوا. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُنْبُثُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا. يَوْمٌ كَسَنَةٍ. وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ. وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ. وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، نَكْفِيْنَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: «فَاذْكُرُوا لَهُ قَدْرَهُ». قَالَ، قُلْنَا: فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَأَلْغَيْثٍ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ». قَالَ: «فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فتنبت. وترويح عليهم سائر حتهم أطول ما كانت ذرى وأسبغة ضروعا وأمدده خواصر. ثم يأتي القوم فيدعوهم فيزدون عليه قوله. فينصرف عنهم. فيضبطون ممجلين. ما يأيديهم شيء. ثم يمر بالخربة فيقول لها: أخرجي كنوزك. فينطلق. فتسعه كنوزها كغماميب التحل. ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا، فيضربه بالسيف ضربه، فيقطع جرتين رمية الغرض، ثم يدعو فيقبل يتهلل وجهه يضحك. فينما هم كذلك، إذ بعث الله عيسى ابن مريم، فينزل عند المنارة البيضاء، شرقي دمشق، بين مهرودتين، واضعا كفيه على أجنحة

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

آئیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے تو وہ اگادے گی۔ ان کے مولیٰ شام کو (چرچک کر) واپس آئیں گے تو ان کی کوبائیں انتہائی اونچی ان کے تھن انتہائی بڑے (دودھ سے لبریز) اور ان کی کونکھیں خوب نکلی ہوئی ہوں گی (خوب سیر ہوں گے)۔ پھر وہ کچھ (اور) لوگوں کے پاس جائے گا، انھیں (اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا۔ صبح ہوگی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، ان کے پاس (مال) جانور وغیرہ) کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک کھنڈر پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ (فورا زمین میں مدفون) وہ (خزانے) شہد کی مکھیاں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے ایک آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار کے ایک وار سے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے اتنی دور پھینک دے گا) جتنی دور تیر جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا آجائے گا، اس کا چہرہ (خوشی سے) دک رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (زمین پر) بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے، انھوں نے درس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے ہوں گے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو پانی (کے) قطرے نکلیں گے، جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں

مَلَکَیْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَجِلُّ لِكَافِرٍ يَجْذُرِيحُ نَفْسَهُ إِلَّا مَاتَ. وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَذْرُكَهُ عِنْدَ بَابٍ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ. فَيَمَسُحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَيَبْنِمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَاتِلِهِمْ. فَأَخْرَجُ عِبَادِي إِلَى الطَّوْرِ. وَبَعَثُ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّيْرِ. فَيَسْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ. حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مَائَةٍ دِينَارٍ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ. فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ. فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيَضْحَكُونَ قُرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنَنَّهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَقَطِّرُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِينُ مِنْهُ

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

بَيْتٌ مَدْرُورًا وَتَبَرٍ. فَيَغْشَاهُ حَتَّى يَشْرُكَهُ
كَالزَّلَاقَةِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِئِي ثَمَرَاتِكَ.
وَرُدِّي بَرَكَاتِكَ. فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَانَةِ. فَتُشْبِعُهُمْ. وَيَسْتَظِلُّونَ بِقُحْفِهَا.
وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرُّسُلِ حَتَّى إِنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ
الْإِبِلِ تَكْفِي الْفَتَامَ مِنَ النَّاسِ. وَاللَّفْحَةُ مِنَ
الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ. وَاللَّفْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي
الْفَحْدَ. فَيَبْنِئُ هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً. فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ.
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ. فَعَلَيْهِمْ
تَقُومُ السَّاعَةُ».

گئے۔ جس کا فرنگ ان کے سانس کی مہک پھینچے گی وہ ضرور مر جائے گا۔ ان کے سانس کی مہک وہاں تک پھینچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر وہ (دجال کے تعاقب میں) روانہ ہوں گے حتیٰ کہ اسے لد شہر کے دروازے پر جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے (دجال کے فتنے میں مبتلا ہو کر گمراہ ہونے سے) بچالیا ہو گا۔ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کریں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ بندے ظاہر کیے ہیں ان سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ان (مومنوں) کو حفاظت کے لیے ”طور“ پر لے جائیے۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دے گا اور وہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ”ہر ٹیلے سے (اترا کر) بھاگے آ رہے ہوں گے۔“ ان کے پہلے لوگوں (ہجوم کے شروع کے حصے) کا گزر بحیرہ طبریہ سے ہو گا وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ جب ان کے جھپٹلے افراد گزر رہے ہوں تو کہیں گے: کبھی اس مقام پر پانی بھی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور ہی پر) موجود ہوں گے۔ (یاجوج ماجوج کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکیں گے اس لیے خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتیٰ کہ انہیں ایک بیل کا سر اس سے بہتر معلوم ہو گا جتنا تمہیں آج کل سواشر فیوں کی رقم اچھی لگتی ہے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ

و جال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے)۔ تب اللہ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا چنانچہ وہ سارے کے سارے ایک ہی بار مر جائیں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) اتریں گے تو دیکھیں گے کہ ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جو ان کی بدبو، ان کی سڑاند اور ان کے خون سے آلودہ نہ ہو۔ وہ اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تو اللہ ایسے پرندے بھیج دے گا جو پختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ان پر ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے نہ اینٹوں کے مکان میں بچاؤ ہوگا نہ خیمے میں۔ وہ (بارش) زمین کو دھو کر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہوگا: اپنے پھل اُگا اور برکت دوبارہ ظاہر کر دے۔ ان دنوں ایک جماعت ایک انار کھائے گی تو سب افراد سیر ہو جائیں گے اور اس کا چھلکا ان سب کو سایہ کر سکے گا۔ اللہ دودھ والے جانوروں میں اتنی برکت دے گا کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی سے ایک بڑی جماعت کا گزراہ ہو جائے گا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک بڑے کنبے کو کافی ہوگی۔ وہ اسی انداز سے (خوش گوار اور بابرکت ایام گزار رہے) ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا۔ وہ ان کی بغلوں کے پیچھے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ اور باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جو اس طرح (سرعام) جماع کریں گے جس طرح گدھے جھپتی



کرتے ہیں۔ انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (صور پھونکنے پر یہی لوگ مریں گے۔“)

🌞 **فوائد و مسائل:** ① سورہ کہف کے پہلے رکوع کی تلاوت دجال کے فتنے سے حفاظت کا باعث ہے۔

② علماء کو چاہیے کہ علامات قیامت کی صحیح احادیث عوام کو سنا میں خاص طور پر دجال کے بارے میں انہیں باخبر کریں تاکہ وہ اس فتنے سے بچ سکیں۔ ③ دجال کے حکم پر بارش کا برسنا یا قطر پڑ جانا سی طرح ایک آزمائش ہے جس طرح اس کی جنت اور جہنم یا اس کا مردے کو زندہ کرنا۔ ④ دجال کے ظہور کے زمانے میں دن رات کا موجودہ نظام محدود مدت کے لیے معطل ہو جائے گا۔ ⑤ ایک سال کے برابر لمبے دن میں، وقت کا اندازہ کر کے، پورے سال کی نمازیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت انسانوں کے پاس ایسے ذرائع ہوں گے جن سے وہ وقت کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ اس میں گھڑی کی ایجاد کی پیش گوئی ہے۔ ⑥ اس حدیث سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے ان علاقوں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے جہاں دن رات کی مقدار معمول سے مختلف ہے۔ اور ان علاقوں کے بارے میں بھی جہاں سال کے بعض حصوں میں دن رات کا معروف نظام نہیں رہتا۔ ایسے علاقوں میں نماز اور روزے کا اندازہ گھڑی دیکھ کر کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان خلا میں جائے تو وہاں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھے۔ ⑦ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور یہ بھی متفق علیہ مسئلہ ہے کہ وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس سے صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اختلاف رکھتے ہیں۔ ⑧ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے معاملات معجزانہ کیفیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے کافروں نے انہیں شہید کرنے کی کوشش کی تھی اب کافروں کا ان کی حد نظر میں زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا۔ ⑨ لد ایک شہر ہے جو فلسطین (موجودہ یہودی ریاست اسرائیل) میں واقع ہے۔ وہاں ہوائی اڈہ بھی ہے۔ ممکن ہے شہر کے دروازے سے مراد اس کا ہوائی اڈہ ہو جہاں دجال فرار ہونے کی کوشش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قابو میں آ جائے۔ ⑩ دجال بھی مسیح کہلاتا ہے مگر وہ جھوٹا مسیح ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سچے مسیح ہیں جن کے ہاتھ سے وہ جہنم رسید ہوگا۔ ⑪ یاجوج ماجوج جسمانی لحاظ سے قوی بہکل ہوں گے اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوں گے اس لیے عام انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ⑫ یاجوج ماجوج اس وقت کہاں ہیں؟ یہ معلوم نہیں، تاہم وہ یقیناً موجود ہیں اس میں شک نہیں۔ ⑬ اہل چین یا اہل روس یا اس کے علاوہ کسی ملک کے باسی لوگوں کو یا جوج ماجوج قرار دینا درست نہیں۔ ⑭ یاجوج ماجوج اچانک ختم ہو جائیں گے۔ ⑮ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد نباتات اور حیوانات کی پیداوار میں بہت زیادہ برکت ہوگی۔ ⑯ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ⑰ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوں گے۔ مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی آخر کار ایک خاص ہوا سے بچے کچھ مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

و جال کے فتنے حضرت علی علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

۱۵) قیامت کے ابتدائی مراحل مثلاً: صور پھونکے جانے پر سب کا مرجانا وغیرہ بہت شدید مراحل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

۴۰۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو مسلمان سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔“

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِفِي: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِيسِي يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُسَابِهِمْ وَأَنْرَسَتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اس سے یاجوج ماجوج کے افراد کی تعداد اور ان کے اسلحہ کی مقدار کا اندازہ ہوتا ہے۔ ② ان کا اسلحہ اس لیے جلانے کا کام آئے گا کہ سب لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔



۴۰۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيِّبَانِيِّ، يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، [عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَيْهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ. وَحَدَّثَنَا. فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةٍ

۴۰۷۷- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمھارے اندر ہی ظاہر ہو

۴۰۷۶- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۰۷۷- [إسناده ضعيف] فيه علتان عنمة المحاربي، وضعف إسماعيل بن رافع، وحديث أبي سعيد أيضًا ضعيف، أخرجه أبوداود، الملاحم، باب خروج الدجال، ح: ۴۳۲۲ به مختصرًا جدًا، وإسناده حسن.

گا۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی ایسی علامتیں بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ ابتدا میں کہے گا: میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ کہنا ہے اور تمہارا رب کا نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھ لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ اس کے فتنے میں یہ چیز بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) جہنم ہوگی۔ جسے اس کی جہنم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، جیسے ابراہیم علیہ السلام پر آگ (ٹھنڈی اور سلامتی والی) ہوگئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا: اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں تو کیا تو تسلیم کر لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (فوراً) دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور اسے کہیں گے: بیٹا! اس کی پیروی کرو یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک

الدَّجَالِ. وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالِ. وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ، لَا مَحَالَةَ. وَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا بَيْنَ ظَهَرِائِكُمْ، فَأَنَا حَاجِبٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنْ يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي، فَكُلُّ أَمْرٍ إِذْ حَاجِبٌ نَفْسِهِ. وَاللَّهُ خَلَفَنِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلْفَةِ بَيْنِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَيَعِيشُ يَمِينًا وَيَمِيتُ شِمَالًا. يَاعْبَادَ اللَّهِ فَانْتَبِهُوا. فَإِنِّي سَأَصْفِي لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِلَّا هَؤُلَاءُ نَبِيُّ قَبْلِي. إِنَّهُ يَبْدَأُ يَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي. ثُمَّ يَمْتَنِي يَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ أَعْوَزُ. وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَزُ. وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ. يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. فَمَنْ ابْتَلِيَ بِنَارِهِ، فَلَيْسَتْغِيثُ بِاللَّهِ وَلَيَقْرَأُ فَوَاحِشَ الْكَهْفِ. فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا. كَمَا كَانَتْ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ، لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ يَقُولُ: نَعَمْ. فَيَمْتَلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. يَقُولَانِ: يَا بَنِيَّ اتَّبِعْهُ. فَإِنَّهُ رَبُّكَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلِّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمُنْشَارِ، حَتَّى يُلْغَى شِقْمَتَيْنِ. ثُمَّ يَقُولُ:

۳۶- ابواب الفتن ...

انظُرُوا إِلَىٰ عَبْدِي هَذَا . فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ ، ثُمَّ
يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي . فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ . وَيَقُولُ لَهُ
الْحَبِيبُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ ، وَأَنْتَ
عَدُوُّ اللَّهِ . أَنْتَ الدَّجَالُ . وَاللَّهُ مَا خُنْتُ ،
بَعْدُ ، أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ .

... دجال کے نئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

اور فتنہ یہ ہے کہ اسے ایک انسان پر قابو دیا جائے گا وہ
اسے قتل کرے گا یعنی آسے سے چیر دے گا حتیٰ کہ وہ
انسان دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا پھر وہ (دوسرے لوگوں
سے) کہے گا: میرے اس بندے کو دیکھنا میں ابھی اسے
زندہ کروں گا وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا میرے سوا
کوئی اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کر دے
گا۔ حبیب (دجال) اسے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ
(مومن) کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن
ہے۔ تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے بارے میں جتنی
سمجھ مجھے آج آئی ہے پہلے نہیں آئی تھی۔“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ
نے فرمایا: ”میری امت کا یہ آدمی جنت میں سب سے
اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ : فَحَدَّثَنَا
الْمُحَارِبِيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ
الْوَصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي
دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ » .

قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى
ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . حَتَّى
مَضَى لِسَبِيلِهِ .

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا تو
خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے حتیٰ کہ وہ
فوت ہو گئے۔ (تب ہمیں معلوم ہوا کہ دجال کے ہاتھ
سے قتل ہو کر زندہ ہونے والا اور پھر اس کی تردید کرنے
والا شخص کوئی اور ہوگا۔)

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ : ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ
أَبِي رَافِعٍ . قَالَ : « وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ
السَّمَاءَ أَنْ تُمْطَرَ فَمُطِرٌ . وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ
تُنْبِتَ فَنُبِتَتْ . وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ
فَيَكْذِبُونَهُ . فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ .

ابورافع رضی اللہ عنہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ
کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ
آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسے گی۔
اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔
اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے

وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُمَرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُونَهُ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتَمْطِرَ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ. حَتَّى تَرَوْحَ مَوَاشِيَهُمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ، أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، وَأَذَرَهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَظِنُهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ. إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَا يَأْتِيَهُمَا مِنْ نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً. حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الطُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطِعِ السَّبْحَةِ. فَيَرْجِفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَيَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيَنْدَعِي ذَلِكَ الْيَوْمَ يَوْمَ الْحَلَاصِ.

گزرے گا، وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب ان کا کوئی مویشی نہیں بچے گا، سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اور قبیلے کے پاس سے گزرے گا، وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم کر لیں گے۔ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برس جائے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔ اسی دن ان کے مویشی شام کو (چر کر) واپس آئیں گے تو بہت موٹے تازے ہوں گے۔ ان کی کوئیں خوب پھولی ہوئی اور ان کے قہن دودھ سے خوب بھرے ہوئے ہوں گے۔ وہ ساری زمین پر گھومے گا اور اپنا تسلط جمائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ وہ جس درے سے بھی وہاں آئے گا، آگے سے اسے فرشتے تنگی تلواریں لیے ملیں گے حتیٰ کہ وہ شور (کھر) زمین کے آخر میں سرخ نیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ تب مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت شہر سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ (اس طرح) مدینے سے (کفر و نفاق کی) گندگی اس طرح نکل جائے گی جس طرح بھیٹی لوہے کی میل پچیل کو نکال دیتی ہے۔ وہ دن یوم نجات کہلائے گا۔“

حضرت اُمّ شریک بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن وہ کم ہوں گے۔ اور تقریباً سبھی (عربی) بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا۔ ان کا امام انھیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک اسی صبح حضرت عیسیٰ

قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ. وَجُلُهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ. وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَيَنْتَمِئُ إِيَّاهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ.

ابن مریم علیہ السلام (زمین پر) اتر آئیں گے۔ ان کا امام اے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں کے درمیان (کمر پر) ہاتھ رکھ کر اسے فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے چنانچہ ان کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔ جب وہ فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجال موجود ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس مہینہ تلوار اور سبز چادر ہوگی۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو اس طرح کھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں کھل جاتا ہے چنانچہ وہ فرار ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا تو تجھ سے بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتا۔ آپ اسے لد شہر کے مشرقی دروازے پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے دے گا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے دے گا خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا درخت باغ کی دیوار ہو یا جانور..... مگر غرقند جو ان (یہودیوں) کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ باقی ہر چیز کہے گی: اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی مدت چالیس سال ہے۔ ایک سال چھ ماہ کے برابر ہوگا ایک سال ایک مہینے جتنا ایک سال ایک ہفتے جتنا اور اس کے

فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَمْشِي، الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ. فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ. فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ. فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ. كُلُّهُمْ ذُو سِنِبٍ مُحَلَّى وَسَاجٍ. فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَتَنْطَلِقُ هَارِبًا. وَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْقِيَنِي بِهَا. فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللِّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْرُمُ اللَّهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللَّهُ ذَلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةً - إِلَّا الْغُرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطَلِقُ - إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمِ هَذَا يَهُودِيٌّ. فَتَعَالَ أَقْتُلْهُ».

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً. السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ. وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ. وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ. وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ.

يُضَيِّحُ أَحَدَكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ. فَلَا يَنْتَلِعُ بَابَهَا الْآخَرُ حَتَّى يُعْمِيَ. فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقَصَارِ؟ قَالَ: «تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطَّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَيَكُونُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا. يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبُقُ الْخِزْيِرَ. وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ. وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْمَعُ عَلَى شَايَةٍ وَلَا بَعِيرٍ. وَتَرْفَعُ الشَّحَنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ. وَتَنْتَرِعُ حُمَةُ كُلِّ دَابِّ حُمَةٍ، حَتَّى يَدْخُلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرُّهُ، وَتَفِرُّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونُ الذُّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا. وَتُمَلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السَّلَمِ كَمَا يُمَلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ. وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسَلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكُهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَأُثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بَعْدَ آدَمَ. حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْفُطْفُفِ مِنَ الْعَبَبِ فَيُسَبِّعُهُمْ. وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرِّمَاقَةِ فَيُسَبِّعُهُمْ. وَتَكُونُ الثُّورُ بِكَذَا وَكَذَا، مِنْ الْمَالِ. وَتَكُونُ الْفَرَسُ بِالدَّرِينِمَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسُ؟ قَالَ: «لَا تَرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا» قِيلَ لَهُ: فَمَا

آخری دن چنگاری کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو شہر کے ایک دروازے پر ہوگا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام ہو جائے گی۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جس طرح تم طویل دنوں میں اندازے سے نماز پڑھتے تھے اسی طرح ان (مختصر) دنوں میں بھی (وقت کا) اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے نبی اور عادل امام ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ لینا بند کر دیں گے، اس لیے کسی بکری یا اونٹ کی زکاة نہیں لی جائے گی۔ آپس کی ناراضی اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ زہریلے جانوروں کا زہر نہیں رہے گا حتیٰ کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا تو سانپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑ یا بکریوں میں ایسے ہوگا جیسے ریوڑ کا کتا ہوتا ہے۔ زمین امن سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ سب لوگ متحد ہوں گے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ نابود ہو جائے گی۔ قریش سے حکومت چھین جائے گی۔ زمین چاندی کے تھال کی طرح ہو جائے گی۔ اس کی پیداوار اسی طرح ہوگی جیسے آدم علیہ السلام کے زمانے میں ہوا کرتی تھی حتیٰ کہ کئی افراد مل کر انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ اور کئی افراد مل

دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاہوج ماجوج کے ظہور کا بیان

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم اس میں مذکور بعض اشیاء دوسری صحیح احادیث میں بھی مذکور ہیں جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مذکورہ روایت تو سنداً ضعیف ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حسن سند سے اسی مفہوم کی روایت مختصر مروی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا لہذا جو باتیں صحیح احادیث میں مروی ہیں وہ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② اس حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر مقامی امام ہی نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے جبکہ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ لوگ (دجال سے) جنگ کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کی اقامت ہو جائے گی۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو کر انھیں نماز پڑھائیں گے۔“ (صحیح مسلم، الفتن، باب فی فتح قسطنطنیۃ، و خروج الدجال، و نزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث: ۲۸۹۷) اس دوسری روایت کے اصل الفاظ ہیں [فَأَمَّهُمْ] اس کے معنی کیے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔ اس معنی کی رو سے دونوں روایات ہم معنی ہو جاتی ہیں کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کریں گے بلکہ وہاں موجود امام کے پیچھے ہی نماز پڑھیں گے۔

۴۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنَازِيرَ، وَيَبْضِعَ الْجَزْيَةَ، وَيَقْضِيَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

۴۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ عیسیٰ ابن مریم انصاف کرنے والے قاضی بن کر اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ساقط کر دیں گے اور کثرت سے مال تقسیم کریں گے حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

فوائد و مسائل: ① اس وقت اسلامی قانون یہ ہے کہ یہودی یا عیسائی اسلامی حکومت میں اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کریں اور جزیہ ادا کریں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے۔ نزول مسیح کے بعد قانون یہ ہوگا کہ یہودی اور عیسائی اسلام قبول کریں یا جنگ کریں اور مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ② یہ حدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی واضح تردید ہے کیونکہ اس میں نازل ہونے والے مسیح کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

اس کا نام غلام احمد تھا۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ مریم علیہا السلام ہے۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ قادیان میں پیدا ہوا۔ وہ لوگوں میں انصاف کریں گے۔ یہ عیسائی انگریزوں کی عدالتوں سے انصاف کا طالب تھا۔ وہ حکمران ہوں گے۔ اس نے عیسائی حج جے ایف ڈوئی کی عدالت میں اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے مخالفوں کے مرنے کی پیش گوئی نہیں کرے گا۔ وہ انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس نے پچاس حصوں کی کتاب تصنیف کرنے کا وعدہ کر کے پیشگی رقم وصول کر کے پانچ حصوں کی کتاب ”براہین احمدیہ“ شائع کی۔ وہ بھی کہنے کو پانچ حصے لیکن حقیقت میں دو حصوں ہی پر مشتمل ہے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ اس کے مذہب کی بنیاد ”اولی الامر“ (کافر انگریزوں) کی اطاعت پر ہے۔ وہ مال تقسیم کریں گے۔ یہ اپنے مریدوں سے چندے وصول کر کے گزراہ کرنے والا تھا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس نے دجال کا مطلب انگریز قوم بیان کیا اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امام ہوں گے۔ مرزا نے اپنی مسجد میں ایک اور شخص کو امام مقرر کر رکھا تھا اور خود اس کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ وہ دمشق میں نازل ہوں گے۔ اس نے دمشق کو دیکھا تک نہیں۔ الغرض مرزا غلام احمد قادیانی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام والی کوئی علامت موجود نہیں بلکہ اس کا کردار اور اس کی پیش گوئیاں اس کی تکذیب کے لیے کافی ہیں۔

۴۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ:
حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ غَمَرٍ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ يَأْجُوجُ
وَمَا جُوجُ. فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶]
فَيَعْمُؤْنَ الْأَرْضَ. وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ
الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي
مَدَائِنِهِمْ وَخُصُوفِهِمْ. وَيَضْمُونَ إِلَيْهِمْ
مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَكُنْ لِيَوْمٍ بِالنَّهْرِ
فَيَسْرُبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذْرَوْنَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ

۴۰۷۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا“ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ”وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے آئیں گے۔“ تو وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گے۔ مسلمان ان سے ایک طرف ہو جائیں گے (ان کی کثرت دیکھ کر مقابلہ نہیں کریں گے) حتیٰ کہ بچے کچھ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور مویشی بھی اپنے پاس رکھیں گے (چراگا ہوں میں نہیں چھوڑیں گے)۔ یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ کسی نہر کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ ان کی فوج کا پچھلا حصہ وہاں سے

گزرے گا تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: (شاید) اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ زمین والوں پر غالب آ جائیں گے تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: ہم زمین والوں سے فارغ ہو چکے اب ہم آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے۔ ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف اپنا نیزہ پھینکے گا اس کا نیزہ خون آلود ہو کر واپس آئے گا۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ ان پر ایسے حشرات بھیجے گا جیسے نڈی دل کا لاروا (ایک قسم کا کیڑا)۔ وہ حشرات ان کی گردنوں پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ اس طرح مر مر کر کر ایک دوسرے پر گرریں گے جیسے نڈی دل یک بارگی مر جاتا ہے۔ صبح کو مسلمانوں کو ان کی حس و حرکت سنائی نہ دے گی تو وہ کہیں گے: کون بہادر آدمی اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک آدمی (قلعے سے) اترے گا اور وہ (اپنے دل میں) ان کے ہاتھوں قتل ہونے پر تیار ہوگا وہ دیکھے گا کہ سب (یاجوج ماجوج) ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ آواز دے گا: خوش ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے دشمنوں کو تباہ کر دیا ہے۔ تب (مسلمان) لوگ (اپنے حصار سے) نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چھوڑیں گے۔ جانوروں کو چرنے کے لیے ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت کے سوا کوئی خوراک میسر نہ ہوگی۔ وہ ان کو کھا کھا کر اس طرح موٹے اور بہت دودھ والے ہو جائیں گے جیسے بہترین چارہ کھا کر خوب موٹے تازے اور دودھ والے ہو جاتے ہیں۔“

أَجْرُهُمْ عَلَىٰ أَثَرِهِمْ، يَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ يَهْدِي الْمَكَانَ، مَرَّةً مَاءً. وَيَطْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ. يَقُولُ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ. وَلِنَنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتَّىٰ إِنْ أَحَدَهُمْ لِيَهْزُ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مَخْضَبَةً بِالْدمِ. يَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَسْمَعُ هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ ذَوَابَّ كَنَعَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ أَغْنَاهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُضْحِكُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حَسًّا. يَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَسْرِى نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَىٰ أَنْ يُقْتَلَهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى. فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَبْشَرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلَوْنَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لِحَوْمِهِمْ. فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا، كَأَحْسَنِ مَا شَكَرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطٌّ.

نوافد و مسائل: ① اس حدیث سے یاجوج اور ماجوج پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے کہ وہ کافر وحشی اور جنگجو قسم کے لوگ ہوں گے۔ ② آسمان سے ان کی برچیوں اور تیروں کا خون آلود ہو کر واپس آنا اللہ کی طرف سے مہلت دینے اور انھیں وقتی خوشی دینے کا انداز ہے۔ ③ [نَعْف] کی تشریح یوں کی گئی ہے: ”ایک کیزا جو اونٹوں اور بکریوں کی ناکوں میں ہوتا ہے۔“ (النهاية لابن اثير۔ مادہ: نغف) اس کو ٹنڈی دل [جَرَاد] کی طرف مضاف کیا گیا ہے اس لیے اس سے مراد وہ سوٹنڈیاں بھی ہو سکتی ہیں جو ٹنڈی دل کے انڈوں سے نکلتی ہیں اور پر نکلنے سے پہلے درختوں اور فصلوں کے پتے کھا کھا کر ختم کر دیتی ہیں۔ ④ مویثی گوشت نہیں کھاتے لیکن جس طرح اس زمانے کے دوسرے بہت سے واقعات معمول کے خلاف ہیں اسی طرح یہ بھی ہوگا کہ مویثیوں کو ان مرے ہوئے افراد کا گوشت کھانے کی عادت ہو جائے گی چنانچہ وہ ان مرے ہوئے لوگوں کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت ہضم بھی کر سکیں گے۔



۴۰۸۰- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ يَحْفَرُونَ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسْتَحْفِرُوهُ غَدًا. فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ. حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَدَنُهُمْ، وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا. حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا. فَسْتَحْفِرُوهُ غَدًا، إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَاسْتَنْتَوُوا. فَيَعْبُدُونِ إِلَيْهِ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ جَبِينَ تَرَكُوهُ. فَيَحْفِرُوهُ وَيَخْرِجُونِ

۳۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج روزانہ (دیوار) کھودتے ہیں حتی کہ جب (اتنی کم موٹی رہ جاتی ہے کہ) انھیں سورج کی روشنی (اس کے آر پار) نظر آنے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا افسر کہتا ہے: واپس چلو اس (باقی دیوار) کو ہم کل کھود ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے سے بھی انتہائی سخت کر دیتا ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی منشا ہوگی کہ انھیں لوگوں تک پہنچنے دے تو وہ کھودیں گے جب وہ سورج کی روشنی دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا افسر کہے گا: چلو اس کو ہم کل کھود لیں گے ان شاء اللہ۔ وہ اللہ کی مرضی کا ذکر کریں گے تو (اس کی یہ برکت ہوگی کہ) جب (صبح) کو) واپس آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے

۴۰۸۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، التفسير، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ۳۱۵۳ من حديث قتادة به، وقال: "حسن غريب"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۱۹۰۸، والحاكم على شرط الشيخين: ۴/۴۸۸، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ۳۴۸ إن شئت المزيد.

وجاہل کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

جیسی چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے اور پانی پی کر ختم کر دیں گے۔ لوگ ان سے بھاؤ کے لیے قلعہ بند ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو تیر خون سے تر ہوا پس آئیں گے۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو زیر کر لیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ تب اللہ ان کی گدیوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جن سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔“

عَلَى النَّاسِ فَيَنْفِقُونَ الْمَاءَ. وَيَتَّخِصُّونَ النَّاسَ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ. فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجِعُ، عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَ. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَعْفَا فِي أَفْقَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانوران کا گوشت کھا کر کھوموٹے ہو جائیں گے اور ان پر چرچی چڑھ جائے گی۔“

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ».

فوائد ومسائل: ① کھودنے کا مطلب ہے کہ دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب نہیں ہونے دیتا اس لیے دیوار دوبارہ موٹی ہو جاتی ہے۔ ② تمام اسباب اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اس کی مرضی کے بغیر اسباب پر محنت کے باوجود کامیابی نہیں ہوتی اس لیے مومن کا توکل اللہ پر ہونا چاہیے۔ ③ اللہ کے نام میں اتنی برکت ہے کہ وہ کافر (یاجوج ماجوج) بھی اللہ کا نام لیں گے تو دیوار دوبارہ موٹی نہیں ہوگی اور وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۴۰۸۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی آپ کی ملاقات حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے بھی ہوئی۔ وہ آپس میں قیامت کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ سب سے پہلے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا لیکن انھیں اس کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ پھر انھوں

۴۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ مُؤَيَّرِ ابْنِ عَفَّازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى. فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا.

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انھیں بھی اس کا علم نہ تھا۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام سے بات کرنے کو کہا گیا تو انھوں نے فرمایا: مجھے قیامت قائم ہونے سے پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں باقی رہا اس کے قائم ہونے کا وقت تو وہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں پھر انھوں نے دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا تب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جائیں گے۔ آگے سے انھیں یاجوج ماجوج ملیں گے جو ہر نیلے سے تیزی کے ساتھ اتر رہے ہوں گے۔ وہ جس پانی (جسے وغیرہ) کے پاس سے گزریں گے پانی جائیں گے۔ اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے خراب کر دیں گے۔ تب لوگ اللہ سے فریاد کریں گے چنانچہ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ ان (یاجوج ماجوج) کو تباہ کر دے۔ تب (ساری) زمین میں ان کی سزا اند پھیل جائے گی۔ لوگ اللہ سے فریاد کریں گے میں بھی اللہ سے دعا کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو انھیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔ پھر پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین کو اس طرح کھینچ دیا جائے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ دیا جاتا ہے۔ مجھے (عیسیٰ علیہ السلام کو) بتایا گیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوگا تو قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے وہ حاملہ جس (کا وقت بالکل قریب ہو اور اس) کے گھر والوں کو پتہ نہ ہو کہ کب اچانک ولادت ہو جائے گی۔“

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. فَرَدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَقَالَ: قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجِبَتِهَا. فَأَمَّا وَجِبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَالِ. قَالَ: فَأَنْزَلَ فَأَقْتَلَهُ. فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ. فَتَنْشُتِ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَادْعُوا اللَّهَ. فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالنَّمَاءِ. فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ثُمَّ تُنْشَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ. فَعَاهَدَ إِلَيَّ: مَتَى كَانَ ذَلِكَ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَمُجُّهُمْ يَوْمَ لَا دَهَاءَ.

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوَجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ

(حدیث کے ایک راوی) عوام بن حوشب رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی

ہے: ﴿وَحَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ (الأنبياء: ۹۶) ”حتیٰ کہ جب یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿۹۶﴾ (الأنبياء: ۹۶)

باب: ۳۳- امام مہدی کا ظہور

(المعجم ۳۴) - بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

(الشفعة ۳۴)

۴۰۸۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے کچھ جوان آ گئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور (چہرہ مبارک کا) رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: ہمیں آپ کے چہرہ مبارک پر کچھ ایسے آثار نظر آئے ہیں جو ہمیں پسند نہیں۔ (ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو ٹھگین دیکھیں۔) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم اس گھرانے کے افراد ہیں (جن کی یہ شان ہے کہ) اللہ نے ہمارے لیے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے۔ میرے گھر والوں کو میرے بعد مصیبتوں در بدری اور وطن سے اخراج کا سامنا کرنا پڑے گا حتیٰ کہ مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے۔ اور وہ اچھی چیز مانگیں گے تو انھیں نہیں دی جائے گی۔ پھر وہ جنگ کریں گے تو ان کی مدد کی جائے گی (اور فتح حاصل ہوگی)۔ تب جو کچھ انھوں نے مانگا تھا

۴۰۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِيْنَهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. فَلَمَّا رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، اغْرُورَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ: مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ. فَقَالَ: «إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْفُونَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا. حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَبِيرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيَقَاتِلُونَ فَيَنْصُرُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَذْفَعُوَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُهَا قَسْطًا كَمَا مَلَأُوهَا جَوْرًا. فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ

۴۰۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة ۱۵/۲۳۶، ح: ۱۹۵۷۳ عن معاوية به، وانظر، ح: ۵۰۴ لحال يزيد، ولم تثبت متابعة الحكم له، وفي السند إليه عبدالله بن واهر رافضي خبيث منهم، وله طريق آخر موضوع عند الحاكم ۴/ ۴۶۴.

مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِيَهُمْ وَلَوْ حَبَوَا عَلَى النَّلَجِ».

امام مہدی کے ظہور کا بیان

انہیں پیش کیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ اس (حکومتی انتظام) کو میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیں گے چنانچہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر رکھا تھا۔ تم میں سے جو ان حالات کو پالے اسے چاہیے کہ اس (مہدی) کے پاس آئے اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے۔“

۴۰۸۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مہدی ہوگا۔ اگر (اس کی مدت) کم ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ نو سال۔ اس (کے دور حکومت) میں میری امت کو ایسی خوشیاں ملیں گی جیسی کبھی نہیں ملی تھیں۔ (زمین کو) اس کے میوے ملیں گے۔ اور وہ ان (میووں) میں سے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی (پوری پیداوار دے گی)۔ ان دنوں مال کے انبار ہوں گے۔ آدمی اٹھ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجیے اور مہدی کہے گا: لے لے۔“

۴۰۸۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي خَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ النُّعْمِيِّ، عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قُصِرَ، فَسَنَعٌ. وَإِلَّا فَتَسْعٌ. فَتَنَعُمْ فِيهِ أُمْنِي نَعْمَةً لَمْ يَنَعْمُوا بِمِثْلِهَا قَطُّ. تُوَلَّى أَكْلَهَا. وَلَا تَذْخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي. فَيَقُولُ: خُذْ».

www.KitaboSunnat.com

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ ان محققین کی تحقیقی بحث پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کم از کم حسن الخیرہ ضرور بن جاتی ہے جو کہ محدثین کے ہاں قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروض النضر: ۲۳۷) وستن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد؛ رقم: ۴۰۸۳) ② مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل میں سے ایک نیک آدمی ہوگا جس کا نام نبی ﷺ کے نام پر (محمد) اور اس کے والد کا نام نبی

ﷺ کے والد کے نام پر (عبداللہ) ہوگا۔ اس کے سات سالہ دور حکومت میں مکمل امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ دیکھیے: (جامع الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی المہدی، حدیث: ۲۲۳۱، و سنن أبی داود، کتاب المہدی، حدیث: ۴۲۸۲) ⑤ ماضی میں بعض لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو درست نہیں تھا۔ اس وجہ سے جدید دور کے بعض افراد نے مہدی کا انکار شروع کر دیا ہے۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ جھوٹے کی تردید کرتے ہوئے سچے کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔

۴۰۸۴- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔“

۴۰۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ».

پھر آپ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: ”جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔“

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: «فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى التَّلَجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ».

۴۰۸۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہم میں سے، یعنی اہل بیت میں سے ہے۔ اللہ اسے ایک رات میں درست فرمائے گا۔“

۴۰۸۵- حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ

۴۰۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الدلائل ۵۱۵/۶ من حديث عبد الرزاق به، وصححه البوصيري، والحاكم: ۴۶۳/۴، ۴۶۴، ۵۰۲، على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وصححه ابن كثير، وإسناده ضعيف لغتنة الثوري، وقد تقدم، ح: ۱۶۲، ولبعض الحديث شواهد.

۴۰۸۵- [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة ۱۹۷/۱۵، ح: ۱۹۴۹۰ عن الحفري به، وتابعه الفضل بن دكين عند أحمد: ۸۴/۱ وغيره، وله شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۴۲۹۰.



أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمَهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ
فِي لَيْلَةٍ».

☀ فائدہ: ایک رات میں درست فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اچانک توبہ کی توفیق ملے گی اور وہ نیک ہو جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ اس میں اچانک قائمانہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ حکمرانی کے لائق ہو جائے گا۔

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۸۶- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے مہدی کے بارے میں بات چیت شروع کر دی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”مہدی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔“
۴۰۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرُّقِّيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَقَدْ أَكْرَمَنَا الْمَهْدِيُّ. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ».

☀ فائدہ: مہدی کے بارے میں شیعہ روایات میں جو رطب و یابس درج کیا گیا ہے وہ درست نہیں؛ مثلاً: اس کا سامرا کے غار میں پوشیدہ ہونا اس کے پاس ذوالفقار حیدری کا ہونا، اصل قرآن اس کے پاس ہونا وغیرہ۔

۴۰۸۷- حَدَّثَنَا هَدِيثُهُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: ۳۰۸۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سروار ہیں: میں (نبی ﷺ)، حمزہ، علی، جعفر، حسن حسین اور مہدی (عجل اللہ فرجہ)۔“
۴۰۸۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ الْيَمَامِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ، وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةٌ

۴۰۸۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المهدى: ۱، ح: ۴۲۸۴ من حديث أبي المليح الرقي به، وأورده الحاكم في المستدرک: ۵۵۷/۴، وسكت عنه.

۴۰۸۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۳/۲۱۱ من حديث سعد به، [لا أنه قال: قال: الله بن زياد اليمامي، وهو الصواب، وضعفه البخاري، والجمهور * وعكرمة مدلس وعنعن، وللحديث شاهد عند الخطيب: ۹/۴۳۴، وقال فيه: "هذا الحديث منكر جداً"، وهو غير ثابت، وفي إسناده غير واحد من المجاهلين.

أَهْلُ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ».

۴۰۸۸- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرق
سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی کے لیے یعنی اس
کی حکومت کے لیے زمین ہموار کریں گے۔“

۴۰۸۸- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى
الْمِصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ،
قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ
الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَمْرُو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الرَّبِيعِيِّ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ
الْمَشْرِقِ، فَيُوطِئُونَ لِلْمَهْدِيِّ» يَعْنِي
سُلْطَانَهُ.

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمَلَا حِمِ (التحفة ۳۵)

باب: ۳۵- (بڑی بڑی جنگوں کا بیان)

۴۰۸۹- حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: حضرت جبر بن نفیر رضی اللہ عنہ نے مجھ
سے فرمایا: ”چلو ذو مخمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں۔ وہ نبی
ﷺ کے صحابی تھے، چنانچہ (خالد نے کہا: میں ان
(جبر) کے ساتھ چل پڑا۔ جبر نے ذو مخمر رضی اللہ عنہ سے
جنگ بندی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں
نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”عقرب
اہل روم تم (مسلمانوں) سے ایک پر امن صلح کریں

۴۰۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،
عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ
وَأَبْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ
مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ: قَالَ
لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مَخْمَرٍ، وَكَانَ
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَاَنْطَلَقْتُ
مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ

۴۰۸۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف عمرو بن جابر * وابن لهيعة تقدم، ح: ۳۳۰، وله شاهد
ضعيف عند أبي نعيم في الحلية: ۵۳/۶.

۴۰۸۹- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في صلح العدو، ح: ۲۷۶۷، ۴۲۹۳ من حديث عيسى
به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، والحاكم: ۴۲۱/۲، والذهبي، وقال البوصيري: "إسناده حسن".

گئے۔ تم اور وہ ایک (مشرک) دشمن کے خلاف جنگ کرو گے جس میں تم غالب آؤ گے۔ تمہیں غنیمتیں ملیں گی اور تم سلامت رہو گے۔ پھر تم (مسلمان اور رومی عیسائی) واپس لوٹو گے حتیٰ کہ ایک ٹیلوں والے مرغزار میں پڑاؤ ڈالو گے۔ (اچانک) صلیب والوں میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور (نعرہ لگاتے ہوئے) کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ ایک مسلمان غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔“

عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی کے واسطے سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ تب وہ اسی جھنڈوں تلے (جملے کے لیے) متحد ہو کر آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (صلیبی فوجی) ہوں گے۔“

النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: «سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صَلَاحًا أَمِنًا. ثُمَّ تَعُزُّوْنَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْتَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي ثُلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ. فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقْدِفُهُ. فَعِنْدَ ذَلِكَ تَعْدِلُ الرُّومُ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ».

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الْدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَرَأَدَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ جِيئِدًا تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.



🌞 فوائد و مسائل: ① عیسائیوں کے مختلف فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مختلف ممالک میں الگ الگ فرقوں کی اکثریت ہے اس لیے ایک فرقے کے عیسائی دوسرے فرقے کے عیسائیوں کے مظالم سے تنگ آ کر مسلمانوں سے تعاون کر سکتے ہیں جس طرح زمانہ حال میں یوگوسلاویہ کے سرب اور کروٹ آپس میں مل کر نہیں رہ سکے چنانچہ سربیا اور کروٹیا الگ الگ ملک بن گئے، اور سربوں سے مخالفت کی وجہ سے کروٹ عیسائی یوسنیا ہرزگووینا کے مسلمانوں کے حامی بن گئے۔ مسلمانوں میں کسی بڑے ملک میں بھی ایسی صورت حال پیش آ سکتی ہے۔ یا عیسائی اور مسلمان کسی تیسرے ملک (ہندومت یا بدھ مت وغیرہ کے پیروکاروں) کے خلاف متحد ہو کر لڑ سکتے ہیں۔ ② مسلمانوں اور عیسائیوں کی وقتی مصالحت دائمی نہیں ہو سکتی کیونکہ عیسائی دل میں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں لہذا موقع ملنے پر کوئی معمولی سا بہانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ ③ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے صلح کا معاہدہ کرنے کے باوجود ہوشیار رہنا چاہیے اور اپنے دفاع کا مکمل بندوبست رکھنا چاہیے۔ ④ مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی جنگی مہم کا ذکر حدیث ۴۰۴۲ میں بھی گزر چکا ہے۔

۴۰۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔“

۴۰۹۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاقِبَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَا حِمٌّ ، بَعَثَ اللَّهُ بَعَثًا مِنَ الْمَوَالِي ، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ قَرَسًا وَأَجْوَدَ سِلَاحًا ، يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ » .

🌞 فوائد و مسائل : ① جو لوگ نسل در نسل مسلمان ہوتے ہیں ان کی آئندہ نسلوں میں اسلام سے محبت اور اس پر عمل کی کوشش کم ہو جاتی ہے اس کے برعکس جو غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں وہ اسلام کو اچھا سمجھ کر اس پر دل سے یقین رکھتے ہیں اس لیے وہ اسلام کے لیے قربانی کا جذبہ بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ ② جس طرح مسلمانوں کو اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی تبلیغ کی جاتی ہے غیر مسلموں کو بھی اسلام میں داخل ہونے کی تبلیغ کرنا ضروری ہے اور زیادہ مفید ہے۔

۴۰۹۱- حضرت نافع بن عتبہ بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے جنگ کرو گے، اللہ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم روم سے جنگ کرو گے، اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے، اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔“

۴۰۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « تَقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ . ثُمَّ تَقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ] ، ثُمَّ تَقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ] » .

۴۰۹۰- [إسناده حسن] أخرجه الحاكم ۸/۴ ۸۴۸ من حديث عثمان به ، وصححه على شرط البخاري ، ووافقه الذهبي على شرط مسلم ، وقال البوصيري : "هذا إسناده حسن ، عثمان مختلف فيه " قلت : وثقه الجمهور في غير علي ابن يزيد الألهاني .

۴۰۹۱- أخرجه مسلم ، الفتن ، باب ما يكون من فوحات المسلمين قبل الدجال ، ح : ۲۹۰۰ من حديث عبد الملك ابن عمير به .

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى
تُفْتَحَ الرُّومُ.
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”دجال ظاہر
نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جزیرہ عرب (موجودہ سعودی عرب، یمن، حضرموت، قطر، کویت اور کچھ عراق) نبی اکرم
ﷺ کے دور میں فتح ہو گیا تھا۔ خلافت راشدہ کے دور میں روم اور ایران سے جنگیں ہوئیں۔ ② اس وقت روم
عیسائیوں کا اہم علاقہ ہے۔ یورپ کا سارا علاقہ تہذیبی طور پر اس کے تابع ہے تاہم اب مسلمانوں کے علاقے
آزادی کی کوشش کر رہے ہیں۔ ③ اس حدیث میں یورپ پر اسلام کے غلبے کی پیشگوئی ہے۔ اس کے بعد
دجال ظاہر ہوگا۔ اس کا فتنہ جب عروج پر ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تب پوری دنیا میں اسلام
غالب آ جائے گا۔ ④ ان واقعات کی پیشگی خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان مواقع پر مسلمان حق کا ساتھ دیں اور
باطل کے ظاہری غلبے سے مرعوب نہ ہوں۔

۴۰۹۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عِيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ شُعْبَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ
يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ وَقَالَ الْوَلِيدُ:
يَزِيدُ بْنُ قُطَيْبَةَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ
ابْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:
«الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ
وُخْرُوجُ الدَّجَالِ، فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ».

۴۰۹۳- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ
۳۰۹۲- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جنگ‘ قسطنطنیہ کی فتح اور
دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔“

۳۰۹۳- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ میں اور شہر

۴۰۹۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب في تواتر الملاحم، ح: ۴۲۹۵ من حديث أبي بكر بن
أبي مریم به، وتقدم حاله، ح: ۱۴۸۰، وحسنه الترمذي، ح: ۲۲۳۸ بقوله: "حسن غريب" * أبو بكر بن أبي مریم
ضعيف، وشيخه مجهول، ويزيد مجهول الحال.

۴۰۹۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، أيضًا، ح: ۴۲۹۶ من حديث بقیة، وتقدم حاله، ح: ۱۱۲۱، به،
ولم يصرح بالسماع المسلسل * وابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان.



۳۶۔ ابواب الفتن - بڑی بڑی جنگوں کا بیان

[عن ابن أبي بلال، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ، سِتٌّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ».

۴۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُثَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَذْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ يَبُولَاءَ». ثُمَّ قَالَ: «يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ» قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيَقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رَوْقَةُ الْإِسْلَامِ، أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَ. فَيَقْتَحِمُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالنَّسِيجِ وَالتَّكْبِيرِ. فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا. حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأُتْرَسَةِ. وَيَأْتِي آيَةُ قِيَمُولٍ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ. أَلَا وَهِيَ كَذْبَةٌ. فَأَلَا خِذْ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ».

۴۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

(قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ظاہر ہو جائے گا۔“

۴۰۹۴۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتی کہ مسلمانوں کے قریب ترین سرحدی محافظ مقام بولاء پر ہوں گے۔“ پھر فرمایا: ”اے علی! اے علی! اے علی!“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان (حاضر ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ بنو اصف (رومیوں) سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی ان سے جنگ کریں گے حتی کہ سب سے افضل مسلمان یعنی حجاز والے ان کے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ انھیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔ وہ بھان اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں سے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔ انھیں اتنی غنیمتیں ملیں گی جتنی پہلے کبھی نہیں ملی تھیں حتی کہ وہ ڈھالوں کے ذریعے سے تقسیم کریں گے۔ (اچانک) ایک شخص آکر کہے گا: تمہارے شہروں میں دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور چھوڑنے والا بھی شرمندہ ہوگا۔“

۴۰۹۵۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے

۴۰۹۴۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۲۵، ح: ۹: من حديث كثير به، ومن أجله ضعفه البوصيري،

وانظر، حديث: ۱۶۵: لماله.

۴۰۹۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۲.

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے درمیان اور بنو امیہ (رومیوں) کے درمیان جنگ بندی ہوگی وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں تلے تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هَذَنَةُ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

🌞 فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۴۰۴۲۔

باب: ۳۶- ترکوں کا بیان

(المعجم ۳۶) - بَابُ التُّرُكِ (التحفة ۳۶)

۴۰۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایک قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ اور قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم سے جنگ کرو گے۔“

۴۰۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَعَالَهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ».

۴۰۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چھٹی ہیں۔ ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ دار دھالیں۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ

۴۰۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذَلْفَ الْأَنْوَابِ،

۴۰۹۶- أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الذين يتعلمون الشعر، ح: ۲۹۹، ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقر الرجل . . . الخ، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

۴۰۹۷- أخرجه البخاري، انظر الحديث السابق، ومسلم، الحديث السابق، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.



كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالِيهِمُ الشَّعَرُ».

تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں۔“

۴۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ. كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ. وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَتَّبِعُونَ الشَّعَرَ».

۴۰۹۸- حضرت عمرو بن تغلب نمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے جنگ کرو گے۔ ان کے چہرے گویا تہہ دار ڈھالیں ہیں۔ اور قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔“

۴۰۹۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صَعَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، يَتَّبِعُونَ الشَّعَرَ وَيَتَّخِذُونَ الدَّرَقَ، يَرِبْطُونَ خِيَلَهُمْ بِالنَّخْلِ».

۴۰۹۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔ اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔ وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① پہلی تین حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قوموں سے جنگ ہوگی۔ ایک قوم کی علامت ان کے چوڑے چہرے چھٹی ناکیں اور چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور دوسری قوم کی علامت بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہننا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں صفات ایک ہی قوم میں پائی جائیں گی۔ ممکن ہے دونوں قومیں مل کر جنگ کریں اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قوم کی دو شاخیں ہوں۔ ② علامہ بیضاوی

ﷺ بیان کرتے ہیں: ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ دینے کی وجہ ان کے نقوش کا چپنا ہونا اور چہروں کا گول ہونا ہے۔ اور تہمدار کہنے سے مراد ان کا مونہ اور زیادہ گوشت والے ہونا ہے۔ (فتح الباری: ۷/۷۳۳) ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے محمد بن عباد کا ایک قول نقل کیا ہے کہ بابک خرمی کے قبیعین بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔ یہ زندیق لوگ تھے جو حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے تھے۔ خلیفہ مامون الرشید کے دور میں انھوں نے بہت زور پکڑ لیا تھا۔ طبرستان اور رے وغیرہ کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ بابک خلیفہ معتمد کے دور حکومت میں ۲۲۲ ہجری میں قتل ہوا۔ ⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے مراد اہل بارز یعنی کرد ہیں۔ (صحیح البخاری المناقب باب علامات النبوة فی الإسلام، حدیث: ۳۵۹۱) واللہ اعلم۔



زہد کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: لغت میں زہد کے معنی: عبادت گزار، مذہبیت اختیار کرنا، دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی کرنا ہیں۔

✽ اصطلاحی تعریف: [الزُّهْدُ: تَرَكُ مَا لَا يَنْفَعُ فِي الْآخِرَةِ، وَالْوَرَعُ تَرَكُ مَا تُخَافُ ضَرْرُهُ] ”آخرت کے لیے غیر مفید چیزوں کو ترک کرنا، دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی کرنا، دنیا سے بے چھوڑنا اور بے۔“

✽ زہد کی اقسام: امام احمد رحمہ اللہ نے زہد کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- ① حرام چیزوں کو ترک کرنا، یہ ادنیٰ درجے کا زہد ہے۔
- ② ضرورت سے زائد حلال چیزوں کو ترک کرنا، یہ متوسط درجے کا زہد ہے۔
- ③ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہر چیز کو ترک کر دینا، یہ اعلیٰ درجے کا زہد ہے۔ (کتاب الزہد،

للإمام وکیع بن جراح: ۱/۱۲۳-۱۲۵)

دنیا کی زندگی دارالامتحان ہے۔ آزمائشوں اور مصیبتوں، مشکلات و محن کا گھر ہے، لہذا اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیت پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا، اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر بجالانا اور اپنی ضروریات کو حاصل

شدہ وسائل کے مطابق ڈھال کر قناعت کا مظاہرہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ دوسروں کی دولت و امارت کو دیکھ کر ناشکری کا شکار ہو جانا یا دولت مندی کے حصول کے لیے دوڑ لگا دینا اس دارالامتحان کے تقاضوں کے خلاف ہے کیونکہ یہ دنیا چند دن کی ہے۔ باقی رہنے والی زندگی دارالجزاء میں ہے جس کی نعمتیں لافانی اور لازوال ہیں۔ ان کے حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا مطلوب و مقصود ہے۔ اس دنیا کی بے ثباتی، کم وقتی اور بے حقیقی کو واضح کرتے ہوئے پروردگار عالم فرماتا ہے:

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الدُّنْيَا لُغَبٌ وَهْوَ زِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْصَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهَيِّجُ فَتْرَةً مُمْصِغًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَالٌ حَيَوُةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحديد: ۵۷: ۶۰)



”تم جان لو کہ دنیاوی زندگی کھٹ کھیل، تماشا اور زینت ہے اور آپس میں فخر جتنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں کثرت جتنا ہے۔ (اس کی مثال یوں ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیدا شدہ) نباتات کسانوں کو خوش کرتی ہیں، پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو آپ اسے زرد ہوتی دیکھتے ہیں، پھر وہ چور چور ہو جاتی ہیں اور آخرت میں (کفار کے لیے) شدید عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیاوی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے۔“

لیکن ہم مسلمان تو اسی دھوکے کے سامان کے حصول کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی مومنوں کو اس دنیا سے کامیاب لوٹنے کی ترغیب اپنے قول اور عمل دونوں سے دی ہے۔ اگر آپ چاہتے تو زمین اپنے خزانے آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتی تھی۔ آسمان اپنی نعمتیں نچھاور کر سکتا تھا مگر آپ نے ہمیشہ سادگی، قناعت پسندی اور زہد و ورع کو اپنا کر اُمت کو یہ درس دیا کہ اس دارالامتحان میں اسی طرح جینا سیکھو۔ اگر دنیا میں کامیاب عمل کر کے لوٹو گے تو آخرت میں ابدی اور لازوال نعمتیں تمہارا مقدر بنیں گی اس لیے مسلمانوں کو ہر دم آپ کا یہ فرمان مدنظر رکھنا چاہیے: [ثُمَّ يَكُونُ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] (صحيح البخاري، الرقاق، باب قول النبي ﷺ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))، حديث: ۶۳۱۶) ”دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی غریب

الوطن مسافر یا راہ گزر ہوتا ہے۔“ نیز فرمایا: [الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ] (صحیح مسلم، الزهد، باب: ((الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر))، حدیث: ۲۹۵۶) ”دنیا مؤمن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔“



زہد سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- دنیا سے بے رغبتی

(المعجم ۱) - بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

(التحفة ۱)



۴۱۰۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الزَّهَادُ فِي الدُّنْيَا
بِتَحْرِيمِ الْحَلَائِلِ، وَلَا فِي إِصَاعَةِ الْمَالِ.
وَلَكِنْ الزَّهَادُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي
يَدَيْكَ أَوْ تَتَّقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ. وَأَنْ تَكُونَ
فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أُصِيبَتْ بِهَا، أَرْغَبَ
مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ».

۴۱۰۰- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی حلال کو
حرام کرنے یا مال ضائع کرنے سے نہیں ہوتی۔ دنیا سے
بے رغبتی کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اپنے پاس موجود چیز
پر اللہ کے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اعتماد نہ ہو۔ اور
تجھ پر جو مصیبت آئے تو اس کے ثواب کی زیادہ رغبت
رکھتا ہو کہ وہ (دنیا میں آنے کی بجائے آخرت میں پیش
آنے کے لیے) تیرے لیے باقی رہے۔“

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ،
يَقُولُ: مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ،
كَمِثْلِ الْإِبْرِيْزِ فِي الذَّهَبِ.

ابو ادريس خولاني رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث دوسری
احادیث کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عام سونے کے
مقابلے میں خالص (بانکس قیراط کے معیار کا) سونا۔

۴۱۰۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقَلَّةَ مَنَظَرٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ».

۴۱۰۱- حضرت ابوخلاد (عبدالرحمن بن زبیر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی دی گئی ہے تو اس سے قریب ہو کر دیکھو کہ وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے۔“

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبْدِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحْبَبَنِي اللَّهُ، وَأَحْبَبَنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُحِبُّوكَ».

۴۱۰۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھے پسند کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے شواہد اور متابعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بتا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۶۲۴/۲-)

۴۱۰۱- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، (الكنى): ۲۸، ۲۷/۸ عن هشام به، وتابعه كثير بن هشام عند أبي نعيم في الحلية: ۱۰/۴۰، وله علل: منها ضعف أبي فروة يزيد بن سنان، انظر حديث: ۲۵۸۱، وللحديث شاهدان ضعيفان جداً عند صاحب الحلية: ۳۱۷/۷، وأبي يعلى.

۴۱۰۲- [ضعيف] أخرجه العيني في ۱۱/۲ من حديث خالد القرشي به، وقال: وليس له من حديث الثوري أصل، وقد تابعه محمد بن كثير الصنعاني، ولعله أخذ عنه ودلّسه لأن المشهور به خالد هذا، وصححه الحاكم: ۳۱۳/۴، ورده الذهبي بقوله: قلت: "خالد وضاع"، وضعفه البوصيري، ورواه عبد الله بن واقد أبو قتادة الحراني وهو متروك مدلس، راجع التقريب وغيره، عن الثوري به، وللحديث شواهد ضعيفة.

۶۲۸ رقم: ۹۳۳) زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا والوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔ یہ رہبانیت ہے جو اسلامی طریقہ نہیں۔ زہد کا مطلب یہ ہے کہ حلال آمدنی پر کفایت کی جائے خواہ کم ہو۔ اور حرام کمائی کی راہیں تلاش نہ کی جائیں۔ ⑤ یہ امید رکھنا کہ دوسرے مجھے کچھ دیں، حرص کا اظہار ہے۔ دوسروں کے مال سے بے نیازی زہد و قناعت میں شامل ہے۔ ⑥ انسانوں سے طمع رکھنے سے انسان ذلیل ہوتا ہے اور قناعت سے ان کی نظروں میں محبوب و معزز بن جاتا ہے۔ ⑦ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور حلال روزی تلاش کرنا زہد کے منافی نہیں۔ ⑧ اللہ تعالیٰ سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی ضرورت بھی مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اسباب اس کے اختیار میں ہیں لیکن آخرت کی طلب زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۱۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :

أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ طَعِيمٌ. فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوذُهُ. فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يَكْفِيكَ؟ أَيْ خَالٍ! أَوْ جَعَّ يُشِيرُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ، لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنْي كُنْتُ بَيْعَتُهُ. قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُذَرِّكُ أَمْوَالَآ تُقْسِمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ، مِنْ ذَلِكَ، خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

۴۱۰۳- حضرت سرہ بن سہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت ابو ہاشم خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ (نیزے سے) زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو تشریف لائے تو ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا درد زیادہ پریشان کر رہا ہے یا دنیا (کے چھوٹنے) پر غمگین ہیں اس (زندگی) کا عمدہ حصہ تو گزر گیا؟ (اب تو تمکا حصہ ہی باقی ہے جس میں دکھ تکلیفیں زیادہ ہوتی ہیں۔) حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کسی بات پر نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، نکاش میں اس کے مطابق چلا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”شاید تم کو بہت اموال ملیں جو لوگوں میں تقسیم کیے جا رہے ہوں۔ (ان کا لالچ نہ کرنا۔) تمہارے لیے تو اس میں سے ایک خادم اور ایک سواری کا جانور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) کافی ہے۔“

۴۱۰۳- [حسن] أخرجه النسائي، الزبية، باب اتخاذ الخادم والمركب، ج: ۵۳۸۷ من حديث جرير به، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ج: ۶۶۷ * سمره بن سهم مجهول كما في التقریب، وله شاهد ذكره الترمذی، ج: ۲۳۲۷، وأخرجه النسائي في الكبرى، ج: ۹۸۱۲، وأحمد: ۳۶/۵ وغيرهما، ومسته حسن.

فَأَذَرْتُ، فَجَمَعْتُ. مجھے مال ملا اور میں نے جمع کر لیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کے موقع پر مریض کی پریشانی معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ ضرورت سے زیادہ مال ملے تو جمع کرنے کی بجائے دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ ④ اگر حلال طریقے سے مال جمع ہو جائے اور تنگی کی راہوں میں خرچ کرنے کے باوجود دولت باقی رہے تو یہ گناہ نہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے اپنے اعلیٰ مقام کے منافی سمجھ کر افسوس کرتے تھے۔

٤١٠٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِشْتَكَيْ سَلْمَانُ، فَعَادَهُ سَعْدٌ، فَرَأَاهُ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَجْحَى أَلَيْسَ قَدْ صَحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانُ : مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنْ اثْنَتَيْنِ. مَا أَبْكِي ضَنَا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ. وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا. فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ. قَالَ : وَمَا عَهْدُ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَهْدُ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِييَ أَحَدَكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاحِبِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، وَأَمَّا أَنْتَ، يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ، وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

۴۱۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں رہے؟ کیا آپ نے فلاں کام نہیں کیا؟ فلاں کارنامہ انجام نہیں دیا؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دو چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں رو رہا۔ میں نہ دنیا کے چھوٹنے کی وجہ سے روتا ہوں نہ آخرت کو ناپسند کرتے ہوئے۔ لیکن (میں اس لیے اٹھتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے آپ سے کیا وعدہ لیا تھا؟ فرمایا: آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: ”آدمی کو اتنا کچھ کافی ہوتا ہے جتنا مسافر کا زادراہ۔“ اور مجھے یقین ہے کہ میں (اس) حد سے تجاوز کر گیا ہوں۔ اور اے سعد! آپ جب (کسی جھگڑے کا) فیصلہ کریں تو اپنے فیصلے میں اللہ کا خوف پیش نظر رکھیں۔

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان
اور جب (مستحقین میں کوئی چیز) تقسیم کریں تو تقسیم کے
وقت (تقویٰ کو ملحوظ رکھیں۔) اور جب آپ (کسی
پروگرام کے بارے میں) سوچیں (یا ارادہ کریں) تو
اپنی سوچ میں (اور ارادے میں اللہ سے ڈریں۔)

قَالَ ثَابِتٌ: قَبَّلَغْنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بِضْعَةَ
وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا، مِنْ نَفَقَتِهِ كَانَتْ عِنْدَهُ.
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے معلوم ہوا
کہ انھوں نے ترک کے میں صرف تقریباً بیس دینار
چھوڑے جو ان کے ذاتی اخراجات کے لیے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی اکرم ﷺ نے کئی بشارتیں دی تھیں۔ اس کے باوجود وہ معمولی سی
کوٹاہی کو بھی بہت بڑی غلطی تصور کرتے تھے۔ ② حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس دنیاوی ضروریات کے پیش نظر
تھوڑے بہت سامان کا جمع ہو جاتا یہ ان کی کوٹاہی نہیں تھی لیکن کمال تقویٰ کی وجہ سے وہ خوف زدہ رہتے تھے۔
③ کسی جھگڑے کا فیصلہ کرتے وقت اور کسی مشترک چیز کی تقسیم کے وقت تقویٰ کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے
کیونکہ لوگ اعتماد کر کے یہ ذمہ داری دیتے ہیں۔ ان کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا
بڑی غلطی ہے۔ [ہم] سے مراد سوچ، ارادہ، پروگرام وغیرہ ہے۔ مومن کے مستقبل کے پروگرام تقویٰ پر مبنی
ہوتے ہیں۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْهَمِّ بِالْذَّنْيَا (التحفة ۲)

باب ۲۔ دنیا کی فکر کرنا

٤١٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ، يَنْصِفُ
النَّهَارَ. قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ، هَذِهِ السَّاعَةُ،
إِلَّا لِيَسْأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلْنَا
عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

٣١٠٥ - حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے
وقت مروان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے باہر نکلے۔ میں نے
کہا: انھوں نے اس وقت انھیں کوئی (اہم) مسئلہ
دریافت کرنے ہی کے لیے بلایا ہوگا۔ میں نے زید رضی اللہ
عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: انھوں نے ہم سے کچھ
احادیث کے بارے میں دریافت کیا تھا (کہ وہ کس
طرح ہیں۔) جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جو شخص کا مقصود حصول دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام تکمیل دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔“

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ. وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جو شخص دنیاوی مال و دولت اور جاہ و حشمت کا طالب اور حریص ہوتا ہے وہ دنیا کے لیے بہت محنت کرتا ہے۔ اسے جتنی بھی دولت ملے، مزید کی حرص کی وجہ سے وہ مطمئن نہیں ہوتا، اس لیے مفلس آدمی کی طرح پریشان رہتا ہے۔ ② حریص آدمی دنیا کمانے کے لیے کئی پروگرام شروع کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک پر پوری توجہ دے اور اسے جلد سے جلد اس کی کوشش کے نتائج حاصل ہوں لیکن فطری طور پر انسان کی امور کی طرف بیک وقت برابر توجہ نہیں دے سکتا، لہذا اسے اس کی حرص کے مطابق نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ دولت حاصل ہونے کے باوجود پریشان رہتا ہے۔ ③ آخرت کی طرف توجہ کرنے سے دنیا کی اہمیت کم ہو جاتی ہے، لہذا قناعت کی دولت حاصل ہو جاتی ہے اور بندہ مطمئن اور خوش کن زندگی گزارتا ہے۔ ④ آخرت کو مقصود بنا لینے سے دنیا کے معاملات میں بھی نظم و ضبط پیدا ہو جاتا ہے جس سے کاروبار میں بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ⑤ اللہ کی رضا کو مد نظر رکھنے والے کے دنیاوی معاملات بھی سلجھ جاتے ہیں اور حرص ختم ہو کر استغنا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ⑥ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو رزق مقدر کر رکھا ہے وہ حلال ذرائع اختیار کرنے سے بھی مل جاتا ہے، لہذا ناجائز طریقے اختیار کرنے سے سوائے پریشانیوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۴۱۰۶- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے تمھارے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص سارے تفکرات کو جمع کر کے ایک ہی فکر یعنی آخرت کی فکر میں ڈھال لے اللہ اس کو دنیاوی تفکرات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور

۴۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الصَّحَّاحِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان

ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هِمًّا وَاجِدًا، جَسَدُ الدُّنْيَا كَالْمَعَادِ، كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَّتِهِ هَلَكَ».

جسے دنیا کے معاملات کے تفکرات مختلف گھاٹیوں میں لیے پھریں اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ (ان تفکرات کی) کون سی وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔“



فائدہ: دنیا کے تفکرات سے بے نیاز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جائز ضروریات آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں اور جو شخص حرص و ہوس کی وجہ سے طرح طرح کے تفکرات میں مبتلا ہوتا ہے، اس کے تفکرات ختم نہیں ہوتے، وہ خود ہی ان میں الجھا ہوا اللہ کے حضور پیش ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حدیث: ۲۵۷ کے فوائد دیکھیے۔

۴۱۰۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [أَبِي] خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْلاً صَدْرَكَ غِنًى، وَأَشَدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَشَدَّ فَقْرَكَ».

۴۱۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تیرا سب سے استغنا ہے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور نہیں کروں گا۔“



فوائد و مسائل: ① انسان کی تخلیق کا اصل مقصد عبادت ہے روزی کمانے کا مقصد صرف اتنی جسمانی قوت کا حصول ہے جس سے اللہ کے احکام کی تعمیل کا حقد ہو سکے۔ ② عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے پروگرام میں بنیادی اہمیت عبادت کو دی جائے اور دنیاوی ضروریات کے دوران میں بھی اللہ کے احکام کی تعمیل کی نیت ہو تاکہ یہ اعمال بھی عبادت بن جائیں۔ ③ دینی اور دنیاوی اعمال میں فرائض کو تو افضل پر فوقیت حاصل ہے لہذا اگر کسی نقلی عمل سے فرض کی ادائیگی متاثر ہوتی ہو تو فرض کو اہمیت دی جائے، نقلی کام کو کسی اور مناسب موقع کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔

۴۱۰۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب أحاديث ابن أبي الدنيا بالضرعاء، ومن كانت الآخرة همه... الخ، ح ۲۴۶۶ من حديث عمران بن وهب، وقال: "حسن غريب" أبو خالد الوالبي وزائدة بن شيط وقهما ابن خزيمة، وابن حبان، والحاكم وغيرهم، فحديثهما لا ينزل عن درجة الحسن، راجع نيل المصنوع، ح: ۱۳۲۸.

(المعجم ۳) - بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا (التحفة ۳)

باب: ۳۔ دنیا کی مثال

۴۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَوِّدَ، أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ. فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ».

۴۱۰۸- حضرت مسطور بن شداد بن عمرو قرشی فہری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی قلیل ہے جب کہ آخرت کی زندگی ابدی ہے جس کی انتہا نہیں۔ ② جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں اس قدر قیمتی ہیں کہ جنت میں چند انچ خالی زمین کی قیمت دنیا کی تمام دولت اور خزانوں سے زیادہ ہے، پھر اس کے محلات اور باغات اور ان میں موجود متین پاک بازیویاں، خدام وغیرہ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، خصوصاً دیدار الہی کی نعمت تو ایسی ہے کہ اس کے مقابلے میں جنت کی بڑی سے بڑی نعمت بچ ہے۔ ③ مثال دے کر بیان کرنے سے مسئلہ زیادہ واضح اور قابل فہم ہو جا ہے۔

۴۱۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ. فَأَثَرُ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ: يَا أُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ أَذْنَتُنَا فَفَرَسْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَبْقَى مِنْهُ

۴۱۰۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چٹائی پر (آرام کرنے کے لیے) لیٹے تو اس کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں فرماتے تو ہم آپ کے لیے کوئی چیز (بستر وغیرہ) بچھا دیتے جس کے ساتھ اس (چٹائی کی تختی) سے بچاؤ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۴۱۰۸- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا، وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ۲۸۵۸/ ۵۵ عن ابن نمير به.

۴۱۰۹- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب حديث "ما الدنيا إلا كراكب استظل"، ح: ۲۲۷۷ من حديث المسعودي به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ح: ۲۷۷۷، وللحديث شواهد.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا إِلَّا نَمًا أَنَا وَالْدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَنْظَلْتُ [تَحْتَ] شَجَرَةٍ. ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا».

”میرا دنیا سے کیا تعلق! میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی سوار (مسافر) سائے کے لیے درخت کے نیچے ٹھہرا، پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بود و باش میں سادگی مستحسن ہے۔ ② عمدہ چیز سے اجتناب اگر اس لحاظ سے ہو کہ جو رقم اپنی ذات پر خرچ ہونے والی ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ ہو تو بہتر ہے اگر بخل کی وجہ سے ہو تو بری عادت ہے۔ اگر حلال چیز کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جائے تو شرعاً ممنوع ہے۔ ③ زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمت کے لیے حرص نہ کی جائے اگر بغیر حرص کے جائز طریقے سے مل جائے تو استعمال کر لی جائے۔ اہتمام اور تکلف زہد کے منافی ہے۔ ④ جس چیز کی دعوت دی جائے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے سے تبلیغ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ⑤ حکومت کے عہدے داروں کو پر تکلف زندگی سے خاص طور پر بچنا چاہیے تاکہ عوام کی ضروریات اور فلاح و بہبود کے لیے زیادہ رقم خرچ ہو سکے۔

٤١١٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ. فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ شَائِلَةٍ بِرَجُلَيْهَا. فَقَالَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَرَنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَفَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةٌ أَبَدًا».

٣١١٠- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ اچانک آپ کو (راستے میں) ایک مری ہوئی بکری نظر آئی (وہ مری پھول گئی تھی اور) اس کی ٹانگ اور پراخی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے دنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو کبھی ایک قطرہ بھی پینے کو نہ دیتا۔“

٤١١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ

٣١١١- حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہما سے

٤١١٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ٢٣٢٠ من حديث أبي حازم به مختصراً، وقال: "صحيح غريب".

٤١١١- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ٢٣٢١ من حديث

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: إِنِّي لَفِي الرِّكَبِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَى عَلَى سَخْلَةٍ مَثْبُودَةٍ. قَالَ، فَقَالَ: «أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟» قَالَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا. أَوْ كَمَا قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا».

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک چھینکے ہوئے (مردہ) مینے کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے خیال میں یہ مینا مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے بے قدر سمجھ کر ہی پھینکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنا یہ مینا مالکوں کی نظر میں حقیر ہے اللہ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کے ہاں اصل اہمیت انسان کے اعمال کی ہے۔ دنیا کے اسباب اگر نیکی کے کام میں استعمال کیے جائیں تو وہ انسان کے لیے مفید ہیں ورنہ مال و دولت یا جاہ و حشمت کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔ ② دنیا کے اسباب کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا چاہیے اور انھیں ایسے کام میں خرچ کرنا چاہیے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔ ③ اللہ کی رضا اور انعامات کا اصل مقام جنت ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کی کوئی قیمت نہیں۔

۴۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقَّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَمَادٍ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ. مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ وَمَا وَآلَهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا».

۴۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے تھے: ”دنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے اور سوائے عالم اور طالب علم کے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے یعنی دنیا چونکہ اللہ کی یاد سے

﴿مجالدہ، وقال: "حسن"، وللحديث شواهد كثيرة، منها حديث الترمذي السابق.

۴۱۱۲۔ [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه حديث: "إن الدنيا ملعونة"، ح: ۲۳۲۲ من حديث عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان به، وقال: "حسن غريب".

غافل کرتی ہے اس لیے یہ لعنت کا باعث ہے۔ ① ہر وہ چیز یا عمل جس کا اللہ کی یاد سے کسی بھی انداز سے کوئی تعلق ہو اس پر یا اس کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے چنانچہ تلاوت، نماز، اللہ کے لیے جانور کی قربانی اور حج و عمرہ کے اعمال سب رحمت کا باعث ہیں۔ ایسے اعمال انجام دینے والا اللہ کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح کعبہ صفا و مروہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور ہر مسجد و مدرسہ اللہ کی رحمت کے مقامات ہیں۔ یہاں دین کی خدمات انجام دینا اور دین کے خادموں کی ضروریات مہیا کرنا، دینی کتابیں چھاپنا اور دوسروں تک پہنچانا، ان کی تعلیم دینا اور تعلیم حاصل کرنا، علماء و طلباء کی ضروریات پوری کرنے کی نیت سے حلال روزی کمانا، یہ سب اللہ کی رحمت کے اسباب ہیں۔ ② دین کے علم سے کسی بھی انداز سے منسلک ہونا اللہ کی رحمت کا باعث ہے اس لیے اگر دنیوی علوم و فنون بھی خدمت دین کی نیت سے حاصل کیے جائیں تو وہ بھی دین کے خادموں کے لیے رحمت کے دائرے سے خارج ہو جائیں گے۔ اگر یہ نیت نہ ہو تو یہ علوم رحمت کا باعث نہیں ہوں گے۔ ③ حلال روزی کمانا اللہ کا حکم ہے اس لیے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے حلال روزی کمانا اور حلال کاموں میں خرچ کرنا ثواب کا کام ہے۔



۴۱۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّنْيَا سَجَنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

۴۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دُنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح قیدی جیل میں بہت سے قوانین کا پابند ہوتا ہے بلا اجازت وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مومن دُنیا میں من مانی نہیں کرتا بلکہ ہر قدم پر اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے اس کے بدلے میں اسے جنت ملے گی۔ ② کافر دُنیا میں آزادی کی یعنی بے قید زندگی گزارتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسے جہنم کا عذاب ملنے والا ہے۔ جہنم کے عذابوں کے مقابلے میں دُنیا کی سخت سے سخت زندگی بھی جنت کے برابر ہے۔

۴۱۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رِوَايَةِ

۴۱۱۳- أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۵۶، والترمذي، ح: ۲۳۲۴ من حديث العلاء به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۱۱۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ۲۳۲۳ من حديث حماد به * وليث بن أبي سليم تقدم حاله، ح: ۲۰۸، وأخرج البخاري في صحيحه، الرقاق، باب قول النبي ﷺ: "كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل"، ح: ۶۴۱۶ من طريق آخر عن مجاهد به دون قوله: "وعند نفسك من أهل القبور"، وهو المحفوظ.

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ (کندھا) پکڑ کر فرمایا: ”عبداللہ! دنیا میں ایسے رہ گویا تو پردہ کی ہے گویا تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو قبروں والوں (مردوں) میں شمار کر۔“

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ جَسَدِي فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ. أَوْ كَأَنَّكَ غَائِبٌ سَبِيلٍ. وَوَعْدَ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے مذکورہ روایت کے اس جملے: [وَعْدَ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ] کے سوا باقی روایت محفوظ ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ روایت مذکورہ جملے کے سوا صحیح ہے نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت درج بالا جملے کے سوا صحیح لغیرہ ہے اور مذکورہ جملہ حسن لغیرہ ہے۔ اور یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے یعنی مذکورہ حدیث کے دونوں جملے قابل حجت ہیں۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۸۳/۸-۳۸۵، وصحيح سنن ابن ماجه للالكباني رقم: ۳۳۳۸) کندھے سے پکڑنے کا مقصد متوجہ کرنا تھا تاکہ بات توجہ سے سنی جائے اور ذہن نشین ہو جائے۔ ② دنیا انسان کا وطن نہیں آخرت اس کا وطن ہے اس لیے دنیا میں صرف اتنا اہتمام کرنا چاہیے جتنا کوئی مسافر کسی جگہ ٹھہرتے وقت کرتا ہے۔ ③ زندگی میں بہت زیادہ آسائشوں کا عادی نہیں ہونا چاہیے۔ ④ پردہ کی اور مسافرائی وقتی اور فوری ضروریات کو اہمیت دیتا ہے اور سفر کی تیاری سے غافل نہیں ہوتا اسی طرح مومن دنیا میں رہ کر آخرت کمائے کی کوشش کرتا ہے دنیا اس کا اصل مقصد نہیں ہوتی۔

باب: ۴۔ جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

(التحفة ۴)

۴۱۱۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (ہر) ضعیف آدمی کمزور سمجھا جانے والا (لوگ اسے کمزور سمجھیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی

۴۱۱۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ

۴۱۱۵۔ [إسناده ضعيف] من أجل سويد بن عبدالعزيز وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، وفي الباب حديث أحمد: ۱۱۴/۲ "وأهل الجنة الضعفاء المغلوبون"، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴۹۹/۲، ووافقه الذهبي.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُسْتَضْعَفٌ، ذُو طُمَرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ».

خطرہ محسوس نہ کریں۔) دو پرانے کپڑوں میں ملبوس۔ (لیکن اللہ کے ہاں اتنا بلند مقام ہے کہ) اگر اللہ کے نام سے قسم کھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔“

۴۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُسْتَضْعَفٍ. أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَّاطٍ مُسْتَكْبِرٍ».

۴۱۱۶- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف آدمی، کمزور سمجھا جانے والا (جنتی ہے)۔ کیا میں تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر درشت، خوزر پرست، مستکبر (جہنمی ہے)۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ”کمزور سمجھا جانے والا“ سے مراد شریف النفس آدمی ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی زیادتی کرے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لوگ اسے کمزور سمجھتے ہیں اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کا شر وغیرہ ہی کا کوئی خوف ہوتا ہے۔ ② افرادی معاملات میں نرمی اور درگزر کا چلن عام ہو جائے تو معاشرہ امن کا گوارہ بن جاتا ہے۔ فساد ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی اپنی مالی جسامتی یا خاندانی اور افرادی طاقت پر گھمنڈ کر کے دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ اگر وہ کسی پر زیادتی نہ کرے خواہ اسے کمزور سمجھا جائے تو یہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہے جس کا ثواب جنت ہے۔ ③ درشت خو سے مراد بات چیت کے انداز میں اور برتاؤ میں سختی اختیار کرنے والا ہے۔ اس قسم کے بد اخلاق آدمی سے ہر کسی کا بھگڑا ہوتا ہے جس سے فساد جنم لیتا اور بڑھتا ہے۔ ④ جَوَّاط کا مطلب الجموع المنوع بیان کیا گیا ہے یعنی ایسا حریص آدمی جو مال جمع کرتا رہتا ہے لیکن بخیل بھی ہے خرچ نہیں کرتا۔ مومن میں حرص اور بخل کی عادتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ منافقوں اور کافروں میں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ⑤ تکبر سے مراد دوسرے کو حقیر سمجھنا اور حق واضح ہو جانے کے باوجود تسلیم نہ کرنا ہے۔ یہ برتری کا غلط احساس بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کا باعث ہے۔

۴۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْوَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَعْظَبَ النَّاسِ، عِنْدِي، مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، غَامِضٌ فِي النَّاسِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، كَأَن رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبْرٌ عَلَيْهِ، عَجِلَتْ مَيِّتُهُ، وَقَلَّ تَرَاتُّهُ، وَقَلَّتْ بَوَاقِيهِ».

۴۱۱۷- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا (کم آمدنی والا) ہو اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو (نفل نماز اور تہجد زیادہ پڑھتا ہو)۔ لوگوں میں گمنام ہو اس کی پروا نہ کی جاتی ہو اسے ضرورت کے مطابق رزق میسر ہو (اتنا زیادہ رزق نہ ہو کہ بچا کر رکھا جائے) وہ اس پر صبر کرے (مزید کا لالچ نہ کرے) اسے جلدی موت آ جائے اس کا ترکہ تھوڑا ہو اور اسے رونے والیاں بھی کم ہوں۔“

۴۱۱۸- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ الْجَمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبِدَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ». قَالَ: الْبِدَاةُ الْقَسَافَةُ، يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

۴۱۱۸- حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سادگی ایمان میں سے ہے۔“ راوی نے کہا: سادگی سے مراد معمولی لباس و غذا پر اکتفا کرنا ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ سنن ابی داؤد کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (سنن ابوداؤد) (أردو) طبع دارالسلام حدیث: ۴۱۶۱ علاوہ از سنن شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر تفصیل بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے۔ بتائیں تحفین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ایک جگہ حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه للألباني؛ رقم: ۳۴۱) ② تلکلمات سے پرہیز ایمان کا جز ہے لہذا سادہ عادات کا حامل عام

۴۱۱۷- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري * صدقة بن عبدالله، وأيوب بن سليمان ضعيفان كما في التقريب وغيره، وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي، ح: ۹۱۱، والنهاية، ح: ۳۰.

۴۱۱۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الترمذ، باب النهي عن كثير من الإفراء، ح: ۴۱۶۱ من حديث عبدالله ابن أبي أمامة به، وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۴۷۸/۱، ۴۵۱/۴، والطبراني: ۲۷۲/۱ من طريقين عن أبي أمامة به * ابن إسحاق عنعن.

نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرتا ہے جب کہ زہد و زینت کا عادی بعض اوقات ایک بڑی نعمت کو بھی اپنے معیار سے کم تر سمجھتا ہے اور شکر کی بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ (۴) سادگی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً: پیوند لگا کپڑا پہن لینا، زمین پر بیٹھ جانا، مفلس اور غریب کی بات سننے اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا، غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا۔ ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا، اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا وغیرہ۔

۴۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «أَلَا أُتَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوا : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : «خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ، ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ» .

۴۱۱۹۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آئے۔“

باب: ۵۔ تجک دستی کی فضیلت

(المعجم ۵) - بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ]

(التحفة ۵)

۴۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟» قَالُوا : رَأَيْكَ فِي هَذَا . نَقُولُ : هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ . هَذَا حَرِيٌّ ، إِنْ حَطَبَ ، أَنْ يُحَطَّبَ . وَإِنْ شَفَعَ ، أَنْ يُشَفَّعَ . وَإِنْ قَالَ ، أَنْ يُسْمَعَ . لِقَوْلِهِ . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ .

۴۱۲۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے عرض کیا: اس کے بارے میں آپ کی رائے زیادہ صحیح ہے۔ ہم تو (اپنی معلومات کے مطابق) یہ کہتے ہیں: یہ شخص معزز (دولت مند) افراد میں سے ہے۔ اس کے بارے میں یہی توقع ہے کہ اگر (کسی گھرانے میں) نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے اگر (کسی

۴۱۱۹۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۶۷/۲۴، ح: ۴۲۴ من حديث يحيى بن سليم به، وتابعه غير واحد، وحسنه البوصيري، رواه محمد بن أبي عمر المكي عن يحيى به، ورواه معمر، وبشر بن المفضل عن ابن خثيم به.

۴۱۲۰۔ أخرجه البخاري، النكاح، باب الأكفاء في الدين، ح: ۵۰۹۱ من حديث عبدالعزيز به.



فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟»
 قَالُوا: نَقُولُ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ
 قُرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ،
 لَمْ يَنْكَحْ، وَإِنْ شَفَعَ، لَا يُشْفَعُ. وَإِنْ قَالَ،
 لَا يَسْمَعُ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهَذَا خَيْرٌ
 مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا».

(کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے
 اور اگر بات کرے تو اس کی بات سنی جائے (اور اسے
 اہمیت دی جائے۔) نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ (پھر)
 ایک اور آدمی گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے
 بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے
 رسول! قسم ہے اللہ کی! ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ایک غریب
 مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں توقع ہے کہ اگر نکاح
 کا پیغام دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے۔ اگر سفارش
 کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر بات
 کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ”یہ (غریب مسلمان) اس (پہلے) شخص جیسے زمین بھر
 آدمیوں سے بہتر ہے۔“

فوائد ومسائل: ① غریب مسلمان اگرچہ گناہ ہو دنیا والوں کی نظروں میں اس کا کوئی مقام نہ ہو لیکن اللہ
 کے ہاں ایسا ایک آدمی بھی دنیا بھر کے ان انسانوں سے بہتر ہے جو ایمان و تقویٰ سے محروم ہوں۔ ② اللہ
 کے ہاں اصل اہمیت اور قدر و منزلت ایمان و تقویٰ کی ہے نہ کہ مال و دولت، شان و شوکت، ذات برداری اور
 نام و نسب کی۔ ③ نکاح کے لیے نیک مردوں اور نیک عورتوں کا انتخاب کرنا چاہیے، خواہ وہ غریب ہی ہوں۔ غریب
 نیک آدمی امیر نیک آدمی کا ہم پلہ ہے لیکن بد عقیدہ یا بری عادتوں والا دولت مند شخص نیک آدمی کا ہم پلہ نہیں۔

۴۱۲۱- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن
 تجھ دست سوال سے بچنے والے بال بچوں والے
 بندے سے محبت فرماتا ہے۔“

۴۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
 الْمُجَبِّرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا
 مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ
 مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ
 الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْوَيْعَالِ».

۴۱۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه العقبلي: ۴/ ۴۷۴ من طريق آخر عن موسى بن عبيدة به، وقال: "موسى متروك"
 انظر، ح: ۲۵۱، وضعفه العراقي، والבוصري، وقال: "القاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران"، وفيه علة
 أخرى، وله شاهد ضعيف جدًا.

باب مَنَزَلَةُ الْفُقَرَاءِ

(الشفعة ۶)

باب ۶۔ ناداروں کے مقام و مرتبے

کا بیان

۴۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مومن دولت مندوں
 عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ.
 خَمْسِمِائَةِ عَامٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے ہاں ہر سال کی مدت ایک دن کے برابر ہے۔ (سورہ حج آیت: ۴۷) اس لیے
 دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں جانے کا مطلب دنیا کے حساب سے پانچ سو سال پہلے جنت میں
 داخل ہونا ہے۔ ② پہلے جنت میں جانا ان کے بلند درجات کو ظاہر کرتا ہے، اور انھیں محشر کی مشکلات بھی کم
 برداشت کرنی پڑیں گی۔ ③ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ دولت مندوں کو اپنی زیادہ دولت کی آمد و خرچ کا حساب
 دینا بڑے گاجس میں کافی وقت صرف ہوگا جب کہ غریب لوگ اپنی تھوڑی کمائی کے حساب سے تھوڑی دیر میں
 فارغ ہو جائیں گے۔ ④ دنیا میں دولت کم ملنا یا نہ ملنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ مبر ضروری
 ہے جس طرح زیادہ دولت کے ساتھ شکر ضروری ہے۔

۴۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مہاجرین غنی مہاجروں
 ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ،

۴۱۲۲۔ [مسند حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم،
 ح: ۲۳۵۴، ۲۳۵۳ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: 'حسن صحيح'، وهو في المصنف: ۲۴۶/۱۳، وأخرجه
 الترمذي، ح: ۲۳۵۱ من طريق آخر عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد به.

۴۱۲۳۔ [صحیح] * وفيه ضعيفان عطية، وقد تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه أيضًا تقدم، ح: ۸۵۴، وله شواهد عند
 مسلم، ح: ۲۹۷۹/۳۷ وغيره، والحديث السابق شاهد له أيضًا.

بِمَقْدَارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

☀ فائدہ: جنت میں پہلے داخل ہونے کے لحاظ سے یہ شرف نادار مہاجرین کو حاصل ہے تاہم بعض دوسرے اسباب کی بنا پر بعض دولت مند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس شرف میں شریک ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر دولت مند صحابہ نے زیادہ عمل کیے ہیں مثلاً: پہلے ہجرت کی اور زیادہ غزوات میں حصہ لیا تو ان کے درجات اس لحاظ سے بلند تر ہو سکتے ہیں۔

۴۱۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: نادار مہاجرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ثروت حضرات کو ان پر فضیلت عطا فرمائی ہے (جس کی وجہ سے وہ لوگ مالی نیکیاں زیادہ کر کے بلند درجات حاصل کر سکتے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ناداروں کی جماعت! کیا میں تمھیں خوش خبری نہ دوں؟ نادار مومن دولت مند مومنوں سے آدھان یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

پھر (یہ حدیث سنا کر حدیث کے ایک راوی) حضرت موسیٰ (بن عبیدہ رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ ”آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمھاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔“

باب: ۷۔ غریبوں کے ساتھ بیٹھنا

(المعجم ۷) - بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

(التحفة ۷)

۴۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۴۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ

۴۱۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۴۴، ح: ۱۶۲۳۴ من حديث موسى بن عبيدة به، ومن أجله

ضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۲۵۱.

۴۱۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب قول أبي هريرة: ما احتذى النعال... بعد رسول الله ﷺ

نے فرمایا: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کرتے اور ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان (جعفر رضی اللہ عنہ) کو ابو المساکین کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے۔“

الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَبُو يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ: أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مسکینوں سے محبت کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے: [اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا، وَأَمْتِنِي مُسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ] ”اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین بنا کر فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔“

۴۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَجَبُوا الْمَسَاكِينَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا، وَأَمْتِنِي مُسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً سخت ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارواء الغلیل میں اس حدیث پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابرین مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ارواء الغلیل: ۳۵۸/۳-۳۶۳، رقم: ۸۶۱) ② نادار اور مسکین سے ہمدردی، محبت اور احترام کا سلوک کرنا چاہیے۔ ③ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیار ہی تھا یعنی غنیمت نے اور خمس وغیرہ کی کثیر آمدنی ہونے کے باوجود سادہ زندگی گزارتے تھے اور

❧ أفضل من جعفر... ح: ۳۷۶ عن عبد الله بن سعيد به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۵۴۵ لمحال إبراهيم بن الفضل المخزومي، وفيه علة أخرى.

۴۱۲۶- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه عبد بن حميد في مستخرجه (ق ۱۳۰) عن ابن أبي شبة، والخطيب: ۴/ ۱۱۱ من حديث عبد الله بن سعيد به، وضعفه البوصيري * يزيد تقدم حاله، ح: ۲۵۸۱، وأبو المبارك مجهول (تقريب).

تمام آمدنی مدد کے مستحق افراد پر نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ ⑤ آدمی دولت مند ہونے کے باوجود فقر کا ثواب حاصل کر سکتا ہے جب دل میں مال کی محبت نہ رکھے بلکہ مال دوسروں پر خرچ کرے اور خود اپنی ضروریات کو محدود رکھتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرے۔

٤١٢٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَازِيُّ: حَدَّثَنَا أَصْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِئَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَنْدُودِ، عَنْ خَبَابٍ. فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرُدُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنْتَرُدَّهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ "اور ان لوگوں کو اپنے سے دور مت کریں جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے (اور اس کی عبادت کرتے) ہیں۔ وہ اپنے رب کا چہرہ (رضامندی) چاہتے ہیں۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ آپ پر نہیں اور آپ کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ ان پر نہیں پھر اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔" (حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرمایا: قبول اسلام سے پہلے) حضرت اقرع بن حابس تمیمی اور حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کمزور (نادار) مسلمانوں کی جماعت میں حضرت صہیبؓ، حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ اور حضرت خبابؓ اور ایسے ہی کچھ دوسرے غریب اور کمزور

٤١٢٧- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ١٢٩٨، ١٢٩٧/٤، ح: ٧٣٣١ عن أحمد بن محمد القطان به، ورواه ابن جرير الطبري في تفسيره: ١٢٧/٧، ١٢٨ من حديث عمرو العنقزي به، وصححه البوصيري، وقال ابن كثير في تفسيره: ٢٥٥/٣، وفي نسخة: ١٣٩/٢ "هذا حديث غريب" فإن هذه الآية مكية، والاقرع بن حابس وعيينة إنما أسلما بعد الهجرة بزمان "قلت: أبو الكنود، وتلميذه لم يوثقهما غير ابن حبان.

قَالُوا: فَكُتِبَ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا. قَالَ: فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ. وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ مُعَوَّدُونَ فِي نَاحِيَةِ فَتْرَلٍ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدُوفَةِ وَالْأَشْيِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَطَرَدَهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ۵۲]. ثُمَّ ذَكَرَ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِضْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ۵۳]. ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِحَاثِيَتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَيَّ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ۵۴]. قَالَ: فَذَنُّونَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكْبَتَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدُوفَةِ وَالْأَشْيِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ وَلَا تُجَالِسُ الْأَشْرَافَ ﴿يُرِيدُ رِزْقَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا طُغْيَ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَعَ ﴿وَاتَّبَعْ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا﴾ [الكهف: ۲۸]. قَالَ، هَلَاكَ قَالَ: أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَعَ. ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلُ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ:

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

مومنوں کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ جب انھوں نے ان حضرات کو نبی ﷺ کے ارگرد بیٹھے دیکھا تو انھیں حقیر جانا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے تنہائی میں بات کی اور کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ (الگ سے) تشریف رکھیں تاکہ اہل عرب کو ہماری فضیلت (اور بلند مقام) کا پتہ چلے کیونکہ آپ کے پاس عرب (کے مختلف علاقوں) کے وفد آتے ہیں اور ہمیں اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں، اس لیے جب ہم آپ کے پاس آیا کریں تو آپ انھیں اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر آپ چاہیں تو ان کے ساتھ بھی تشریف رکھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمیں (اس معاہدے کی) ایک تحریر لکھ دیجیے۔ نبی ﷺ نے لکھنے کا سامان طلب فرمایا اور لکھنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا دیا۔ ہم (غریب مسلمان) ایک طرف بیٹھے تھے۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام اترے اور (وحی کی آیات سناتے ہوئے) فرمایا: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ..... الظَّالِمِينَ﴾ پھر افرع بن حابس اور عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو اس وقت غیر مسلم تھے) اور فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ لوگ (انھیں دیکھ کر) کہیں: کیا ہم میں سے یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے؟ کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو (ان سے) زیادہ نہیں جانتا؟ پھر

فَكُنَّا نَعْمُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ
النَّبِيُّ يَقُومُ فِيهَا، فَمَنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

فرمایا: ﴿وَإِذَا حَآءَكَ الَّذِينَ..... الرَّحْمَةَ﴾ ”اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجیے تم پر سلام ہو۔ تمہارے رب نے مہربانی کو اپنے ذمے لازم کر لیا ہے۔“ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے قریب آگئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیے۔ پھر (یہ کیفیت ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ (کافی دیر تک) بیٹھے رہتے۔ پھر جب آپ اٹھنا چاہتے تو تشریف لے جاتے اور ہمیں بیٹھے رہنے دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ..... فُرْطًا﴾ ”اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اس کی رضا کے طالب ہیں۔ آپ کی نظریں انہیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی طرف نہ جائیں (ان سرداروں کے ساتھ نہ بیٹھیں) کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے لگیں۔ اور آپ اس شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (عیسٰی اور اقرع وغیرہ کی) اور جو اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا معاملہ حد اعتدال سے ہٹا ہوا ہے (ہلاکت کا باعث ہے)“ صحابی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد عیسٰی اور اقرع کا معاملہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا اور دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس کے بعد) ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے لیکن جب وہ وقت آتا جو نبی ﷺ کے اٹھنے کا (روز مرہ کا) ہوتا تھا تو ہم خود ہی نبی ﷺ کو چھوڑ کر اٹھ جاتے تھے تاکہ آپ بھی تشریف لے جا سکیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کا اتنا خیال تھا کہ اس کے لیے بعض ایسی شرائط بھی تسلیم کرنے کا سوچا جو حقیقت میں آپ کو انتہائی ناگوار تھیں۔ ② اللہ تعالیٰ مخلص مومنوں کی خواہشات پوری فرمادیتا ہے۔ ③ اگرچہ زبانی معاہدہ بھی واجب العمل ہوتا ہے، تاہم لکھ لیتا بہتر ہے۔ ④ اس واقعہ سے قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام اور ان کی عظمت واضح ہے۔ ⑤ پہلے اسلام لانے والے صحابہ بعد میں اسلام لانے والے صحابہ سے افضل ہیں، تاہم بعد والے بھی واجب الاحترام ہیں اور تابعین سے افضل ہیں۔ ⑥ مربی اور معلم کو چاہیے کہ مخلص ساتھیوں کے جذبات کا خیال رکھے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے ہر حکم پر پوری طرح عمل فرماتے تھے اگرچہ وہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی حکم ہوتا۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ کا پہلا معمول بھی درست تھا کہ جب ضرورت محسوس فرماتے مجلس سے اٹھ جاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہتے تاکہ نبی ﷺ سے سیکھے ہوئے مسائل یاد کریں اور ایک دوسرے سے وہ احادیث سنیں جو براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی ہوتی تھیں۔ ⑨ بعد میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع عنایت فرمائیں اس لیے رسول اللہ ﷺ زیادہ دیر تک تشریف رکھتے تھے۔ ⑩ صحابہ کرام نے محسوس کیا کہ نبی ﷺ کو اس طرز عمل سے مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس لیے وہ خود ہی مناسب وقت پر مجلس پر خاست کر دیتے تھے تاکہ آپ کو آرام و استراحت اور دوسرے ذاتی امور کے لیے کافی وقت مل سکے۔ استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع دے لیکن طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ استاد پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ ⑪ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔ ان شواہد اور متابعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے نیز آئندہ آنے والی روایت میں بھی مختصر اسی واقعے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح السیرۃ النبویۃ للألبانی، ص: ۲۲۲-۲۲۳ والموسوعة الحدیثیة مسند الإمام

أحمد: ۹۳/۹۲/۷)



۴۱۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ : حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: میرے بارے میں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود صہیب عمار مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ انھوں نے فرمایا: قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم ان

۴۱۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ قَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا، سِتَّةٌ : فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ

(غریب افراد) سے کم تر نہیں بننا چاہئے، لہذا انھیں اپنے پاس سے ہٹا دیجیے۔ اس بات سے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کی مشیت سے کوئی خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ ”ان لوگوں کو اپنے پاس سے مت ہٹائیے جو صبح شام اپنے رب کو اس کی رضا کے حصول کے لیے پکارتے ہیں۔“

وَالْمُقَدَّادِ وَبَلَّالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَأَطَرَهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْخَلَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ الْآيَةُ [الانعام: ۱۵۲].

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي الْمُكْثِرِينَ

(الشفعة ۸)

باب: ۸- زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان

۳۱۲۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے مگر جس نے مال کو اس طرح اس طرح اس طرح رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں آگے اور پیچھے چاروں طرف (ہر طرف ایک بار) اشارہ فرمایا۔

۴۱۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْمُكْثِرِينَ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، وَهَكَذَا أَزْبَعُ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

نوائد و مسائل: ① مال حرص اور نکل کے ذریعے سے جمع ہوتا ہے اور یہ دونوں مذموم خصالتیں ہیں۔ ② جائز طریقے سے کمایا ہوا مال بھی اللہ کی راہ میں اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہے اپنی ذاتی آسائشات اور تقیحات پر مال صرف کرنا درست نہیں۔ ③ سخاوت کرنے والا ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا مال اس کے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جس قدر زیادہ خرچ کرے گا اتنا ہی جنت میں بلند درجات کا مستحق ہوگا۔

۴۱۲۹- [حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لنضعف عطية والراوي عنه" انظر، ح: ۴۱۲۳، ورواه الأعمش عن عطية به بالفاظ مختلفة، متقاربة المعنى، أحمد: ۵۲/۳، وله شاهد عند أحمد: ۵۲۵، ۳۰۹/۲، وانظر الحديث الآتي.

۴۱۳۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سِمَاكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ».

۴۱۳۰- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے قیامت کے دن (دوسروں سے درجات میں) نیچے ہوں گے، مگر جس نے مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کیا اور اس کی کمائی پاک (اور حلال ذرائع) سے ہوئی۔“

☀️ فائدہ: سخاوت سے اس شخص کو فائدہ ہو سکتا ہے جس کی کمائی حلال ہو لہذا حرام کمائی سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

۴۱۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ. إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» ثَلَاثًا.

۴۱۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے زیادہ نیچے ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح اور اس طرح خرچ کیا۔“ (نبی ﷺ نے) تین بار (اشارہ) فرمایا۔

۴۱۳۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أَحَبُّ أَنْ أَحْدًا عِنْدِي

۴۱۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں نہیں چاہوں گا کہ مجھ پر تیسری رات آئے اور (اس وقت بھی) اس میں سے کچھ میرے پاس (بچا ہوا)

۴۱۳۰- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث المعروف بن سويد عن أبي ذر أخرجه مسلم، ح: ۳۰/۹۹۰، والبخاري، ح: ۶۶۳۸، ۱۴۶۰ وغيرهما.

۴۱۳۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۲۸/۲ عن يحيى القطان به، وابن عجلان صرح بالسماع عنده، وصححه البوصيري.

۴۱۳۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۱۹/۲ من حديث عبد العزيز به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة جدًا عند البخاري، ومسلم وغيرهما، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.



ذَهَبًا . فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَاعْنِدِي مِنْهُ شَيْءٌ . موجود ہو مگر اتنی چیز جس میں قرض کی ادائیگی کے لیے
إِلَّا شَيْءٌ أَرْضُدُهُ فِي قَضَاءِ ذَيْنِ . سنبھال رکھوں۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① اس حدیث میں نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان اور امت کے لیے ترغیب ہے۔ ② احد ایک
بڑا پہاڑ ہے اتنا سونا دو تین دن میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ اگر اتنا مال
بھی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں مکمل طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ ③ قرض کی ادائیگی قرض خواہ کا حق ہے اس کی
ادائیگی سخاوت سے اہم ہے۔ ④ قرض لینا دینا جائز ہے لیکن قرض لیتے وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ جلد از جلد
ادا کر دیا جائے گا۔ ⑤ سنبھال رکھنے کی ضرورت تب پیش آسکتی ہے جب ادائیگی کا مقرر وقت آنے میں کچھ
وقفہ باقی ہو تاکہ جب قرض خواہ مطالبہ کرے تو ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے ادائیگی میں تاخیر نہ ہو جائے۔
⑥ اگر قرض خواہ قریب موجود ہو تو مقررہ وقت سے پہلے خود جا کر ادائیگی کر دینا افضل ہے لیکن اگر اس سے رابطہ
مشکل ہو تو رقم سنبھال کر رکھنا مناسب ہے تاکہ ادائیگی جلد از جلد کی جاسکے۔

۴۱۳۳- حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! جو شخص
مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور اس نے (دل
سے) جان لیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ
تیری طرف سے حق ہے تو اسے کم مال اور اولاد دے
اور اسے اپنی ملاقات کی محبت نصیب فرما اور اسے جلدی
موت عطا فرما۔ اور جو مجھ پر ایمان نہ لایا میری تصدیق
نہ کی اور یہ یقین نہ کیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا
ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے اس کو بہت مال اور
اولاد دے اور اس کی عمر طویل فرمادے۔“

۴۱۳۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :
حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ ، مُسْلِمٍ بْنِ
مِشْكَمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غِيلَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي
وَصَدَّقَنِي ، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِكَ ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِ
لِقَاءَكَ ، وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ . وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ
بِي ، وَلَمْ يُصَدِّقْنِي ، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ
بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَأَطْلِعْ عُمُرَهُ .

۴۱۳۴- حضرت نقادہ (بن عبد اللہ) اسدی رضی اللہ عنہ

۴۱۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۴۱۳۳- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۳۱، ح: ۵۶ من حديث هشام به، وتابعه معلى بن منصور،
أسد الغابة: ۱۲۵/ ۴ * عمرو بن غيلان مختلف في صحته، وقال الذهبي: "لا تصح له صحبة".

۴۱۳۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۷۷/ ۵ عن عفان به * البراء السليطي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال: «

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرَزِينَ.
ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ:
حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرَزِينَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ
سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيلِيِّ، عَنْ ثِقَادَةَ
الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى
رَجُلٍ يَسْتَمْنِعُهُ نَاقَةً. فَرَدَّه. ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى
رَجُلٍ آخَرَ. فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِنَاقَةٍ. فَلَمَّا أَبْصَرَهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا
وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا».

قَالَ ثِقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ:
وَفِي مَنْ جَاءَ بِهَا. قَالَ: «وَفِي مَنْ جَاءَ بِهَا». ثُمَّ
أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَذَرْتُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فَلَانٍ» لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ:
«وَأَجْعَلْ رِزْقَ فَلَانٍ يَوْمًا يَوْمًا» لِلَّذِي بَعَثَ
بِالنَّاقَةِ.

٤١٣٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ
الدَّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِصَةِ. إِنْ

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل
سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے
مجھے ایک آدمی کی طرف بھیج کر اس سے ایک اونٹنی طلب
فرمائی۔ اس شخص نے (اونٹنی دینے سے) انکار کر دیا۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور آدمی کی طرف
بھیجا۔ اس نے ایک اونٹنی بھجوا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ
نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ! اس میں برکت عطا فرما
اور اسے بھیجنے والے کو بھی۔“

حضرت ثقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا جو اسے لے
کر آیا (اس کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائیں)۔ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اور جو اسے لے کر آیا (اللہ اسے بھی
برکت دے۔“ پھر آپ کے حکم سے اسے دوہا گیا اس
نے بہت دودھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پہلے شخص
کے بارے میں جس نے انکار کر دیا تھا فرمایا: ”یا اللہ!
فلاں کا مال زیادہ فرما۔“ اور جس نے اونٹنی بھیجی تھی اس
کے حق میں فرمایا: ”یا اللہ! اس کو روز کا رزق روز دے۔“

۴۱۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہو جائے (تباہ ہو
جائے) دینار کا بندہ درہم کا بندہ کمل کا بندہ اور چادر کا
بندہ اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے اگر نہ دیا
جائے تو (بیعت والا) وعدہ پورا نہیں کرتا۔“

«الذهبي: لا يعرف».

٤١٣٥- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، ح: ٦٤٣٥، ٢٨٨٦ من حديث أبي
بكره، وله طريق آخر، انظر الحديث الآتي.



أَعْطِي رَضِي، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ».

۴۱۳۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعَبَسَ
عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهِمِ وَعَبْدُ الْخُمَيْصَةِ.
تَمَسَّ وَأَتَشَكَّسَ. وَإِذَا شَيْكَ، فَلَا أَنْتَقَشَ».

☆ نوٹ: مسائل: ① دنیا کا لالچ مذموم ہے۔ ② جب محبت و نفرت کی بنیاد محض دنیوی مفاد پر ہو جائے تو
خلوص باقی نہیں رہتا۔ اس صورت میں خلیفہ المسلمین یا اس کے نائب سے بیعت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور
اسلامی سلطنت کی حفاظت اور خدمت کے لیے نہیں ہوتی، اس طرح یہ عظیم نیکی بھی تمام برکات سے محروم ہو کر
برائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ③ دینی جماعتوں اور تنظیموں سے تعلق اللہ کی رضا اور ثواب کے لیے ہونا چاہیے۔
اسی نیت سے عہدہ اور ذمہ داری قبول کی جائے۔ اگر محسوس ہو کہ محنت کرنے کے باوجود جماعت میں اہمیت تسلیم
نہیں کی جا رہی تو اکابر سے ناراض ہو کر جماعت سے الگ نہ ہو جائے۔ ہاں اگر یہ محسوس کیا جائے کہ جماعت یا
تنظیم کے عہدیدار صحیح انداز سے کام نہیں کر رہے اور توجہ دلانے کے باوجود اصلاح پر آمادہ نہیں تو خاموشی کے
ساتھ تنظیم سے الگ ہو جائے۔ ④ درہم و دینار کے بندے سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا کے مال و دولت کی اتنی
خواہش رکھتا ہے کہ اس کی تمام سرگرمیوں کا محور حصول دولت بن کر رہ جاتا ہے۔ اس طرح وہ دولت سے خدمت
لینے کی بجائے دولت جمع کرنے اور سنبھالنے میں مصروف رہتا ہے گویا دولت اس کا آقا یا معبود ہے اور وہ غلام
یا پجاری۔ ⑤ دولت کے پجاری کے لیے بدو کا کی گئی ہے کہ وہ تباہ ہو جائے۔ منہ کے بل گرنے اور سر کے بل
اوندھا ہو جانے سے یہی مراد ہے۔ کاٹنا نہ دکالے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ مشکلات میں پھنسا رہے اور اس کی
مدد اور نجات کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

باب ۹: قناعت کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ الْقَنَاعَةِ (التحفة ۹)

۴۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

۴۱۳۶- أخرجه البخاري، أيضا، ح: ۲۸۸۷ من حديث عبد الله بن دينار به.

۴۱۳۷- أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل القناعة والحث عليها، ح: ۱۰۵۱/۱۲۰ من حديث سفیان به.

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ. وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان دولت اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اس کے کام چلتے رہیں لیکن جب دولت خود مقصود بن جائے تو پھر مال و دولت کی کثرت کے باوجود وہ سکون و اطمینان حاصل نہیں ہوتا جس کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ ② قاعۃ کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود رزق کو کافی سمجھے اور اپنی ضروریات کو اس حد تک محدود کر لے کہ حلال روزی میں گزارہ ہو جائے۔ ③ دولت مند وہ ہے جس کا دل دولت مند ہے۔ اور دل دولت مند تب ہوتا ہے جب اس میں حرص اور غل نہ ہو۔ ایسا آدمی تھوڑے سے مال سے اتنی خوشی حاصل کر لیتا ہے جو حریص آدمی کو بہت زیادہ مال سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

۴۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامیاب وہ ہے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی، ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور وہ اس پر قانع ہو گیا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هَدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرَزِقَ الْكَفَافَ، وَقَنِعَ بِهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ اس سے آخرت میں جنت ملتی ہے جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ ② ”رزق کفافی“ کا مطلب اتنی روزی ہے جس سے بنیادی ضروریات بغیر فضول خرچی کے پوری ہوتی رہیں اور قرض اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ ③ کامیابی دولت کے ڈھیر جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ موجود رزق پر قناعت اور شکر حاصل دولت اور بڑی کامیابی ہے۔

۴۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۳۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب في الكفاية والقناعة، ح: ۱۰۵۴/۱۲۵ من حديث أبي عبد الرحمن الحبلي به بألفاظ مختلفة نحو المعنى.

۴۱۳۹۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه... الخ، ح: ۶۶۶۰، من حديث عمارة به، ومسلم، انظر الحديث السابق، ح: ۱۰۵۵/۱۲۶ من حديث وكيع به.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کو ضروری حاجات کے مطابق رزق عطا فرما۔“

نُمَيْرٍ وَعَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

🕌 فوائد و مسائل: ① انسان کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی اچھی عادات و خصال کی خواہش رکھے۔ ② ضرورت کے مطابق رزق کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہ ملے جسے جمع کر کے رکھا جائے۔ ③ نبی ﷺ کا زہد و تقاعث امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

۳۱۳۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر دولت مند اور نادار کی خواہش یہی ہوگی کہ اسے دنیا میں صرف (زہد رکھنے کے قابل) تھوڑی سی روزی ملی ہوگی۔“

۴۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نَفِيعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَتَى مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا».

۳۱۴۱- حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی صبح اس حال میں ہوئی کہ اسے بدن میں عافیت اپنے بارے میں امن اور دن بھر کی خوراک حاصل ہو اسے گویا پوری دنیا جمع کر کے دے دی گئی۔“

۴۱۴۱- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرِّهِ، عِنْدَهُ قُوتٌ يَوْمِيهِ، فَكَأَنَّمَا

۴۱۴۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبونعيم في الحلية: ٦٩/١، ٧٠ من حديث إسماعيل بن نفع أبي داود عن أنس به، ووقع في المسند المطبوع تصحيح، وانظر، ح: ١٤٨٥ لحال نفع، وفيه علة أخرى.

۴۱۴۱- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في الوصف من حيزت له الدنيا، ح: ٢٣٤٦ من حديث مروان به، وقال: "حسن غريب"، سلمة الأنصاري وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله آخرون فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد ضعيفة، راجع مسند الحميدي بتحقيق، ح: ٤٣٩.

حِزْبَتْ لَهُ الدُّنْيَا» .

☀️ فوائد و مسائل: ① جسے کوئی بیماری اور خوف نہ ہو اور دن بھر کی ضرورت کا سامان موجود ہو تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ② ہم زیادہ کی خواہش میں ان نعمتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دل میں شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ③ جس شخص کے پاس ایک دن کی ضروریات موجود ہیں اسے اس دن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ امید رکھنی چاہیے کہ جب کل کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات بھی مہیا فرمادے گا۔

٤١٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَشَقَلُ مِنْكُمْ. وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ. فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ» .

۳۱۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(دنیا میں) اپنے سے نیچے والے (کم مال) کو دیکھو اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو اس سے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔“

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «عَلَيْكُمْ» . (راوی حدیث) ابو معاویہ نے [نِعْمَةُ اللَّهِ] کے بعد [عَلَيْكُمْ] کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① نیچے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے کم ہے اور اوپر والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ ② اپنے سے زیادہ نعمت والے کو دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے یہ نعمت کم حاصل ہے اس کی کوشیطان اس انداز سے پیش کرتا ہے گویا یہ نعمت حاصل ہی نہیں۔ اس طرح محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے شکر کی بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کو جی چاہتا ہے جو ناشکری کی ایک بڑی صورت ہے۔ ③ اپنے سے کم تر پر نظر ڈالنے سے حاصل شدہ نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ④ ہر نعمت کے بارے میں یہ کیفیت ہے کہ ایک فرد کو وہ نعمت کسی سے کم ملی ہے تو وہی نعمت اسے کسی دوسرے سے زیادہ بھی ملی ہے۔ اس معاملے کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ایک فرد کو ایک نعمت کسی سے کم ملی ہے تو کوئی دوسری نعمت اسے زیادہ بھی ملی ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی سے کم دولت رکھتا ہے اور کسی سے زیادہ دولت مند بھی ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر وہ اس سے دولت میں کم ہے تو صحت یا قوت میں اس سے بڑھ کر ہے۔ اگر حسن صورت میں کم ہے تو علم و فضل یا حسن سیرت میں اس سے زیادہ بھی

ہے لہذا احساس کسری میں مبتلا ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور اللہ سے شکوہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھتا ہے۔“

۴۱۴۴۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ. وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ».

🌞 نوامد و مسائل : ① خوب صورت یا بد صورت ہونا بندے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ یہ اللہ کی مشیت کے مطابق ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ عمل اچھے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جاسکے۔ ② اللہ کے ہاں مال دار اور بے زر برابر ہیں۔ مال دار کو محض دولت مند ہونے کی وجہ سے معافی نہیں مل سکتی اور نادار کو محض اس کی مفلسی کی بنا پر مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ ③ مال دار ہونا بھی اللہ کی آزمائش ہے اور مفلس ہونا دوسری طرح کی آزمائش۔ اگر مال دار شکر کرے تو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور ناشکری کرے تو نا پسندیدہ ہے۔ اسی طرح نادار آدمی صبر کرے تو اللہ کا پیارا ہے اور بے صبری کرے اور حرام کمائی کی کوشش کرے تو اللہ کے قرب سے محروم ہے۔ ④ انسان اگر نیکی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی نیت اور خواہش ضرور رکھنی چاہیے۔ ایسی نیت پر بھی ثواب ملتا ہے۔

(المعجم ۱۰)۔ بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ باب: ۱۰۔ آل محمد ﷺ کی گزران

(التحفة ۱۰)

۴۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم آل محمد ﷺ، مہینہ مہینہ اس حال میں گزرا دیتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے۔ (ہمارا کھانا) صرف کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔

۴۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَتَمَكُّتُ شَهْرًا مَا نُوقِدُ

۴۱۴۴۔ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ۳۴/۲۵۶۴ من حديث كثير به.

۴۱۴۵۔ [صحیح] انظر، ح: ۴۱۴۲ من هذا الكتاب، ومسلم، ح: ۲۶/۲۹۷۲ ب عن ابن أبي شيبة به، وأخرجه البخاري، ح: ۶۴۵۸ من حديث هشام به، وأخرجاه البخاري، ح: ۲۵۶۷، ۶۴۵۹، ومسلم، ح: ۲۸/۲۹۷۲ وغيرهما من حديث يزيد بن رومان عن عروة به مطولاً.

فِيهِ بَنَارٌ . مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ
نُمَيْرٍ قَالَ : نَلَبْتُ شَهْرًا .

🌞 فوائد و مسائل: ① اس میں نبی ﷺ کے زہد استغناء قناعت اور سادگی کا بیان ہے۔ ② حیات مبارکہ کے
آخری سالوں میں رسول اللہ ﷺ نے سال بھر کے خرچ کے لیے کھجوریں اور جو وغیرہ اکٹھے کر دینا شروع کر دیے
تھے لیکن امہات المؤمنین سخاوت سے کام لیتے ہوئے جلد ہی خرچ کر دیتی تھیں اس لیے اکثر روٹی، سالن اور
گوشت وغیرہ کے بغیر گزارہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات کھجوریں بھی میسر نہیں ہوتی تھیں۔

٤١٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :
لَقَدْ كَانَ يَأْتِي ، عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، الشَّهْرُ
مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَيْهِ الدُّخَانُ .

(حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:) میں نے کہا:
پھر وہ لوگ کیا کھاتے تھے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دو
سیاہ چیزیں: کھجوریں اور پانی البتہ ہمارے کچھ انصاری
ہمسائے تھے وہ مخلص ہمسائے تھے ان کے گھروں میں
پلنے والی کچھ بکریاں تھیں (جنہیں چرنے کے لیے چراگاہ
میں نہیں لے جایا جاتا تھا، گھرا کر چارہ دیا جاتا تھا۔)
وہ ان کا دودھ آپ ﷺ کی طرف (ہمارے ہاں) بھیج
دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانُوا تَسْعَةً آيَاتٍ .
(راوی حدیث) محمد بن عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:
وہ نو گھرتے تھے۔

🌞 فائدہ: عورتوں کو چاہیے کہ حلال آمدنی میں گزارہ کریں اور خاوند کو حرام ذرائع اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔

۴۱۴۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ، عَنِ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَوِي، فِي الْيَوْمِ، مِنَ الْجُوعِ. مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۴۱۴۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے دیکھا کیونکہ آپ کو معمولی سی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں جن سے پیٹ بھر لیتے۔

🌟 فائدہ: اس میں امت کے لیے سبق ہے کہ وہ تنگ دستی کی حالت میں صبر اختیار کریں حرام کمائی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِرَارًا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبِّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ». وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ.

۴۱۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔“

ان دنوں رسول اکرم ﷺ کی نوبتیاں تھیں۔

🌟 فائدہ: ”صاع“ کا مطلب ”ٹوپا“ ہے جو غلہ ماپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اہل مدینہ کا صاع تقریباً ۵۰۰ گرام کا ہوتا تھا۔

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

۴۱۴۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس صرف ایک مد خوراک ہے۔“ یا فرمایا:

۴۱۴۶- أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۳۶/۲۹۷۸ من حديث شعبة به.

۴۱۴۷- [صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۳۲۸ عن الحسن بن موسى به مطولاً، وصححه البوصيري، والحافظ في الفتح: ۲۹۳/۱۱، تحت، ح: ۶۴۵۹، وتقدم طرفه، ح: ۲۴۲۷، وأخرجه البخاري، ح: ۲۵۰۸، ۲۰۶۹ من حديث قتادة به، وله شواهد كثيرة.

۴۱۴۸- [إسناده ضعيف لانتقطاعه] انظر، ح: ۱۶۰۶، ۱۴۷۸، ومع ذلك صححه البوصيري.

وغیرہ پر گزرا رہا۔“

(المعجم ۱۱) - بَابُ ضِجَاجِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: ۱۱۔ آل محمد ﷺ کے گھروالوں کا بستر

(النحفة ۱۱)

۴۱۵۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۴۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجَاجُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَمًا حَسَوُهُ لَيْفًا.

🌞 فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بستر عمدہ کپڑے کا نہیں تھا جس میں اون یا روئی بھری ہوئی ہو بلکہ چمڑے کا بستر بنا ہوا تھا اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی جو سخت اور ناہموار ہوتی ہے۔ لیکن چمڑے کی وجہ سے اس کی تختی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ اہل عرب چمڑے کو سادہ انداز سے تیار کرتے تھے جو نہ زیادہ قیمتی ہوتا تھا نہ خوبصورت۔ اس لحاظ سے چمڑے کا بستر انتہائی سادگی کی مثال ہے۔

۴۱۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۱۵۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى:

رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس وقت ان دونوں نے ایک سفید اونی چادر لے رکھی تھی جو ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمائی تھی نیز ایک اذخر کی گھاس بھرا گدا دیا تھا اور ایک مشکیزہ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي خِمِيلٍ لَهُمَا وَالْخِمِيلُ الْقُطَيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوَسَادَةً مَحْشُورَةً إِذْ خِيراً، وَفَرِيَّةً.

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح کے موقع پر گھر کیلئے استعمال کی کچھ چیزیں دی تھیں۔ بعض لوگوں نے اس کو جہیز کے موجودہ رواج کی دلیل بنایا ہے جو درست نہیں۔ اصل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب مفلس آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ جب وہ جوان ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ان سے

۴۱۵۱۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ج: ۲/۳۸ من حديث ابن نمير به.

۴۱۵۲۔ [صحيح] أخرجه النسائي، النكاح، جهاز الرجل ابته، ج: ۳/۳۸۶ من حديث زائدة عن عطاء به، ورواه حماد بن سلمة، ابن سعد: ۲۵/۸ وغيره عن عطاء به مطولاً، وللحديث شواهد.

نکاح کر دیا۔ اس موقع پر ان کا الگ گھر بسانے کے لیے ضروری سامان مہیا کیا گیا۔ اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی مالی حالت اتنی تنگی تھی کہ جب ان کو کہا گیا کہ شب زفاف کے وقت حضرت فاطمہ کو کوئی تحفہ دو تو انھوں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اپنی وہ چادر ہی دے دو جو تمھارے پاس ہے۔“ (سنن أبي داود، النکاح، باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئاً، حدیث: ۲۱۲۵) حدیث کے الفاظ [جَهَّزْهُمَا بِهَا] بھی قابل غور ہیں اس کا ترجمہ ”جہیز دینا“ غلط ہے، بلکہ اس کا مفہوم یا تو گھر بسانے کے لیے سامان مہیا کرنا ہے یا شب بستر کے لیے تیار کرنا۔ اور یہ دوسرے معنی زیادہ صحیح ہیں۔ تنجیہ کی ضمیر سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد مروجہ جہیز ہوتا تو ضمیر صرف مونث کی ہوتی [جَهَّزَهَا] نہ کہ [جَهَّزَهُمَا]۔ ⑤ [وَسَادَةٌ] اس سر ہانے کو کہتے ہیں جس پر سوتے وقت سر رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا دیکھنے کو بھی کہتے ہیں جس سے بیٹھے وقت ٹیک لگائی جاتی ہے۔ حضرت فاطمہ کو ملنے والا نکیہ پہلی قسم کا بھی ہو سکتا ہے دوسری قسم کا بھی۔ واللہ اعلم۔

۴۱۵۳- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف فرماتے۔ میں بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ آپ نے صرف تہ بند پہن رکھا ہے دوسرا کوئی کپڑا زیب تن نہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو پر چٹائی سے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف صرف تھوڑے سے جو تھے۔ غالباً ایک صاع ہوں گے۔ اور کبکھر کے پتے تھے (جو چمڑے کی دباغت میں کام آتے ہیں) اور بغیر دباغت کھال لگی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن خطاب! آپ کیوں روتے ہیں؟“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے ہیں (کوئی نرم بستر

۴۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ

عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ:

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنِي عُمَرُ

ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ. قَالَ: فَجَلَسْتُ

فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ. وَإِذَا

الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ. وَإِذَا أَنَا بِقُبْضَةِ

مِنْ شَعِيرٍ، نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرِظَ فِي نَاحِيَةِ

فِي الْغُرْفَةِ. وَإِذَا إِهَابٌ مَعْلَقٌ. فَأَبْتَدَرْتُ

عَيْنَيَّ. فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ

الْخَطَّابِ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا

أَبْكِي؟ وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ

وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى،
وَذَلِكَ كَسْرِي وَقَبْصُرِي فِي النَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ.
وَأَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ.
قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ
لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟ قُلْتُ: بَلَى.

بھی نہیں۔) اور آپ کے سامان رکھنے کی جگہ میں کچھ
نظر نہیں آتا سوائے اس (ایک صاع جو) کے جو میں
دیکھ رہا ہوں۔ ادھر کسریٰ اور قبصر باغوں اور میووں میں
(عیش کر رہے) ہیں۔ آپ اللہ کے نبی اور اس کے
برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا توشہ خانہ ہے (جو خالی پڑا
ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خطاب کے بیٹے!
کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمیں آخرت مل جائے
اور ان (قبصر و کسریٰ) کو دنیا؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں!
(میں خوش ہوں۔)

☀️ فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا مال جمع نہیں کیا بلکہ زہد اختیار فرمایا۔ ② گھر میں ایک دو وقت
کی خوراک موجود ہونا زہد کے متنافی نہیں۔ ③ بے تکلف ساتھیوں میں صرف تہ بندہ بن کر یعنی قیص پہنے بغیر
بیٹھنا جائز ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے شدید محبت رکھتے تھے۔ ⑤ کافروں کو ان کی نیکیوں کا معاوضہ
دنیا ہی میں دینی سامان یا عیش و عشرت کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ⑥ مسلمان پر دنیوی تنگ دستی آخرت
میں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

۴۱۵۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا) رخصت ہو کر میرے گھر آئیں اس رات ہماراستر
صرف ایک مینڈھے کی کھال پر مشتمل تھا۔

۴۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ مُجَالِيدٍ، عَنْ
عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
أُهِدِيَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ، فَمَا كَانَ
فِرَاشَنَا، لَيْلَةً أُهِدِيَتْ، إِلَّا مَسَكُ كَبْشٍ.

باب ۱۲- نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کی گزران

(المعجم ۱۲) - بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱۲)

٤١٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنْ لَمْ يَحْدِهِمُ الْيَوْمُ مِائَةُ أَلْفٍ.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران کا بیان

۳۱۵۵- حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیتے تو (ہماری یہ کیفیت ہوتی تھی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مد (کھجور یا جو وغیرہ) لے کر آتا (اور اسے صدقے کے طور پر پیش کر دیتا۔) آج تو ایک آدمی کے پاس ایک لاکھ کی رقم بھی موجود ہے۔

قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

(ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا: غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخاوت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ خود امداد کے مستحق ہونے کے باوجود امداد قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اس مفلسی میں بھی محنت مزدوری کر کے خیرات کرتے تھے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرمان کی تعمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نام لے کر علم نہیں دیتے تھے کہ خیرات کرو۔ تب بھی ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ہم بھی اس کی تعمیل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ ③ نبیل اللہ خرچ کرنے کا اچھا بدلہ دینا میں بھی خوشحالی کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ④ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات بیان فرمائے لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ میرا اپنا واقعہ ہے تاکہ یہ ریاکاری میں شامل نہ ہو جائے جب کہ ان کا مقصد سامعین کو اس نیکی کی ترغیب دلانا تھا اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص واضح ہے۔



٤١٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُثْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِثْبَرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةِ مَعِ

۳۱۵۶- حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عقبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا اور (اس میں یہ بھی) فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

٤١٥٥- أخرجه البخاري، الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، ح: ١٤١٥، ١٤١٦ وغيرهما، ومسلم، الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، والبيهقي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، ح: ٧٢/١٠١٨ من حديث الأعمش به بألفاظ مختلفة.

٤١٥٦- أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ٢٩٦٧/١٥ من حديث خالد به.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقٌ الشَّجَرِ . حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا .
ہمیں کھانے کے لیے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ بھی
میسر نہ تھا۔ (ہم وہی کھاتے رہے) حتیٰ کہ ہماری
باچھیں زخمی ہو گئیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر آنے والے سخت حالات ہمارے لیے صبر و
استقامت کا سبق ہیں۔ ② صبر پر ایسے حالات بیان کرنے کا مقصد سامعین کو یہ سمجھانا ہے کہ اب جب کہ ہر قسم
کی نعمتیں میسر ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور ان سے معمولی سی کمی پر شکوہ شروع نہیں کر دینا چاہیے۔

۴۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبَّاسِ
الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ
سَبْعَةٌ. قَالَ: فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ
تَمَرَاتٍ. لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
انہیں بھوک کا سامنا کرنا پڑا جب کہ وہ سات افراد
تھے۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نبی ﷺ نے سات کھجوریں
عنایت فرمائیں۔ ہر آدمی کے لیے ایک کھجور۔

🌟 فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے پاس بھی ان کی ضرورت کی خوراک نہیں تھی اس کے باوجود جو
چند کھجوریں موجود تھیں وہی دے دیں۔ ② رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔
قانکد کو اپنے ساتھیوں کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ ③ تھوڑی چیز تقسیم کرتے وقت بھی انصاف اسی طرح
ضروری ہے جس طرح زیادہ مال کی تقسیم میں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا صبر و ایثار بے مثال ہے کہ ایک ایک کھجور
ملی تو اسی پر اکتفا کر لیا کسی نے زیادہ حصہ لینے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

۴۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ
أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حُزَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
حَضَرَ زُبَيْرُ بْنُ عَوَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعَ
نِجَمَاتٍ نَزَلَ بَيْنَهُمَا يَوْمَئِذٍ نَارٌ نَزَلَ بَيْنَهُمَا
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ﴾
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں
نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ﴾
پھر اس دن تم سے نعمتوں کے

۴۱۵۷- أخرجه البخاري، الأظمعة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۱، ۵۴۱۲ من حديث عباس بن
يہ دون قوله: "لكل إنسان تمرّة".

۴۱۵۸- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الهالك التكاث، ح: ۳۳۵۶ عن محمد
ابن أبي عمر العدني، وقال: "حسن"، وهو مخرج في مسند الحميدي، ح: ۶۱ لرقم الحروف، يسر الله لنا طبعه.

الرُّبَيْبُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لِنُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ [النَّكَار: ۸۰] قَالَ الرُّبَيْبُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ».

بارے میں ضرور سوال ہوگا۔“ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ ہمیں تو صرف پانی اور کھجوریں ہی میسر ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! یہ (سوال) ضرور ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جو نعمتیں ہماری نظر میں معمولی ہیں، غور کیا جائے تو وہ بھی بڑی نعمتیں ہیں، لہذا ان کا شکر کرنا ضروری ہے۔ ② معمولی سے معمولی غذا بھی بھوکا رہنے کے مقابلے میں بہت بڑی نعمت ہے۔ ③ ”آگاہ رہو! یہ ضرور ہوگا۔“ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اگر آج تمہارے پاس نعمتوں کی فراوانی نہیں ہے تو عن قریب یہ ہو جائے گی، یعنی فتوحات ہوں گی اور تمہیں وافر مقدار میں غنیمتیں حاصل ہوں گی، لہذا تمہیں بہت سے نعمتیں میسر ہوں گی۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک انسان کو دنیا میں تھوڑا بہت مال و متاع ملتا ہی ہے، یعنی کسی کو کم، کسی کو زیادہ، لہذا قیامت کے دن ہر شخص سے اس کو دی جانے والی ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، ہماری رائے میں دوسرا مفہوم رائج ہے۔ واللہ اعلم۔



٤١٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَرْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا. فَفَنِي أَرْوَادُنَا حَتَّى كَأَنَّ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِثْلَ ثَمَرَةٍ. فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ تَقَعُ الثَّمَرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا. وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ. فَإِذَا نَحْنُ بِحَوِثٍ قَدْ قَدَفَهُ الْبَحْرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۳۱۵۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک جہادی مہم پر) روانہ فرمایا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ ہم اپنی غذائی اشیاء اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (ہم) کے دوران میں) ہماری خوراک ختم ہو گئی تھی کہ ایک آدمی کے حصے میں ایک ایک کھجور آتی تھی۔ کسی نے کہا: ابو عبد اللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا گزارہ ہوتا ہو گا؟ انھوں نے فرمایا: اس کا احساس ہمیں اس وقت ہوا جب وہ (ایک ایک کھجور) بھی نہ رہی۔ (آخر) ہم سمندر پر پہنچے تو اچانک ایک بڑی مچھلی نظر آئی جسے سمندر نے (پانی سے باہر) پھینک دیا تھا۔ ہم (سارا لشکر) اس میں

سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر قسم کے حالات میں جہاد کیا، خواہ ان کے پاس سواریاں اور راش وغیرہ بھی نہ ہوتا۔ ② مچھلی مری ہوئی بھی حلال ہے۔ ③ جہاد میں اللہ کی طرف سے غیر متوقع اعزاز سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

باب: ۱۳۔ تعمیر اور ویرانی

(الشفعة ۱۳)

۴۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقُلْتُ: خُصٌّ لَنَا وَهِيَ، نَحْنُ نُضْلِحُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَى الْأُمُورَ إِلَّا أَعْمَلٌ مِنْ ذَلِكَ».

۴۱۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ اپنی ایک جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: ہماری جھونپڑی کمزور ہو گئی ہے، ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے خیال میں تو معاملہ اس سے جلد واقع ہونے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① معاملے کی جلدی سے مراد یہ ہے کہ معلوم نہیں موت کب آجائے۔ شاید مرمت کیے ہوئے گھر میں رہنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ ② نصیحت میں موقع محل کی مناسبت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ③ سر چھپانے کے لیے مکان کی ضرورت تو ہے لیکن موت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ جس طرح دنیا کی ضرورت کے لیے کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ آخرت کے گھر کی فکر ضروری ہے۔ ④ بے جا تکلفات سے ہر ممکن حد تک بچنا چاہیے۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ۴۱۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۴۱۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في البناء، ح: ۵۲۳۶ من حديث أبي معاوية به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۳۳۵، صرح الأعمش بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۵۶.

۴۱۶۱۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷۹/۴، ح: ۳۱۰۵ من حديث الوليد به، وقال: "نفرد به الوليد"، وفيه عبد الأعلى بن عبد الله بن أبي فروة، ومن طريقه أورده الضياء في المختارة، وقال في المجمع: ۷۰/۴، ۶۹/۷۰: "رجاله ثقات"، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۵۲۳۷، قال العراقي: "إسناده جيد".

الذَّمَّشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي فَرْوَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فَلَانٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيُّ ذَلِكَ. فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ. فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا. فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ. فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ».

تیسرا اور ایرانی کا بیان
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک گول خیمے کے پاس سے گزرے جو ایک انصاری صحابی کے دروازے پر بنا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: گول خیمہ ہے جو فلاں نے بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مال بھی اس طرح (بلا ضرورت خرچ) ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہوگا۔“ انصاری کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا علم ہوا تو اس نے وہ خیمہ ہٹا دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو وہ خیمہ نظر نہ آیا۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ انصاری کو آپ کے فرمان کا علم ہوا تو اس نے اسے ہٹا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحمت فرمائے۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے۔“

فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے قُبَّة کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے: الْقُبَّة مِنَ الْحِجَابِ: بَيْتٌ صَغِيرٌ مُسْتَدِيرٌ (النهاية: مادة 'قب') ”قب (خیمہ) اس چھوٹے سے گھر کو کہتے ہیں جو گول شکل میں ہوتا ہے۔“ گھر کے آگے اس قسم کا خیمہ لگانا غالباً امارت و ثروت کا اظہار ہوتا تھا اور صرف فخر کے لیے اس قسم کی زینت جائز نہیں۔

۴۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يَكْنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيَكْنِي مِنَ الشَّمْسِ. مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى.

۴۱۶۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا (اور آپ حیات تھے) تو میں نے یہ کیفیت بھی دیکھی کہ میں نے ایک کمرہ بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھ سکے اور دھوپ سے بچا سکے۔ اس کی تعمیر میں میری کسی شخص نے مدد نہ کی۔

فوائد و مسائل: ① گھر کا اصل مقصد بارش اور دھوپ سے بچاؤ اپنی نجی زندگی کا تحفظ اور پردے کا اہتمام ہے۔ یہ فائدہ معمولی گھر سے بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح مزین اور خوبصورت کوٹھیوں سے حاصل

ہوتا ہے اس لیے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذاتی ضروریات کے لیے سادہ سے سادہ اہتمام کرتے تھے اور باقی مال اللہ کی راہ میں اور دوسرے مسلمانوں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ یہی سادگی مسلمان کی اصل شان ہے۔ ⑥ کسی کے مدد نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مدد کے لیے تیار نہیں تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنا معمولی گھر تھا کہ خود ہی بنالیا کسی سے مدد لینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

۴۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ : أَتَيْتُنَا حَبَابًا نَعُوذُهُ فَقَالَ : لَقَدْ طَالَ سُفْجِي . وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ » لَتَمَنَيْتُهُ . وَقَالَ : « إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا ، إِلَّا فِي التُّرَابِ » أَوْ قَالَ : « فِي الْبَيْتِ » .

۴۱۶۳- حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میری بیماری لمبی ہو گئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان: ”موت کی تمنا نہ کرو۔“ نہ سنا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”بندے کو اپنے تمام (جائز) اخراجات کرنے کا ثواب ملتا ہے مگر جو مٹی میں خرچ کیا جائے۔“ یا فرمایا: ”عمارت بنانے میں خرچ کیا جائے (اس کا ثواب نہیں ملتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② موت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ اللہ سے مصیبت دور ہونے کی دعا کرنی چاہیے۔ ③ بندہ اپنی جان اور صحت کے لیے جو خوراک استعمال کرتا ہے یا بیوی بچوں وغیرہ کو خوراک مہیا کرتا اور ان کی دوسری لازمی ضروریات پوری کرتا ہے یہ اس کا صرف اخلاقی فرض ہی نہیں بلکہ دینی فریضہ بھی ہے جس پر وہ ثواب کا مستحق ہے۔ ④ رہائش کے لیے گھر پر صرف اس حد تک خرچ کرنا چاہیے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیب و زینت پر رقم ضائع کرنا مناسب نہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

(التحفة ۱۴)

۴۱۶۴- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

۴۱۶۳- [صحیح] أخرجه الترمذي، الجناز، باب ماجاء في النهي عن التمني للموت، ح: ۹۷۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن صحيح" رواه شعبة عن أبي إسحاق به.

۴۱۶۴- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في التوكل على الله، ح: ۲۳۴۴ من حديث ابن هبيرة به،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَسَّانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ. تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا».

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح (گھونسلوں سے) بھوکے روانہ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندوں کا توکل یہ ہے کہ وہ رزق جمع کر کے نہیں رکھتے بلکہ انھیں یقین ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج رزق دیا ہے اسی طرح کل بھی دے گا۔ ② انسان عام طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے۔ اسے یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے اب رزق دیا ہے مستقبل میں بھی دے گا۔ ③ توکل کا مطلب یہ نہیں کہ جائز اسباب اختیار نہ کیے جائیں۔ پرندے بھی گھونسلے چھوڑ کر نکلتے ہیں اور تلاش کر کے رزق کھاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو حرص سے بچتے ہوئے جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنا چاہیے۔

۴۱۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَامٍ أَبِي سُرْحَبِيلٍ، عَنْ حَبَّهَ وَ سَوَاءٍ، ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا. فَأَعْنَاهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا تَيْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّرْتُمُوهُ وَسُكُمَا. فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِيدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرُ، لَيْسَ عَلَيْهِ فِشْرٌ. ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۴۱۶۵- حضرت جب بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت سواہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کسی چیز کو مرمت کر رہے تھے۔ ہم نے اس کام میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی۔ آپ نے فرمایا: ”جب تک تمہارے سر حرکت کرتے رہیں رزق سے ناامید مت ہونا۔ انسان کو اس کی ماں جتنی ہے تو وہ (گوشت کے لٹھڑے کا طرح) سرخ ہوتا ہے جس پر (مضبوط) کھال بھی نہیں ہوتی، پھر بھی اللہ عزوجل اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔“

❧ وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۵۶/۲، ح: ۷۲۸، والحاكم: ۳۱۵/۴.

۴۱۶۵- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۶۹/۳ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۸۸، والضياء في المختارة، والبوصيري، وإسناده ضعيف من أجل عننة الأعمش، وباقي السند حسن.

٤١٦٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ رَزِيْقٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمَّحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، يَكُلُّ وَادٍ، شُعْبَةً. فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ. وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبَ».

۳۱۶۶- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے دل کی ایک ایک شاخ ہر وادی میں ہوتی ہے (وہ دنیاوی مفاد کے لیے ہر راستے پر چلنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔) جس شخص کا دل ہر وادی کے پیچھے پڑ جاتا ہے (دنیا کے لیے ہر مشغولیت میں گرفتار ہو جاتا ہے) اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ اسے کس وادی میں تباہ کر دے۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے (اللہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یقین کرتا ہے کہ جائز رزق اس کے لیے کافی ہوگا) اسے اللہ تعالیٰ انتشار سے بچا لیتا ہے (اور وہ اطمینان کی زندگی گزارتا ہے۔“

٤١٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ».

۳۱۶۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر شخص کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید اور اس کی ناراضی کا خوف، دونوں کی ضرورت ہے۔ امید اسے نیکیوں کی رغبت دلاتی ہے اور خوف اسے گناہ سے باز رکھتا ہے۔ ② زندگی میں امید پر خوف کا غلبہ رہنا چاہیے لیکن وفات کے وقت امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اللہ سے حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یہ امید رکھے کہ اس کی توفیق سے زندگی میں جو نیک کام ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے گا اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے گا۔ ④ امید کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں اللہ کی نافرمانی کی عادت ہو اور نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہو۔ جب نصیحت کی جائے تو کہہ دے: اللہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ یہ امید کا غلط تصور ہے۔

٤١٦٦- [إسناده ضعيف] أخرجه المزي في تهذيب الكمال: (ق ٥٩٦/٢) من طريق ابن ماجه به، وضعفه البوصيري من أجل صالح بن رزيق وهو مجهول كما في التقریب، وقال الذهبي: "حديثه منكرو".
٤١٦٧- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ٢٨٧٧/٨١ من حديث أبي معاوية به.

۴۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کمزور مومن کی نسبت طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اور سب میں خیر موجود ہے۔ جو چیز تجھے نفع دے سکتی ہے اس کی (کوشش اور) حرص کر اور عاجز نہ بن۔ اگر تجھ پر (تیری مرضی کے خلاف) کوئی چیز غالب آ جائے تو کہہ: یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ (لفظ لَوْ) ”اگر“ سے بچ کیونکہ ”اگر“ سے شیطان کا کام شروع ہو جاتا ہے۔“

۴۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ. وَفِي كُلِّ خَيْرٍ. إِحْرَصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ. وَلَا تَعْجِزْ. فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

 فوائد و مسائل: ① طاقتور مومن اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو نیک کاموں کی انجام دہی نیکیوں کے فروغ اور برائیوں کی راہ روکنے میں خرچ کرتا ہے جب کہ کمزور آدمی بہت سے ایسے کام نہیں کر سکتا جو طاقت ور آدمی انجام دے سکتا ہے۔ اس لحاظ سے طاقت ور مومن کمزور سے بہتر ہے۔ ② جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لیے جائز طریقے سے کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ جسمانی اور ذہنی قوتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے ورنہ ایسا طاقت ور اللہ کو کمزور سے پیارا نہیں ہوگا بلکہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ ④ مومن دنیوی فوائد کے لیے محنت کرے تو اچھا ہے کیونکہ وہ انھیں نیکی کے کاموں میں استعمال کرے گا۔ ⑤ اچھے مقصد کے حصول کے لیے پوری کوشش کرنا ضروری ہے لیکن اللہ پر اعتماد ہونا چاہیے۔ کامیابی ہو تو اللہ کا شکر ادا کیا جائے ورنہ سمجھ لیا جائے کہ ناکامی میں انسان کی کسی کوتاہی کو دخل ہے یا یہ مطلوب چیز انسان کے لیے مفید نہیں اور اس کا نہ ملنا انسان کے لیے بہتر اور اللہ کا احسان ہے۔ ⑥ ناکام ہونے والے منصوبے کی خامی سامنے آنے پر افسوس کو خود پر مسلط نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے: کاش یہ کام اس طرح کی بجائے اس طرح کیا جاتا، البتہ خامی تلاش کر کے آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ⑦ شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ ناکامی کو بہت بڑا کر کے پیش کرتا ہے جس سے اللہ کی رحمت سے مایوسی یا اللہ کی ذات اقدس سے ناراضی اور شکوہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی آخرت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ ⑧ بعض اوقات انسان اپنی ناکامی کا ذمہ دار کسی دوسرے انسان کو قرار دے لیتا ہے اور پھر حسد اور بغض کے جذبات کے تحت اسے نقصان پہنچانے یا بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی شیطانی عمل ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۷۹ کے فوائد و مسائل۔



(المعجم ۱۵) - بَابُ الْحِكْمَةِ (التحفة ۱۵) باب: ۱۵- دانائی کی بات

۴۱۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ. حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

۴۱۷۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

۴۱۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانائی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں ملے اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

۴۱۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① [غین] کا مطلب ہے اپنی چیز مناسب قیمت سے بہت کم قیمت پر بیچ دینا یا کوئی چیز مناسب قیمت سے بہت زیادہ قیمت پر خرید لینا۔ ایسا دھوکا وہی کھاتا ہے جسے اپنی چیز کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا یا دوسرے کی چیز کی ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو جاتا ہے اور اس کے عیب و غیرہ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ② صحت میں انسان بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو بیماری میں نہیں کر سکتا لیکن غفلت کی وجہ سے یہ موقع ضائع کر دیتا ہے اس طرح اپنے وقت کی صحیح قیمت وصول نہ کر کے گھانا پالتا ہے۔ ③ ہم عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں نیکی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں حالانکہ بہت وعدہ ہم اپنا وقت کھیل کود و لہو لعب ہنسی مذاق، غیبت وغیرہ اور فضول گپ بازی میں گزار دیتے ہیں۔ یا ایسے لڑ بچے (کہانیاں) افسانے، ناول اور گندی شاعری وغیرہ کے مطالعے میں ضائع کر دیتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ ٹی وی سی آر ویڈیو گیم

۴۱۶۹- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الترمذي، العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، ح: ۲۶۸۷ من حديث ابن نمير به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۵۴۵ لـحال إبراهيم بن الفضل.

۴۱۷۰- أخرجه البخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ، ولا عيش إلا عيش الآخرة، ح: ۶۴۱۲ من حديث عبد الله بن سعيد، وعلته عن عباس العنبري به، ولعله متصل عن عباس، راجع أصول الحديث، والبخاري رحمه الله لم يكن مدلساً.

وغیرہ پر وقت کا ضائع ہونا بہت واضح ہے پھر کسی بھی کھیل کا بیج ہو رہا ہو تو چھوٹے بڑے سبھی ضروری کاموں کو نظر انداز کر کے کھڑی سنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ ان فضولیات میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی تفریح کو اختیار کرنا چاہیے جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو۔ بہت سے غیر اسلامی تہواروں مثلاً: ہنسنت وغیرہ پر بے شمار وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے اور طرح طرح کے گناہوں کا ارتکاب کر کے شیطان کو خوش کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر ان سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

۴۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ
جُبَيْرٍ، مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: «إِذَا
قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُودَعٍ.
وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ النَّاسَ
عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۴۱۷۱- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (دین کی باتیں) سکھائیے اور اختصار کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو ایسے نماز پڑھ جیسے تو دنیا سے رخصت ہونے والا ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہ کہہ جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① وعظ و نصیحت میں حسب موقع اختصار یا تفصیل سے کام لینا چاہیے۔ ② نماز کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں پوری توجہ اور انجماء ہو۔ دل اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور نماز میں جو کچھ پڑھا جائے پوری طرح سوچ سمجھ کر اللہ کے حضور عجز و نیاز کی کیفیت کے ساتھ پڑھا جائے۔ ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر غیر ضروری حرکتوں سے اجتناب کیا جائے۔ ③ جب کسی انسان کو معلوم ہو کہ وہ تھوڑی دیر بعد دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو وہ اللہ کے سامنے انتہائی تضرع کا اظہار کرتا ہے اور خلوص سے دعا کرتا ہے۔ ہر نماز کو اسی طرح ادا کرنا چاہیے۔ ④ بات کرتے وقت اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیے کیونکہ ایک دفعہ جو بات زبان سے نکل گئی وہ واپس نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات ایک غلط بات کے نقصانات لاحقہ دو بھی ہو سکتے ہیں۔ ⑤ دنیا میں انسان ایک دوسرے کے کام آتا ہے لیکن انسانوں کے دل بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں اس لیے امید مندوں سے نہیں اللہ سے ہونی چاہیے۔ اسی سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ حاجت

۴۱۷۱- [حسن] أخرجه أحمد: ۴۱۲/۵ من حديث ابن خثيم، ورواه جماعة عنه، وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن جبير، وله شواهد عند الحاكم: ۳۲۶، ۳۲۷، وصححه، ووافقه الذهبي من حديث سعد بن أبي وقاص، وأورده الضياء المقدسي في المختارة من حديث ابن عمر.

پوری کر دے جیسے بھی اس کی حکمت و رحمت کا تقاضا ہو۔

۴۱۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لِيَ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى زَاعِيًا، فَقَالَ: يَا زَاعِي أَجْزَأُ زَيْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: أَذْهَبَ فَخَذْتُ بِأَذْنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأَذْنِ كَلْبِ الْغَنَمِ».

۴۱۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حکمت کی بات سنتا ہے پھر اپنے (سانے والے) ساتھی کی وہ بات (دوسروں کو) سناتا ہے جو سب سے بری ہو۔ (مثلاً: خطیب نے خطبہ میں جو اچھی باتیں بیان کی ہیں وہ دوسروں کو نہیں بتاتا، صرف یہ بیان کرتا ہے کہ آج خطیب نے فلاں بات ایسی کہی جو غلط ہے) اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی ایک چرواہے کے پاس گیا، اور کہا: چرواہے! اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک گوشت والی بکری دے دے (جسے ذبح کر کے میں گوشت کھا سکوں)۔ چرواہے نے کہا: جا کر ریوڑ کی بہترین بکری (کا کان پکڑ لے) (اور لے جا)۔ وہ سائل گیا اور ریوڑ کے کتے کا کان پکڑ لیا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ فِيهِ: «بِأَذْنِ خَيْرِهَا شَاةً».

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان رحمہ اللہ نے یہی روایت اسماعیل بن ابراہیم کے واسطے سے اسی کے ہم معنی بیان کی اور اس میں کہا: ”اس ریوڑ کی بہترین بکری کا کان (پکڑ لے)۔“

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْبِرَاعَةِ مِنَ الْكِبَرِ

وَالْتَوَاضِعِ (التحفة ۱۶)

باب ۱۶- تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا

۴۱۷۳- حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۱۷۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۱۷۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۳/۲ عن حسن بن موسى وعفان به، وانظر ح: ۱۱۶، ۴۰۶۶، لعلته، وحسنه المقدسي من طريق آخر فيه علي بن زيد، وهو ضعيف كما أشرت إليه، وضعفه العراقي، وحسنه السيوطي، وأشار البوصيري إلى ضعفه، وهو الراجع.

۴۱۷۳- [صحيح] تقدم، ح: ۵۹.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“

عَلَيْهِ بَنُ مُسْهِرٍ . ح . وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرُّقَيْيُّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرٍ . وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ» .

🌞 فوائد و مسائل : ① سب سے بڑا تکبر حق کا انکار ہے۔ دوسروں کی خوبیوں کا انکار اور ان کی تحقیر بھی تکبر ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ] (صحیح مسلم، الإیمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث: ۹۱) ”تکبر کا مطلب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو تحقیر سمجھنا ہے۔“ ② تکبر کی معمولی مقدار بھی اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ جو شخص تکبر کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر یا اللہ کے احکامات پر ایمان لانے سے انکار کرے گا وہ جہنمی ہے۔ اگر کوئی شخص مال و دولت، حسن، طاقت، علم، نسب وغیرہ کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے تو یہ بھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

۴۱۷۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ الْأَعْرَ ، أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ : الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظَمَةُ إِزَارِي . مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا ، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ» .

۴۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔“

🌞 فوائد و مسائل : ① عظمت و کبریائی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔ اگر مخلوق میں کسی کو وقتی طور پر محدود عظمت و شان حاصل ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے لہذا انسان کا فرض ہے کہ اس پر اللہ کا شکر کرے نہ کہ اپنی عظمت کا دعویٰ کرتے ہوئے تکبر کی روش اختیار کرے۔ ② تکبر کرنے والا گویا خدا کی صفات کا حامل ہونے کا

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

دعویٰ کرتا ہے اس لیے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ انسان کی عظمت اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کا بندہ بننے میں ہے فخر و تکبر میں نہیں۔

۴۱۷۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔“

۴۱۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبحَانَهُ: أَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي. فَمَنْ نَارَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ».

۴۱۷۶- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پاک (کی خوشنودی) کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے حتیٰ کہ (درجات کم ہوتے ہوتے یہ نوبت آ جاتی ہے کہ) اسے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیتا ہے۔“

۴۱۷۶- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ، سُبحَانَهُ، دَرَجَةً، يَرْفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. وَمَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ».

۴۱۷۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: مدینہ والوں کی ایک لونڈی بھی

۴۱۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۴۱۷۵- [حسن] أخرجه الواحدي في الوسيط: ۱۰۱/۴ جاثية، الآية: ۳۷ من حديث المحاربى به، وتابعه ابن فضل بن عبد بن حبان (موارد)، ح: ۴۹، وللحديث شواهد كثيرة.

۴۱۷۶- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن حبان في صحيحه (موارد)، ح: ۱۹۴۲ عن حرمله به مطولاً، وضعفه البوصيري من أجل دراج عن أبي الهيثم، انظر، ح: ۱۷۸۸، وأخرج مسلم، ح: ۶۹/۲۵۸۸ "وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله".

۴۱۷۷- [صحيح] أخرجه أحمد: ۲۱۵/۳ عن عبد الصمد به، وانظر، ح: ۱۱۶ لحال علي بن زيد، ومن أجله وضعفه البوصيري، وله شاهد عند البخاري في صحيحه، ح: ۶۰۷۲.

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ كَتَابَتِ الْأَمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، فِي حَاجَتِهَا.

اللہ کے رسول ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے کسی کام کے لیے مدینہ میں جس جگہ چاہتی لے جاتی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① معاشرے کے کمزور افراد سے زیادہ شفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ ② بڑے آدمی سردار یا امام کو کسی معمولی آدمی کا کام کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت اجنبی عورت کے ساتھ کہیں جانا جائز ہے بشرطیکہ لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ تنہائی ہو۔

٤١٧٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْمَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُسَبِّحُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ. وَكَانَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، عَلَى حِمَارٍ. وَيَوْمَ خَيْبَرَ، عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ. وَتَحْتَهُ إِكَاغٌ مِنْ لَيْفٍ.

٣١٤٨- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ بنو قریظہ اور بنو النضیر کے دن (جس دن بنو قریظہ اور بنو النضیر والا واقعہ ہوا) آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور جنگ خیبر کے موقع پر آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی گام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی رسی کی تھی۔ اور آپ کے نیچے کھجور کے پتوں کی زین تھی۔

٤١٧٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِلٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ:

٣١٤٩- حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔“

أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا تَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تواضع (انکسار فروتنی) کا مطلب ہے: فخر و غرور سے اجتناب دوسروں کا احترام اور کم درجے کے لوگوں سے میل جول اور حسن سلوک کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا۔ ② مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تواضع کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت پر فخر و تکبر جائز نہیں بلکہ شکر کے جذبے کے ساتھ اس نعمت سے مخلوق کے بھلے کا کام لینا چاہیے۔ ④ نبی ﷺ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوئی تھی اور نبی ﷺ اس کی روشنی میں مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔ نبی ﷺ کے اقوال و افعال (احادیث) اسی وحی کی وجہ سے واجب العمل ہیں۔

باب ۱۷- حیا کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْحَيَاءِ (النخفة ۱۷)

۴۱۸۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیا دار تھے۔ اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرہ مبارک پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے تھے۔

۴۱۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ ، مَوْلَى لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ غَدْرَاءٍ فِي خِدْرِهَا . وَكَانَ ، إِذَا كَرِهَ شَيْئًا ، رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ .

🌞 فوائد و مسائل: ① حیا انسان کی ایک فطری خوبی ہے۔ بے حیائی انسان کے لیے خلاف فطرت کیفیت ہے جو شیطان کے ورغلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ② ناگوار گزرنے والی بات کو برداشت کر جانا اور اس کا کھل کر اظہار نہ کرنا بھی حیا میں شامل ہے تاہم اگر کوئی خلاف شرع بات ہو تو خاموش رہنا حیا میں شامل نہیں اس وقت مناسب انداز سے اظہار ضروری ہے۔ ③ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب لڑکی بالغ ہوتی تو وہ گھر میں اس کمرے میں زیادہ وقت گزرتی جہاں اسے زیادہ تنہائی میسر ہو۔ شادی تک یہی کیفیت رہتی۔ اس کمرے کو [خِدر] کہتے تھے اس لیے ”خدر والی“ کا ترجمہ ”پردہ نشین“ کیا گیا ہے۔

۴۱۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۴۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۱۸۰- أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۶۲ عن ابن بشار، ومسلم، الفضائل، باب كثرة حياته ﷺ، ح: ۳۳۲۰ من حديث ابن مهدي به.

۴۱۸۱ [ضعيف] أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ۲۸۸ من حديث يحيى به، ورواه مالك عن الزهري به. ۴۱۸۱

الرَّقِي: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا.
وَوُحْلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت اور آئندہ آنے والی روایت دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں، نیز امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے بھی انھیں حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للألباني، رقم: ۹۳۰) ② حیا بہت سی اخلاقی خرابیوں سے محفوظ رکھتی ہے اس لیے اسلام میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ③ حیا کو قائم رکھنے کے لیے پردہ کرنے اور کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کے احکام دیے گئے ہیں۔ ④ شریعت اسلامی میں ایسے احکامات دیے گئے ہیں جن سے شادی کرنا اور شادی شدہ زندگی گزارنا آسان ہو جائے اور طلاق کے راستے میں رکاوٹیں قائم کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد بھی عفت و عصمت اور حیا کو قائم رکھنا ہے۔ ⑤ اس مقصد کے لیے بدکاری پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے اسی طرح کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانے کی بھی عبرت ناک سزا مقرر کی گئی ہے۔



۴۱۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا
صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
الْقُرْظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ
الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

۳۱۸۲- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دین کی کوئی نہ کوئی امتیازی اور اخلاقی خوبی ہوتی ہے۔ اسلام کی امتیازی خوبی حیا ہے۔“

۴۱۸۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

«والطبراني في الصغير: ۱/ ۱۴، والخطيب: ۸/ ۲۴، وله شواهد عند مالك: ۲/ ۹۰۵ وغيره.

۴۱۸۲- [ضعيف] أخرجه الخرائطي، ح: ۲۸۹ من حديث سعيد به، وضعفه البوصيري لعنتين، وانظر الحديث السابق.

۴۱۸۳- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (۵۴)، ح: ۳۴۸۳ من حديث منصور به.

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِوةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں تک پہلی نبوت کا جو کلام پہنچا ہے اس میں یہ بھی ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حیا کی اہمیت سابقہ شریعتوں میں بھی مسلمہ تھی۔ ② حیا انسان کو برے کاموں سے روکنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب کسی میں حیا نہ ہو تو اس سے گندے سے گندے گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جس کام میں ایک شریف آدمی شرم محسوس نہیں کرتا وہ شرعاً جائز ہوتا ہے۔ اور جس کام سے شرم محسوس ہوتی ہو اس سے بچ جانا چاہیے تاہم بعض اوقات معاشرے کی حالت تبدیل ہو جانے سے گناہ عام ہو جائے اور نیکی کا رواج نہ رہے تو وہ اس حکم میں نہیں۔

٤١٨٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: ٣١٨٣- حضرت ابوبکرہ (نفع بن حارث ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے۔ اور بدکلامی بد اخلاقی کا حصہ ہے اور بد اخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔“

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اچھے اعمال کی طرح اچھے اخلاق بھی ایمان میں شامل ہیں۔ ② مومن کو اچھی عادتوں کا پابند ہونا چاہیے اور بری عادتوں سے متنفر ہونا چاہیے۔ ③ بدکلامی سے مراد فحش کلامی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ہے جو مومن کی شان کے لائق نہیں۔

٤١٨٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ٣١٨٥- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٤١٨٤- [صحیح] أخرجه القاضي في مسند الشهاب: ١/١٢٤، ح: ١٥٦ من حديث إسماعيل بن موسى به، وتابعه سعيد بن سليمان عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ١٣١٤، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤، والحاكم: ١/٥٢، والذهبي، وله شواهد كثيرة جداً.

٤١٨٥- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٣/١٦٥ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه: ١١/١٤١، ١٤٢، ح: ٢٠١٤٥، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ١٩٧٤، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ١٩١٥، (الإحسان)، ح: ٥٥٢ [وفي سنده تصحيف]، ورواه كثير بن حبيب عن ثابت به، مسند البزار: ٢/٤٠٣، ح: ١٩٦٣.

الْخَلَالُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ. وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بد نما کر دیتی ہے۔ اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوش نما کر دیتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حیا زندگی کے ہر مرحلے اور ہر میدان میں ضروری ہے۔ ② بے حیائی کلام میں ہو یا حرکات میں یا معاملات میں وہ بری ہی ہے۔ ڈھٹائی بے مروتی، سنگ دلی، بد معاملہ ہونا اور بد عہدی وغیرہ اصل میں بے حیائی ہی کے مختلف پہلو ہیں۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الْحِلْمِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ تخل کا بیان

۴۱۸۶- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيَّرَ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ».

۴۱۸۶- حضرت معاذ بن انس جہنی انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنا غصہ روک لیا جب کہ وہ غصہ (کے مطابق سختی) نافذ کرنے کی طاقت رکھتا تھا، اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جو نہی حور چاہے پسند کر لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے سے کمزور پر غصہ آئے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اصل بہادری یہی ہے کہ ایسے موقع پر غصہ ٹکالنے کی بجائے معاف کر دیا جائے۔ ② بعض نیکیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص انعامات مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ان انعامات کے حصول کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ حوریں اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے پیدا کی ہیں۔ ④ ہر جنتی کو حوریں ملیں گی لیکن غصے پر قابو پا کر ظلم سے اجتناب کرنے کی جزا کے طور پر خاص انعام دیا جائے گا۔ ایسے جنتی کو اپنی پسند کی حوریں منتخب کرنے کا حق دیا جائے گا۔ ⑤ جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں کا تعلق صرف روح سے نہیں جسم سے بھی ہے کیونکہ دنیا میں نیکی یا گناہ کرنے میں جسم اور روح دونوں شریک ہیں اس لیے آخرت میں ثواب و سزا جسمانی بھی ہوگا اور روحانی بھی۔



٤١٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ:
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ
الْعَبْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ:
كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ:
«أَتُكْمُ وَفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ» وَمَا يَرَى أَحَدٌ
فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ. إِذْ جَاءُوا فَتَزَلَّوْا. فَأَتَوْا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَبَقِيَ الْأَشْجُ الْعَصْرِيُّ.
فَجَاءَ بَعْدُ. فَتَزَلَّ مَثْرَلًا. فَأَنَاحَ رَاحِلَتَهُ،
وَوَضَعَ نِيَابَهُ جَانِبًا. ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَشْجُ إِنَّ
فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: أَلْجَلَمُ
وَالثَّوَدَةُ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيْءٌ جَبِلْتُ
عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَّثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «بَلْ شَيْءٌ جَبِلْتُ عَلَيْهِ».

٤١٨٨- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ:
حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ:
حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ

٣١٨٤- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے
پاس قبیلہ عبدالقیس کا وفد آ گیا ہے۔“ اس وقت ہم
میں سے کسی کا یہ خیال نہیں تھا (کہ وہ پہنچ گئے ہیں۔)
اچانک وہ لوگ آئے اور سوار یوں سے اتر کر رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (ان کے سردار)
حضرت اشج (مالک بن منذر) عصری رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔
وہ بعد میں حاضر ہوئے۔ وہ قیام گاہ پر اترے سواری کو
بٹھایا اپنے (سفر کے) کپڑے ایک طرف رکھے (سفر
کے کپڑے اتار کر دوسرے پہنے) پھر رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں
فرمایا: ”اشج! تمھارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ
تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری سے اور سچ میں کام کرنا۔“
انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ چیز میرے اندر
فطری طور پر موجود ہے یا بعد میں پیدا ہوئی؟ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ یہ چیز تمھارے اندر فطری
طور پر موجود ہے۔“

٣١٨٨- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ نے حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
”تمھارے اندر دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ حلم

٤١٨٧- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمارة بن جوين العبدي، تقدم، ح: ٢٤٧، والحدیث
الآتي يغني عنه.

٤١٨٨- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله وشرائع الدين... الخ، ح: ٢٥/١٧ من
حديث قرة به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ٢٠١١.

ابن عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ الْعَصْرِيِّ: «إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ».

۴۱۸۹- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا
بِشْرِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
يُونُسَ بْنِ عُثَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ
جُرْعَةٍ أَكْبَرُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ، مِنْ جُرْعَةٍ
غَضُطَ، كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے تصحیح حدیث والی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ بتائیں مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۷/۱۰، والضعيفة للالباني، رقم: ۱۹۱۲، والمشكاة للالباني التحقیق الثاني، رقم: ۵۱۱۶) ② غصے کا گھونٹ پینے سے مراد غصہ ضبط کرنا اور غلطی کرنے والے کو معاف کر دینا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کیونکہ وہ خود بہت زیادہ معاف کرنے والا اور گناہ بخشے والا ہے۔ ④ بہت سے جرائم کھنص غصے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر لوگ حلم اور بردباری اختیار کریں تو جرائم بہت کم ہو سکتے ہیں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ باب: ۱۹- غم اور رونا

(التحفة ١٩)

۴۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۹۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
 أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَكْفُرُ بِمَا يَكْفُرُ بِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ مِثْلَهُ." "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَكْفُرُ بِمَا يَكْفُرُ بِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ مِثْلَهُ." "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَكْفُرُ بِمَا يَكْفُرُ بِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ مِثْلَهُ."

١٨٩٤- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ١٢٨/٢ من حديث بونس به، وصححه البوصيري، وانظر، ح: ٧١ لغتة الحسن، وفيه علة أخرى، الأدب المفرد للمبخاري، ح: ١٣١٨.

١٩٠٤- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قول النبي ﷺ "لوتعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً، ح: ٢٣١٢ من حديث إسرائيل به، وقال: "حسن غريب" قلت: "والله لوددت . . . الخ" مدرج من قول بعض الرواة، وباقي الحديث له شواهد.

تھیں نظر نہیں آتا اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تمہیں سنائی نہیں دیتا۔ آسمان چرچاتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچائے۔ اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر (بلکہ ہر جگہ) کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر تمہیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا سا اور زیادہ روؤ اور بستر پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو اور تم باواز بلند اللہ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ۔“ قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطْطَ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ. مَا فِيهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعُ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاصِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ. وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ. وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ لَوِذِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعَصَّدُ.

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جنت جہنم اور آسمانوں کے حالات دکھا دیے تھے اس لیے نبی ﷺ کو تقویٰ اور خوفِ الہی کی وہ کیفیت حاصل تھی جو دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ② فرشتے اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہیں اور اللہ کی عظمت سے کا حقد واقف ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ ③ انسان کمزور اور محتاج مخلوق ہے اسے خشیت و انابت کی زیادہ ضرورت ہے۔ ④ سجدہ فرشتوں کی عبادت میں بھی شامل ہے اور یہ بندے کو اللہ کے قریب کرنے والا عظیم ترین عمل ہے۔ ⑤ اللہ کے خوف کا تقاضا ہے کہ اس کی عظمت کا احساس کر کے اور اپنے گناہوں اور کمزوریوں پر نظر کر کے ندامت پیدا ہو اور اللہ کے سامنے رو رو کر اس سے معافی مانگی جائے۔ ⑥ آسمان بہت مضبوط مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی تخت یا کجاوے پر بہت زیادہ وزن کی چیز رکھ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ آسمان کا چرچانا عقل کے خلاف نہیں لہذا اس کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ ⑧ حدیث کا آخری جملہ [وَاللَّهُ لَوِذِدْتُ..... تُعَصَّدُ] ”قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے.....“ مدرج ہے یعنی یہ جملہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں بلکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

٤١٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: ٣١٩١- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں وہ کچھ معلوم ہو

جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنسو گم اور روؤ زیادہ۔“

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبْكَيْتُمْ كَثِيرًا».

۴۱۹۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ان کے اسلام قبول کرنے کے صرف چار سال بعد یہ آیت نازل ہو گئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی۔ (ارشاد ہے:) ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ اور (اہل ایمان) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“

۴۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرُّمَيْيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، يَعْنِيَهُمْ اللَّهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعٌ سِنِينَ ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾.

[الحديد: ۱۶]



فوائد ومسائل: ① ایمان لانے کے بعد اس کی حفاظت کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ② گناہوں کے ارتکاب سے دل سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وعظ و نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ ③ دل کی سختی کا علاج موت کی یاد قرآن کی تلاوت اور تہیوں سے شفقت کا اظہار کرنا ہے۔

۴۱۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

۴۱۹۳۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَتَّيْ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الضَّحْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ

۴۱۹۲۔ [صحیح] وصححه البوصیری، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ۲۷/۳۰، والمراد إسلامهم: بإسلام ابن مسعود وأصحابه دون عبدالله بن الزبير لأنه ولد بعد الهجرة في المدينة، وللحديث لون آخر عند البزار كما في تفسير ابن كثير: ۴/۳۳۲، وفي نسخة: ۴۵/۸.

۴۱۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۵۳ من حديث أبي بكر الحنفي- من بني حنيفة- به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵ وغيره، وانظر، ح: ۴۲۱۷.

تُبِيتُ الْقَلْبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① دل مردہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردہ انسان کو کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا اسی طرح غافل آدمی کو بھی اپنی آخرت کے نفع اور نقصان کا احساس نہیں ہوتا۔ ② دل جب مردہ ہو جائے تو اس میں نرمی کی جگہ سختی، رحم کی جگہ سنگ دلی اور انصاف کی جگہ ظلم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ خندہ پیشانی ایک اچھی عادت اور شرعاً مطلوب ہے لیکن ہر چیز سے بے پروا ہو کر ہر وقت ہنسی مذاق اور دل لگی میں وقت گزارنا غفلت اور مردہ دلی کی علامت ہے۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھنا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا ضروری ہے۔

۴۱۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے سورۃ نساء تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح قرآن کی تلاوت بڑی نیکی ہے اس طرح قرآن سننا بھی ضروری ہے۔ ② قرآن کی تلاوت کا دل پر ایک خاص روحانی اثر ہوتا ہے۔ کسی سے قرآن سننے سے یہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قرآن کا ترجمہ سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے تاکہ تلاوت کا دل پر صحیح اثر ہو سکے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت یا سننے کا اصل مقصد اس کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور آیت میں قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا ہے۔ اور قیامت خود ایک عبرت انگیز موضوع ہے۔ ضروری ہے کہ وعظ و نصیحت میں اس موضوع کو اہمیت دی جائے۔

۴۱۹۵- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ. فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ. فَبَكَى، حَتَّى بَلَ الثَّرَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا قَاعِدُوا».

۴۱۹۵- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتنا رونے کہ مٹی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: ”بھائیو! ایسی چیز (قبر) کے لیے تیاری کر لو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبر آخرت کا پہلا مرحلہ ہے اس کے لیے تیاری موت سے پہلے ہی ہو سکتی ہے لہذا زندگی کے جو چند دن میسر ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ② موت اور قبر کے مراحل یاد کر کے رونا اللہ کے خوف سے رونے میں شامل ہے کیونکہ وہاں اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ ③ مناسب موقع پر وعظ و نصیحت کے چند جملے کہنے میں حرج نہیں لیکن اس طرح کا رواج نہ بنالیا جائے کہ لازمی جز سمجھ لیا جائے۔ جس طرح بعض حضرات جنازہ پڑھانے سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا عملاً ضروری سمجھ بیٹھے ہیں اگرچہ وہ اسے زبان سے ضروری نہ کہیں۔

۴۱۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِبْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا».

۴۱۹۶- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی شکل بنا لو (تاکہ آنسو آجائیں۔)“

۴۱۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

۴۱۹۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مومن کی آنکھوں

۴۱۹۵- [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۹۴ من حديث أبي رجا عبد الله بن واقد الهروي به، وحسنه المنذري: ۴/ ۲۴۰، وضعفه البوصيري.

۴۱۹۶- [ضعيف] تقدم، ح: ۱۳۳۷.

۴۱۹۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۰/ ۲۰، ح: ۹۷۹۹ من حديث حماد به، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، ومن أجله ضعفه البوصيري.

سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکل آئیں، اگرچہ کبھی کے سر جتنے ہی ہوں پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہری حصے (رخساروں) پر لگ جائیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔“

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ ابْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّزْقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرٍّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ».

(المعجم ۲۰) - بَابُ التَّوَقُّي عَلَى الْعَمَلِ

(التحفة ۲۰)

باب ۲۰۔ عمل کو (غیر مقبول ہونے سے)

محفوظ کرنا

۴۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُولٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [سَعِيدٍ] الِهْمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقَلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [المومنون: ۶۰] أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: «لَا، يَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ- أَوْ يَا بِنْتَ الصَّدِيقِ- وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ».

۴۱۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقَلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جو دینا ہوتا ہے دیتے ہیں اور ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔“ کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے جو زنا چوری اور شراب نوشی کا مرتکب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اے ابوبکر کی بیٹی!“ یا فرمایا: ”نہیں! اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے صدقہ دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اسے ڈر رہتا ہے کہ شاید (اس کا عمل) قبول نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نیک اعمال کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے لیکن عمل پر بھروسہ کر کے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ ② بظاہر ایک صحیح عمل میں بھی ایسی خامی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ قبول نہ ہو۔ ③ عمل کر

کے اس کی قبولیت کے لیے بھی اللہ سے درخواست کرتے رہنا چاہیے۔ ⑤ نیکی پر فخر کرنا جائز نہیں۔

۴۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ عُمَرَ بْنِ الدَّمَشْقِيِّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ
جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ: سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
كَالْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَصْفَلُهُ، طَابَ أَغْلَاهُ.
وَإِذَا فَسَدَ أَصْفَلُهُ، فَسَدَ أَغْلَاهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر عمل کرتے وقت دل کی گہرائی میں خلوص ہوگا تو عمل اچھا اور قابل قبول ہوگا۔ اگر دل میں خلوص نہیں تو بظاہر اچھا نظر آنے والا عمل بھی حقیقت میں اچھا نہیں۔ ⑤ برتن میں پانی پڑا ہوا ہو اور برتن کے نچلے حصے میں گندگی موجود ہو تو برتن کا سارا پانی اس سے متاثر ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے خواہ بظاہر اوپر والا پانی صاف محسوس ہو رہا ہو۔ عمل اور اخلاص کی یہی مثال ہے۔



۴۲۰۰۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ:
حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ ذَكْوَانَ، أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى
فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَذَا
عَبْدِي حَقًّا».

۴۱۹۹۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ق: ۱۶۲۲/۳ من طريقين (محمد بن المصنف وعمرو بن عثمان) عن الوليد به.

۴۲۰۰۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عننة، وبقية، تقدم، ح: ۵۵۱، ۱۱۲۱، وقال أبو حاتم: "هذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"، علل الحديث: ۱۸۹/۱، ح: ۵۴۱.

۴۲۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اعتدال اختیار کرو اور سیدھے رہو۔ تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ”مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور اپنے فضل میں چھپالے۔“

۴۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدِّدُوا. فَإِنَّهُ لَيَسَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَنْجِيهِ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «وَلَا أَنَا. إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اعتدال کا مطلب افراط و تفریط سے اجتناب ہے یعنی نہ تو بدعت کا ارتکاب کیا جائے اور نہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کی جائے۔ ② جنت اصل میں اعمال کا بدلہ نہیں بلکہ اللہ کی خاص رحمت ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اللہ کے احسانات کے مقابلے میں انتہائی حقیر ہیں بلکہ ان اعمال کی توفیق بھی اللہ کا احسان ہے۔ ③ [سَدِّدُوا] کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصل مقصود کو پیش نظر رکھو [سَدِّدُوا السَّهْمَ] کا مطلب ہوتا ہے تیر کا نشانہ پر لگنا۔ یہ لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ اصل مقصود اللہ کی رضا کا حصول اور جہنم سے نجات ہے۔ ④ نیک اعمال کا مقصد اللہ کی رحمت کا حصول ہے۔ اس کے نتیجے میں جنت بھی مل جائے گی اور جہنم سے بچاؤ بھی ہو جائے گا۔

باب ۲۱- دکھلاوے اور شہرت کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

(التحفة ۲۱)

۴۲۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز و جل فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے

۴۲۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

۴۲۰۱- أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب لمن يدخل أحد الجنة بعمله، بل برحمة الله تعالى، ح: ۷۶/۲۸۱۶ من حديث الأعمش به، وحسنه البوصيري من أجل شريك، ولم ينفرد به، وللهديث شواهد كثيرة.

۴۲۰۲- أخرجه مسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ح: ۴۶/۲۹۸۵ من حديث العلاء به بالفاظ متقاربة، وصححه البوصيري.

أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ . فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِيْ ، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ . وَهُوَ لِلَّذِيْ أَشْرَكَ .
 لیے عمل کیا، اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے لاتعلق ہو جاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوتا ہے جس کو اس نے (میرا) شریک بنایا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی اور کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے کام کیا جائے جس کے ذریعے سے اسے دنیوی مفاد حاصل ہو یا لوگوں کی نظر میں متقی اور پارسا کہلائے۔ ② ایسا عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ ③ وہ عمل دوسرے کے لیے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ثواب نہیں دیتا۔ اگر ریاکار ثواب کا طالب ہے تو اسی انسان سے ثواب لے جس کو دکھانے کے لیے اس نے کام کیا ہے۔ ظاہر ہے انسان دوسرے انسان کو نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا، اس لیے قیامت کے دن ریاکار کو شرمندگی ہوگی۔ اور اسے عمل کا کوئی ثواب یا فائدہ نہیں ملے گا۔ ④ ریاکاری شرک اصغر ہے۔ اس سے وہ عمل تباہ ہو جاتا ہے جس میں ریا شامل ہوتا ہم یہ شرک اکبر نہیں جس کی سزا دائمی جہنم ہے۔



٤٢٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ، وَاسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ زَيْنٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ ابْنِ أَبِي فَصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّيْنَ وَالْآخِرِينَ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَيُومَ لَا رَيْبَ فِيهِ ، نَادَى مُنَادٍ : مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ . فَإِنَّ اللَّهَ أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ .»
 ٣٢٠٣- صحابی رسول حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے تمام انسانوں کو جمع کرے گا اور وہ دن ایسا ہے جس میں کوئی شک نہیں، تب ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل میں (کسی کو) شریک کیا وہ اس عمل کا ثواب غیر اللہ ہی سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ریاکاری قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہے۔ ② ثواب دینا صرف اللہ کا کام ہے

لہذا کوئی کسی سے کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے ریا کاری والے اعمال بے کار ہیں جن کا ثواب نہ اللہ تعالیٰ دے گا نہ عوام دے سکیں گے۔ ⑤ ریا کاری قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہوگی۔

۴۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ،
عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ. فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا
هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْنَكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ
الدَّجَالِ؟» قَالَ، قُلْنَا: بَلَى. فَقَالَ:
«الشُّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ
فَيَزِينُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ».

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے جب کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمھارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں (فرمائیے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھپا ہوا شرک۔ (وہ یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ریا کاری دجال سے زیادہ خطرناک اس لیے ہے کہ دجال کھلا دشمن ہے اس کا کفر واضح ہے جبکہ ریا کار کا عمل بظاہر نیکی کا عمل ہوتا ہے۔ ② اسے پوشیدہ شرک اس لیے کہا گیا ہے کہ کسی بت، درخت، قبر، چاند، سورج وغیرہ کی پوجا کرنے والا یا اسے سجدہ کرنے والا سب کو نظر آتا ہے کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ اس کا شرک واضح ہوتا ہے۔ لیکن ریا کاری کرنے والا بظاہر اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے یا رکوع سجود میں مشغول ہوتا ہے اسے دیکھ کر یہ نہیں چلتا کہ یہ اللہ کی رضا کے لیے نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ اپنے نفس کی پوجا کر رہا ہے۔ ③ اگر نیکی کرنے والے کی نیت یہ ہو کہ اس کی تعریف کی جائے تو یہ ریا ہے لیکن اگر اس کی نیت یہ نہیں لوگوں کو ویسے ہی اس کی نیکی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ تعریف کرتے ہیں اس میں عمل کرنے والے کا قصور نہیں۔ ④ جس طرح یہ جائز نہیں کہ نماز پڑھنے والے کو کوئی دیکھ لے تو وہ نماز لمبی کر دے اس طرح یہ بھی درست نہیں کہ لمبی سورت پڑھنا شروع کی ہے اچانک کوئی آ گیا تو نماز مختصر کر دے بلکہ اپنی پہلی نیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ ⑤ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال کا بھی یہی حکم ہے مثلاً: صدقہ، جہاد وغیرہ۔

۴۲۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۰۴- [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۰ من حديث كثير به مطولاً، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى أنه حسن.

۴۲۰۵- [ضعيف] * رواد صدوق اختلط بآخره فتركه وفي حديثه عن الثوري ضعف شديد (تقريب)، وعامر بن ۴۴

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند یا کسی بت کو پوجیں گے لیکن ایسے عمل کریں گے جو غیر اللہ (کو دکھانے) کے لیے ہوں گے اور پوشیدہ خواہش رکھیں گے۔“

الْعَسْفَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَنْخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. أَمَّا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْبُدُونَ شُمُسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا. وَلَكِنْ أَعْمَالًا لَا لِغَيْرِ اللَّهِ، وَشَهْوَةً خَفِيَّةً».

۴۲۰۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ اور جو شخص دکھلاوا کرتا ہے، اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔“

۴۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُسْمِعِ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ».

۴۲۰۷۔ حضرت جناب (بن عبد اللہ بن سفیان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دکھلاوا کرے گا اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔ اور جو شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے اللہ اس کی تشہیر کرے گا۔“

۴۲۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُسْمِعِ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ریا کاری کرنے والا کام اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خوبی کی شہرت ہو اور وہ

«عبد اللہ مجهول (أيضاً)، والحسن بن ذكوان صدوق يخطيء ورمي بالقدر وكان يدلس، وله شاهدان ضعيفان جدًا، المشكاة، ج: ۵۳۳۲ بتحقيقی.

۴۲۰۶۔ [صحیح] رواه فراس عن عطية به، الترمذي، ج: ۳۳۸۱، وأحمد: ۴۰/۳، وضعفه البوصيري من أجل عطية، وانظر، ج: ۴۱۲۳، والحديث الآتي شاهدا له.

۴۲۰۷۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الرياء والسمعة، ج: ۶۴۹۹، ومسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ج: ۲۹۸۷ من حديث سفیان الثوري به، ورواه عبد الله بن عباس (مسلم)، وأبو بكر، أحمد: ۴۵/۵ نحوه.

اس کی تعریف اور عزت کریں لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی یہ بری نیت ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو جاتا ہے اور اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ ① اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوق کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا کہ یہ شخص اخلاص کے ساتھ نیکی نہیں کرتا تھا جس سے سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو جائے گی۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْحَسَدِ (التحفة ۲۲)

باب ۲۲۔ حسد کا بیان

۴۲۰۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (ریشک) صرف دو ہی کاموں میں جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے پر لگا دیا۔ (اس سے ریشک کرنا چاہیے) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے (دین کی) سمجھ دی وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

۴۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكَةٍ فِي الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بَيْنًا وَيُعَلِّمُهَا».

🌟 فوائد و مسائل: ① ”حسد“ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اللہ کی طرف سے نعت ملی ہو تو اسے دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہو کہ اس کی یہ نعت ختم ہو جائے۔ یہ جذبہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس حدیث میں حسد سے مراد ”ریشک“ ہے، یعنی یہ خواہش کرنا کہ جیسی نعت اس کے پاس ہے ویسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے۔ ② حسد تو کسی پر بھی جائز نہیں۔ ریشک بھی دنیا کی دولت، شہرت اور حکومت پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ کسی کا نیک عمل ہی اس قابل ہے کہ اس طرح کامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ③ خویوں میں سب سے زیادہ قابل ریشک دو خویاں ہیں: سخاوت اور علم۔ یہ عمل بھی تب خویوں میں شمار ہو سکتے ہیں جب اللہ کی رضا کے لیے خلوص کے ساتھ انجام دیے جائیں ورنہ شہرت کے لیے حاصل کیا جانے والا علم اور خرچ کیا جانے والا مال سخت ترین سزا اور شدید عذاب کا باعث ہوگا۔ اللہ محفوظ رکھے۔

۴۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ۴۲۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۲۰۸۔ أخرجه البخاري، العلم، باب الاختباط في العلم والحكمة، ح: ۷۳ من حديث إسماعيل به، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة... الخ، ح: ۸۱۶ عن ابن نمير به.

۴۲۰۹۔ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول النبي ﷺ: رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به... الخ، ح: ۷۵۲۹، ۷۵۲۹.

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْغُرَّانَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (ریشک) صرف دو کاموں میں جائز ہے۔ ایک اس آدمی سے (ریشک کرنا چاہیے) جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا، وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر قائم رہتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔ اور (دوسرا) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا، وہ رات کے اوقات میں بھی اسے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی (اس پر ریشک کرنا چاہیے۔“)

🌞 نوآمد و مسائل: ① [يَقُومُ بِهِ] کا مطلب اس پر عمل کرنا بھی ہے اور نماز کے قیام میں اس کی تلاوت بھی خواہ فرض نمازوں میں ہو یا نوافل و تہجد میں۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجدوں کے میناروں اور دیواروں کی زیب و زینت کی بجائے علماء اور طلباء پر خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ اس طرح مسجد کے مفلس یا مقروض نمازی اور مسجد کے قرب و جوار میں رہنے والے مدد کے مستحق غریب آدمیوں کو دینا زیادہ ضروری ہے۔ مسجد سادہ رہے تو افضل ہے۔



٤٢١٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى [الْحَنَاطِ]، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْحَطِيبَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ».

٣٢١٠- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ گناہوں (کی آگ) کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی (دنیا کی) آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے (بچانے والی) ڈھال ہے۔“

🔖 وسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه... الخ، ح: ٨١٥ من حديث شفيان بن عيينة به.

٤٢١٠- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أبو يعلى ٦/٣٣٠، ح: ٣٦٥٦ عن هارون به، وانظر، ح: ٣٣١٥ لحال عيسى الحنات، وحديث أبي داود، ح: ٤٩٠٤، يعني عنه، ولبعض الحديث شواهد، انظر، ح: ٢٨٠، وغيره.

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْبَغْيِ (الصفحة ۲۳)

باب ۲۳- ظلم و زیادتی

۴۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنَ عَلِيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لَصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدْخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّجِمِ».

۴۲۱۱- حضرت ابوبکرہ (نفع بن حارث ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جلدی دے دیتا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کے لیے آخرت کا عذاب بھی سنبھال رکھتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ظلم و زیادتی سے پرہیز کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلام کی اہم خوبی عدل اور رحم ہے۔ ② ظلم اور رشتہ داروں سے بدسلوکی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی خواہ ظلم کسی انسان پر کیا جائے یا کسی حیوان پر۔

۴۲۱۲- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا، الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّجِمِ. وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً، الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجِمِ».

۴۲۱۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے جلدی ثواب نیکی اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے حسن سلوک) کا ملتا ہے۔ اور (اسی طرح) سب سے جلدی سزا زیادتی اور قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کی ملتی ہے۔“

۴۲۱۳- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ ۳۲۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۱۱- [مسندہ صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن البغي، ح: ۴۹۰۲ من حديث ابن علي به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۵۱۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، والحاكم ۴/۳۵۶، ۱۶۲، ۱۶۳، والذهبي.

۴۲۱۲- [مسندہ ضعیف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۴/۱۳۸۷ من حديث صالح بن موسى الطلحي به، وهو متروك كنه في القريب:

۴۲۱۳- [صحیح] تقدم، ح: ۳۹۳۳.

الْمَدَنِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حقیر کرے (یا اسے حقیر جانے)۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان کو ذلیل کرنا یا اسے حقیر اور کم تر سمجھ کر بدسلوکی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ② حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی میں صرف یہی عیب ہو کوئی اور عیب نہ ہو تو اسے برا آدمی قرار دینے کے لیے یہی عیب کافی ہے۔

۴۲۱۴- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَيِّانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا، وَلَا يَنْفَعِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۱۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تو تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان پر ہر قسم کی زیادتی کرنا حرام ہے۔ ② تواضع سے متعلق فوائد کے لیے حدیث: ۴۱۷۹ کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

باب: ۲۳- احتیاط اور تقویٰ

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

(النحفة ۲۴)

۴۲۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۱۵- نبی ﷺ کے صحابی حضرت عطیہ (بن عروہ)

۴۲۱۴- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۲۶ من حديث ابن وهب به، وحسنه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، وانظر، ح: ۴۱۷۹.

۴۲۱۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب علامة التقوى ودع مالا بأس به حذراً، ح: ۲۴۵۱ من حديث أبي عقيل عبدالله بن عقيل به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۳۱۹/۴، والذهبي * عبدالله بن يزيد الدمشقي ضعفه الجوزجاني، والحافظ ابن حجر، والذهبي، ووثقه ابن حبان، والترمذي، والحاكم، والذهبي، وتعديله راجح.

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَ عَطِيَّةُ بْنُ قَبَسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَدَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ».

سعدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ تقویٰ کے (بلند) مقام تک نہیں پہنچتا حتیٰ کہ حرج والی چیز سے بچنے کے لیے وہ چیز بھی چھوڑ دے جس میں حرج نہیں (لیکن شک ہے کہ شاید منع ہو۔)“

۴۲۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا مُعِيْثُ بْنُ سَمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَحْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ». قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ. فَمَا مَحْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّفِيُّ. لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا غِلٍّ وَلَا حَسَدٍ».

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر صاف دل والا سچی زبان والا۔“ صحابہ نے عرض کیا: سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں صاف دل والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پرہیزگار پاک باز جس (کے دل) میں نہ کوئی گناہ ہو نہ زیادتی، نہ کینہ نہ حسد۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① دل کی صفائی اور پاکیزگی آخرت میں نجات کا باعث ہے۔ ② متقی آدمی دوسروں سے افضل ہے۔ ③ کینے کا مطلب ہے دل میں ناراضی رکھنا تاکہ موقع ملے پر بدلہ لیا جاسکے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔

۴۲۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۱۶- [إسناده صحيح] أخرجه الخرائطي في مكارم الاخلاق، ح: ۴۵ من حديث يحيى بن مطولاً، وصححه البوصري.

۴۲۱۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۱۰/۳۶۵ من حديث أبي معاوية به مختصراً، وحسنه البوصري * أبو رجاء، محرز بن عبدالله العجزري، ومكحول مدلسان وعنعنا، وتقدم مكحول، ح: ۴۸۱، وفي الحديث علة أخرى، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵، وابن ماجه، ح: ۴۱۹۳ وغيرهما.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! متقی ہو جا، تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا۔ قناعت پسند بن، جا تو سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا۔ لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو مومن بن جائے گا۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ ہمسائیگی کا اچھا تعلق رکھ، تو مسلم بن جائے گا“ اور ہنسنا کم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ [ابْنِ الْأَسْمَعِ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَأَجِبْ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْسِنْ جَوَارَ مَنْ جَاوَزَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ».



فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ سند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت مروی ہے جس کی بابت سند احمد کے محققین لکھتے ہیں کہ یہ حدیث جید ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعت کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵۹/۱۳ والصحيحة للالباني' (رقم: ۲۰۳۶۹۳۰۵۰۶) ② جس طرح نماز، روزہ وغیرہ اعمال عبادت میں شامل ہیں اسی طرح گناہوں اور مشکوک کاموں سے پرہیز کرنا بھی عبادت کا ایک پہلو ہے۔ زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو عبادت کے دونوں پہلو مد نظر رکھے۔ ③ موجود نعمتوں پر مطمئن نہ ہونا اور مزید کی حرص رکھنا دل میں شکر کے جذبات پیدا نہیں ہونے دیتا۔ شکر کے لیے ضروری ہے کہ موجود نعمتوں کی اہمیت اور فوائد کو مد نظر رکھا جائے۔ اس سے اللہ کے احسانات کا احساس پیدا ہوگا اور بندہ شکر گزار بن جائے گا۔ ④ مومن کی امتیازی صفت دوسروں سے حسن سلوک ہے۔ ⑤ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ زیادہ اختلافات ان سے پیدا ہوتے ہیں جن کے ساتھ زیادہ میل ملاپ ہوتا ہے اور انسان کو ہمسایوں سے اکثر واسطہ پڑتا رہتا ہے لہذا ہمسایوں سے حسن سلوک کا عادی سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا ہے اس طرح وہ صحیح مسلمان بن جاتا ہے۔ ⑥ زیادہ ہنسنا غفلت کو ظاہر کرتا ہے اور غفلت بے پروائی مردہ دلی کی علامت ہے اور دل جب مردہ ہو جائے تو اسے اپنے اخروی نفع و نقصان کا احساس نہیں رہتا اس لیے ہنسی مذاق کی زیادتی بری بات ہے البتہ خندہ پیشانی اچھی صفت ہے۔



۴۲۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَقْلَ كَالْتَذْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحَسَنِ الْخُلُقِيِّ».

۴۲۱۸- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تدبیر جیسا کوئی عقل مندی نہیں (حرام وغیرہ سے) پرہیز جیسا کوئی تقویٰ نہیں حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔“

۴۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ [أَبِي] مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوَى».

۴۲۱۹- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسب مال ہے اور شرف تقویٰ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① لوگ مال کو دیکھ کر عزت کرتے ہیں۔ اونچے خاندان کا ایک آدمی غریب ہو جائے تو اس کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ لوگوں کے ہاں یہ کیفیت ہے۔ ② اصل چیز جو عزت و احترام کا باعث ہوئی چاہیے وہ کسی کی نیکی اور پرہیزگاری ہے۔ اصل شرف یہی ہے اس لیے آخرت میں تقویٰ کی بنیاد پر ہی عزت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ﴾ (الحجرات ۴۹: ۱۳) ”اللہ کے ہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔“

۴۲۲۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ كَمَا فِي التَّقْرِيبِ وَغَيْرِهِ،

۴۲۱۸- [سنادہ ضعیف] وضعفہ البوصیری من أجل الماضی بن محمد، وهو ضعیف کما فی التقریب وغیرہ، وشيخه مجهول (تقریب)، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

۴۲۱۹- [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجرات، ح: ۳۲۷۱ من حديث يونس به، وقال: "حسن غريب صحيح" وعلقه عن قاتدة، وتقدم، ح: ۱۷۵، وللحديث شواهد عند القاضي في مسند الشهاب: ۴۶/۱، ح: ۲۰، والنسائي: ۶/۶۴، ح: ۳۲۲۷ وغیره.

۴۲۲۰- [سنادہ ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۴۹۴/۶، ح: ۱۱۶۰۳ من حديث المعتمر به، وأعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر كما في تهذيب التهذيب وغیره.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک فرمان اور عثمان راوی نے کہا: ایک آیت، معلوم ہے اگر سب لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کے لیے کافی ہو جائے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول: کون سی آیت؟ آپ نے فرمایا: ”(یہ آیت) ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے۔“

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ضَرِيبِ بْنِ نَقِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةٌ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا، لَكَفَّتْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ أَيِّهِ؟ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾.

[الطلاق: ۲]

باب: ۲۵۔ اچھی رائے عامہ

بابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ (المعجم ۲۵)

(الصفحة ۲۵)

۴۲۲۱۔ حضرت ابو بکر (معاذ بن رباح) ثقیفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بناوہ یا بناوہ کے مقام پر ہم سے خطاب فرمایا یہ مقام طائف کے قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہو سکتا ہے تم جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ پہچان لو۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس علامت سے؟ فرمایا: ”اچھی رائے کے اظہار سے اور بری رائے کے اظہار سے۔ تم ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔“

۴۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا نَافِعٍ ابْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ التَّنَاوَةِ قَالَ: وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ: «يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». قَالُوا: بِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ، بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

نوائد و مسائل: ① نیک متقی آدمی کی تعریف کر سکتا ہے جس میں وہ واقعی اچھی صفات دیکھے کیونکہ متقی خوشامد اور چالوئی میں نہیں کر سکتا۔ ② نیک متقی آدمی اسی کو برا کہے گا جس میں واقعی بری عادات موجود ہوں کیونکہ

۴۲۲۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد عن يزيد عن أحمد بن حنبل، وابن حبان، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۲۰۵۹، والحاكم: ۴۳۶/۴، ۱۲۰/۱، والذهبي، وحسنه الحافظ في الإصابة، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

وہ جھوٹ بول کر کسی کو بدنام نہیں کرتا۔ ⑤ اچھی تعریف (یا لوگوں کی اچھی رائے) سے مراد ہر قسم کے عوام کی رائے نہیں بلکہ تو حید و سنت پر کاربند نیک لوگوں کی رائے مراد ہے جن میں سب سے بلند مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے لہذا جس شخص کے بارے میں ایسے عظیم افراد اچھی رائے رکھتے ہوں وہ یقیناً نیک اور جھڑتی آدمی ہوگا۔ ⑥ خوارج، معتزلہ اور جمہیہ وغیرہ کے گمراہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ صحابہ اور تابعین نے ان کی آراء کو غلط قرار دیا ہے اور پوری قوت سے ان کی تردید فرمائی ہے۔

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۲۲- حضرت کلثوم (بن علقمہ) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں نیکی کروں تو مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے اچھا کام کیا ہے۔ اور جب میں گناہ کر بیٹھوں تو کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو (یقین کر لے کہ) تو نے اچھا کام ہی کیا ہے اور جب وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو پھر تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① عام نیکیاں اور برائیاں ایسی ہیں کہ عام مسلمان انھیں اس حیثیت سے پہچانتے ہیں خواہ عملی طور پر وہ نیکیوں میں ست اور برائیوں کے عادی ہوں۔ ② اخلاقی خوبیاں اور خامیاں سب سے زیادہ ہمسایوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ جب کسی شخص کو معلوم ہو کہ ہمسائے اے اچھا نہیں سمجھتے تو اسے چاہیے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔ ③ آج کل علم کی کمی کی وجہ سے اور غلط رسم و رواج زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بعض اچھے کام جھوٹ گئے ہیں جب اس پر عمل کیا جائے تو عوام تنقید کرتے ہیں اور بعض غلط کام ایسے مشہور ہو گئے ہیں کہ لوگ انھیں شرعی حکم سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ جب ایسی بدعت سے اجتناب کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ سنت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ایسے مسائل میں عوام کی رائے کو اہمیت حاصل نہیں بلکہ ایسے علماء سے دریافت کرنا چاہیے جو صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر سکتے ہیں اور قرآن و حدیث کی نصوص سے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ محض چٹ پٹی تقریریں کرنے والے واعظوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

۴۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَانَا مَعْمَرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ لِي أَنْ
أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ
أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ
يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ، فَقَدْ أَسَأْتُ».

۴۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مجھے کیسے
معلوم ہوگا جب میں نیکی کروں یا برائی کروں؟ (کہ میں
نے نیکی کی ہے یا برائی کی ہے)۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جب تو سنے کہ تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا
ہے تو تو نے اچھا کام ہی کیا ہے۔ اور جب تو انہیں
سنے کہ وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو تو نے برا کام
ہی کیا ہے۔“

۴۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدٌ

ابْنُ أَحْزَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:
حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللَّهُ
أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ
وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ
شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ».

۴۲۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتی آدمی وہ ہے جس
کے کانوں کو اللہ لوگوں کی اچھی رائے سے بھر دیتا ہے
اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ میری تعریف کر رہے
ہیں)۔ اور جہنمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی
بری رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ
لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے)۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① نیک آدمی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ باتیں اس کے

کانوں تک بھی پہنچ ہی جاتی ہیں۔ ② جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں تو
اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور نیکی کے راستے پر قائم رہنے کی اور زیادہ کوشش کرے اور اللہ سے
استقامت کی دعا کرے۔ ③ جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں بری رائے رکھتے ہیں تو اسے
چاہیے کہ توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تاکہ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور آئندہ نیکی کی توفیق ملے۔

۴۲۲۳۔ [استادہ صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۰۲ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه: ۸/ ۱۱، ح: ۱۹۷۴۹،

وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۵۷، والבוصري.

۴۲۲۴۔ [استادہ حسن] أخرجه الطبراني: ۱۲/ ۱۷۰، ح: ۱۲۷۸۷ من حديث مسلم بن إبراهيم به، وصححه

البوصري، وله شواهد عند الحاكم: ۳۷۸/ ۱، وغيره.

انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”مکمل تو نیتوں ہی سے ہیں۔ اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اس کی ہجرت (اجر و ثواب کے لحاظ سے بھی) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے پاس وہ ہجرت کر کے آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ: أَتَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَا: أَتَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِيَ حُرَّةٌ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْزَوِجُهَا، فَهِيَ حُرَّةٌ إِلَى مَا هَا جَرَ إِلَيْهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اعمال میں نیت ضروری ہے اور ثواب و عذاب کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ② نیت دل کا فعل ہے زبان سے اس کا اظہار ضروری نہیں مثلاً: نماز پڑھتے وقت زبان سے جو الفاظ ادا کیے جاتے ہیں یا روزہ رکھنے کی جو نیت عوام میں مشہور ہے حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں چنانچہ یہ بدعت ہے۔ ③ ہر کام کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا وہی قبول ہو سکے گا جس میں کوئی اور مقصد شامل ہو جائے گا وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔ ④ خلوص نیت ہی شرعی احکام کی بنیاد ہے۔ یاد رہے کہ ہر کار خیر کے بار آور ہونے کے لیے درست اور خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ نہ صرف ثواب سے محروم ہونا پڑے بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا بھی ملے گی۔ ⑤ اس حدیث کو اہل علم نے دین کا ایک چوتھائی حصہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۸۔ حضرت ابوکیفہ (سعید بن عمرو) انصاری

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کی مثال چار افراد کی سی ہے: ایک آدمی کو اللہ نے مال اور علم سے نوازا۔ وہ اپنے مال میں علم کے مطابق عمل کرتا ہے اسے جائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ ایک

۴۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَثِيرَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ

آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا. فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا. فَهُوَ يَخْطِئُ فِي مَالِهِ، وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ. وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ».

(دوسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے عمل انجام دیتا جیسے یہ (نیک مال دار) انجام دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثواب میں یہ دونوں برابر ہیں۔ اور ایک (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے علم نہیں دیا، چنانچہ وہ اپنے مال کو اندھا دھند صرف کرتا ہے۔ (یعنی) ناجائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ اور ایک (چوتھا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (برے مال دار) شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے کام کرتا جیسے یہ (برا مال دار) کرتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دونوں (تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر ہیں۔“

۴۲۲۸- (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت دوسری دوسندوں سے بھی بواسطہ ابویوسف رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اس (مذکورہ حدیث) کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۴۲۲۸ م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفْضِلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر انسان ایک نیکی کی خواہش رکھتا ہو لیکن کسی عذر کی وجہ سے اسے کرنے سے روکا ہو تو اس کی

۴۲۲۸- (۴) [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۸۹/۴ وغيره من حديث عبد الرزاق به، أخرجه الطبراني: ۳۴۴/۲۲، ح: ۸۶۴ من حديث مفصل بن مهلهل به، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۳۲۵، وقال: "حسن صحيح"، والطبراني وغيرهما.

اچھی نیت کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے۔ ① اگر کوئی شخص ایک نیکی کرنے کی کوشش کرے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے انجام نہ دے سکے، وہ بھی ثواب کا مستحق ہوگا۔ ② گناہ کی خواہش ہو لیکن انسان اس کا ارتکاب کرنے سے معذور ہو یا گناہ کی کوشش کرے اور کامیاب نہ ہو تب بھی گناہ گار ہوتا ہے۔ ③ اگر دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہو لیکن اللہ کی رضا کے لیے اس کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے تو ثواب ملتا ہے۔ ④ نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت اسی طرح نیک کام کرنے والوں سے محبت اور برے کام کرنے والوں سے نفرت بھی ثواب کا باعث ہے۔

۴۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ ثَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّتِهِمْ».

۴۲۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اعمال کی جزا و سزا نیتوں کے مطابق ملتی ہے۔ ② بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہماری نیت نیک ہے۔ یہ غلط ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کرنا بری نیت ہی میں شامل ہے اگرچہ انسان اس کے لیے کوئی جواز تراش لے مثلاً: صدقہ دینے کی نیت سے چوری کرنا گناہ ہی ہے بلکہ یہ زیادہ گناہ ہے کیونکہ اس صورت میں انسان برائی کو نیکی سمجھ لیتا ہے اس لیے اس پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے کی بجائے فخر کرتا ہے۔

۴۲۳۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي مُثَنَّى، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّتِهِمْ».

۴۲۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔“

باب: ۲۷۔ امید اور اجل

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

(التحفة ۲۷)

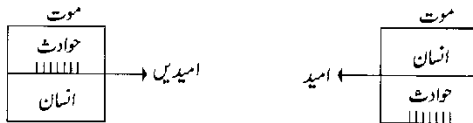
۴۲۲۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/۳۹۲ من حديث شريك به، وله شاهد عند مسلم، انظر الحديث الآتي.

۴۲۳۰۔ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ۲۸۷۸/۸۳ من حديث الأعمش به، ولفظ: "يبعث كل عبد على ما مات عليه"، وبه صح الحديث.

۴۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ [حُثَيْمٍ]، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مَرَّتَيْنِ. وَخَطَّ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعَ. [وَأَخْطُوهُ إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعَ. وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ مَا هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ. وَهَذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَسُهُ أَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا، أَصَابَتْهُ هَذَا. وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ. وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ».

۴۲۳۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چوکور شکل کا خط کھینچا۔ اور ایک خط اس چوکور کے درمیان میں کھینچا۔ اور چوکور خط کے درمیان میں جو خط تھا اس کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے۔ اور ایک خط اس چوکور سے نکلتا ہوا کھینچا پھر فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ درمیان خط انسان ہے۔ یہ اس کے پہلو کے خطوط حوادث ہیں جو ہر جگہ سے آکر اسے نوچتے ہیں۔ اگر وہ اس حادثے سے بچ جائے تو وہ اسے پکڑ لیتا ہے۔ اور یہ چوکور خط موت کا ہے جس نے اسے گھیر رکھا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکل رہا ہے اس کی امیدیں (اور آرزوئیں) ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں اس مثال کی وضاحت کے لیے دو نقشے بنائے ہیں۔ ان کی رائے میں رسول اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نقشہ ان دو میں سے کسی ایک کے مطابق تھا۔



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پانچ اور اقوال بھی ذکر کیے ہیں اور ان کے مطابق نقشے بنائے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱۱/۲۸۵) ② انسان کی زندگی میں مشکلات اور مصائب لازمی ہیں۔ جس طرح غریب آدمی مشکلات کا شکار ہوتا ہے اسی طرح امیر آدمی حتیٰ کہ بادشاہ پر بھی مشکلات آتی ہیں اگرچہ ان کی نوعیت ان کے حالات کے

مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ⑤ یہ مشکلات انسان کی آزمائش ہیں، لہذا سیدھے راستے پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ⑥ انسان کی خواہشات پروگرام اور آرزوئیں بہت ہوتی ہیں ان میں سے کچھ پوری ہوتی ہیں کچھ نہیں ہوتیں لہذا موت کو یاد رکھنا چاہیے جو لازماً آتی ہی ہے اور معلوم نہیں کب آجائے۔

۴۲۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: أَنَّبَانَا حَمَادُ بْنُ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ابن آدم ہے اور یہ
سَلَمَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: اس کی اجل ہے، گدی کے قریب۔“ پھر آگے کو ہاتھ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بڑھا کر فرمایا: ”اور وہاں تک اس کی امیدیں ہیں۔“
ﷺ: «هَذَا ابْنُ آدَمَ، وَهَذَا أَجَلُهُ، عِنْدَ فَقَاهُ
وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ. ثُمَّ قَالَ: «وَتَمَّ [أَمَلُهُ].»

🌞 فائدہ: انسان کی امیدوں کے مقابلے میں اس کی اجل بہت قریب ہے لہذا اس کے استقبال کی تیاری ضروری ہے۔ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے غفلت انتہائی نادانی ہے۔

۴۲۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ.»

۴۲۳۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت میں اور مال کی کثرت کی محبت میں۔“

۴۲۳۴- حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا

۴۲۳۲- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في قصر الأمل، ح: ۲۳۳۴ من حديث حماد به، وقال: "حسن صحيح".

۴۲۳۳- [صحيح] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱/ ۲۱۳، ح: ۳۲۳ من حديث أبي مروان العثماني به وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۶۴۲۰، وأخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ۱۰۴۶ وغيرهما، وانظر الحديث الآتي.

۴۲۳۴- أخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ۱۰۴۷ من حديث أبي عوانة به.



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَنْشِبُ مِنْهُ اِثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ».

ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں: مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

فوائد ومسائل: ① بڑھاپے میں آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ ② مال اور عمر کی حرص اچھی نہیں۔ ان دونوں کا فائدہ تو سبھی ہے جب ان سے نیکیاں کمانے میں مدد لی جائے۔ لیکن عام طور پر انسان نیکیوں سے غفلت کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

٤٢٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُلَمَائِيُّ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِئِينَ مِنْ مَالٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا التُّرَابُ. وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

٣٢٣٥- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ تیسری وادی بھی ہو۔ اور انسان کا دل صرف مٹی سے بھرتا ہے البتہ جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مال کی محبت انسان میں فطری طور پر موجود ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کئی مصلحتیں پوشیدہ ہیں تاہم اس میں حد سے بڑھ جانا گمراہی کا باعث ہے۔ ② مال کی حرص جائز حد سے آگے بڑھ جائے تو حنِ تَلَفی، بخل، فرائض میں کوتاہی اور اس قسم کی دوسری خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے اس لیے ان بد اعمالیوں سے بچنے کے لیے مال کی محبت کو جائز حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔ ③ مال کی محبت کا علاج یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ اور واجب اخراجات کے علاوہ بھی نیکی کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ④ مال کی ناجائز محبت سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ⑤ دل مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل زندگی بھر سیر نہیں ہوتا۔ جب مٹی میں جائے گا اور قبر میں دفن ہوگا تب اس کی حرص ختم ہوگی اور دل سیر ہوگا کیونکہ وہاں ثواب و عذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے بعد دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں۔

٤٢٣٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٤٢٣٥- [صحیح] وصححه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، الزكاة، باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثاً، ح: ١٠٤٨/١١٦ وغيره.

٤٢٣٦- [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب "أعمار أمتي بين الستين إلى السبعين"، ح: ٣٥٥٠ عن الحسن

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّتِينَ إِلَى السَّبْعِينَ. وَأَقْلَهُهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی۔ اس سے آگے بڑھنے والے کم ہوں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① گزشتہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں ان کے مقابلے میں اس امت کے افراد کی عمریں بہت مختصر ہیں اس لیے ہمیں اس مختصر مہلت میں نیکی کا کام کرنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب: من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.....، حدیث: ۲۳۱۹) ③ جب انسان ساٹھ سال کے قریب پہنچ جائے تو اسے آخرت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے شاید ساٹھ سال سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور ساٹھ سال کے بعد تو یوں سمجھ کہ مجھے رعایتی مدت مل رہی ہے۔ اس کے بعد غفلت اور فسق و فجور نہایت خطرناک ہے۔ ستر سال کے بعد تو ہر ایک کو ایک نئی رعایت تصور کرنا چاہیے۔



(المعجم ۲۸) - بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: ۲۸- نیک عمل پر دوام اور ہمیشگی

(الصفحة ۲۸)

اختیار کرنا

۴۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِي ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ.

۳۲۳۷- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس (اللہ) کی جو آپ ﷺ کو (دنیا سے) لے گیا! آپ جب فوت ہوئے تو آپ زیادہ نماز (تہجد) بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ ہمیشگی کرے اگرچہ تھوڑا ہو۔

«ابن عرقبہ، وقال: "غريب حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۷، والحاكم على شرط مسلم: ۴۲۷/۲، ووافقه الذهبي، وقال ابن ماجة في التوحيد: "هذا إسناده حسن، مشهور عن المحاربي"، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۳۳۳۱، وقال: "حسن غريب".

۴۲۳۷- [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۲۵.

الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① تھوڑی نیکی اگر پابندی سے کی جائے تو وہ طبعیت پر بوجھ نہیں بنتی اور نتیجے کے لحاظ سے اس زیادہ نیکی سے بڑھ جاتی ہے جو چند دن زور شور سے کی جائے پھر چھوڑ دی جائے۔ ② بیٹھتی کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بیمار ہو مجبور ہو یا کوئی اور عذر ہو پھر بھی ضرور ادا کرے اس طرح یہ نقلی عمل فرض کے مشابہ ہو جائے گا اور نقل کو فرض کا مقام دینا درست نہیں۔ ③ نیکی کا جو کام ہمیشہ کرنے کی عادت ہو پھر کبھی وجہ سے وہ چھوٹ جائے بعد میں جب وہ وجہ ختم ہو جائے تو دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔ ④ تہجد میں طویل قیام افضل ہے اگرچہ تھک جانے کی وجہ سے قیام کا کچھ یا اکثر حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے۔

۴۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي
امْرَأَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ
هَذِهِ؟» قُلْتُ: فَلَانَةٌ. لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ
صَلَاتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْ؛ عَلَيْكُمْ بِمَا
تُطِيقُونَ. فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا»
قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ
عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۲۳۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت (بیٹھتی)
تھی کہ نبی ﷺ میرے پاس (گھر میں) تشریف لائے
تو آپ نے فرمایا: ”یہ خاتون کون ہے؟“ میں نے کہا:
فلان صاحبہ ہے جو سوتی نہیں۔ ام المومنین نے ان کی
نماز تہجد کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تھہرو! وہی چیز
اختیار کرو جس کی تمھیں طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی! اللہ
نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔“ ام المومنین
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کو دین کا وہ زیادہ پسند تھا
جس پر وہ عمل کرنے والا دوام کرے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① طاقت سے زیادہ عبادت کرنا منع ہے کیونکہ اس سے بعد میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے
اور خطرہ ہوتا ہے کہ انسان عبادت بالکل ہی ترک کر دے۔ ② بیٹھتی والے عمل کا مجموعی ثواب زیادہ ہو جاتا ہے
اس لیے وہ افضل ہے۔

۴۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۹۔ حضرت حنظلہ (بن ربیع بن صبیح) تمیمی

۴۲۳۸۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره... الخ، ح: ۷۸۵/۲۲۱
عن ابن أبي شيبة به.

۴۲۳۹۔ [صحيح] أخرجه مسلم، التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة... الخ، ح: ۲۷۵۰/۱۳
من حديث الفضل بن دكين أبي نعيم به.

نیک عمل پر پیشگی اختیار کرنے کا بیان

اسیدی رضی اللہ عنہ کا تب وجہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے جنت اور جہنم کا ذکر کیا (تو دل کی یہ کیفیت ہوئی) گویا ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں اٹھ کر بیوی بچوں کے پاس (گھر) چلا گیا۔ میں ان کے ساتھ ہنسا کھلا۔ (حنظلہ نے) کہا: پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی جس میں ہم (رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں) تھے چنانچہ میں (گھبرا کر) باہر نکلا تو میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا: میں منافق ہو گیا، میں منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تفصیل سن کر) فرمایا: یہ کیفیت تو ہماری بھی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کیفیت عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”حنظلہ! اگر تم (ہمیشہ) اسی کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر آیا (فرمایا) راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ (لیکن) حنظلہ! وقت و وقت کی بات ہے۔“

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْنَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَتَابِ السَّيِّئِ الْأَسِيدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَّرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتَّى كَأَنَّ رَأْيَ الْعَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي. فَصَحَّحْتُ وَلَعَبْتُ. قَالَ: فَذَكَّرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ. فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: نَافَقْتُ، نَافَقْتُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفَعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَّرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي، لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً».

فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اپنے ایمان اور قلبی کیفیات کے بارے میں بہت محتاط رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کسی نادانستہ غلطی کی وجہ سے ان کے درجات میں کمی نہ آجائے۔ ② دل کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ③ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے دنیا کے معاملات میں مشغول ہونا شرعاً مطلوب ہے۔ ④ انسان کو فرشتوں سے (بعض لحاظ سے) افضل قرار دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایسے حالات میں گھرا ہوا ہے جو اسے اللہ سے غافل کرتے ہیں، پھر بھی وہ اللہ کو یاد کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

۴۲۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ۴۲۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۵۰ من حديث ابن لهيعة به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، وأبي داود،

ح: ۱۳۶۸ وغیرہم.

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِكْلَمُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اتنے عمل کا بوجھ اٹھاؤ جتنے کی تمہیں طاقت ہو کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر زیادہ پابندی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

۴۲۴۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَّةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ. فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ. فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ» ثَلَاثًا: «فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا».

۴۲۴۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ مکہ کے ایک حصے میں (کسی کام سے) تشریف لے آئے۔ وہاں کچھ دیر تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ آدمی اسی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے (اشارہ کرتے ہوئے) قین بار فرمایا: ”لوگو! (افراط و تفریط سے بچ کر) میاں روئی اختیار کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا، تم ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاتے ہو۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

(التحفة ۲۹)

۴۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُقْبِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۴۲۴۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم سے ان اعمال کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم جاہلیت

۴۲۴۱- [إسناده حسن] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه: ۲/ ۱۲۴ من حديث يعقوب الأشعري به، وحسنه البوصري * عيسى بن جارية حسن الحديث كما حققته في "نور المصابيح".

۴۲۴۲- أخرجه البخاري، استنباه المحدثين... الخ، باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة، ح: ۶۹۲۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، ح: ۱۲۰/ ۱۹۰ ابن نمير به.

أَنْوَاعًا بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخِذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ»

میں کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام لا کر نیک کام کیے اس سے جاہلیت میں ہونے والے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس نے (اسلام لا کر بھی) برے کام کیے اس سے پہلے اور بعد والے (سب اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”اسلام اپنے سے پہلے (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الإیمان، باب کون الإسلام يهدم ما قبله.....، حدیث: ۱۲۱) جو شخص خلوص دل کے ساتھ سے اسلام قبول کرتا ہے اس کے جاہلیت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ② جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی عادتیں اور بد اعمالیاں ترک نہیں کرتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا، اس لیے اس کے سابقہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ③ جو شخص خلوص سے اسلام قبول کرتا ہے، پھر اس سے تقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا کیونکہ مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہو جاتا۔ جن صحابہ کرام سے ایسے گناہ سرزد ہوئے جن پر حد نافذ ہوئی، نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ ④ مسلمان کو صحیح مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔



٤٢٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ بَانَكَ قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا عَائِشَةُ إِنَّا كَ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ . فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَلَبًا» .

۴۲۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ”انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! معمولی سبھ جانے والے گناہوں سے بچنا، اللہ کے ہاں ان کا بھی مواخذہ ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض گناہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے ہوتے ہیں

٤٢٤٣- [صحیح] أخرجه أحمد: ٦/١٥١، والدارمي، ح: ٢٧٢٩، والنسائي في الكبرى تحفة الأشراف: ١٢/٢٥٠ من حديث سعيد بن مسروق، وصححه البوصيري، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ١٣/٢٢٩، ح: ١٦١٨٤، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٩٧، وللحديث شواهد، راجع الفتح: ١١/٣٢٩ تحت حديث، ح: ٦٤٩٢.

مثلاً: گالی گلوچ، ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنا، مرد کا اپنی شلواری بند اور پا جامہ وغیرہ سے ٹخنوں کو چھپا لینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنا بند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھنا اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک ضرور اونچا رکھنا اور بند (ٹخنوں سے نیچے تک) لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے۔“ (سنن ابی داؤد، اللباس، باب ماجاء فی إسمال الإزار، حدیث: ۴۰۸۳) ① جو گناہ معاشرے میں عام ہو جائے، عوام کی نظر میں وہ گناہ نہیں رہتا، خواہ کبیرہ ہی ہو۔ علماء کو چاہیے کہ ایسے گناہوں سے خاص طور پر منع کریں اور ان کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت کریں۔ ② جو گناہ واقعاً صغیرہ ہیں ان کے بارے میں بھی احتیاط ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہ بکثرت کرنے سے مجموعی طور پر گناہوں کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صغیرہ گناہوں کی پروا نہ کرنے سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ان سے بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے باز آ جائے اور (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مزید گناہ کرے تو سیاہی کا نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے (حتیٰ کہ ہوتے ہوئے دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔) یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (اس فرمان میں) کیا ہے: ﴿كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ”یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔“

۴۲۴۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ تُكْتَبُ سَوْدَاءٌ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ، ضُمَّلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ آذَنَ. فَذَلِكَ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾».

نوائد و مسائل: ① گناہ ہو جائے تو جلد سے جلد توبہ کرنی چاہیے تاکہ دل پاک صاف ہو جائے۔ ② گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جانے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ

۴۲۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة ويل للمطففين، ح: ۳۳۳۴ من حديث محمد ابن عجلان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۲۴۴۸، ۱۷۷۱، والحاكم على شرط مسلم: ۵۱۷/۲، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد.

سے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔ ⑤ روحانی بیماریوں کا علاج اللہ کی یاد قرآن کی تلاوت توبہ واستغفار اور موت کی

یاد ہے۔

۴۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ بْنِ [حَدِيثٍ]
الْمَعَاذِرِيِّ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ
الْأَنْهَارِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:
«لَا عِلْمَ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا
فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَثُورًا». قَالَ
ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلَّهِمْ لَنَا،
أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: «أَمَّا
إِنَّهُمْ إِنْخَوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ. وَيَأْخُذُونَ مِنَ
اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ. وَلِكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ، إِذَا
خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ، انْتَهَكُوهَا».

۴۲۴۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور
پہچان لوں گا جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی
سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل
ان (نیکیوں کو) بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے
گا۔“ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان
کی صفات بیان فرما دیجیے۔ ان (کی خرابیوں) کو
ہمارے لیے واضح کر دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں
شامل ہو جائیں اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے۔ آپ نے فرمایا:
”وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں اور
رات کی عبادت کا حصہ حاصل کرتے ہیں جس طرح تم
کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انھیں جب تمہاری
میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے تو ان کا
ارتکاب کر لیتے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① بہت سے گناہ نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ② لوگوں کے سامنے نیک بنے رہنا اور
تمہاری میں گناہ کا ارتکاب بے تکلف کر لینا یہ بھی ایک قسم کی منافقت ہے جس کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے
ہیں۔ ③ تہجد پڑھنا بڑی نیکی ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری تمہاری میں تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ④ اصل تقویٰ
یہی ہے کہ انسان اس وقت بھی گناہ سے باز رہے جب اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ ⑤ نیکیوں کو غبار میں تبدیل
کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول نہیں فرمائے گا اس لیے وہ بے وزن ہو جائیں گی اگرچہ
دیکھنے میں وہ پہاڑوں جیسی عظیم اور سفید ہوں۔

۴۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱/ ۲۳۷ من حديث عيسى الرملي به، وتابعه سليمان بن
عبد الرحمن الدمشقي في مسند الشاميين: ۱/ ۳۹۳، ح: ۶۸۰، وصححه البوصيري.

۴۲۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ح: ۲۰۰۴ من حديث ابن

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: مَا أَكْثَرُ
مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «الَّتَقْوَى وَحُسْنُ
الْخُلُقِ» وَسَمِعْتُ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟
قَالَ: «الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُّ وَالْفَرْجُ».

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل
سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت میں داخل کرے گا؟
آپ نے فرمایا: "تقویٰ اور خوش اخلاقی۔" سوال کیا
گیا: کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جہنم میں لے
جائے گی؟ فرمایا: "دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔"

🌞 فوائد و مسائل: ① تقویٰ اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ اور خوش اخلاقی انسانوں پر
ظلم و زیادتی کرنے سے اور برا سلوک کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس طرح تقویٰ سے حقوق اللہ صحیح ادا ہوتے
ہیں اور خوش اخلاقی سے حقوق العباد۔ ان دونوں کی ادائیگی یقیناً جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ② منہ کے
گناہوں میں حرام رزق کھانا بھی ہے جس کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں اور زبان کے گناہ بھی مثلاً:
جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ وغیرہ جن سے لوگوں میں فساد پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے گناہ بڑے گناہ
ہیں۔ ③ شرم گاہ کا گناہ زنا ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔ اور معاشرے میں بے شمار خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہے۔
زبان کے گناہ (غیر محرم سے ناجائز بات چیت وغیرہ) آنکھ کے گناہ (نا محرم کو دیکھنا) ہاتھ کے گناہ (نا محرم
کو چھونا) یا خط وغیرہ لکھنا اور فحش کرنا، پاؤں کے گناہ (بدکاری کے لیے پل کے جانا) وغیرہ سب اسی بڑے گناہ
کے لیے کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ ④ منہ اور شرم گاہ کے گناہوں سے بچنے
والے کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے گناہوں سے بھی بچ جائے گا اور جنت میں چلا جائے گا۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

باب: ۳۰- توبہ کا بیان

(التحفة ۳۰)

٤٢٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ
مِنْهُ بِضَالَتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ سے اس سے
زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ سواری پا کر خوش
ہوتا ہے۔"

◀ ابن دیریس، یہ، وقال: "صحيح غريب"، ولم يذكر "وعمه"، واسمه داود بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي الزعافري.
٤٢٤٧- أخرجه مسلم، التوبة، باب في الحظ على التوبة والمفرح بها، ح: ٢٦٧٥/٢، بعد، ح: ٢٧٤٣، وقبل،
ح: ٢٧٤٤ من حديث أبي الزناد، وللمحدث طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.



فوائد ومسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ ② بندے کو جب احساس ہو جائے کہ اس نے گناہ کیا ہے خواہ وہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا براہ راست اللہ کے آگے توبہ کرے، یعنی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لیے یہ عزم اور وعدہ کرے کہ وہ اس گناہ سے بچ کر رہے گا۔ ③ توبہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی تیسرے کی مداخلت کی ضرورت نہیں البتہ کسی نیک عالم آدمی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے نیکی کا عزم کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پہلے انسان اس عالم کی شرم سے گناہ سے بچتا ہے، پھر براہ راست اللہ کی شرم سے گناہ سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے تاہم یہ ضروری نہیں۔ تنہائی میں توبہ کر کے اللہ سے استقامت کی دعا کرے تو کافی ہے۔ ④ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس کے ارتکاب کی صورت میں وہ حق ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کروانا ضروری ہے ورنہ توبہ مکمل نہیں ہوگی۔

۴۲۴۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاتِبٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَخْطَأْتُكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْسِمُ، لَنَابَ عَلَيْكُمْ».

۴۲۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اتنی غلطیاں کرو کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں، پھر توبہ کرو تو (پھر بھی) اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔“



فوائد ومسائل: ① یہ ضروری ہے کہ انسان گناہ کے بعد جلد از جلد توبہ کرے تاہم اگر نفس اور شیطان کے بہکاوے اور دل کی غفلت کی وجہ سے جلد توبہ نہ کی جاسکے تو جب بھی احساس ہو توبہ کر لینی چاہیے۔ یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اتنے زیادہ گناہ ہو گئے ہیں وہ معاف نہیں ہوں گے البتہ توبہ وہ ہے جو دل سے ہو صرف زبان سے نہ ہو۔

۴۲۴۹- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ تَطُوفُ بِكَ مَلَائِكَةٌ يَتْلُونَ عَلَيْكَ آيَاتِ اللَّهِ وَيُحَذِّرُونَكَ الْخَطِيئَةَ».

۴۲۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو

۴۲۴۸- [حسن] حسنه البوصيري، والعرافى، وقال المنذرى: «وإسناده جيد»، وله شاهد عند أحمد: ۲۳۸/۳، وقال الهيثمي: ۲۱۵/۱۰ "ورجاله ثقات".

۴۲۴۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۳/۳ من حديث فضيل به، وضعفه البوصيري، وانظر: ح: ۲۷، ۷۷۸، لعلته، ولا أصل للحديث شاهد عند البخاري، ح: ۶۳۰۸، ومسلم، ح: ۲۷۴۴ وغيرهما.

کسی چٹیل صحرا میں اپنی سواری گم کر بیٹھا۔ اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب تھک گیا تو کپڑا اوڑھ کر لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں (لیٹا ہوا) تھا کہ اچانک اسے اپنی سواری کے پاؤں کی آواز وہیں سنائی دی جہاں سے وہ گم ہوئی تھی۔ اس نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو سواری سچ موجود تھی۔“

ﷺ: «لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاجِلَتَهُ بِفَلَاقٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا. حَتَّى إِذَا أَعْيَى، تَسَجَّى بِتَوْبِهِ. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا. فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاجِلَتِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تمھارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے (اچانک) اپنا اونٹ مل گیا“ حالانکہ وہ اسے چٹیل (بے آب و گیاہ) میدان میں گم کر چکا تھا۔“ (صحیح البخاری، الدعوات، باب التوبہ، حدیث: ۲۳۰۸) جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② اس میں توبہ کی ترغیب ہے۔ ③ مسئلہ سمجھانے کے لیے مثال بیان کی جاسکتی ہے۔

۴۲۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہو جاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں۔“

۴۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کے تفصیلی کلام سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہو جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفۃ، تحت الحدیث: ۱۱۴/۱۱۵) گناہ کی وجہ سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندے کو دوبارہ وہی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ② جو

شخص گناہ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اسے گزشتہ گناہ کی وجہ سے مطعون کرنا جائز نہیں۔

۴۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ : ۳۲۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کے سب بیٹے
مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ خُطَاكَارِہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو کثرت سے
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ»۔ توبہ کرتے ہیں۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حدیث کا مفہوم دوسرے دلائل کی رو سے درست معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (المشكاة للألبانی، التحقيق الثاني، رقم: ۲۲۸۰) ② غلطی ہو جانا انسان کی فطری کمزوری ہے لیکن غلطی کو تسلیم نہ کرنا بلکہ اصرار کرنا جرم ہے۔ ③ توبہ بہت بڑی نیکی ہے۔ صحیح توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ ④ بغیر گناہ کے بھی استغفار کرنا بڑی نیکی ہے جس کی روحانی برکات بے شمار ہیں۔



۴۲۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : ۳۲۵۲- حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت ہے،
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْتَدَمُ تَوْبَةً» فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْتَدَمُ تَوْبَةً»؟ قَالَ: نَعَمْ۔
ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے والد (حضرت معقل بن مقرن رحمہ اللہ) کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انھیں سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے۔“ میرے والد صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (براہ راست) سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① ندامت توبہ کا اہم جز ہے۔ ② عالی سند کی طلب مستحسن ہے۔ ③ اگر کسی چیز میں شک

۴۲۵۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب في استعظام المؤمن ذنوبه، ح: ۲۴۹۹ عن أحمد بن منبه، وقال: "غريب"، وصححه الحاكم: ۲۴۴/۴، وتعبه الذهبي بقوله: "علي (ابن مسعدة) لين"، وفيه علة أخرى، وهي نعتة قتادة، وتقدم، ح: ۱۷۵۔

۴۲۵۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۷۶/۱، والحميدي، ح: ۱۰۵ عن سفيان بن عيينة، وصححه البوصيري، والحاكم: ۲۴۳/۴، والذهبي، وله شواهد عند ابن حبان، والحاكم وغيرهما۔

ہو تو استاد سے دریافت کر لینا احترام کے منافی نہیں۔

۴۲۵۳۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: أَتَيْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نَفِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبِلَ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَمُتْ».

۴۲۵۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک نزع کا عالم طاری نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نزع سے مراد روح قبض کرنے کا عمل شروع ہونا ہے۔ ② جب موت کے فرشتے ظاہر ہو جاتے ہیں تو عالم آخرت سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اس لیے توبہ کی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ بندے کو چاہیے کہ جلد از جلد توبہ کر لے معلوم نہیں کب آخری وقت آجائے۔

۴۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ فُبْلَةً. فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا. فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفْعًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ أَلْسِنَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْهَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: «هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي».

۴۲۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ اس نے ایک (انجسی) عورت کا بوسہ لے لیا ہے۔ اور وہ نبی ﷺ سے اس گناہ کا کفارہ دریافت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفْعًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ أَلْسِنَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ ”وہ دن کے کناروں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کیجیے۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے۔“ اس آدمی نے

۴۲۵۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [”إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغفر“]، ح: ۳۵۳۷ من حديث ابن ثوبان به، وقال: ”حسن غريب“، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۹، والحاكم: ۲۵۷/۴، والذهبي، وحسنه البغوي في شرح السنة: ۹۰/۵، ح: ۱۳۰۶، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ۲۴۵۰ وغيره.

۴۲۵۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۹۸.

کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (رعایت) میرے (ہی) لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض گناہ دوسرے گناہوں سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ جتنا بڑا گناہ ہوگا اس کی معافی کے لیے اتنی بڑی نیکی کی ضرورت ہے۔ ② وہ شخص اپنے گناہ پر نادم تھا اور اس کی معافی کے لیے ہر کفارہ ادا کرنے کو تیار تھا اس وجہ سے وہ گناہ نماز کی برکت سے معاف ہو گیا۔ جو شخص نادم نہ ہو گناہ کو معمولی سمجھے اس کا چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ ③ آیت کے شان نزول سے اس کا مطلب اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن آیت میں مذکور حکم امت کے سب افراد کے لیے ہوتا ہے۔ ④ گناہ ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرنی چاہیے مثلاً: نفل نماز پڑھ کر گناہ کی معافی کی دعا کرنے یا صدقہ خیرات کرنے یا کوئی اور نیکی کرے جو اس گناہ کی معافی سے مناسبت رکھتی ہو مثلاً ذکر اذکار تلاوت اور نفل روزہ وغیرہ۔

۴۲۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَشْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ. فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَيْنَهُ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِثْ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ، فِي الْبَحْرِ. فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ. فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَذِي مَا أَخَذْتَ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشِيتُكَ أَوْ

۴۲۵۵- امام زہری رحمہ اللہ نے (اپنے شاگرد معمر سے) فرمایا: کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پہلی حدیث یہ ہے جو) حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی (اور زندگی میں بہت گناہ کیے) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے (میری لاش کو) پیس کر مجھے (میری راکھ کو) ہوا میں اڑا دینا اور سمندر میں بہا دینا۔ قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ ان بیٹوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا ہے حاضر کر دے (ایسے ہی سمندر سے بھی اس کی راکھ کے

مَخَافَتِكَ يَا رَبِّ فَعَفَرْتُ، لِذَلِكَ .

ذرات جمع کر کے اسے زندہ کر دیا) اچانک وہ (زندہ سلامت) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کام کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اسے معاف کر دیا۔“

٤٢٥٦- قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ، فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا. فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ».

٣٢٥٦- امام زہری رحمہ اللہ نے (دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے) فرمایا: اور مجھے حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ اس نے اسے باندھ دیا تھا نہ اسے کچھ کھانے کو دیا نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے کیڑے کھڑے کھا لیتی حتیٰ کہ وہ (بھوک سے) مر گئی۔“

قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَيْلًا يَتَّكِلُ رَجُلٌ، وَلَا يَتَأَسَّرُ رَجُلٌ.

امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: (میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں) تاکہ کوئی (اپنی نیکیوں پر) بھروسہ نہ کرے اور کوئی (اللہ کی رحمت سے) مایوس نہ ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اللہ کے عذاب سے خوف بھی رکھنا چاہیے۔ ② محدثین کی فقہیت صرف اختلافی فروعی مسائل تک محدود نہ تھی بلکہ ایمان، اخلاق اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ ③ اپنی لاش جلانے اور اس کی راکھ اڑانے کی وصیت کرنے کی وجہ موت کے وقت خشیت کی کیفیت کا غلبہ تھی اس لیے اس کی یہ غلطی بھی معاف ہوگئی کہ اس نے نامناسب وصیت کی۔ ④ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو زندہ کیے بغیر روح سے بھی سوال کر سکتا تھا لیکن اس کو اللہ نے اپنی قدرت اور سطوت کا مشاہدہ کروا دیا۔ ⑤ قبر کے عذاب اور نعمت سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو موت کے بعد قیامت تک پیش آئیں گے۔ یہ حالات ہر شخص کو پیش آتے ہیں خواہ اسے ذہن کیا جائے یا اسے جنگلی جانور یا پھیلیاں کھا جائیں یا اس کو خاک سیاہ کر کے اس کے ذرے بکھیر دیے جائیں یا اس کی راکھ کو کسی برتن میں محفوظ کر لیا جائے یا اس کی لاش محفوظ ہو جسے لوگ دیکھ رہے ہوں۔ ⑥ عذاب قبر کا تعلق عالم غیب سے ہے اس لیے زندہ انسان اس کے

ادراک کی طاقت نہیں رکھتے۔ ④ کسی بھی جاندار چیز پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، خاص طور پر ایسا ظلم جس سے جاندار ایک ہی بار مر جانے کے بجائے تڑپ تڑپ کر اور سک سک کر مرے۔ ⑤ پالتو جانوروں کی ضروریات کا خیال رکھنا فرض ہے بلکہ ایسے جانور جو کسی کے پالتو نہیں ان پر رحم کرنے سے بھی اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے جیسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے گناہ گار انسان کی مغفرت ہو چکی تھی۔

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ. فَسُئِلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَعْفَرْتُ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ. فَسُئِلُونِي الْهُدَى أَهْدَيْتُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ. فَسُئِلُونِي ارْزُقُكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوْلَكُمْ، وَأَخْرَجَكُمْ، وَرَطَبَكُمْ وَيَابَسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتَقَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْفَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ، وَرَطَبَكُمْ وَيَابَسَكُمْ اجْتَمَعُوا،



۳۲۵۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہ کرنے والے ہو سوائے اس کے جسے میں محفوظ رکھوں اس لیے مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں پھر وہ مجھ سے میری قدرت کے واسطے سے بخشش کی درخواست کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔ تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں چنانچہ مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ تم سب فقیر (محتاج اور مفلس) ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں لہذا مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی انسان جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں چھڑکے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بد نصیب (اور بدکار) بندے جیسے دل والے بن جائیں اس سے میری

فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ - مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَعَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا . ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَا جِدُّ . عَطَائِي كَلَامٌ . إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ : كُنْ فَيَكُونُ .

بادشاہت میں مجھ کے پرستی کی نہیں آئے گی۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر (مجھ سے سوال کریں اور) ہر مانگنے والا وہ سب کچھ مانگ لے جس کی وہ (زیادہ سے زیادہ) تمنا کر سکتا ہے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی ہی کمی آئے گی جیسے کوئی سمندر کے کنارے پر جائے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، کیونکہ میں تجی اور عظمتوں والا ہوں۔ میری عطا کلام کرنا ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کروں تو اسے صرف یہ کہتا ہوں: ہو جا، وہ ہو جاتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں غذا عنایت کروں، پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم سب تنگے ہو سوائے اس کے جسے میں (لباس) پہناؤں، پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں، پس مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ میرا کچھ نقصان کر سکو اور تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ متقی فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ بدکار فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میرے پاس (موجود خزانوں) میں اتنی ہی کمی ہوگی، جتنی سوئی ڈبونے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے۔ میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرتا (اور محفوظ رکھتا) ہوں، پھر تمہیں وہ پورے پورے دے دوں گا (ان کی جزا پوری دوں گا) تو جسے بھلائی ملے وہ اللہ کا شکر کرے اور جسے دوسری چیز پیش آئے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“ (صحیح مسلم، البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، حدیث:

(۲۵۷) بندے کو اللہ سے امید اور خوف کا تعلق رکھنا چاہیے۔ (۲) ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ ہی ہے، لہذا اسی سے مانگنا چاہیے جس کے خزانے لامحدود ہیں۔ (۳) نیک بننے میں انسان کا اپنا فائدہ ہے اور برا بننے میں اپنا نقصان ہے۔ ہم اللہ کا کچھ نہیں سنوار سکتے، نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ (۴) اللہ کی عظمت اور اپنی بے مانگی کا احساس انسان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

باب: ۳۱- موت کی یاد اور اس

(المعجم ۳۱) - بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

کے لیے تیاری

وَالْإِسْتِعْذَادُ لَهُ (الصحفة ۳۱)

۴۲۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ» يَعْنِي الْمَوْتَ.

۳۲۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لذاتیں ختم کر دینے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“

۴۲۵۹- حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا» قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَرُ؟ قَالَ: «أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا

۳۲۵۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آئے انھوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا پھر کہا: اللہ کے رسول! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو۔“ انھوں نے کہا: کون سا مومن زیادہ عقل مند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں یہی عقل مند ہیں۔“

۴۲۵۸- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، ح: ۲۳۰۷ عن محمود به، وقال: "غريب حسن".

۴۲۵۹- [حسن] * فَرَوَةُ بْنُ قَيْسٍ تابعه العلاء بن عتبة، حلية الأولياء: ۱/۳۱۳، وأبو معيد حفص بن غيلان عند الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۳۹۲، ح: ۱۵۵۹، وإسناده حسن، وصححه الحاكم: ۴/۵۴۰، ۵۴۱، ووافقه الذهبي، ورواه مجاهد عن ابن عمر به، الطبراني في الصغير: ۸۷/۲، والكبير: ۱۲/۴۱۷، ح: ۱۳۵۶۳، وقال الهيثمي: ۳۰۹/۱۰ [إسناده حسن].

بَعْدَهُ اسْتَعِذَّ اِذَا . اَوَّلِكَ الْاَلْكِيَّاسُ .

🌞 فوائد و مسائل: ① اچھا اخلاق اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② موت کا ذکر کرنے سے دل کی غفلت دور ہوتی ہے۔ ③ موت کو یاد رکھنے سے آخرت کے لیے تیاری کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ ④ اصل عقل مندی آخرت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔ دنیا کی فانی اور بے حقیقت اشیاء پر پوری توجہ لگا دینا بے وقوفی ہے۔

۴۲۶۰- حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور یہ توقف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے (نفس کی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے) اور اللہ سے (جھوٹی) امیدیں وابستہ کرے۔“ (یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے لیکن عمل ایسے کرے جس سے اس کی رحمت کی بجائے اس کا غضب حاصل ہو۔)

۴۲۶۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

الْجَمْعِيُّ : حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ . وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ» .

۴۲۶۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو قریب الوفات تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے (اس کی رحمت کی) امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈر بھی لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بندے کے دل میں ایسے موقع پر یہ دونوں چیزیں (امید اور خوف) جمع ہو

۴۲۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ

أَبِي زَيْنَادٍ : حَدَّثَنَا [سَيَّارٌ] : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَى ثَابِتٍ ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ . فَقَالَ : «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ : أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَخَافُ ذُنُوبِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ ، فِي مِثْلِ هَذَا

۴۲۶۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي ، صفة القيامة ، [باب حديث الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت] ، ح : ۲۴۵۹ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به ، وقال : " حسن " ، وانظر ، ح : ۱۴۸۰ لحال ابن أبي مریم لهذا .

۴۲۶۱- [حسن] أخرجه الترمذي ، الجنائز ، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت ، ح : ۹۸۳ من حديث سيار بن حاتم به ، وقال : " حسن غريب " .

الْمُؤْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ». ہے اور اس سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی کی عیادت کرنا اور اس کی خیریت دریافت کرنا مسنون ہے، خاص طور پر جب کہ مریض کی کیفیت ایسی ہو کہ آخری وقت قریب محسوس ہوتا ہو۔ ② بندے کو وفات کے وقت امید اور خوف دونوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاہم امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اگر بندے کے دل میں امید و خوف کی کیفیت ہو تو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے، اس طرح اللہ کے غضب سے پناہ مل جاتی ہے۔

۴۲۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی

ﷺ نے فرمایا: ”قریب الوفات آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں: نکل اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی۔ نکل تو قابل تعریف ہے۔ تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی (نعمتوں کی) اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے برابر اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اے آسمان کی طرف چڑھالے جاتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں شخص ہے۔ تب کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک روح کو جو پاک جسم میں تھی۔ داخل ہو جا تو قابل تعریف ہے۔ اور تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ اے لے کر اس آسمان تک پہنچتے ہیں جس پر اللہ عزوجل کی ذات اقدس ہے۔ اگر (مرنے والا) آدمی برا ہو تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے غبیث روح

۴۲۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: أَخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَخْرِجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يَعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَيُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ. فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَدْخِلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْثَنَّى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ شَوْءًا قَالَ: أَخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ



الْحَبِيبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْحَبِيبِ. أَخْرَجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَعَسَاقٍ. وَأَخْرَجِي مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلَا يُفْتَحُ لَهَا. فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: فُلَانٌ. فَيَقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالتَّنَفُّسِ الْحَبِيبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْحَبِيبِ. إِرْجِعِي ذَمِيمَةً. فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تُصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ».

جو گندے جسم میں تھی۔ نکل، تو قابلِ مذمت ہے۔ تجھے خوشخبری ہو کھولتے ہوئے پانی کی پیپ کی اور دوسرے اس کے مختلف عذابوں کی۔ اسے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھلتا۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے: اس ناپاک روح کو کوئی خوش آمدید نہیں جو ناپاک جسم میں تھی۔ واپس ہو جا قابلِ مذمت ہو کر۔ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ تب اسے آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور وہ قبر میں آ پہنچتی ہے۔“



فوائد ومسائل: ① فرشتے اللہ کی مقدس مخلوق ہیں جو اللہ کے حکم سے مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ ② انسانوں کی روح قبض کرنے کے لیے بھی فرشتے مقرر ہیں جن کا سرورادہ ہے جسے حدیث میں ”ملک الموت“ (موت کا فرشتہ) کہا گیا ہے اور عوام میں اس کا نام عزرائیل مشہور ہے۔ ③ فرشتے قریب الوقات آدمی کے پاس آ کر اسے مخاطب کرتے ہیں۔ اس وقت وہ انھیں دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے لیکن دوسرے انسان انھیں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ان کی بات ہی سن سکتے ہیں۔ ④ روح ایک غیر مادی وجود ہے جس کی موجودگی میں جسم زندہ کہلاتا ہے لیکن فرشتے اسے نکالتے، پکڑتے اس سے بات کرتے اور برے انسان کی روح کو سزا بھی دیتے ہیں۔ ⑤ آسمان ایک ٹھوس وجود ہے جس کے دروازے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے آتے جاتے ہیں۔ ⑥ نیک روح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے جب کہ بری روح کو آسمان تک لے جایا جاتا ہے لیکن اسے اوپر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ ⑦ قبر کا عذاب بھی ان نبی معاملات میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ موجودہ جسمانی حواس کے ساتھ اس کا ادراک ممکن نہیں۔ مومن کے لیے قبر کی راحت بھی اسی قبیل سے ہے۔

۴۲۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِبٍ

۳۲۶۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی شخص کی موت کسی خاص جگہ پر آنا مقدر ہوتی ہے اس کی (کوئی دنیوی) ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے۔ جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فوت کر لیتا ہے۔ قیامت کے دن زمین کہے گی: میرے مالک! تو نے میرے پاس جو امانت رکھی تھی وہ یہ (حاضر ہے)۔“

الْجَحْدَرِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ شَبَّابَةَ [شَبَّابَةُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ، أَوْتِنَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَرْضِهِ، قَبَضَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ. فَتَقُولُ الْأَرْضُ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هَذَا مَا اسْتَوْذَعْتَنِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کا علم کامل اور اکمل ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کس شخص کی موت کہاں آنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ بندے کو معلوم نہیں۔ ارشاد ہے: ﴿هُوَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ. إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان: ۳۲) ”کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔“ ② انسان کی موت اپنے مقرر وقت ہی پر آتی ہے ظاہری طور پر کوئی سبب بن جاتا ہے جسے ہم حادثہ قرار دے لیتے ہیں۔



۴۲۶۴- ۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! موت کو ناپسند کرنے میں اللہ کی ملاقات سے ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ اور ہم سب (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ (تو پھر نجات کیسے ہوگی؟) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں! اس سے موت کے وقت کی کیفیت

۴۲۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةَ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ؟ فَكُنَّا نَحْكُمُهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَا. إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ. إِذَا بُشِّرَ

◀ علی شرط الشيخين: ۴۲/۱، ووافقه الذهبي.

۴۲۶۴- أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب من أحب لقاء الله، أحب لقاء الله... الخ، ح: ۲/۶۸۴، ۱۵ من حديث سعيد بن أبي عروبة به، ومنه علقه البخاري، ح: ۶۵۰۷.

بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ. فَأَحَبُّ إِلَهُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ. وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

مراد ہے۔ جب (بندے کو) اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوش خبری دی جاتی ہے، وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، تب اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا (اور اس سے خوش ہوتا) ہے۔ اور جب (کسی بندے کو) اللہ کے عذاب کی بشارت دی جائے، وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا (مرنے سے گھبراتا ہے) اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے نیک آدمی کو فرشتے خوش خبری دیتے ہیں چنانچہ اسے اللہ کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ ② فوت ہونے والے برے آدمی کو فرشتوں کی خوف ناک کیفیت سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے، پھر فرشتے بھی اسے یہی خبر دیتے ہیں تو اسے مزید یقین ہو جاتا ہے اس لیے اس کو مرنے سے خوف آتا ہے اور وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا۔

۴۲۶۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ موت کی تمنا ضرور کرنا ہی چاہے تو یوں کہے: [اللَّهُمَّ أُحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي] ”اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو۔ اور مجھے اس وقت فوت کرنا جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① زندگی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں نیکیاں کر کے بندہ اللہ کو راضی کر سکتا ہے اور جنت کے بلند درجات حاصل کر سکتا ہے۔ ② موت کی دعا زندگی کی نعمت کی ناشکری ہے۔ ③ موت کی تمنا

۴۲۶۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجناز، باب في كراهية تمنى الموت، ح: ۳۱۰۸ من حديث عبد الوارث به، ومن حديثه أخرجه البخاري، ح: ۵۶۷۱، ومسلم، ح: ۲۶۸۰، وغيرهما، ورواه ثابت عن أنس به (مضغ عليه).

بے صبری کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوسی بھی اس لیے موت کی دعا کرنے کی بجائے مشکلات ٹل جانے کی دعا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ⑤ حدیث میں ذکر کردہ دعا میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فیصلوں کو خوشدلی سے قبول کرنے کا اظہار ہے۔ ⑥ دنیا کی مشکلات وقتی ہیں جب کہ اللہ کی ناراضی آخرت کی ابدی نعمتوں سے محدودی کا باعث ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبَلَى (التحفة ۳۲)

باب: ۳۲- قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

۴۲۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى. إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ. وَمِنْهُ يُرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو (کر مٹی میں مل) جاتی ہے سوائے ایک ہڈی کے وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ ہے۔ قیامت کے دن اسی سے تخلیق شروع ہوگی۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① قبر میں انسان کا جسم آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ہڈیاں بھی مٹی بن کر مٹی میں مل جاتی ہیں اس کے باوجود قبر کا عذاب و ثواب باقی رہتا ہے۔ ② ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ بوسیدگی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسی سے جسم انسانی کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔ یہ مہرہ کس طرح محفوظ رہتا ہے؟ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

۴۲۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ، عَنْ هَانِئٍ، عَنْ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ يَبْكِي. حَتَّى يَبْلُ لِحَيْتِهِ.
حضرت ہانی بن بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو

۴۲۶۶- أخرجه البخاري، التفسير، باب: "يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا"، ح: ۴۹۳۵، ومسلم، الفتن، باب ما بين الفتنين، ح: ۱۴۱/۲۹۵۵ من حديث أبي معاوية به موطؤاً.

۴۲۶۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في فظاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة، ح: ۲۳۰۸ من حديث يحيى بن معين به، وقال: "حسن غريب".

فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَتَّبِعِي. وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَحَ مِنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

روانا نہیں آتا اور اس (قبر) کو دیکھ کر روتے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پاسکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔“ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جو بھی منظر بھی دیکھا ہے قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے خوف سے رونا ایمان کی نشانی ہے۔ ② قبر سے نجات کا مطلب قبر میں سوال جواب کا مرحلہ خیریت سے طے ہو جانا ہے۔ اگر سوالوں کے صحیح جواب دینے کی توفیق مل گئی تو قیامت کے مراحل بھی آسان ہو جائیں گے ورنہ قیامت کے سخت مراحل قبر کی نسبت بہت زیادہ ہولناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سے محفوظ رکھے۔ ③ قبر کو سب سے خوفناک منظر دنیا کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے ورنہ جہنم کے عذاب کا منظر اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہے۔

٤٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَرَحٍ وَلَا مَشْغُوفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ. فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ

۳۲۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میت قبر میں پہنچ جاتی ہے تو نیک آدمی کو قبر میں (اٹھا کر) بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں تھا؟ وہ کہتا ہے: اسلام میں۔ کہا جاتا ہے: یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہمارے پاس اللہ کے ہاں سے واضح دلائل لے کر آئے تو ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ کہا جاتا ہے: تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کوئی اس قابل نہیں کہ (دنیا میں) اللہ کو دیکھ سکے۔ تب اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ آگ

يَرَى اللَّهُ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ
إِلَى مَا وَفَاكَ اللَّهُ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ
الْحِجَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيَقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ. وَيَقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ
كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِثٌّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ. وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَرَعَا
مَسْغُوفًا. فَيَقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ:
لَا أَدْرِي. فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ:
فَيُفْرَجُ لَهُ قَبْلَ الْحِجَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا
وَمَا فِيهَا. فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ إِلَى مَا صَرَفَ
اللَّهُ عَنْكَ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ،
فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشُّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ
مِثٌّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى».

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: دیکھ اللہ
نے تجھے کس چیز سے بچا لیا ہے پھر اس کے لیے جنت
کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے وہ اس کی آب و تاب اور
اس کی نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا
ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے: یقین پر تو تھا اور اسی پر تیری
وفات ہوئی اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ۔
برے آدمی کو قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے تو وہ گھبرایا ہوا
اور بدحواس ہوتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں
تھا؟ وہ کہتا ہے: معلوم نہیں۔ اسے کہا جاتا ہے (تیری
طرف مبعوث ہونے والا) یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے:
(مجھے معلوم نہیں۔) میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے
سنا تھا وہ میں نے بھی کہہ دی۔ تب اس کے لیے
جنت کی طرف ایک درپچہ کھولا جاتا ہے اسے اس کی
آب و تاب اور اس کی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ اسے کہا جاتا
ہے: دیکھ اللہ نے تجھے کس چیز سے محروم کر دیا۔ پھر اس
کے لیے جہنم کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ اسے
دیکھتا ہے کہ آگ آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اور اسے
کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو (زندگی میں بھی)
شک پر تھا اور اسی حالت میں مر گیا اور اسی پر تو اٹھایا
جائے گا۔ ان شاء اللہ۔



فوائد ومسائل: ① قبر میں سوال جواب کا مرحلہ یقینی ہے لیکن اس کا تعلق عالم غیب سے ہے جس کو زندہ
انسان محسوس نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا احساس ہو جاتا تھا کیونکہ اس قسم کے غیبی معاملات
انبیاء کرام کو دکھا دیے جاتے ہیں۔ ② جو شخص دنیا میں ایمان اور عمل صالح پر قائم تھا اس کو صحیح جوابات کی
توفیق ملتی ہے۔ جس کے دل میں ایمان نہیں تھا وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ③ قبر میں ہر انسان کو جنت اور جہنم کا
منظر دکھایا جاتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم کے اثرات محسوس کرتا ہے تاہم جنت یا جہنم میں
داعی طور پر داخلہ قیامت کے دن ہوگا۔ ④ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کو مخاطب کرنا اور اسے قبر

کے سوالوں کے جواب بتانا حدیث سے ثابت نہیں اس لیے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت کے بعد میت کا اس دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

٤٢٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
﴿يُنْتَبِئُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾
قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. يُقَالُ لَهُ: مَنْ
رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَيَسْئَلُ مُحَمَّدٌ.
فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُنْتَبِئُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْآخِرَةِ﴾ [ابراہیم: ۲۷]

۳۲۶۹- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿يُنْتَبِئُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔“ اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ اور (دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے: میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يُنْتَبِئُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کچکی بات سے مراد کلمہ توحید ہے۔ مومن اللہ کی توفیق سے دنیا کی زندگی میں اس پر قائم رہتا ہے جس کے نتیجے میں قبر میں وہ سوال جواب کے مرحلے میں ثابت قدم رہتا ہے۔ منافق دنیا کی زندگی میں اس پر قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان متزلزل ہوتا ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا رہتا ہے لہذا آخرت کی اس پہلی منزل (قبر) میں بھی وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ② قبر میں عذاب نفاق اعتقادی سے کم تر گناہوں پر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ پیشاب سے جسم اور لباس کو بچانے کی کوشش نہ کرنا ایک کی بات دوسرے کو بتا کر لڑائی کرا دینا وغیرہ۔

٤٢٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ٣٢٤٠- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

٤٢٦٩- أخرجه البخاري، الجائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ١٣٦٩، ٤٦٩٩ من حديث شعبة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه... الخ، ح: ٧٣/٢٨٧١ عن ابن بشار به.
٤٢٧٠- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الجائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ١٠٧٢ من حديث عبيد الله به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه البخاري، ح: ١٣٧٩، ومسلم، ح: ٢٨٦٦ وغيرهما من حديث مالك عن نافع به، وهو في الموطأ: ٢٣٩/١.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُصَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ غُرِضَ عَلَى
مَقْعِدِهِ بِالْعُذَّةِ وَالْعَشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. يُقَالُ: هَذَا
مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ تجھے قیامت کے دن (قبر سے) اٹھایا جائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبر کے ساتھ جنت اور جہنم کا جو تعلق قائم ہوتا ہے اس کی وجہ سے مرنے والے کو جنت یا جہنم کی ہوا مسلسل آتی رہتی ہے اور ایک حد تک راحت یا عذاب بھی مسلسل ہوتا ہے لیکن دن رات میں دو دفعہ اسے جنت یا جہنم میں موجود اس کا گھر بھی دکھایا جاتا ہے تاکہ اس کی خوشی یا رنج میں مزید اضافہ ہو۔ ② ”یہ تیرا ٹھکانا ہے“ اس میں اشارہ قبر کی طرف ہے یعنی تو اس قبر میں رہے گا حتیٰ کہ قیامت آئے اور تو اس ٹھکانے پر پہنچے جو تجھے دکھایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اشارہ اس ابدی ٹھکانے کی طرف ہو جو اسے دکھایا جاتا ہے یعنی اسے قیامت تک جنت یا جہنم کا وہ مقام روزانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تو اس مقام پر پہنچے گا۔



۴۲۷۱- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رحمہ اللہ
أَبَانَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَلْقَى
فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَى جَسَدِهِ
يَوْمَ يُبْعَثُ».

۴۲۷۱- حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رحمہ اللہ اپنے والد حضرت کعب بن مالک انصاری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی جان ایک پرندے کی صورت میں جنت کے درختوں سے (پھل) کھاتی ہے حتیٰ کہ اٹھنے کے دن (قیامت کو) دوبارہ اپنے جسم میں چلی جائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے سنن ابن ماجہ کی ایک روایت کو کہ اسی مفہوم کی ہے اس کی تحقیق میں لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی روایت (۴۲۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ مذکورہ روایت کو

وہ خود ضعیف قرار دے چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شیخ رحمہ اللہ سے تسامح ہوا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت سداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۵-۵۹، والصحيحة للألباني، رقم: ۹۹۵، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عود، رقم: ۳۲۵۱) ① پچھلی حدیث میں مذکور تھا کہ میت کو قبر ہی میں جنت کی یا جہنم کی ہوا پہنچتی ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ پرندے کی صورت میں جنت کے پھل کھاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ انسان کے درجات کے لحاظ سے ہو کہ بعض مومنوں کو قبر میں جنت کی نعمتیں ملتی ہوں اور بعض کو جنت میں پہنچا دیا جاتا ہو جیسے شہداء کے بارے میں یہی الفاظ وارد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْبَلْبَلِي]: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مَثَلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ بِمَسْحِ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أَصَلَّ»۔

۳۲۷۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب میت قبر میں پہنچتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا نظر آتا ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑو نماز پڑھ لینے دو۔“

🌅 فوائد و مسائل: ① قبر میں سورج غروب ہونے کا منظر بھی ایک آزمائش ہے جس سے سچے مومن کی اور نام نہاد مسلمان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ② زندگی میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا نہایت ضروری ہے ورنہ قبر کے امتحان میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔ ③ آنکھیں ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ غافل ہو کر سو یا رہا جس کی وجہ سے عصر کی نماز میں دیر ہو گئی اس لیے وہ چاہتا ہے کہ فوراً نماز پڑھ لے تاکہ مزید تاخیر نہ ہو۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ باب: ۳۳- مرنے کے بعد زندہ ہونے

(حشر) کا بیان

(التحفة ۳۳)

۴۲۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۷۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۷۲- [صحيح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۶۷ من حديث إسماعيل بن حفص به، وصححه ابن حبان، ح: ۷۷۹، وحسنه البوصيري إن كان أبو سفيان سمعه من جابر، وله شاهد عند البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۶۴ (بتحقيق)، وصححه ابن حبان، ح: ۷۸۱، والحاكم: ۳۷۹/۱، ۳۸۰، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن كما قال البيهقي في المجمع: ۵۲/۳۔

۴۲۷۳- [ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف حجاج بن أرطاة، وتقدم، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷ * وعطية تقدم، ح: ۳۷، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۳۲۴۳، وغيره، وفيه عطية العوفي ضعيف، وأخرج أبو داود، ح: ۴۷۴۲، بلفظ ۴

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ غَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ صَاحِبِي الصُّورِ بِأَيْدِيهِمَا أَوْ فِي أَيْدِيهِمَا قَرْنَانِ. يَلَا حِطَّانِ النَّظَرَ مَتَى يُؤْمَرَانِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صور پھونکنے والے دونوں فرشتوں کے ہاتھوں میں دو زینے (بگل) ہیں۔ وہ نظر اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں کہ کب انھیں (پھونک مارنے کا حکم دیا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① صور (زینٹا) ایک قسم کا بگل ہوتا تھا جو کسی جانور کے سینک سے بنایا جاتا تھا۔ ② مذکورہ روایت ضعیف ہے، تاہم قرآن مجید میں صور میں پھونکنے کی بابت یہ ارشاد الہی ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا“ سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ یکا یک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔“ (الزمر: ۶۸) ③ صوری حقیقت و کیفیت سے اللہ تعالیٰ ہی باخبر ہے۔ ہمیں جتنی بات بتائی گئی ہے اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔



٤٢٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَوَّقُ الْمَدْيَنِيَّةُ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ. قَالَ: تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾» "اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین والے سب

۴۲۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے (بات چیت کے دوران میں) کہہ دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تختہ فرما کر انسانوں پر فضیلت دی! ایک انصاری صحابی نے ہاتھ اٹھایا اور اس (یہودی) کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اور کہا: تو یہ الفاظ کہتا ہے حالانکہ ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز و جل فرماتا ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾“

﴿الصور قرن ينفخ فيه﴾، وحسنہ الترمذی، ح: ۳۳۴۴، وصححه الحاكم: ۲/۵۰۶، ۵۶۰، ووافقه الذہبی.

٤٢٧٤- [استادہ حسن] أخرجه الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة الزمر، ح: ۳۲۴۵ من حدیث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصیری، وله شواهد عند البخاری، ومسلم وغيرهما.

مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی حشر کا بیان

أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنَ قَوَائِمِ الْعَرْشِ . فَلَا أَدْرِي أَرْفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنْ امْتَنَشَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ، فَقَدْ كَذَبَ .

بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ سب سے پہلے سراٹھانے والا میں ہوں گا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو تھامے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں کہ انھوں نے مجھ سے پہلے (ہوش میں آ کر) سراٹھا لیا ہوگا یا وہ ان افراد میں شامل ہوں گے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ کہا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں اپنے دین کی غیرت مطلوب ہے لیکن اگر اس کا اظہار ایسے انداز سے ہو جس سے کسی دوسرے نبی کی تحقیق تکلیف ہو تو جائز نہیں۔ ② صحابی نے یہودی کو اس لیے تھپڑ مارا تھا کہ اس کے کلام سے حضرت محمد ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کا اشارہ ملتا تھا اور یہ حرکت ناشائستہ تھی۔ ③ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جزوی انصافیت کا ذکر اس لیے فرمایا گیا کہ سچی بات بھی اس انداز سے نہیں ہونی چاہیے جس سے غلط مفہوم سمجھے جانے کا اندیشہ ہو۔ ④ قیامت کے حالات غیب سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعضی بات نبی ﷺ کو بتائی گئی، آپ ﷺ کو معلوم ہو گئی اور جو نہیں بتائی گئی وہ معلوم نہیں ہوئی، اس لیے نبی ﷺ کے لیے کلی علم غیب کا عقیدہ درست نہیں۔ ⑤ عرش اللہ کی مخلوق ہے جس کے پائے ہیں قیامت کے دن اسے سب دیکھیں گے اور بعض خاص نیکیوں کے حامل اس کے سائے میں محشر کی شدتوں سے محفوظ ہوں گے۔ ⑥ صورت کی آواز سے جو لوگ بے ہوش نہیں ہوں گے ان کی وضاحت حدیث میں نہیں۔ اس میں اپنی طرف سے رائے زنی مناسب نہیں۔ ⑦ مذکورہ حدیث میں صورتوں میں پھونکنے کی بابت یہ مروی ہے کہ صورتیں دوسرے پھونکا جائے گا۔ پہلی اور دوسری مرتبہ صورت پھونکنے کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟ اس کی بابت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں مرتبہ صورت پھونکنے میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔“ لوگوں نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ پھر انھوں نے کہا چالیس برس کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ انھوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہیں کہہ سکتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا سارا بدن بوسیدہ ہو جائے گا (گل سرخ جائے گا) مگر ریزہ کی ہڈی کا سرباقی رہے گا پھر قیامت کے دن اسی سے آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔“ (صحیح البخاری، التفسیر

۴۲۷۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمًا وَآتِيَهُ وَأَرْضِيهِ بِيَدِهِ وَفَضَّ يَدَهُ، فَيَعْلَلُ يَفْضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ. أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمَتَكَبِّرُونَ» قَالَ: وَتَتَمَثَّلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟

۴۲۷۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبار (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) اپنا ہاتھ بند کیا پھر اسے کھولنے اور بند کرنے لگے۔ پھر فرمائے گا: ”میں جبار (زبردست) ہوں۔ میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں (دنیا کے نام نہاد) جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟“ (یہ فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ (جوش کے ساتھ) دائیں بائیں حرکت فرماتے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ منبر نیچے تک حرکت کر رہا تھا۔ اور میں (دل میں) کہنے لگا: کہیں وہ (منبر) نبی ﷺ کو لے کر گر نہ پڑے؟

🌞 فوائد ومسائل: ① اللہ کا ہاتھ اس کی صفت ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اس کی تاویل کرنا بھی درست نہیں اور انسانی ہاتھ سے تشبیہ دینا بھی درست نہیں۔ ② اللہ کا کلام کرنا بھی اس کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام فرماتا ہے اور جس مخلوق سے کلام فرماتا ہے انھیں آواز سنائی دیتی ہے جیسے فرشتوں سے کلام فرماتا ہے یا موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا یا قیامت کے دن بندوں سے کلام فرمائے گا۔

۴۲۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «حُفَاةٌ، عُرَاةٌ»

۴۲۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن لوگ کس حالت میں اٹھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹنگے پاؤں، ننگے بدن۔“ میں نے کہا: اور عورتیں؟ فرمایا: ”عورتیں بھی۔“

مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: «وَالنِّسَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسْتَحْيِي؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَهْمٌ مِنْ أَنْ يُنْظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ»
میں نے کہا: ”اللہ کے رسول! ہمیں شرم نہیں آئے گی؟“
فرمایا: ”عائشہ! معاملہ اس سے زیادہ سخت ہے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔ (اپنی اپنی پریشانی میں کسی کو اتنا ہوش ہی کہاں ہوگا کہ وہ دیکھتا پھرے دوسرے ننگے ہیں یا لباس پہنے ہوئے ہیں۔“)

فوائد ومسائل: ① لوگ جب قبروں سے نکلیں گے اس وقت ننگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے بعد میں انہیں اپنے اپنے درجے کے مطابق لباس مل جائے گا۔ ② قیامت کے معاملات بہت سخت ہیں۔ بعض مراحل ایسے ہیں جن میں کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا البتہ بعض مراحل میں ایک دوسرے سے بات چیت ہوگی۔

۴۲۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُعْرِضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ. فَأَمَّا عَرَضَتَانِ، فَجَدَالٌ وَمَعَاذِيرٌ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّحُفِ فِي الْأَيْدِي. فَأَخَذَ بِمِصْنَبِهِ وَآخَذَ بِشِمَالِهِ»
۴۲۷۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں تو بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جائیں گی۔ تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آجائیں گے۔ کوئی اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔“

۴۲۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمرَ عَنْ
۴۲۷۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ”جس دن

۴۲۷۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۱۴ عن وكيع به، وأعله البصري بالانقطاع بين الحسن وأبي موسى، وصرح الحسن البصري بالسماع من أبي موسى الأشعري عند ابن أبي الدنيا، النهاية في الفتن والملاحم: ۴۰/ ۲، ۴۱، ح: ۸۲۲ بتحقيق، في رواية عقبة بن عباد الله الأصم الرفاعي البصري عنه ع عقبة ضعيف وربما دلس كما في التقریب فتصريح السماع خطأ بلا ريب، وله طريق آخر عند الترمذی، ح: ۲۴۲۵ وغيره وفيه الحسن، وهو مدلس وعثمان عن أبي هريرة.

۴۲۷۸- أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول الله تعالى: ”ألا يظن أولئك أنهم مبعوثون...“، ح: ۶۵۳۱ من حديث عيسى بن يونس، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا الله على أهواله، ح: ۲۸۶۲/ ۶۰ عن ابن أبي شيبة به.

النَّبِيِّ ﷺ، ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“ اور [المطففين: ۶] قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ»۔ ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن سورج بہت قریب ہوگا جس کی وجہ سے بہت پسینہ آئے گا لیکن یہ پسینہ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق کم زیادہ ہوگا۔ ② بعض نیک لوگ عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اس وقت عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ③ عرش کے سائے کا شرف حاصل کرنے والے افراد کی تفصیل ایک حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے: انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے والا جوان، مسجدوں سے محبت رکھنے والا (نمازی)، محض اللہ کی رضا کے لیے کسی مومن سے محبت رکھنے والا بدکار کی ری دعوت روکر کے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرنے والا، چھپا کر صدقہ کرنے والا، تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے (اللہ کے سامنے عجز و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے) اشک بار ہو جانے والا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الزکاة، باب الصدقة باليمين، حدیث: ۱۲۲۳)



۴۲۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ﴾ ”جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔“ اس وقت انسان کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”پل صراط پر۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پل صراط بھی قیامت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے۔ ② یہ پل جہنم پر ہوگا اور سب انسان اس پر سے گزر رہیں گے۔ نیک مومن اس پر سے آسانی سے گزر جائیں گے۔ زیادہ گناہ گار مومن اور سب کافر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد گناہ گار مومن، نبیوں اور نیک آدمیوں کی شفاعت کے ساتھ جہنم سے نکل آئیں گے۔ کم گناہ کرنے والے پہلے نکلیں گے دوسرے بعد میں۔ آخر میں صرف کافر جہنم میں رہ جائیں گے۔

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعَوَّازِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: وَكَانَ فِي حَجَرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَعْني أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ. عَلَى حَسَنِكَ كَحَسَنِكَ السَّعْدَانِ. ثُمَّ يَسْتَجِيرُ النَّاسُ. فَتَاجِ مُسْلِمٌ وَمُخْدُوْجٌ بِهِ. ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَسِبٌ بِهِ. وَمَنْكُوسٌ فِيهَا».

۴۲۸۰- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس پر کانٹے ہوں گے جیسے سعدان کے کانٹے۔ پھر لوگ گزریں گے۔ کچھ صحیح سلامت بچ نکلیں گے، کچھ ناقص جسم والے ہو کر آخر کار بچ نکلیں گے۔ پھر (نتیجہ یہ ہوگا کہ) کوئی نجات پا جائے گا، کوئی وہاں روک لیا جائے گا اور کوئی سر کے بل اس میں جا گرے گا۔“

🌞 فائدہ: پل صراط سے خیریت کے ساتھ اور جلدی گزرنے کا دار و مدار ایمان اور عمل صالح پر ہوگا۔ جس قدر ایمان زیادہ ہوگا اتنا ہی تیزی سے گزریں گے اور جس قدر گناہ زیادہ ہوں گے اتنا پل صراط پر لگے ہوئے کانٹے زیادہ دشمنی کریں گے اور جن کے بارے میں انھیں حکم ہوگا وہ کانٹے انھیں جہنم میں گھسیٹ لیں گے۔

۴۲۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شَفِيَّانَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مَسَّكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى

۴۲۸۱- ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہونے والا کوئی آدمی ان شاء اللہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَإِنْ مَسَّكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ ”تم میں سے ہر ایک ضرور اس

۴۲۸۰- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱/۳ من حديث ابن إسحاق به مطولاً، وفيه تصحيح مطبعي، وهو في

المصنف: ۱۷۶/۳، ۱۷۷، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۵۸۵/۴، ۵۸۶.

۴۲۸۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۸۵/۶ عن أبي معاوية به، وصرح بالسماع، وله شاهد في صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة، أهل بيعة الرضوان، رضي الله عنهم، ح: ۱۶۳/۲۴۹۶، وبه صح الحديث.

رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ قَالَ: «أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ: ﴿هُمْ نَسِجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثَّتَا﴾»۔ [مریم: ۷۲]

پر پہنچنے والا ہے۔ یہ آپ کے پروردگار کے ذمے قطعی طے شدہ بات ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿هُمْ نَسِجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثَّتَا﴾“ پھر ہم پر ہیزگاروں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① غزوہ بدر اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ تھا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جنگ میں شریک تھے وہ دوسرے صحابہ سے افضل ہیں۔ ان سب کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ ② ۶ ہجری میں نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ فرمایا۔ چودہ سو صحابہ آپ رضی اللہ عنہم کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر کافروں نے آپ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ بھیجا تا کہ رُؤسائے قریش سے بات چیت کر کے انھیں رکاوٹ ختم کرنے پر آمادہ کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی واپسی میں توقع سے زیادہ تاخیر ہوئی تو افواہ پھیل گئی کہ انھیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی جو بیعت رضوان کہلاتی ہے۔ یہ بیعت کرنے والے صحابہ کرام بھی قطعی جنتی ہیں۔ ③ جہنم پر سے ہر ایک کو گزرتا ہے۔ مخلص اور نیک مومن اس سے پار ہو جائیں گے۔ گناہ گار مومن گر جائیں گے لیکن انبیاء اولیاء شہداء اور حفاظ قرآن وغیرہ کی شفاعت سے درجہ بدرجہ نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ ④ آیت مبارکہ میں ظالموں سے مراد صریح کافر اور اعتقادی منافق ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ⑤ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں تعارض نہیں جہاں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے وہاں علمائے کرام دونوں نصوص کی اس انداز سے وضاحت فرما دیتے ہیں کہ تعارض نہیں رہتا۔ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ⑥ قرآن یا حدیث کے سمجھنے میں کوئی اشکال ہو تو کسی عالم سے پوچھ لینا چاہیے اور عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے۔



(المعجم ۳۴) - بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب ۳۴۔ امت محمد ﷺ کی صفات

(التحفة ۳۴)

۴۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ یہ میری امت کی علامت ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔“

ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُجْتَلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ. سَيَمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز سب سے بڑا نیک عمل ہے حتیٰ کہ اس کی تیاری کے لیے کیا جانے والا وضو بھی بہت ثواب اور آخرت میں عزت و شرف کا باعث ہے۔ ② وضو احتیاط سے اچھی طرح کرنا چاہیے تاہم بہت زیادہ پانی خرچ کرنا یا پانی ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ وضو کے اعضاء کا چمکنا حضرت محمد ﷺ کی امت کی علامت ہے۔ بے نماز وضو نہیں کرتے اس لیے انھیں یہ علامت حاصل نہیں ہوگی چنانچہ وہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکیں گے۔

٤٢٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي فُجَّةٍ. فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشُّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

٣٢٨٣- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کا نصف ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور مشرکوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسے ہے جیسے سیاہ تیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ تیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بتدریج کم سے زیادہ خوشخبری کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور نعمت کی عظمت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ ② امت محمدیہ کا زمانہ بھی طویل ہے اور افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے اس لیے جنتیوں میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔

٤٢٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ

سَيَّانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَجِيءُ النَّبِيُّ
وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ
الثَّلَاثَةُ. وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَقَلُّ. فَيَقَالُ لَهُ:
هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُدْعَى
قَوْمُهُ، فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا.
فَيَقَالُ: مَنْ شَهِدَ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ
وَأُمَّتُهُ. فَيُدْعَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغَ
هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: وَمَا عَلَّمْتُمْ
بِذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرْنَا نَبِيَّنَا بِذَلِكَ أَنَّ
الرُّسُلَ قَدْ بَلَغُوا، فَصَدَّقْنَا. قَالَ: فَذَلِكُمْ
قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِنُكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳].



۳۲۸۴۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) ایک نبی
آئے گا اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہوں گے (جو اس
پر ایمان لائے)۔ اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ
تین آدمی ہوں گے۔ (اسی طرح تمام نبیوں کے ساتھ)
زیادہ اور کم افراد ہوں گے۔ نبی سے کہا جائے گا: کیا تم
نے اپنی قوم کو (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ نبی
فرمائے گا: ہاں۔ اس کی قوم کو بلا کر کہا جائے گا: کیا اس
نے تمہیں (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں
گے: نہیں۔ (نبی سے) کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون
ہے؟ وہ فرمائے گا: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت۔
محمد ﷺ کی امت سے کہا جائے گا: کیا اس نبی نے (اپنی
قوم کو اللہ کے) احکام پہنچائے تھے؟ مومن کہیں گے:
ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کیا معلوم؟ مومن کہیں
گے: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ انبیائے
کرام نے (اپنی اپنی امت کو اللہ کے احکام) پہنچائے
تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کو سچا تسلیم کیا۔ اللہ کے اس فرمان
کا یہی مطلب ہے ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِنُكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ”اور (جیسے ہم نے تمہیں ہدایت

دی) اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں۔“

فوائد ومسائل: ① وسط کا مطلب درمیان، بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ امت محمدیہ کو دوسری امتوں پر یہ افضلیت حاصل ہے کہ ہم پہلے انبیاء کرام پر بھی بغیر دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا مطلب معتدل بھی ہے، یعنی افراط و تفریط سے پاک۔ اسلام کی تعلیمات افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ ② اللہ کے تمام انبیاء علیہم السلام سے جو مخلص تھے انھوں نے اپنے فرائض بڑی تندہی اور خلوص سے انجام دیے۔ ③ امت محمدیہ کی شہادت اس یقینی علم کی بنیاد پر ہوگی جو قرآن و حدیث سے حاصل ہوا کیونکہ وحی کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم آنکھوں دیکھے واقعہ کے علم سے زیادہ یقینی ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کی گواہی امت کی گواہی کی تصدیق اور تائید کے لیے ہوگی۔ ⑤ اس آیت سے نبی ﷺ کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب امتی بھی حاضر ناظر ہیں جو نبیوں کے حق میں گواہی دیں گے۔

۳۳۸۵- حضرت رفاعہ (بن عرابہ) جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو آدمی ایمان لائے پھر سیدی راہ پر قائم رہے اسے ضرور جنت میں پہنچایا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ (دوسری امتوں کے جنتی) اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک تم اور تمہاری نیک اولادیں جنت کے گھروں میں نہ پہنچ جائیں۔ اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔“

۴۲۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلَكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبُوءُوا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرَارِيِّكُمْ، مَسَاكِينَ فِي الْجَنَّةِ. وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ».

فوائد ومسائل: ① امت محمدیہ کے مومن دوسری امتوں کے مومنوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

① جنت میں داخلے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے پورے کرنا سیدھی راہ پر قائم رہنا اور گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ② کوئی شخص محض اس لیے جنت میں داخلے کا مستحق نہیں ہو جاتا کہ اس کے والدین نیک ہیں بلکہ خود بھی نیک ہونا ضروری ہے۔ ③ بلند درجات والے مومن حساب کتاب کے بغیر جنت میں پہنچا دیے جائیں گے۔ ④ ایک حدیث میں بغیر حساب کے جنت میں جانے والے ستر ہزار مومنوں کی یہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں: ”وہ (آگ کے ساتھ) داغ نہیں لگواتے“ جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، بد شکوئی نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب، حدیث: ۶۵۴۱)

۴۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زَيَْادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَعَذَابِي سَبْعِينَ أَلْفًا. لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. وَثَلَاثُ حَفَيَاتٍ مِنْ حَفَيَاتِ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ».

۴۲۸۶- حضرت ابوامامہ (صدیق بن عجلان) باہلی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب (سبحانہ و تعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل کرے گا جن سے نہ کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں کوئی عذاب دیا جائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور (مزید) میرے رب عز و جل کی تین لہجیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی رحمت بڑی عظیم ہے۔ ② اللہ کا تقرب حاصل کرنا اور انتہائی بلند درجات حاصل کرنا صحابہ کے بعد بھی ممکن ہے۔ اب بھی اگر کوئی انسان ایسے عمل کرے جن کی جزا بغیر حساب کے جنت میں جانا ہے تو وہ اس جزا سے محروم نہیں رہے گا۔ جس طرح وہ اعمال انجام دینا اب بھی ممکن ہے جن کے نتیجے میں عرش کے سائے تلے جگہ ملے گی۔ ③ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار یعنی ستر ہزار کے علاوہ انچاس لاکھ مزید بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ④ حَفَيَات (لہجیں) یعنی دونوں ہاتھ بھر کر لی جانے والی مقدار۔ اس سے مراد بندوں کی کثیر تعداد ہے جن کو بلا حساب کتاب جنت میں بھیجا جائے گا اور ایسا تین بار ہوگا۔ ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

۴۲۸۷- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ

۴۲۸۶- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ۲۴۳۷ من حديث إسماعيل به، وقال: "حسن غريب".

۴۲۸۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۱ من حديث

الْحَاسِ الرَّمْلِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ
 قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ،
 عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نُكْمِلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
 سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا».

ان کے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے
 روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت
 کے دن ہمارے سمیت ستر قومیں (امتیں) ہوں گی۔ ہم
 ان میں سب سے آخری اور سب سے افضل (امت)
 ہوں گے۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مشہور قول کے مطابق رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے اور انبیاء کی تعداد تقریباً سو الاکھ
 ہے۔ ستر قوموں سے مراد بڑی بڑی قومیں ہیں جن کی طرف کئی کئی رسول آئے یا جن کی مدت طویل ہوئی۔
 ② حضرت محمد ﷺ کی امت دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتوں سے افضل ہے تاہم انفرادی فضیلت دوسری بات
 ہے۔ ③ امت محمد ﷺ میں سے ہونا بہت بڑی فضیلت ہے لیکن بلند مقام کے تقاضے بھی بڑے ہوتے ہیں۔
 ضروری ہے کہ ہم اللہ کے احکام کی تعمیل میں زیادہ کوشش کریں، غیر مسلم قوموں کو اسلام کے رحمت بھرے دامن
 کے سائے میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ظلم و ستم سے نہ صرف خود باز رہیں بلکہ ظالموں کو ظلم سے روکیں اور
 نیکی کے ہر کام میں تعاون کریں۔

٤٢٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ
 خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ بَهْزِ
 ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ وَفَيْتُمْ سَبْعِينَ
 أُمَّةً. أَنْتُمْ خَيْرُهَا، وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ».

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ستر امتوں کی
 تعداد کو پورا کیا ہے۔ ان میں سے تم سب سے افضل اور
 اللہ کے ہاں معزز ہو۔“

🌞 فائدہ: ستر پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انہتر قومیں گزری ہیں۔ تمہارے ساتھ ستر کی تعداد پوری
 ہوگئی۔ اس طرح تم سترویں امت ہو۔

٤٢٨٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
 الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ

حضرت بریدہ بن حبیب السلمی رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(میدانِ حشر میں)

﴿بہزہ، وقال: "حسن"۔﴾

٤٢٨٨- [حسن] انظر الحديث السابق.

٤٢٨٩- [حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في كم صف أهل الجنة، ح: ٢٥٤٦ من حديث سليمان به، وقال: "حسن".

الْأَصْبَهَانِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفٌّ. تَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ».

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی (۸۰) اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دوسری حدیث میں ہے کہ تمہارے مقابلے میں دوسروں کی تعداد ایسے ہوگی جیسے سفید تیل پر ایک سیاہ بال (حدیث: ۳۲۸۳) یہ موازنہ شرکیں سے ہے۔ اور دو تہائی تعداد صرف اہل جنت کے مقابلے میں ہے۔ ② اس سے امت محمدیہ کا شرف ظاہر ہے تاہم نجات کے لیے صرف اتنی ہونا کافی نہیں بلکہ صحیح ایمان اور صحیح عمل بھی ضروری ہے۔

۴۲۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ. يُقَالُ: آيُنَ الْأُمَّةِ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيِّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ».

۳۲۹۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم آخری امت ہیں اور ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہے اُمّی امت اور ان کا نبی؟ تو ہم بعد میں آنے والے (جنت) میں داخلے کے لحاظ سے) سب سے مقدم ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ امت آخری امت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ ② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سابق نبی ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے تقریباً چھ صدیاں پہلے پیدا ہوئے ③ ہماری امت کا حساب دوسروں سے پہلے ہوگا اس لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اچھے کام کریں اور برے کاموں سے اجتناب کریں کافروں سے دوستی نہ لگائیں اور ان کے رسم و رواج اختیار نہ کریں۔

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع فرمائے گا تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ اللہ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہاری تعداد کے مطابق جہنمیوں کو تمہارا جہنم عذاباً عَذَّبْنَا فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ“۔
فدیہ بنا دیا ہے۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث: ۱۲۷۶ اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت پر رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس پر عذاب خود اس کے ہاتھ سے آئے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک مشرک دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ جہنم سے بچاؤ کے لیے تیرا فدیہ ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ابی داؤد کی روایت (۳۲۷۸) اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ روایت کو دیگر محققین نے شواہد اور متابعت کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ للالبانی) رقم: ۹۵۹، (۱۳۸۱) ہر انسان کے لیے جنت میں بھی گھر تیار کیا گیا ہے اور جہنم میں بھی۔ قیامت کے دن کافروں کو جہنم میں جگہ ملے گی تو ان کے چھوڑے ہوئے جنت کے گھر اہل جنت کو مل جائیں گے اور جہنم میں مومنوں کے جو گھر خالی رہ جائیں گے وہ

۴۲۹۱- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلتيه، ح: ۷۴۰، ۸۷، وحديث مسلم، ح: ۲۷۶۷/ ۵۱، يغني عنه.

۴۲۹۲- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلتيه، ح: ۷۴۰، ۱۸۶۲، وحديث أبي داود، ح: ۴۲۷۸/ يغني عنه، وإسناده حسن.

کافروں کے حصے میں آجائیں گے اور مومن جنت میں چلے جائیں گے۔ فدیہ ہونے کا یہی مطلب ہے۔ ⑤ امت مرحومہ (رحمت والی امت) سے مراد یہ ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی خاص رحمتیں ہیں جو پہلی امتوں کو حاصل نہیں ہوئیں لیکن ان رحمتوں میں سے حصہ صرف اسی شخص کو ملے گا جو شریعت پر عمل کرے گا اور اللہ کے عذاب سے ڈرے گا۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ (التحفة ۳۵)
باب: ۳۵۔ قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید

۴۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے تمام مخلوقات میں تقسیم کی ہے۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے جنگلی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اس نے نانوے رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں جن سے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔“

۴۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَيْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ. قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ. فِيهَا يَرْحَمُ مَنْ. وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ. وَبِهَا تَعَطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا. وَأَخْرَجَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً. يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.»



🌞 فوائد و مسائل: ① مخلوق میں ایک دوسرے پر شفقت اور رحم کرنے کا جذبہ اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے لہذا یہ بھی مخلوق ہے۔ اللہ کی رحمت اللہ کی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے۔ ② اللہ کی بے شمار قسم کی مخلوق ہے اور ہر قسم کے افراد کی تعداد کا اندازہ لگانا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ ان تمام انواع و اقسام کی معنی مخلوقات اب تک پیدا ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت تک پیدا ہونے والی ہیں ان سب کی مجموعی شفقت و رحمت کو جمع کیا جائے تو اللہ کی رحمت کے مقابلے میں اس تمام کی کوئی حیثیت نہیں۔ ③ رحمت کے سوا حصے ذکر کرنے کا مقصد اللہ کی رحمت کے بے انتہا وسیع ہونے کا تصور دینا ہے۔ جس ذات نے اپنی ہر مخلوق میں رحم کا جذبہ رکھا ہے حتیٰ کہ حیوان اور پرندے بھی اپنے بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہیں کہ ان کو پچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں تو اس خالق کی رحمت کس قدر بے پایاں ہوگی؟ اس کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ④ قیامت کے دن جس طرح اللہ کی صفت غضب اور صفت عدل کا اظہار ہوگا اسی طرح اس کی صفت رحمت کا بھی بے حد و حساب ظہور ہوگا۔

۴۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ
يَسَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ، عَزَّ
وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ
رَحْمَةٍ. فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً. فِيهَا
تُعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا. وَالْبَهَائِمُ،
بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ. وَأَخْرَجَ تِسْعَةَ
وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ».

۴۲۹۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس دن
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں۔
ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی۔ اسی (رحمت)
کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے اور
حیوانات اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے
ہیں۔ اس (اللہ) نے اور ننانوے رحمتوں کو قیامت تک
کے لیے مؤخر فرما دیا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ
اس ایک رحمت کے ساتھ انھیں پوری (سو رحمتیں) کر
دے گا۔“

۴۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ
كَتَبَ بَيْنَهُ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ
غَضَبِي».

۴۲۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عز و جل نے جب
مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے یہ لکھ لیا
(اپنے لیے یہ ضروری ٹھہرا لیا): میری رحمت میرے
غضب پر غالب ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کسی کام میں ایک پہلو رحمت کا تقاضا کرتا ہو اور دوسرا غضب کا مستوجب ہو تو اللہ
کی رحمت کا معاملہ غضب کے پہلو پر غالب آجاتا ہے۔ ② اس کا ایک مظہر یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی نافرمانی
کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بعض نیکیوں کی وجہ سے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح نادانستہ طور پر ہو جانے
والے غلط کاموں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ③ انسان خود اپنی مددگلیوں کی وجہ سے اور ان سے توبہ نہ کرنے کی وجہ
سے اللہ کے غضب کا مستحق بنتا ہے۔ ④ سلسلہ نبوت و رسالت کا جاری فرمانا اور کتا میں نازل فرمانا بھی اس
کی رحمت کا اظہار ہے۔ اور اس سلسلے کے بند کر دینے کے بعد محمدؐ دین اور داعیان حق کا ظہور و وجود بھی



رحمت الہی کی مظہر ہے۔

۴۲۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ، إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

۴۲۹۶- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک گدھے پر سوار تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کے ذمے اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ کے ذمے بندوں کا کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہ کریں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ کام کریں تو انھیں عذاب نہ دے۔“



فتاویٰ ومسائل: ① صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی آپ کے گدھے پر سوار تھے۔ (صحیح البخاری، الجہاد والسیر، باب اسم الفرس والحمار، حدیث: ۲۸۵۶) ② اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق اور منعم ہے اس لیے بندوں کا لازمی فرض ہے کہ صرف اس کی عبادت کریں۔ ③ اللہ کے ذمے کسی کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ اللہ نے بندوں کا جو حق اپنے ذمے لیا ہے تو اس کے ذمے اس کے بندوں کا یہ حق محض اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ یہ حق اللہ نے خود اپنی رحمت سے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ ④ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ دینے سے مراد ان کی عذاب نہ دینا ہے ورنہ دوسرے گناہوں کی سزا قبر میں قیامت کے دن اور جہنم میں ملے گی۔

۴۲۹۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

۴۲۹۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ کسی غزوے میں رسول اللہ

۴۲۹۶- [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۳۶/۲۰، ح: ۲۷۴ من حديث أبي عوانة، وأحمد: ۲۳۰/۵ من حديث عبد الملك به، ورواه أنس بن مالك، وعمر بن ميمون (البخاري، ومسلم)، والاسود بن هلال (مسلم)، وغيرهم عن معاذ به، وهو متواتر عنه.

۴۲۹۷- [مسنداه موضوع] أخرجه العقيلي: ۹۶/۱ من حديث هشام به، وروى عن يزيد بن هارون قال: "كان إسماعيل الشعيري كذاباً"، وفيه علة أخرى.

ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون لوگ ہو؟“ انھوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال کر اسے دہکا رہی تھی۔ اور اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب تنور کی (آگ کی) لپٹ اوپر آئی وہ بچے کو پیچھے کر لیتی۔ وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جس قدر ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟ اس نے کہا: ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے سر جھکا لیا اور رونے لگے پھر سر مبارک اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا“ سوائے اس سرکش اڑیل کے جو اللہ سے سرکشی کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیتا ہے۔“

۴۲۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں تو بد نصیب ہی جائے گا۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بد نصیب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی فرمانبرداری کا کوئی عمل نہیں کیا اور اللہ کی نافرمانی والا کوئی عمل نہیں چھوڑا۔“

ابن یحییٰ الشیبانی عن عبد اللہ بن عمر ابن حنظل، عن نافع، عن ابن عمر قال: کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غُرَوَاتِهِ. فَمَرَّ بِقَوْمٍ. فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنْوَرَهَا. وَمَعَهَا ابْنُ لَهَا. فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجَ التَّنُورُ، تَنَحَّطَ بِهِ. فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ عِبَادِهِ مِنْ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّرُ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذُبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۴۲۹۸- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ

يَعْمَلُ لِلْهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً.

۴۲۹۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ”وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنایا جائے جو شخص میرے ساتھ دوسرا معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

دوسری سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔ اور جو شخص اس بات سے ڈر گیا (اور پرہیز کیا) کہ میرے ساتھ شرک کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

۴۳۰۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے

۴۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ أَوْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدر: ۵۶] فَقَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ إِلَهٌ آخَرُ. فَمَنْ اتَّقَى أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ ابْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُشْرِكُ بِي [غَيْرِي]. وَأَنَا أَهْلُ، لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

۴۳۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي



۴۲۹۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المدر، ح: ۳۳۲۸ من حديث زيد بن، وقال: "حسن غريب، وسهيل ليس بالقوي في الحديث، وقد نردسهيل بهذا الحديث عن ثابت".

۴۳۰۰- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ح: ۲۶۳۹ من حديث الليث بن سعد بن، قال: "حسن غريب".

ایک امتی کو سب مخلوقات کے سامنے پکار کر طلب کیا جائے گا۔ اس کے نانوے رجسٹر کھول دیے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس (تمام ریکارڈ) میں سے کسی چیز (کسی گناہ) کا انکار کرتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں میرے مالک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے (مقرر کیے ہوئے) محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ تیری نیکیاں نہ لکھی ہوں یا گناہ زیادہ لکھ دیے ہوں)؟ پھر فرمائے گا: کیا ان (گناہوں) کے علاوہ تیری کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ شخص خوف زدہ ہو جائے گا اور کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں ہمارے پاس تیری نیکیاں بھی ہیں اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس (کے عمل) کا ایک (کاغذ کا چھوٹا سا) پرزہ لایا جائے گا۔ اس پر لکھا ہوگا: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ بندہ کہے گا: یا رب! ان رجسٹروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا (حیثیت رکھتا) ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور وہ پرزہ بھاری ثابت ہوگا۔“

(راوی: حدیث امام ابن ماجہ کے استاد) محمد بن یحییٰ نے کہا: (حدیث میں مذکور لفظ) بطاقۃ سے مراد رقعہ ہے۔ مصروالے رقعہ کو بطاقۃ کہتے ہیں۔

عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصَاحُّ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ. فَيُسْرَلُهُ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ سِجِلًّا. كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا. يَارَبِّ فَيَقُولُ: أَظْلَمْتُكَ كَتَبْتِي الْخَافِطُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: أَلَيْكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيَهَابُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ. وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بَطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيَقُولُ: يَارَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتُ فِي كَفِّهِ وَالْبَطَاقَةُ فِي كَفِّهِ. فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ، وَتَغَلَّتِ الْبَطَاقَةُ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبَطَاقَةُ الرَّفْعَةُ. وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرَّفْعَةِ: بَطَاقَةٌ.



فوائد ومسائل: ① قیامت کے دن بعض لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ (دیکھیے: حدیث: ۴۲۸۶) اور جہنم میں جانے والے بعض لوگ بھی ایسے ہوں گے جن کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کی سب نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں گی۔ (دیکھیے: (سورة الکہف: ۱۸) ① نیکیوں کے وزن کا دار و مدار خلوص نیت اور اتباع سنت پر ہوگا۔ کوئی نیکی جتنے خلوص سے کی گئی ہوگی اور سنت سے جتنی زیادہ مطابقت رکھے گی اتنا ہی اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ ② کلمہ شہادت یعنی تو حید و رسالت پر دل سے ایمان لانا ایسا عمل ہے جس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لیے اگر کسی شخص کو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینے کا موقع نہیں ملا اور وہ فوت ہو گیا تو اس کا کلمہ شہادت اس کی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ ③ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل نہ کرنے والے کا کلمہ شہادت اسے جہنم میں جانے سے نہیں بچا سکے گا لیکن وہ گناہوں کی سزا بھگت کر جہنم سے نکل آئے گا اور نکلنے کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی ④ جس نے کلمہ شہادت صرف زبان سے ادا کیا دل میں اس پر یقین نہیں رکھا وہ منافق ہے جو دائمی جہنمی ہے۔ اس کی سزا عام کافر سے سخت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ (النساء: ۴: ۱۳۵) ”منافق یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے، ناصی نہیں ہے کہ وہاں آپ کو ان کا کوئی مددگار ملے۔“ ⑤ یہ حدیث اہل علم میں حدیث بلاقہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حدیث عاصی اہل ایمان کے لیے اللہ عز و جل کی خصوصی رحمت اور کمال مہربانی کا مظہر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔



(المعجم ۳۶) - بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

باب: ۳۶- حوض کوثر کا بیان

(النفحة ۳۶)

۴۳۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِي حَوْضًا، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ. أَبْيَضُ مِثْلَ اللَّبَنِ. آيِنُهُ عَذْدُ النُّجُومِ. وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۳۰۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا ایک حوض ہے جو کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان (کی مسافت کے برابر وسیع) ہے۔ (اس کا پانی) دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ اور قیامت کے دن میرے قبیضین (امت) سب نبیوں کے قبیضین سے زیادہ ہوں گے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حوض کوثر میدانِ حشر میں ایک حوض ہوگا جس سے نبی ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پائیں گے۔ اس کی وسعت اس حدیث میں کعبہ سے بیت المقدس تک بیان کی گئی ہے۔ دوسری حدیث میں یمن کے شہر عدن سے فلسطین کے شہر ایلہ (موجودہ بندرگاہ ایلات) تک کے برابر یا مدینہ منورہ سے سعودی عرب کے جنوب مشرق میں واقع عمان تک یا مدینہ منورہ سے یمن کے شہر صنعاء تک ذکر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۳۰۳، ۴۳۰۴) اس سے اس کے طول و عرض کی تحدید مقصود نہیں بلکہ اس کی وسعت کا ایک سادہ تصور پیش کرنا مقصود ہے۔ ② حوض کوثر میدانِ حشر میں ہوگا لیکن اس میں پانی جنت سے آئے گا۔ نبی ﷺ نے جنت میں نہر کوثر ملاحظہ فرمائی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، باب: سورۃ ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَافِرِينَ﴾، حدیث: ۴۹۹۴)

۴۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، سَعْدِ ابْنِ طَارِقٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيْتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَدُودُ عَنْهُ الرُّجَالُ كَمَا يَدُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ. لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِي كُمْ».

۴۳۰۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایلہ سے لے کر عدن تک کے فاصلے سے زیادہ طویل و عریض ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس (کے پانی) کا رنگ دودھ سے زیادہ سفید اور (ذائقہ) شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں لوگوں کو اس سے ہٹاؤں گا جس طرح آدمی اپنے حوض سے بیگانے اڈوں کو ہٹکا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کے نشان سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ یہ علامت تمہارے سوا کسی اور (امت) کی نہیں ہوگی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا حوض صرف آپ ﷺ کی امت کے لیے ہوگا۔ ② نبی ﷺ امت کے افراد

کو اس لیے پہچان لیں گے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ اس میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر یا عالم الغیب نہیں۔ ⑤ بے نماز لوگ حوض سے پانی نہیں پی سکیں گے کیونکہ ان کو امت محمدیہ کی علامت حاصل نہیں ہوگی۔ ⑥ حوض کوثر میں پانی جنت سے آئے گا اس لیے اس میں جنت کی نعمتوں والی خوبیاں ہوں گی۔

۴۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ: ثَبَّتَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي مَرْكَبِكَ. قَالَ: أَجَلٌ. وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ. وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةَ. أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. أَكَاوِبُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. وَأَوَّلُ مَنْ يَرُدُّهُ عَلَيَّ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الدُّنْسُ ثِيَابًا



۴۳۰۳۔ حضرت ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے نکالایا میں (جلد پہنچنے کی غرض سے) ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو انھوں (عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابوسلام! ہماری وجہ سے آپ کو اس سواری کی مشقت اٹھانی پڑی۔ میں نے کہا: جی ہاں! امیر المؤمنین! فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حوض کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ سے براہ راست وہ حدیث سنوں۔ ابوسلام رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولى رسول اللہ ﷺ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض عدن سے لے کر ایلہ تک (کی مسافت جتنا طویل و عریض) ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ جو اس میں سے ایک بار پانی پی لے گا اسے

۴۳۰۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب ما جاء في صفة أواني الحوض، ح: ۲۴۴۴ من حديث محمد ابن مهاجره، وقال: "غريب"، وسنده ضعيف للاقطاع، وللحديث طرق أخرى عند ابن حبان، ح: ۲۶۰۱ وغيره، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۳۰۱.

وَالشُّعْثُ رُؤُوسًا. الَّذِينَ لَا يَتَكَبَّرُونَ
الْمُنْعَمَاتِ. وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ الشَّدُّ. قَالَ،
فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ. ثُمَّ قَالَ:
لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنْعَمَاتِ وَفَتَحْتُ لِي
الشَّدُّ. لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي
عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَبَخَّرَ. وَلَا أَذْهَنُ رَأْسِي
حَتَّى يَشَعْتَ.

اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض پر میرے
پاس سب سے پہلے وہ غریب مہاجر آئیں گے جن کے
کپڑے میلے اور سر پر اگندہ ہوں گے۔ جو ناز و نعمت میں
لمبی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے
دروازے نہیں کھولے جاتے۔“ حضرت عمر بن
عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کی ڈاڑھی مبارک
(آسودوں سے) تر ہوگئی۔ پھر فرمایا: لیکن میں نے تو
ناز و نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے
دروازے کھولے گئے۔ اب ضرور یہ ہوگا کہ میں پہننے
ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک میلے نہ ہو جائیں
اور سر میں تیل نہیں ڈالوں گا جب تک بال نہ بکھر
جائیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① غریب گم نام مسلمان اگر نیک ہوں تو اللہ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ ② اگر اللہ تعالیٰ
دولت دے تو زب و زینت اور فخر و مہابت کی بجائے سادگی اختیار کرنا درجہات کی بلندی کا باعث ہے۔
③ دروازے کھولے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بلند مقام کی وجہ سے سب لوگ ان کا احترام کرتے ہیں
اور جس کے پاس جائیں وہ دروازے کھول کر استقبال کرتا ہے جب کہ غریب مفلس آدمی سے اس کے برعکس
سلوک ہوتا ہے۔ ④ میلے کپڑے اور پر اگندہ بال رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ مناسب صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھا
جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ زب و زینت میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو۔ ⑤ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
خلیفہ ہونے کے باوجود علم حدیث کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ جس عالم کے بارے میں انھیں معلوم ہوا کہ اسے
کوئی حدیث یاد ہے اس سے استفادہ کرنے کو عار نہیں سمجھا۔ مسلمان حکمرانوں کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔
⑥ علمائے کرام کا فرض ہے کہ دین سے محبت کرنے والے حکام کا احترام کریں اور ان کے احکام کی تعمیل
کی پوری کوشش کریں۔ ⑦ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ فوراً پہنچیں لیکن ابوسلام رضی اللہ عنہ
نے اطاعت امیر میں مشقت اٹھا کر جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کی۔

۴۳۰۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ۴۳۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان یا جیسے مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان۔“

أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ نَاجِيَتَيْنِ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ. أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ».

۳۳۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (حوض) میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح سونے اور چاندی کے جگ ہوں گے۔“

۴۳۰۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

۳۳۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور قبرستان (میں مدفون افراد) کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاجِفُونَ] ”اے مومن لوگوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”ہماری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکتے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم تو میرے ساتھی اور صحابی ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی (دنیا

۴۳۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ. فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاجِفُونَ» ثُمَّ قَالَ: «لَوْ دُذْنَا أَنَا قَدَرًا إِنَّا إِخْوَانُكُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي. وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي

۴۳۰۵- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۴۳/۲۳۰۴ من حديث خالد به.

۴۳۰۶- أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطلاء الغرة والتحجيل في الوضوء، ح: ۳۹/۲۴۹ من حديث العلاء به.

خَبِلَ دُهُمُ بُهْمَ، أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَأَنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ» قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» ثُمَّ قَالَ: «لَيْذًا دَنَّ رَجُلًا عَنْ حَوْضِي كَمَا يَذَادُ الْبُعِيرُ الصَّالُّ. فَأَتَانِيهِمْ: أَلَا هَلُمُّوا فَيَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ، وَلَمْ يَزَالُوا يَزْجَعُونَ عَلَى أَغْصَابِهِمْ. فَأَقُولُ أَلَا سُحْقًا سُحْقًا».

میں نہیں آئے، آپ (قیامت کے دن) انہیں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بتاؤ اگر کسی کے بیچ کلیاں گھوڑے (دوسروں کے) مکمل طور پر کالے گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ انہیں پہچان نہ لے گا؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں (پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کے امتی) قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔“ اور فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“ پھر فرمایا: ”کچھ افراد کو میرے حوض سے دور ہٹایا جائے گا جس طرح گم شدہ (پرائے) اونٹ کو دور ہٹایا جاتا ہے چنانچہ میں انہیں آواز دوں گا: (ادھر) آ جاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنی حالت) تبدیل کر لی تھی۔ اور اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔ تب میں کہوں گا: دور ہو! دور ہو!“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبرستان میں جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔ ② قبروں کی زیارت کا مقصد فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت اور موت کی یاد ہے، ان سے مانگنا مقصد نہیں۔ ③ السلام علیکم کہنے کا مقصد انہیں سنانا نہیں بلکہ ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنا ہے۔ مخاطب (تم) کا لفظ بولنے کا مقصد اپنے دل کو نصیحت کرنا ہے کہ یہ لوگ کل تک ہمارے اندر موجود تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آج یہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ④ موحدا متی نبی ﷺ کے دینی بھائی ہیں کیونکہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں لیکن بھائی ہونے سے درجات کی برابری لازم نہیں آتی۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی تھے لیکن جو درجہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ ان کے کسی بھائی کو حاصل نہیں ہوا۔ ⑤ نبی ﷺ امتیوں کو وضو کی علامت سے پہچانیں گے، اس لیے نہیں کہ وہ امتیوں کے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں۔ ⑥ ”پیش رو“ قافلے کے اس شخص کو کہتے ہیں جو قافلے کے دوسرے افراد سے پہلے پڑاؤ پر پہنچ کر ساتھیوں کے دہاں ٹھہرنے اور ان کی ضروریات مہیا کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تم قیامت کے دن قبروں سے اٹھو گے تو میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ چکا ہوں گا تاکہ جب تم پہنچو تو تمہیں حوض کوثر کا پانی پلاؤں۔ ⑦ حوض کوثر سے پانی پینے کے شوق وہی لوگ ہوں گے جو اسلام پر قائم رہے اور اسلام کی حالت میں فوت ہوئے۔ ⑧ اونٹ

بہت زیادہ پانی پیتا ہے۔ اور عرب میں پانی کم ہوتا تھا اس لیے لوگ اپنے اونٹوں کے لیے حوض تیار کرتے تھے اور انھیں پانی سے بھرتے تھے تاکہ اونٹ پیاسے نہ رہیں اسی لیے دوسروں کے اونٹوں کو پانی نہیں پینے دیتے تھے۔ اہل بدعت یا مرتد کو اسی طرح حوض کوثر سے پانی پینے سے منع کر دیا جائے گا۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

باب ۳۷: شفاعت کا بیان

(التحفة ۳۷)

۴۳۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ. فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ. وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي. فَهِيَ نَائِلَةٌ مِّنْ مَّاتٍ مِنْهُمْ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا».

۴۳۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوگی ہے اور ہر نبی نے وہ دعا جلدی (دنیا میں) مانگ لی۔ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں شفاعت کے لیے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ یہ (دعا) امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوگا۔“

🌞 نو! اند مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو فرمایا کہ تمہاری ایک دعا لازماً قبول ہوگی یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ کے لیے بھی ہے۔ ② دعا کی قبولیت اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ وہ چاہے تو کسی برے سے برے آدمی کی دعا قبول کر لے چاہے تو نبی کی دعا بھی قبول نہ کرے۔ ③ ہر نبی نے دنیا میں کسی نہ کسی موقع پر یہ درخواست کی کہ اے اللہ! میری فلاں خواہش کو وہ دعا قرار دیا جائے جو لازماً قبول ہونے والی ہے چنانچہ اس نبی کی دعا قبول کر کے وہ خواہش پوری کر دی گئی۔ ④ نبی ﷺ نے دنیا میں کسی دعا کو وہ دعا قرار نہیں دیا جس کی قبولیت کا وعدہ ہے اس لیے اس دعا کا حق ابھی باقی ہے۔ ⑤ نبی ﷺ نے امت کی مغفرت کے لیے شفاعت کو اپنی وہ خصوصی دعا قرار دیا ہے۔ یہ دعا قیامت کے دن کی جائے گی اور اہل توحید کے لیے لازماً قبول ہوگی۔ ⑥ نجات کے لیے توحید پر وفات ضروری ہے۔

۴۳۰۸- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۳۰۸- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۳۰۷- أخرجه مسلم، الإيمان، باب اختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ح: ۱۹۹ عن ابن أبي شيبة به.

۴۳۰۸- [صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة بني إسرائيل، ح: ۳۱۴۸ من حديث علي بن زيد، تقدم، ح: ۱۱۶ مطولاً، وقال: "حسن صحيح"، ولم يفرده، وله شواهد، وروى بعضهم هذا الحديث عن أبي نضرة عن ابن عباس بطوله.

ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ
ابْنَ زَيْدَ بْنَ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا
سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ
الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ وَلَا فَخْرَ. وَلِوَاءُ
الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ».

نوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ نے اپنی خوبیاں خود بیان فرمائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق مستقبل سے ہے جو بتائے بغیر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ ② ان خصائص کے بیان کرنے کا مقصد حقیقت حال سے آگاہ کرنا ہے اظہارِ فخر نہیں۔ ③ بعض حالات میں اپنی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: «اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهَا» (یوسف ۵۵: ۱۲) ”آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے، میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔“ یہ منوعہ خود ستائی میں شامل نہیں۔ ④ نبی ﷺ تمام انسانوں کے سردار ہیں، یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں چنانچہ تمام انبیاء اور رسولوں سے بھی افضل ہیں اسی لیے جنت کا مقام ”وسیلہ“ اور محشر میں ”مقام محمود“ رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص ہیں۔ ⑤ جہنڈا بھی قیادت کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا جہنڈا ”حمز کا جہنڈا“ (لواء الحمد) ہے۔ سب کائنات نبی ﷺ کی تعریف کرے گی جب کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائیں گے۔ ⑥ قبروں سے اٹھنا قیامت کی ابتدا ہے اور جنت میں داخلہ اس سلسلے کی انتہا۔ نبی ﷺ کو ان دونوں میں اولیت کا شرف حاصل ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنے میں بھی نبی ﷺ کو اولیت حاصل ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ نبی ﷺ عرش کے نیچے تعریف لے جا کر ایک طویل سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریفیں کریں گے جو پہلے کبھی نہ کی ہوں گی تب رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ نبی ﷺ کے بعد دوسرے انبیاء علیہم السلام، پھر شہداء، حفاظ قرآن اور دوسرے نیک لوگ درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ ⑧ ان تمام تفصیلات پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے میں شامل ہے۔

۴۳۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ ۳۴۰۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی جو جہنم کے اصل مستحق (اور ہمیشہ اس میں رہنے والے) ہیں وہ تو اس میں نہ مریں گے نہ جہنمیں گے لیکن کچھ لوگ جنہیں ان کے گناہوں یا غلطیوں کی وجہ سے جہنم پکڑ لے گی وہ انہیں ایک بار فوت کر دے گی حتیٰ کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کے حق میں شفاعت کی اجازت مل جائے گی چنانچہ انہیں گروہ گروہ کر کے لایا جائے گا اور جنت کی نہروں (کے کناروں) پر بکھیر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: جنت والو! ان پر پانی ڈالو۔ (پانی ڈالنے سے) وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں دانہ اگتا ہے۔“ (یسن کر) حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: لگتا ہے رسول اللہ ﷺ صحرائی میدانوں میں رہتے رہے ہیں۔

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ. وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةٌ. حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ. فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ. فَبُتُوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِضُوا عَلَيْهِمْ. فَيَبْتَتُونَ نَبَاتِ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حِمِلِ السَّيْلِ» قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ گار مومن کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ ② اس حدیث میں مذکور وہ سزا پانے والے مومن ہیں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالے جائیں گے خواہ وہ مومنوں کی شفاعت سے نکالے جائیں یا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کسی کی شفاعت کے بغیر نکالے جائیں۔ ③ جنت کا پانی جہنم کے اثرات کا خاتمہ کر دے گا اور نجات پانے والے جہنمی دوسرے جنتیوں کی طرح خوش و خرم اور ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے۔ ④ سیلاب کا پانی جب زور میں ہوتا ہے تو تانج کے دانے یا جنگلی پودوں کے بیج بھی اس کے ساتھ آ جاتے ہیں پھر جب سیلاب کا پانی اترتا ہے تو اس کے ساتھ آئی ہوئی مٹی پیچھے رہ جاتی ہے اور اس میں وہ مندر بیج اگ آتے ہیں۔ ⑤ جب بیج اگتا ہے تو پودا مڑا ہوا کمزور اور زرد ہوتا ہے اسی طرح جب وہ گناہ گار جہنم سے نکلیں گے تو آگ کی وجہ سے جلے ہوئے اور کمزور ہوں گے پھر جنت کے پانی کی وجہ سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ ⑥ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے لیکن اللہ کے عذاب سے بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

۴۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي».

۴۳۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے (بھی) ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی مثلاً: جنت میں داخلے کے لیے شفاعت، جہنم سے نکالنے کے لیے شفاعت، بعض مومنوں کی بلندی درجات کے لیے شفاعت وغیرہ۔ ② کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے جو شفاعت ہوگی وہ جہنم سے نکالنے کے لیے ہوگی۔ شرک اکبر اور جو کفر اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس کفر اور شرک کے مرتکب افراد کے لیے شفاعت نہیں ہوگی اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی سمجھیں اسی طرح اعتقادی مناقب بھی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

۴۳۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْنِ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. لِأَنَّهَا أَعْمُ وَأَكْفَى. أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَايَيْنِ الْمُتَلَوِّثِينَ».

۴۳۱۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شفاعت اور آدمی امت کے جنت کے داخلے میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کی اجازت دی گئی تو میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا کیونکہ یہ زیادہ افراد کو شامل کرنے والی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں اور (گناہوں میں) تھڑے ہوئے لوگوں کے لیے ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ اپنی امت کے انتہائی خیر خواہ تھے اس لیے امت کے لوگوں کا بھی فرض ہے کہ

۴۳۱۰- [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب منه حديث شفاعتي لأجل الكبائر من أمتي، ح: ۲۴۳۶ من حديث جعفر بنه، وقال: "حسن غريب".

۴۳۱۱- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة، منها ما رواه الحسن بن عرفة في جزءه، ح: ۹۳، وقال المنذري في الترغيب "إسناده حديث ابن عمر جيد" ۴/ ۴۷.

نبی ﷺ سے محبت رکھیں ان کے احکام کی تعمیل کریں ان کے اسوہ کی پیروی کریں ان پر درود پڑھیں اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھیں اور احترام کریں۔ ⑤ آدمی امت کی بجائے شفاعت کی اجازت میں امید ہے کہ زیادہ لوگوں کی مغفرت ہو جائے اس لیے آپ ﷺ نے اسے منتخب فرمایا۔ ⑥ نبی ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن کے تابع ہے اس لیے اللہ ہی سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے حق میں شفاعت کی اجازت نبی ﷺ کو حاصل ہوگی۔

۴۳۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهْمُونَ. شَكَّ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ تَسَفَعْنَا إِلَى رَبَّنَا فَأَرَّاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا قَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ. خَلَقَكَ اللَّهُ بِيدِهِ. وَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ. فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يَرْحَمْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَتَذَكَّرُ وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبُهُ الَّذِي أَصَابَ. فَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا نُوحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَتَذَكَّرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ. وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى.

۴۳۱۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مومن جمع ہوں گے پھر انھیں الہام ہوگا یا فرمایا: وہ فکر مند ہوں گے“ (حدیث کے راوی) سعید کو شک ہوا ہے۔ تب وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے دربار میں (کسی کی) سفارش پیش کریں تو وہ ہمیں اس جگہ سے (نقل کر کے) راحت نصیب فرمائے چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں جو سب انسانوں کے والد ہیں۔ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس کے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا لہذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجیے کہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب فرمائے۔ وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں اور اپنے اس گناہ کا ذکر اور شکایت کریں گے جو ان سے سرزد ہو گیا تھا۔ (جس درخت سے منع کیا گیا تھا اس کا پھل کھا لیا تھا۔) وہ اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے۔ (اور کہیں گے) نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ

تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اس بات کا ذکر کر کے شرم محسوس کریں گے کہ انھوں نے اپنے رب سے ایسا سوال کیا تھا جس کی حقیقت کا انھیں علم نہیں تھا۔ (وہ کہیں گے:) لیکن تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور انھیں تورات عطا فرمائی۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ وہ ایک آدمی کے بے گناہ قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے۔ (وہ کہیں گے) لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ لیکن تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا۔“ ایک روایت میں ہے: ”میں مومنوں کی دو صفوں کے درمیان سے گزر کر جاؤں گا۔“ اور فرمایا: ”میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد! سراٹھائیے! بات کیجیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجیے، آپ کو دیا

عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ يَغْيِرُ النَّفْسَ وَلَكِنْ اِثْنَا عِشْرِينَ عَيْسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ اِثْنَا مِائَةً عَبْدًا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَشْفِي بَيْنَ السَّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعُ. وَنَسَلُ نَعْطَهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحْدُ لِي حَدًّا. فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوذُ الثَّانِيَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعُ وَنَسَلُ نَعْطَهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوذُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعُ وَنَسَلُ نَعْطَهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ

أَشْفَعُ . فَيَحْذُ لِي حَدًّا . فَيُذِلُّهُمْ الْجَنَّةَ .
ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ .

جائے گا۔ شفاعت کیجئے! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا! پھر شفاعت کروں گا! (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی! اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا! پھر میں دوسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا! محمد! سر اٹھائیے! بات کیجئے! آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے! آپ کو دیا جائے گا! شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا! پھر میں شفاعت کروں گا! (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی! اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں تیسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا! اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا! پھر مجھے کہا جائے گا! محمد! سر اٹھائیے! بات کیجئے! آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے! آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا! (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا! (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی)۔ پھر میں چوتھی بار جاؤں گا اور

عرض کروں گا: میرے رب! (جہنم میں) صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک دیا ہے۔“

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جہنم سے نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔“

قَالَ يَقُولُ فَتَادُهُ عَلَيَّ أَثَرُ لِهَذَا الْحَدِيثِ : وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعْبِرَةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .»

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے مراحل انتہائی شدید ہوں گے لہذا ان مراحل میں آسانی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی اور برائیوں سے زیادہ پرہیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ② انبیاء کرام پر بھی قیامت کے دن خشیت الہی کی کیفیت کا غلبہ ہوگا اس لیے انھیں اپنی معاف شدہ لغزشیں بھی بڑے گناہوں کی طرح خطرناک محسوس ہوں گی۔ ③ لوگ انبیاء کرام کو ان کا بلند مقام اور ان کے فضائل یاد دلا کر کوشش کریں گے کہ وہ اللہ سے شفاعت کریں لیکن ہر نبی دوسرے نبی کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے خود شفاعت کرنے سے معذرت کر لے گا۔ ④ شفاعت کبریٰ کا مقام حضرت محمد ﷺ کے لیے مخصوص ہے اس لیے جب نبی ﷺ سے عرض کیا جائے گا تو آپ معذرت نہیں کریں گے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پوری طرح موجود ہوگا اس لیے براہ راست اصل مقصود عرض کرنے کی بجائے پہلے سجدہ کر کے اللہ کی حمد و ثنایاں فرمائیں گے۔ ⑥ سجدہ بندے کو رب کا قرب بخشنے والی عظیم عبادت ہے اور دعا کے آداب میں یہ شامل ہے کہ پہلے حمد و ثنایاں کی جائے اور درود پڑھا جائے پھر دعا کی جائے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب فرمائیں گے پھر مقام شفاعت پر تشریف لے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور شہنشاہ ہے اور نبی ﷺ اس کے ایک مقرب بندے ہیں جو درخواست پیش کر سکتے ہیں اور قبولیت کی امید رکھ سکتے ہیں لیکن اللہ کے حکم کے برعکس کچھ نہیں کر سکتے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے اس لیے اللہ کی جو تعریفیں اس وقت کریں گے وہ اسی وقت سکھائی جائیں گی پہلے سے معلوم نہیں ہوں گی۔ ⑨ رسول اللہ ﷺ بھی

اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں فرمائیں گے اور جب اجازت ملے گی تو وہ بھی لاصد و نہیں ہوگی۔ ⑤ سب لوگوں کا ایمان برابر نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کے ایمان میں بھی اس کے اعمال کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جنہیں قرآن نے روک دیا ہے وہ نبی پر ایمان نہ لانے والے اور شرک اکبر کے مرتکب اور اعتقادی منافق ہیں جن پر جنت حرام ہے۔ ان کے حق میں کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۴۳۱۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ :

۴۳۱۳- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تین قسم کے افراد شفاعت کریں گے: پہلے انبیاء کرامؑ پھر علماءؑ پھر شہداء۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلَاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَسْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ : الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ» .

۴۳۱۴- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امامؑ ان کا خطیبؑ اور ان میں سے (پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔“

۴۳۱۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِئِيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ . غَيْرَ فَخْرٍ» .

🌞 نوائد و مسائل: ① امام سے مراد قائد اور پیشوا ہے نماز کی امامت مراد نہیں۔ ② جب تمام انبیاء خاموش ہو جائیں گے تب نبی ﷺ ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کلام فرمائیں گے۔ ③ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ شفاعت فرمائیں گے پھر دوسرے انبیاء و رسل شفاعت فرمائیں گے۔

۴۳۱۳- [إسناده موضوع] أخرجه القيلي: ۳/ ۳۶۷ من حديث أحمد بن يونس به، وضعفه العراقي، والبوصيري * غيبة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، وعلاق مجهول (تقريب).

۴۳۱۴- [حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب "سلوا الله لي الوسيلة... الخ"، ح: ۳۶۱۳ من حديث ابن عقيل به مطولاً، وقال: "حسن صحيح غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد.

۴۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

۴۳۱۵- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِذِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُخْرِجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ شَفَاعَتِي. يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً کچھ لوگ میری شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے انھیں جہنمی کہا جائے گا۔“

 فوائد و مسائل: ① انھیں جہنمی اس معنی میں کہا جائے گا کہ وہ جہنم سے نکلے ہوئے ہیں، جیسے اگر کوئی شخص ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کر لے تو عموماً اسے پہلے شہر کی طرف منسوب کر کے یاد کیا جاتا ہے۔ ② یہ نام اس لیے ہے کہ انھیں اللہ کی نعمت یاد رہے اور انھیں خوشی حاصل ہو اس سے مقصود ان کی تحقیر نہیں، ویسے بھی جنت میں غم، فکر اور پریشانی کا جو نہیں ہوگا۔

۴۳۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۳۱۶- حضرت عبداللہ بن ابو جعداء رضی اللہ عنہ سے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَدَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ، بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي نَعِيمٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: «سِوَايَ».

روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ نعویم (کی تعداد) سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے علاوہ (کوئی اور ہے۔“)

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: کیا یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے آپ نے خود سنی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خود سنی ہے۔

 فوائد و مسائل: ① شفاعت کرنے والے مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کی

۴۳۱۵- أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۶۶ من حديث يحيى به.

۴۳۱۶- [مسند صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ۲۴۳۸ من حديث خالد الحذاء به، وقال: "حسن صحيح غريب".

شفاعت کی اجازت ملے گی حتیٰ کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کی شفاعت سے ایک قبیلے کی تعداد سے زیادہ افراد کو معافی مل جائے۔ ① بنو قحیم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ یہ اتنی جس کی شفاعت سے اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات ملے گی ممکن ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۳۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَذَرُونَ مَا خَيْرَ لِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ خَيْرٌ لِّي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتِي أَمْ يَصُفَّ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَكَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ».

۴۳۱۸- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس انتخاب کا حق عنایت فرمایا؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے مجھے آدمی امت کے جنت میں داخل اور شفاعت میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بھی شفاعت پانے والوں میں شامل فرما دے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اسلام پر فوت ہو۔ ② شفاعت کی امید پر گناہ کرتے چلے جانا عقل مند کی نہیں کیونکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں ایمان کی نعمت چھن بھی سکتی ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیں حدیث: ۴۳۱۱۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ صِفَةِ النَّارِ

(التحفة ۳۸)

۴۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۳۱۷- [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني: ۱۸/۶۸، ۶۹، ح: ۱۲۶ من حديث هشام به مطولاً، وتابعه بشر بن بكر عند الحاكم، وصححه: ۱/۱۴، ۱۵، ۶۶ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق عند الترمذي، ح: ۲۴۴۳، وابن حبان، ح: ۲۵۹۲-۲۵۹۴، والحاكم: ۲/۶۷ وغيرهم.

۴۳۱۸- [إسناده ضعيف جداً] * نفع تقدم حالة، ح: ۱۴۸۵، وتابعه الحسن عند الحاكم: ۴/۵۹۳، وصححه، وتعبه الذهبي بقوله: حسن (لعله جسر بن فرقد) واو، وبكر (ابن بكار) قال النسائي: ليس بثقة وسنده مظلم، وحديث البخاري، ح: ۳۲۶۵، ومسلم، ح: ۲۸۴۳ يغني عنه.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور اگر اسے دوبار پانی کے ساتھ بھجایا نہ گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اور یہ (دنیا کی آگ) اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے۔“

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. وَلَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا. وَإِنَّهَا لَتَذْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① ستر کا عدد عربی زبان میں کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی نسبت بے انتہا گرم ہے۔ اور حقیقی معنی مراد لینا بھی ممکن ہے، یعنی اس کی حرارت اس حرارت کا ستر واں حصہ ہے۔ ② دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ کو یاد کرنا چاہیے تاکہ گناہوں سے بچنا ممکن ہو۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ اس کی بابت صحیح اور راجح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت مکمل صحیح نہیں بلکہ اس کا پہلا حصہ ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“ شواہد کی بنا صحیح ہے جبکہ دوسرا حصہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا کوئی صحیح شاہد موجود نہیں جیسا کہ دیگر محققین نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفہ، رقم: ۳۲۰۸)

۴۳۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: یا رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دوسانیں مقرر کر دیے۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک سانس گرمی کے موسم میں۔ تمھیں جب سخت سردی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید سردی کی وجہ سے

۴۳۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا. فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ: نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ. فَمِنْهُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ، مِنْ

۴۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذی، صفة جهنم، باب ما جاء أن النار لنفسين... الخ، ح: ۲۵۹۲ من حدیث الأعمش به، وقال: "حسن صحیح"، ورواه عاصم بن بهدلة عن أبي صالح به عند الدارمی: ۲/ ۳۴۰، ح: ۲۸۴۹، وله شواهد كثيرة عند البخاری، ومسلم وغيرهما.

زَمَّهْرِ بِرِهَا. وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، ہے۔ اور جب تمہیں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس مِنْ سَمُومِهَا۔ کی شدید گرمی کی وجہ سے ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اپنے خالق کا شعور رکھتی ہیں، اس لیے اس کی عبادت کرنی اور اس کے احکام کی تعمیل کرنی ہیں۔ ② جنت اور جہنم بھی باشعور مخلوقات ہیں۔ قرآن مجید میں جہنم کے غصے کا ذکر ہے۔ (دیکھیے: سورہ ملک ۶۷: ۸) ③ جہنم کی حرارت اتنی شدید ہے کہ خود جہنم کے لیے ناقابل برداشت ہے اس لیے اسے اجازت دی گئی ہے کہ سال میں دو بار گرم اور سرد ہوا خارج کر کے اس شدت میں قدرے تخفیف کر لے۔ ④ کرۂ ارض پر گرمی کے موسم میں سخت گرمی کی لہر اور سردی کے ایام میں سخت سردی کی لہر ایک معروف اور محسوس حقیقت ہے۔ اس کے کچھ ظاہری اسباب ہیں جن سے سائنس دان واقف ہیں لیکن اس کے کچھ باطنی اور غیر مادی اسباب بھی ہیں جن کا علم صرف نبی ﷺ کے بتانے سے ہوا ہے۔ ⑤ دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے ظاہری اور سائنسی اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں جن کا اندازہ ظاہری اسباب سے نہیں ہو سکتا، مثلاً: صدقہ کرنے سے مال میں اضافہ ہونا، تجارت میں جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے سے مال میں بے برکتی کا ہونا، سلام کی وجہ سے محبت کا پیدا ہونا وغیرہ ان پر ایمان رکھنا چاہیے۔



۴۳۲۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيِّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبَّشٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَوْقَدْتُ النَّارَ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَحْمَرَّتْ. ثُمَّ أَوْقَدْتُ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ. فِيهِ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ».

۴۳۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جہنم (کی آگ) ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ (اب) وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔“

۴۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۳۲۰۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب منه في صفة النار أنها سوداء مظلمة، ح: ۲۵۹۱ عن العباس بن، وانظر، ح: ۲۵۵۷ لعلته، وقال أبو هريرة: "أترونها حمراء كمناركم هذه؟" لهي أسود من القار والقار الزفت، أخرجه مالك: ۹۹۴/۲، وإسناده صحيح، وقال الباجي: حكمه الرفع.

۴۳۲۱۔ [صحیح] رواه ثابت البناني عن أنس بن عند مسلم، صفات المنافقين، باب صبيح أنعم أهل الدنيا في النار، وصيغ أشدهم بؤساً في الجنة، ح: ۵۵/۲۸۰۷.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ. فَيَقَالُ: اغْمِسُوهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً. فَيُغَمَّسُ فِيهَا. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: أَيُّ فُلَانٍ هَلْ أَصَابَكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ. وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضَرًّا وَبَلَاءً. فَيَقَالُ: اغْمِسُوهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ. فَيُغَمَّسُ فِيهَا غَمْسَةً. فَيَقَالُ لَهُ: أَيُّ فُلَانٍ هَلْ أَصَابَكَ ضَرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ: مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضَرٌّ وَلَا بَلَاءٌ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کافر کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا (جس کی زندگی سب سے زیادہ عیش و عشرت خوشیوں اور نعمتوں میں گزری)۔ پھر کہا جائے گا: اسے آگ میں ایک غوطہ دو۔ اسے اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی نعمت (اور راحت) بھی حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں مجھے (زندگی بھر) کوئی نعمت (یا راحت) حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس مومن کو لایا جائے گا جس پر سب سے زیادہ سخت مصیبتیں اور آزمائشیں آئیں۔ کہا جائے گا: اسے جنت میں اس کی نعمتوں کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ۔ اسے جنت کی ایک جھلک دکھا کر لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی مصیبت اور آزمائش بھی آئی تھی؟ وہ کہے گا: مجھے تو (زندگی بھر) کبھی کوئی مصیبت یا آزمائش (اور تکلیف) نہیں آئی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی مختصر زندگی ہے۔ اس کے مقابلے میں محشر کی مدت انتہائی طویل ہے اور محشر کے بعد جنت اور جہنم کی زندگی کبھی ختم نہ ہونے والی دائمی زندگی ہے۔ ② جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح دنیا کی تکلیفوں اور جہنم کے عذابوں کی کیفیت ہے۔ ③ دنیا کی ان نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لینا بہت بڑی حماقت ہے جو آخرت کے مقابلے میں انتہائی حقیر بھی ہیں ناقص بھی اور عارضی بھی۔

۴۳۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۳۲۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر (جہنم میں) جسانی طور

۴۳۲۲- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل العلتين، انظر، ح: ۳۷، ۸۵۴، وغيرهما، وقال زيد بن أرقم في حديثه: "إن الرجل من أهل النار ليعظم للنار حتى يكون الضرس من أضراسه كأحد"، أحمد: ۳۶۷/۴، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۴۰۸، وجاء عنه، ح: ۲۸۵۱ قال رسول الله ﷺ: "ضرس الكافر - أوناب الكافر - مثل أحد وغلظ جلده مسيرة ثلاث".

(پر) بہت بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہو جائے گی۔ اور اس کا جسم اس کی ڈاڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا (دنیا میں) کسی کا جسم اس کی ڈاڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔“

ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيُعْظَمُ حَتَّى إِنَّ ضَرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَى ضَرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أُحُدٍ كُمْ عَلَى ضَرْسِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث کا پہلا جملہ «إِنَّ الْكَافِرَ..... مِنْ أُحُدٍ» شواہد کی بنا پر صحیح ہے نیز متفقین کی بھی مذکورہ روایت کے بارے میں یہی رائے ہے۔ تاہم مذکورہ روایت کا صرف پہلا جملہ ہی صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۱۶۰۱ والموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۳/۳۲) ② جہنمیوں کے جسموں کا بڑا ہونا بھی عذاب ہی کی ایک صورت ہے۔ ③ قرآن مجید میں ہے کہ مجرموں کو تنگ مقام میں ڈالا جائے گا۔ دیکھیے: (الفرقان ۲۵: ۱۳) جسم بڑا ہونے کی وجہ سے بھی جگہ تنگ محسوس ہوگی۔ ④ تدوین و قیامت کو اتنا بڑا کرنے کا مقصد عذاب میں اضافہ کرنا ہے۔



۴۳۲۳- حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا۔ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ اس رات حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں وہ فرد بھی ہے جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ مضر (کے افراد کی تعداد) سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ اور میری امت میں وہ فرد بھی ہے جو جہنم میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا

۴۳۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرَّةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أَقِيصٍ. فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُصَرٍّ. وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يُعْظَمُ لِنَارٍ حَتَّى يَكُونَ أَحَدُ زَوَايَاهَا».

ایک کو نہ بن جائے گا۔“

🌟 **فوائد و مسائل:** ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی کے ہاں جاتے تھے یا جب صحابہ و تابعین کی آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو وہ فضول باتیں کرنے کی بجائے احادیث سننے اور سناتے تھے اور دین کے مسائل دیکھتے سکھاتے تھے۔ ② جہنم کا کو نہ بننے کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ اسے قید کیا جائے گا اس کو پھڑکی کا ایک حصہ اس کے جسم سے بھر جائے گا۔ واللہ اعلم۔

٤٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ. فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمْعُ. ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْذُودِ. لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَّتْ».

٣٣٢٣ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا چنانچہ وہ اتار روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتیٰ کہ ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے۔ اگر ان (آنسوؤں) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی (آنسوؤں کی نہر میں) بہنے لگیں۔“

🌟 **فوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے اس کی بابت وضاحت کی ہے تاہم حدیث میں مذکورہ جملہ [حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْذُودِ] کے سوا باقی روایت کا ایک شاہد مستدرک حاکم میں موجود ہے اور اس کی سند بھی حسن ہے جیسا کہ ہمارے قاضی محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تاہم مذکورہ روایت اس جملہ: ”جہنمیوں کے رونے کی وجہ سے ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے“ کے سوا صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للالباني، رقم: ۱۷۴۹) ② جہنم میں طرح طرح کے عذاب ہیں جن میں ایک عذاب غم اور افسوس کا بھی ہے جس کی وجہ سے رونا آتا ہے۔ ③ دنیا میں رونے سے غم ہلکا ہو جاتا ہے لیکن جہنم میں رونا بھی ایک عذاب ہوگا لہذا اس غم میں تخفیف نہیں ہوگی۔ ④ دنیا میں اللہ کے خوف سے رونے سے آخرت میں جنت ملتی ہے۔ دنیا میں غفلت کی زندگی نہں نہں کر گزارنے والے جہنم میں زیادہ روئیں گے۔

٤٣٢٤ - [إسناده ضعيف] وانظر، ح: ١٧٨، ١٠٨٠، لعلتيه، وأخرج الحاكم: ٦٠٥/٤ من حديث أبي موسى رفعه: "إن أهل النار ليبكون حتى لو أجريت السفن في دموعهم لجرّت وإنهم ليبكون الدم"، يعني مكان الدمع وضححه، وواقفه الذهبي، وسنده حسن.

۴۳۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ
مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران : ۱۰۲]
«وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّهْقِومِ قُطِرَتْ فِي الْأَرْضِ
لَافْتَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ . فَكَيْفَ
بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ ؟» .

۳۳۲۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“ پھر فرمایا: ”اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر پڑکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا؟“

۴۳۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ
الْوَاسِطِيُّ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الزُّهْرِيُّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ [عَنْ]
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا
أَثَرَ السُّجُودِ . حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ
السُّجُودِ» .

۳۳۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگ آدم علیہ السلام کے بیٹے کو کھا جائے گی“ سوائے سجدوں کے نشان کے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کا نشان کھانا حرام فرمایا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مومن گناہ گار جو جہنم میں جائے گا وہ اپنی سزا جھٹکنے کے بعد جل کر کوئلہ ہو جائے گا تاہم بعد میں وہ زندہ ہو کر جنت میں جائے گا۔ (حدیث: ۳۳۰۹) زیر مطالعہ حدیث میں ایسے ہی مومن کا ذکر ہے جسے سجدے کے نشان کی وجہ سے پہچان کر جہنم سے نکالا جائے گا۔ ② بے نماز کے چہرے پر سجدے کا نشان نہیں ہوگا اس لیے فرشتے اسے جہنم سے نہیں نکالیں گے جب کہ دوسرے گناہ گاروں کو وہ اللہ کے حکم سے جہنم سے نکال لیں گے۔

۴۳۲۵- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، ح: ۲۵۸۵ من حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح" .

۴۳۲۶- أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول الله تعالى: "وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة"، ح: ۷۴۳۷، ومسلم، الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ح: ۲۹۹/۱۸۲ من حديث إبراهيم بن سعد به مطولاً .

۴۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ. فَيَقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ وَحِلِيلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. ثُمَّ يَقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُشْتَبِسِينَ فَرَجِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. فَيَقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. هَذَا الْمَوْتُ. قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَعُ عَلَى الصِّرَاطِ. ثُمَّ يَقَالُ لِلْمَلَائِكَةِ كَلَاهُمَا: خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ. لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا».

۴۳۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن موت کو لا کر پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: جنت والو! وہ ڈرتے ڈرتے جھانکیں گے۔ انھیں خوف ہوگا کہ انھیں اس جگہ (جنت) سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: جہنم والو! وہ خوش ہو کر جھانکیں گے انھیں (اس امید کی وجہ سے) خوشی ہوگی کہ انھیں اس جگہ سے نکال لیا جائے گا جہاں وہ موجود ہیں۔ (پھر) کہا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں یہ موت ہے۔ پھر اللہ کے حکم سے اس (موت) کو پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں گروہوں سے کہہ دیا جائے گا: تم جس چیز میں ہو اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اس میں کبھی موت نہیں آئے گی۔“



🌞 نوافل و مسائل: ① موت ایک وجودی چیز ہے جو قیامت کے دن محسوس شکل میں سامنے آئے گی۔ ② موت کو محسوس شکل میں ظاہر کر کے ذبح کرنے کا یہ مقصد ہے کہ دونوں فریقوں کو موت کے ختم ہو جانے میں کوئی شک نہ رہے۔ ③ موت کا ذبح ہو جانا اہل جنت کے لیے مزید خوشی کا باعث ہوگا اور اہل جہنم کے لیے مزید غم کا باعث ہوگا۔ ④ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جا چکیں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے خلود کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

(التحفة ۳۹)

۴۳۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۴۳۲۷- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۶۱، ۳۷۷، ۵۱۳ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة جداً.

۴۳۲۸- أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين" ح: ۴۷۷۹ تعليقاً من حديث أبي معاوية به، وتابعه أبو أسامة عن الأعمش حدثنا أبو صالح به، البخاري، ح: ۴۷۸۰، ومسلم، الجنة ۴۰

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز وجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے: جن نعمتوں اور لذتوں کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے دی ہے وہ چھوڑو (اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ ان سے عظیم تر انعامات مراد ہیں) چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلَدٍ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ. إِقْرَأُوا إِنَّ شَيْئًا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. [الجدۃ: ۱۷]

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ اس آیت میں ﴿مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ ”آنکھوں کی ٹھنڈکیں“ (ٹھنڈک کے اسباب) پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُهَا: مِّن قُرَاتٍ أَعْيُنٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان انہی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جو اسے حاصل ہوں یا ان سے ملتی چلتی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جب کہ جنت کی نعمتیں ان سے بالکل منفرد اور انوکھی ہیں۔ ② جنت کی بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کی ہم نام اشیاء دنیا میں پائی جاتی ہیں مثلاً: مختلف پھل اور میوے پرنندوں کا گوشت طرح طرح کے مشروبات وغیرہ ان میں بھی دنیا کی نعمت اور جنت کی نعمت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کی نعمتوں سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔ ③ کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اس سے مراد دنیا میں موجود انسان اور جن ہیں۔ انھوں نے یہ نعمتیں نہ دیکھیں نہ سنی، جو حضرات فوت یا شہید ہو کر جنت میں پہنچ گئے وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ④ جنت کی ہر نعمت خالص سرت اور

خوشی کا باعث ہے۔ دنیا کی چیزوں کی طرح ان کے حصول کے لیے مشقت اور تکلیف اور حصول کے بعد گم ہونے، چوری ہونے یا ختم ہونے کا خطرہ یا ان کے استعمال کے کچھ فحش ناپسندیدہ اثرات (جیسے زیادہ کھالینے سے پیٹ کی تکلیف وغیرہ) بالکل نہیں۔ ⑤ قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ طریقہ معتبر انداز سے مروی ہو۔ علمائے قراءت و تجوید نے ایسے کلمات اور ان کو پڑھنے کے طریقے بیان کر دیے ہیں۔ ان سے ہٹ کر پڑھنا جائز نہیں۔

۴۳۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ غَطِيَّةٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «أَشْبَهْتُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا»
۴۳۳۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»
۴۳۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

۴۳۳۰- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

۴۳۳۱- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① گھوڑے کو چلانے کے لیے سوار جو چابک اور کوڑا استعمال کرتا ہے وہ زمین پر رکھا جائے تو بہت کم جگہ گھیرتا ہے۔ دنیا میں اتنی سی زمین کی کوئی اہمیت نہیں لیکن جنت کا اتنا سا حصہ بھی بے انتہا قیمتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں ابدی ہیں جب کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ختم ہونے والی ہے۔ ② کرۂ ارض کا رقبہ کروڑوں مربع میل ہے۔ انسان کے لیے اس کی مٹی بھی قیمتی ہے۔ ہم زمین کا ایک چھوٹا سا خالی ٹکڑا لاکھوں روپے دے کر خریدتے ہیں، پھر اس پر مرزید اخراجات کے بعد مکان تعمیر ہوتا ہے۔ زمین کے اندر بہت سی اقسام کی معدنیات کے بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ سونے کی کسی ایک کان یا پٹرول کے ایک کنویں کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب کہ زمین میں سونے سے زیادہ قیمتی معدنیات کے عظیم ذخائر موجود ہیں۔ زمین پر موجود درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں، مویشیوں اور جنگلی جانوروں وغیرہ میں سے کسی ایک کی کل مقدار اور

۴۳۲۹- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، لعلله، ح: ۱۸۶۴، ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، ۳۷.

۴۳۳۰- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل رباط يوم في سبيل الله، ح: ۲۸۹۲، ۳۲۵۰، ۶۱۱۵ من حديث أبي حازم به.

قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں تو حساب ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں جو جہاں، نباتی اور معدنی دولت موجود ہے، وہ خشکی کے خزانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ان تمام دولتوں کی مجموعی مقدار کس قدر ہو سکتی ہے؟ انسان اس کا سادہ سا اندازہ لگانے سے بھی عاجز ہے۔ لیکن یہ سب خزانے مل کر بھی جنت کے چند انچ کے ٹکڑے کی قیمت نہیں بن سکتے۔ ⑤ کم سے کم درجے کے جنتی کو جنت میں دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کئی گنا زیادہ جگہ ملے گی۔ اس میں طرح طرح کے محلات بھی ہوں گے، ہر قسم کے پھل اور میوے بھی ہوں گے، اور بے شمار نعمتیں ہوں گی۔ کتنا کم عقل ہے انسان کہ دنیا کے معمولی سے مفاد پر اتنی عظیم دولت، عزت، عظمت اور شان قربان کر دیتا ہے۔

۴۳۳۱- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ. كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَإِنْ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ أَوْسَطُهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ الْعَرَشُ عَلَى الْفِرْدَوْسِ. مِنْهَا تَنْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ».

۴۳۳۱- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر درجہ اتنا بلند و بالا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ سب سے بلند جنت الفردوس ہے۔ جنت کا درمیانی (یا اعلیٰ ترین) مقام فردوس ہے۔ عرش الہی فردوس پر ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لیے تم جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن ایمان اور اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ اسی انداز میں جنت میں بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ ② جنت کے بلند درجات کے حصول کی کوشش کرنا شرعاً مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران ۳: ۱۳۳) ”اور جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ ہمیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“ ③ جنت الفردوس سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ④ اللہ کا عرش اس کی ایک مخلوق ہے جو حقیقی وجود رکھتی ہے، لہذا اس سے اللہ کی قدرت، شان، حکومت و اقتدار وغیرہ مراد لینا درست نہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ نعمت مانگنی چاہیے خاص طور پر جنت الفردوس کا سوال کرنا چاہیے تاکہ انبیائے کرام رضی اللہ عنہم اور خاص طور پر حضرت

۴۳۳۱- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة، ح: ۲۵۳۰ من حديث زيد بن مطلق، وقال: 'عطاء لم يدرك معاذ بن جبل'، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۵۳۱، وإسناده حسن، ورواه عطاء بن يسار عن أبي هريرة نحوه (البخاري)، وعبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة به، أحمد: ۳۳۹، ۳۳۵/۲.

محمد ﷺ کے پڑوس میں جملہ جائے ⑤ جنت کا مالک اللہ ہے۔ اس کے لیے درخواست بھی اللہ ہی سے کرنی چاہیے۔ کسی نبی یا ولی سے نہیں۔ نبی ﷺ بھی اللہ سے جنت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (منہجہ حدیث: ۲۸۴)

۴۳۳۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «أَلَا مُشْمَرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا. هِيَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَنَالُهَا، وَرِيحَانَةٌ تَهْتَرُ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهْرٌ مُطَرَّدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلُلٌ كَثِيرَةٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ. فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ» قَالُوا: نَحْنُ الْمُشْمَرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ» ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَصَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کیا کوئی ہے جو حصولِ جنت کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں۔ رب کعبہ کی قسم! اس میں تو جگمگ کرتا نور ہے لہلہاتے ہوئے خوشبودار پودے ہیں مضبوط (اور بلند بالا) محل ہیں بہتی نہریں ہیں کپے ہوئے بے شمار پھل ہیں حسین و جمیل (خوبصورت) بیوی ہے کپڑوں کے بہت سے جوڑے ہیں جہاں بلند بالا محفوظ اور دلکش گھروں میں ہمیشہ نعمتوں اور خوشیوں میں رہتا ہے۔“ حاضرین نے کہا: نبی اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے تیاری کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہو: ان شاء اللہ“ پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی۔

۴۳۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۴۳۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی طرح (خوبصورت) ہوں گی۔ ان کے بعد داخل ہونے والے

۴۳۳۲- [إسناده ضعيف] وصححه ابن حبان، ح: ۲۶۲۰ * الضحاك المعافري وثقه ابن حبان وحده، وقال المنذري: مجهول، وقال الذهبي: لا يعرف، وله شاهد ضعيف جدًا عند الخطيب ۴/ ۲۵۲.

۴۳۳۳- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ح: ۳۳۲۷، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، وصفاتهم وأزواجهم، ح: ۲۸۳۴/ ۱۵ من حديث عمارة به.

اتنے روشن ہوں گے جیسے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والا روشن ستارہ۔ انھیں نہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی نہ ناک نکلے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان کی انگلیٹھیوں میں (جلانے کے لیے) عود کی (خوشبودار) لکڑی ہوگی۔ ان کی پیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان کی عادات ایک آدمی کی عادات کی طرح (ایک دوسرے سے مشابہ) ہوں گی۔ وہ اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت پر (قدمیں) ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔“

(۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن فضیل عن عمارہ کی روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

الْجَنَّةُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ عَلَى صَوِّ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً. لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَنَفِّلُونَ. أَمْسَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ. أَرْوَاهُهُمُ الْخُورُ الْعَيْنُ. أَخْلَافُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ أَدَمَ، سِتُونَ ذِرَاعًا.



حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل جنت کو حسن و جمال ان کے اعمال و درجات کے مطابق ملے گا۔ ② بلند درجات

کے حامل مومن دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ③ سب سے پہلے داخل ہونے سے مراد انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد دوسروں سے پہلے داخل ہونے یا امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے داخل ہونے والے افراد مراد ہیں۔ ④ پیشاب پاخانہ وغیرہ دنیا کی مادی غذا کا غیر مفید جز ہے۔ جنت کی غذاؤں میں کوئی ایسا جز شامل نہیں ہوگا اس لیے وہ مکمل طور پر ہضم ہو کر جز و بدن بن جائیں گی اور نقصانے حاجت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ⑤ خوشبو بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ دنیا میں اگر بقی وغیرہ کی صورت میں اس کے مختلف مظاہر موجود ہیں۔ جنت میں بھی یہ نعمت موجود ہوگی چنانچہ اس مقصد کے لیے بہترین قسم کی خوشبودار لکڑی موجود ہوگی جو انگلیٹھیوں میں جلائی جائے گی۔ ⑥ عربی میں لفظ حور جمع ہے حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ خوب سفید اور سیاہ حصہ خوب سیاہ ہو اہل عرب کے نزدیک یہ چیز حسن و خوبی میں شامل تھی۔ حدیث میں اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جنت میں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں جو حسن

صورت اور حسن سیرت میں بے مثال ہیں۔ ⑤ ساتھی اخلاق و عادات اور پسند ناپسند میں جس قدر ہم خیال ہوں ان کی دوستی اتنی ہی گہری اور پختہ ہوتی ہے۔ اہل جنت ہم خیال اور ہم ذہن ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت محبت رکھیں گے۔ ان میں کوئی اختلاف اور جھگڑا نہیں ہوگا۔ ⑥ تمام جنتی پورے قد کاٹھ کے اور حسین و جمیل ہوں گے۔ ⑦ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو ان کا قدم موجودہ اندازے سے ساٹھ ہاتھ (نوے فٹ) تھا۔ جنت میں سب لوگ اسی قد کے ہوں گے۔

۴۳۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ وہ یاقوت اور موتیوں پر بہتی ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ عمدہ اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“

۴۳۳۴۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ. حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ. مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَاللُّدْرِ. ثُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلَاجِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① کوثر کا مطلب ”خیر کثیر“ ہے۔ اس میں وہ تمام فضائل و خصائص شامل ہیں جو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوئے اور حاصل ہوں گے۔ اس میں حوض کوثر بھی شامل ہے جو میدانِ حشر میں ہوگا اور جنت کی وہ نہر بھی جس سے حوض کوثر میں پانی آئے گا۔ ② جنت کی نہر دنیا کی نہروں سے اسی طرح عظیم اور ممتاز ہے جس طرح جنت کی دوسری نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے مختلف ہیں۔ ③ نہر کوثر کی تہہ میں کنکروں اور پتھروں کی بجائے یاقوت جیسے قیمتی پتھر اور موتی ہوں گے جس سے اس کا منظر مزید دلکش ہو جائے گا۔

۴۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّرِيرُ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے

۴۳۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكوثر، ح: ۳۳۶۱ من حديث ابن فضيل به، وقال: "حسن صحيح"، وله شواهد.

۴۳۳۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۸/۲ من حديث محمد بن عمرو به، وله شواهد كثيرة جدًا، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

ابنِ عمرو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَلَا يَقْطَعُهَا».

جس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔“

وَافْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ: ﴿وَوَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾. چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَوَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ ”اور [الرافعة: ۳۰] لے لے سائوں میں۔“

🌞 فائدہ: جنت میں دھوپ نہیں ہوگی لیکن درختوں کا وجود بھی ایک نعمت ہے جس سے منظر خوش گوار ہوتا ہے۔ جنت کا ایک ایک درخت اتنا بڑا ہوگا اور اس کی شاخوں کا پھیلاؤ اس قدر ہوگا کہ دنیا کے لحاظ سے ہزاروں میل پر محیط ہوگا۔ اس سے جنت کی وسعت کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۴۳۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سَوَاقِ الْجَنَّةِ. قَالَ سَعِيدُ: أَوْ فِيهَا سَوَاقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِقُضَلٍ أَعْمَالِهِمْ. فَيُؤَذَّنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. فَيُزَوَّرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَيَبْرُرُ لَهُمْ عَرْشُهُ. وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ

۴۳۳۶- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں جمع کرے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا جنت میں بھی بازار ہوگا؟ فرمایا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا: ”جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کے مطابق (اپنے اپنے درجے میں) ٹھہریں گے۔ انھیں دنیا کے دنوں کے اندازے کے مطابق جمع کے دن اجازت دی جائے گی تو وہ اللہ عزوجل کی زیارت کریں گے۔ وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور خود بھی جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ظہور

۴۳۳۶- [سنادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ح: ۲۵۴۹ من حديث هشام بن، وقال: "غريب"، علته اختلاط هشام بن عمار، قال في التفریب: "صدوق مفری"، کبر فصار يتلفن، فحدثه القديم أصح"، وراجع کتب المختلطين.

فرمائے گا۔ ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتی کے منبر یا قوت کے منبر زمر کے منبر سونے کے منبر اور چاندی کے منبر (رکھے جائیں گے)۔ ان میں سے کم درجے کے مومن، ان میں سے کوئی حقیر نہیں ہوگا، کستوری اور کانور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ انھیں یوں محسوس ہوگا کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ نشستوں پر نہیں۔“

الْحَبَّةُ. فَتَوَضَّعَ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيَّةٌ عَلَى كُتُبَانَ الْمُسْلِكِ وَالْكَافُورِ. مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! کیا تمہیں سورج کو یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسی طرح تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجلس کے ہر شخص سے مخاطب ہو کر بات چیت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں جس دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی بعض دنیوی غلطیاں یاد کرائے گا۔ بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں؟ میری بخشش کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی اثنا میں ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ اس سے ان پر ایسی خوشبو برے گی کہ اس جیسی مہک انھوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اٹھو! میں تمہاری عزت افزائی کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے اس میں سے جو چاہو لے لو۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب ہم ایک

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذَلِكَ. لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضِرَةً. حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ، يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يَذْكُرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى. فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ. فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيِّبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَيَّ مَا أَغْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَخَذُوا مَا اشْتَهَتْهُمْ. قَالَ: فَتَأْتِي سُوقًا قَدْ حُمَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ. فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا. لَيْسَ

يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُسْتَرَى . وَفِي ذَلِكَ الشُّوقِ
يَلْقَى أَهْلُ الْحَجَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا . فَيَقْبِلُ
الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةَ ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ
دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرَوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ
الْبَاسِ . فَمَا يَنْقُضِي آخِرَ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ
لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ . وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا .



قَالَ : «ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا ، فَتَلْقَانَا
أَزْوَاجَنَا فَيَقُولُنَّ : مَرَحَبًا وَأَهْلًا . لَمَذَّ جِئْتَ
وَأَنَّ بَكَ مِنَ الْعَجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلُ مِمَّا
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ . فَتَقُولُ : إِنَّا جَاءْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا
الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ . وَيَحْقِنُنَا أَنْ نَتَقَلَّبَ بِعِثْلِ مَا
انْقَلَبْنَا .»

۴۳۳۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ
الْأَزْرَقِيُّ ، أَبُو مَرْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدُ
ابْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس
میں ایسی چیزیں ہوں گی جیسی آنکھوں نے کبھی نہیں
دیکھی نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں میں ان کا خیال
آیا۔“ فرمایا: ”ہم جو چاہیں گے (خادم) ہمارے لیے
اٹھائیں گے۔ اس بازار میں نہ کوئی چیز بیچی جائے گی نہ
خریدی جائے گی۔ اس بازار میں جتنی ایک دوسرے
سے ملاقات کریں گے۔ ایک بلند درجے والا آدمی
اپنے سے کم درجے والے کو ملے گا اور ان میں سے کوئی
حقیر نہیں ہوگا۔ وہ (کم درجے والا) اس (بلند درجے
والے) کے لباس کو دیکھ کر متاثر ہو جائے گا لیکن ابھی
اس کی بات ختم نہیں ہوگی کہ اسے اپنا پہنا ہوا لباس اس
سے بہتر نظر آئے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کوئی
عقلیں نہیں ہوگا۔“

فرمایا: ”پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو
ہمیں ہماری بیویاں ملیں گی اور کہیں گی: خوش آمدید!
آپ (گھر) آئے ہیں تو آپ کے حسن اور خوشبو میں
روانگی کے وقت کی نسبت اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم کہیں
گے: آج ہم کو اپنے رب جبار عز و جل کی ہم نشینی کا
شرف حاصل ہوا ہے لہذا ہمیں اسی انداز سے واپس آنا
تھا جس شان سے آئے ہیں۔“

۴۳۳۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جسے بھی جنت میں
داخل کرے گا اس کی شادی بہتر بیویوں سے کر دے

گا۔ دو عورتیں حور عین (جنت کی حوروں) میں سے ہوں گی اور ستر عورتیں وہ ہوں گی جو اسے جہنمیوں کی وراثت ملی ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کا مقام مخصوص نہایت خوبصورت اور دلکش ہوگا اور مرد کا عضو ایسا ہوگا جو نرم نہیں ہوگا۔

مَعْدَانٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، إِلَّا رَوْجُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ وَسَبْعِينَ رَوْجَةً: يُثَبِّتُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. مَا مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبْلٌ شَهِيٌّ. وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْتَبِي».

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ) حضرت ہشام بن خالد رحمہ اللہ نے فرمایا: جہنمیوں کی وراثت کا مطلب یہ ہے کہ جو مرد جہنم میں جائیں گے ان کی عورتیں جنتیوں کو مل جائیں گی جیسے فرعون کی بیوی (جنتی تھی اور اس کا خاوند جہنمی اس لیے وہ) وراثت میں (کسی جنتی کو) ملے گی۔

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَعْنِي رَجُلًا دَخَلَ النَّارَ. فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ. كَمَا وَرِثَتْ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

۴۳۳۸- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جنت میں جب بچے کی خواہش ہوگی تو اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں (فورا) حمل ولادت اور اس بچے کا بڑا ہونا (سب کچھ) ہو جائے گا۔“

۴۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِتَّةٌ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي».

🌟 فوائد و مسائل: ① جنت میں اسباب و نتائج کا وہ سلسلہ نہیں جو اللہ نے دنیا میں قائم کیا ہے اس لیے ہر خواہش کی تکمیل فوراً ہو جائے گی۔ ② اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر اعمال کے جنت میں داخل کر سکتا ہے جیسے جنت کی حوریں اور خادم (غلمان) وہیں پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح جنت میں پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی جنتی ہوگا۔ ③ جنت میں داخل کرنا اللہ کا فضل ہے اور فضل کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی سبب (عمل وغیرہ) ہو جب

کہ جہنم میں داخلہ ایک سزا ہے اور سزا بغیر جرم کے نہیں ملتی، لہذا کسی کو بغیر گناہ کے جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

۴۳۳۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۳۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہے کہ کون سا جہنمی سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور کون سا جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آگے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: یا رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ (دوبارہ) آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس ہو جائے گا اور عرض کرے گا: میرے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ (دوبارہ) آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ پھر جا کر عرض کرے گا: میرے مالک! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر اور (مزید) اس سے دس گنا جگہ ملے گی۔ یا فرمایا: تجھے دنیا سے دس گنا جگہ ملے گی۔ بندہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا یا مجھ سے بنتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟“

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيْذَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا. وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيَقَالُ لَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْتَلِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْتَلِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْتَلِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا. أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَتَسَحَّرُ بِِي أَوْ أَتُصَحِّحُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟“

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

صحابی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔



فَكَانَ يُقَالُ: هَذَا أَذْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلًا. پس کہا جاتا تھا: یہ شخص سب سے کم درجے کا جنتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم سے نکلنے والے گناہ گار اپنے اپنے درجے کے مطابق جہنم سے نکالے جائیں گے، کم گناہوں والے پہلے اور زیادہ گناہوں والے بعد میں۔ ② جتنا کوئی شخص زیادہ گناہوں والا ہے، اسی قدر اس کا درجہ کم ہے۔ ③ کم سے کم درجے والے جنتی کو بھی کسی بادشاہ کی سلطنت سے دس گیارہ گنا جگہ ملے گی۔ ④ بندے کو بار بار یہ احساس کہ جنت میں جگہ خالی نہیں اس لیے دلایا جائے گا کہ جب وہ جنت میں جائے تو اسے زیادہ خوشی حاصل ہو۔ ⑤ تعجب یا خوشی کے موقع پر ہنسنا زہد و تقویٰ کے منافی نہیں۔

۴۳۴۰- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تین بار جنت مانگتا ہے، جنت (اس کے حق میں دعا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَذْخِلْهُ فرمادے۔ اور جو کوئی تین بار (جہنم کی) آگ سے پناہ
الْجَنَّةَ. وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مانگتا ہے، جہنم (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی
مَرَّاتٍ، قَالَتْ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ». ہے: یا اللہ! اسے آگ سے محفوظ فرما۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دعا تین بار مانگنا مسنون ہے۔ ② اللہ سے جنت میں داخلے کی اور جہنم سے پناہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ ③ جنت اور جہنم اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کے حق میں دعا نہیں کرتیں اس لیے ان کے دعا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر کے اس شخص کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے دو
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ گھر ہیں: ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں۔

۴۳۴۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، ح: ۲۵۷۲ عن هناد به،
وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۲۴۳۳، والحاكم ۵۳۵/۱، والذهبي، وله شواهد، منها ما أخرجه ابن حبان في
صححه (الإحسان)، ح: ۱۷۸/۲، ح: ۱۰۱۰ وغيره، وبه صح الحديث.

۴۳۴۱- [صحیح] أخرجه الطبري في تفسيره ۵/۱۸، وابن أبي حاتم، وابن كثير ۳/۲۵۰، وفي نسخة: ۵/۴۵۹
في تفسيريهما من حديث أحمد بن سنان به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۱۳۷۹/۶۵۶۹،
ومسلم، ح: ۲۸۶۶/۶۵، ۶۶ وغيرهما.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ. فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾»۔

جب کوئی شخص فوت ہو کر جہنم میں جاتا ہے تو اس کا گھر وراثت میں جنت والوں کو مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ”یہی لوگ وراثت پانے والے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر شخص کا گھر جنت میں بھی ہے اور جہنم میں بھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے بے مثال عدل اور بے انتہا رحمت کا پتہ چلتا ہے۔ ② ہر مرنے والے کو یہ دونوں گھر اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب وہ قبر میں پہنچتا ہے۔ (دیکھیے: حدیث ۳۲۶۸) ③ جہنم میں جانے والے کا جنت والا گھر خالی رہ جاتا ہے وہ کسی جنتی کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کا اظہار ہے۔

وَهَذَا آخِرُ سُنَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَهَ الْقُرْطُبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ .

فہرست
اظراف الحکمت

شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام

- ٤١٨٧ - أتتكم وفود عبد القيس - أبو سعيد الخدري
 ٤٧١ - أنا رسول الله ﷺ فأخرجنا له ماء في تور
 من صُفر - عبدالله بن زيد
 ٤٠٥ - أنا رسول الله ﷺ فسألنا وضوءاً - عبدالله
 ابن زيد الأنصاري
 ٤١٤٩ - أنا رسول الله ﷺ فمكثنا ثلاث ليال -
 سليمان بن صرد
 ٣٧٠٠ - أنا رسول الله ﷺ ونحن صبيان فسلم علينا -
 أنس بن مالك
 ٣٦١٣ - أنا كتاب النبي ﷺ أن لا نتفعوا من الميتة
 بإهاب - عبدالله بن عكيم
 ٣٥٧٩ - أنا النبي ﷺ فساومنا سراويل - سويد بن
 قيس
 ٤٦٦ - أنا النبي ﷺ فوضعنا له ماء فاغتسل - قيس
 ابن سعد
 ٣٦٠٤ - أنا النبي ﷺ فوضعنا له ماء يتبرده - قيس
 بن سعد
 ٢٩٧٦ - أنا من ربي فقال: صل في هذا الوادي
 المبارك - عمر بن الخطاب
 ٢٩٢٢ - أنا جبرئيل فأمرني أن أقرأ - السائب بن
 خلاد الأنصاري
 ٢٢٠٥ - أتبع ناضحك هذا بدينار جابر بن عبدالله .
 ١٩٣٩ - أتحيين ذلك؟ فإن ذلك لا يحل لي - أم حبيبة
 - اتخذ رسول الله ﷺ خاتماً من ورق - ابن
 عمر
 ٣٦٣٩ - اتخذني غنماً فإن فيها بركة - أم هانئ
 ٢٣٠٤ - أتدرون أي يوم هذا، وأي شهر هذا -
 عبدالله بن مسعود
 ٣٠٥٧ - أتدرون ما خيرني ربي الليلة؟ - عوف بن
 مالك الأشجعي
 ٤٢٣١ - أتدرون ما هذا؟ - عبدالله بن مسعود
 ٢٠٥٦ - أتدري عليه حديثه؟ - ابن عباس
 ٤٢٨٣ - أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة؟ -
 عبدالله بن مسعود
- ٢٨٤٣ - أتت أبنى صباحاً - ثم حرق - أسامة بن زيد .
 ٣٣١٩ - اتدعوا بالزيت وأدهنوا به - عمر
 ٣١٤ - اتتني بثلاثة أحجار - عبدالله بن مسعود
 ١٤٦ - اتدعوا له، مرحباً بالطيب المطيب - علي بن
 أبي طالب
 ٣١٤٦ - ابتعنا كبشاً نضحى به - فأصاب الذئب من
 أليته - أبو سعيد الخدري
 ٦٨١ - أبردوا بالظهر - ابن عمر
 ٦٧٩ - أبردوا بالظهر - أبو سعيد الخدري
 ٣٤٧٤ - أبردوها بالماء - أسماء بنت أبي بكر
 ٣٤٧٠ - أبشر، فإن الله يقول: هي ناري أسلطها - أبو
 هريرة
 ١٣٣٨ - أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد
 العشاء - عائشة
 ٧٨٢ - الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجراً - أبو
 هريرة
 ٢٠١٨ - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن
 عمر
 ١٤٨٥ - أبغض الجاهلية تأخذون؟ أو بصنع الجاهلية
 تشبهون؟ - عمران بن الحصين وأبو بزة ...
 ٤١٩٦ - ابكوا، فإن لم تبكوا فتابكوا - سعد بن أبي
 وقاص
 ٢٣٠٥ - الأبل عز لأهلها والغم بركة - عروة البارقي
 - أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة - سعيد
 بن زيد بن عمرو بن نفيل
 ١٣٣ - أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة - أبو
 جحيفة
 ٩٥ - أبو بكر، وعمر سيدا كهول أهل الجنة -
 علي بن أبي طالب
 ٥٠ - أبي الله أن يقبل عمل صاحب بدعة - عبدالله
 ابن عباس
 ٣٠٢٥ - أبيتني لا ترموا الحمرة حتى تطلع الشمس -
 ابن عباس

- أترون هذه هانت على أهلها فولاذي نفسي
بيده للدنيا أهون - المستورد بن شداد ٤١١١
- أترون هذه هيّة على صاحبها - سهل بن
سعد ٤١١٠
- أتريد أن تكون فتناً يا معاذ؟ - جابر ٩٨٦
- أتريد أن ترجعي إلى رفاعه؟ لا، حتى
تذوقي عسيلته - عائشة ١٩٣٢
- أتزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبدالله ١٨٦٠
- أتشهيه شيئاً؟ أتشهيه كعكاً؟ - أنس بن
مالك ١٤٤٠
- أتشهيه شيئاً؟ - أنس بن مالك ٣٤٤١
- أتشفع في حد من حدود الله؟ - عائشة ٢٥٤٧
- أتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول
الله؟ - ابن عباس ١٦٥٢
- أنعجبون من هذا؟ - البراء بن عازب ١٥٧
- اتقوا الملاعن الثلاث - معاذ بن جبل ٣٢٨
- أتموا الوضوء، ويل للأعقاب من النار -
خالد بن الوليد، ويزيد بن أبي سفيان،
وشرحيل ابن حسنة، وعمرو بن العاص ٤٥٥
- أتى جبرئيل عليه السلام النبي ﷺ وهو
يُركب - عبادة بن الصامت ٣٥٢٧
- أتى رجل بقاتل وليه إلى رسول الله ﷺ -
أنس بن مالك ٢٦٩١
- أتى رسول الله ﷺ مسجد قباء يصلي فيه،
فجاءت رجال من الأنصار يسلمون عليه -
عبدالله بن عمر ١٠١٧
- أتى النبي ﷺ بلحم صديد - علي بن أبي
طالب ٣٠٩١
- أتى النبي ﷺ رجلاً فكلّمه فجعل ترعد
فرائضه - أبو مسعود الأنصاري البصري ٣٣١٢
- أتى النبي ﷺ رجلاً، مُتصرفه من أحد فقال -
ابن عباس ٣٩١٨
- أتى بهم رسول الله ﷺ يوم أحد، فجعل
يصلي على عشرة عشرة - ابن عباس ١٥١٣
- أتى رسول الله ﷺ بكتف شاة فأكل منه،
وصلى ولم يمس ماء - أم سلمة ٤٩١
- أتى رسول الله ﷺ بلبن، وعن يمينه ابن
عبّاس - ابن عباس ٣٤٢٦
- أتى رسول الله ﷺ ذات يوم بلحم - أبو
هريرة ٣٣٠٧
- أتى علي بن أبي طالب، وهو باليمن - زيد
ابن أرقم ٢٣٤٨
- أتى النبي ﷺ بصبي، فبال عليه، فأتبعه الماء -
عائشة ٥٢٣
- أتى الثّعمان بن بشير برجل غشى جارية
امرأته - حبيب بن سالم ٢٥٥١
- أتيت رسول الله ﷺ بالأبطح وهو في قبة
حمراء فخرج بلال، فأذن - أبو جحيفة ٧١١
- أتيت رسول الله ﷺ بوثب، حين اغتسل من
الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤٦٧
- أتيت رسول الله ﷺ فبايعته - قرّة بن إياس
المزني ٣٥٧٨
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: هل من ساعة
أحب إلى الله من أخرى؟ - عمرو بن عبسة .. ١٢٥١
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله من
أسلم معك؟ - عمرو بن عبسة ١٣٦٤
- أتيت عائشة فقلت: أكان رسول الله ﷺ
يجهر بالقرآن - غصيف بن الحارث ١٣٥٤
- أتيت ليلة أسري بي على قوم بطونهم
كالبيوت - أبو هريرة ٢٢٧٣
- أتيت النبي ﷺ بمعضاة، فقال: اسكي -
الربيع بنت معوذ ٣٩٠
- أتينا خباباً نعوذ فقال: لقد طال سقمي -
حارثة بن مضرب ٤١٦٣
- أثبت حراً! فما عليك إلا نبي أو صديق أو
شهيد - سعيد بن زيد ١٣٤
- اثنان، فما فوقهما جماعة - أبو موسى
الأشعري ٩٧٢

- اجتمع ثلاثون بدریاً من أصحاب رسول الله
 ٨٢٨
 - اجتمع عیدان علی عهد رسول الله ﷺ فصلی
 بالناس - ابن عمر ١٣١٢
 - اجتمع عیدان فی یومکم هذا، فمن شاء
 أجزأه من الجمعة - ابن عباس ١٣١١
 - الأجدعُ شيطانٌ - عمر بن الخطاب ٣٧٣١
 - الأجر بینكما - عمر مولى أبي اللحم ٢٢٩٧
 - أجرک الله، ورد علیک المیراث - بريدة بن
 الحصیب ٢٣٩٤
 - اجعل یدک الیمنى علیه وقل: - عثمان بن
 أبي العاص الثقفي ٣٥٢٢
 - اجعلوا حجتکم غمرة - البراء بن عازب ٢٩٨٢
 - اجعلوا الطريق سبعة أذرع - أبو هريرة ٢٣٣٨
 - أجل ولكنني قتت - فضالة بن عبيد
 الأنصاري ١٦٧٥
 - اجلدها فإن زنت فاجلدها - أبو هريرة وزید
 ابن خالد الجهني وشبل ٢٥٦٥
 - اجلدوه ضرب مائة سوط - سعيد بن سعد بن
 عبادة ٢٥٧٤
 - اجلس فقد أدیت وآتیت - جابر بن عبدالله ... ١١١٥
 - اجملوا فی طلب الدنيا - أبو حمید
 الساعدي ٢١٤٢
 - أحاسننا هي؟ - عائشة ٣٠٧٢
 - أحب الأسماء إلى الله، عز وجل: عبدالله
 وعبدالرحمن - ابن عمر ٣٧٢٨
 - أحب الصیام إلى الله صیام داود - عبدالله بن
 عمرو ١٧١٢
 - احبس أصلها، وسبل ثمرتها - ابن عمر ٢٣٩٧
 - احتج آدم وموسى - أبو هريرة ٨٠
 - احتجم رسول الله ﷺ بلحي جمل - عبدالله
 ابن بُخينة ٣٤٨١
 - احتجم رسول الله ﷺ وأمرني - علي بن أبي
 طالب ٢١٦٣
 - احتجم رسول الله ﷺ وهو صائم، محرم -
 ابن عباس ١٦٨٢
 - احتسني كُرسفًا - حمزة بنت جحش ٦٢٧
 - أحصوا لي كُلَّ من تَلَفَّظَ بالإسلام - حذيفة
 ابن الیمان ٤٠٢٩
 - احفروا وأوسعوا وأحسنوا - هشام بن عامر ١٥٦٠
 - احفظ عورتك، إلا من زوجتك أو ما ملكت
 يمينك - معاوية بن حيدة القشيري ١٩٢٠
 - احفظوني في أصحابي ثم الذين يلونهم -
 جابر بن سمرة ٢٣٦٣
 - أجلت لنا ميتتان: الحوت والجراذ - عبدالله
 ابن عمر ٣٢١٨
 - أجلت لنا ميتتان ودمان - عبدالله بن عمر ... ٣٣١٤
 - اختر - جابر بن عبدالله ٢١٨٤
 - اختر منهن أربعاً - قيس بن الحارث ١٩٥٢
 - أخذ بيدي زياد بن أبي الجعد، فأوقفني على
 شيخ بالرقه - هلال بن يساف ١٠٠٤
 - أخذ من خلک شيئاً؟ - عبدالله بن عمر ٢٢٨٤
 - آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله ﷺ كشف
 الستارة يوم الاثنين - أنس بن مالك ١٦٢٤
 - أخرج مروان المنبر يوم العيد - أبو سعيد
 الخدري ١٢٧٥
 - أخرج مروان المنبر في يوم عيد - أبو سعيد
 الخدري ٤٠١٣
 - أخرجنوا العواقر وذوات الخدور، ليشهدن
 العيد ودعوة المسلمين - أم عطية ١٣٠٨
 - أخرجه من بيوتكم - أم سلمة ١٩٠٢
 - أخرجه من بيوتكم - أم سلمة ٢٦١٤
 - إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم - أبو ذر
 الغفاري ٣٦٩٠
 - أذ العشر - أبو سياره المتعمي ١٨٢٣
 - أدخل الله الجنة رجلاً كان سهلاً - عثمان بن
 عفان ٢٢٠٢
 - أدخل يا عوف - عوف بن مالك الأشجعي .. ٤٠٤٢

- ادع تلك الشجرة فدعاها فجاءت - أنس بن مالك ٤٠٢٨
- ادعولي علياً - ابن عباس ١٢٣٥
- ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعاً - أبو هريرة ٢٥٤٥
- أدلج النبي ﷺ ليلة النحر، من البطحاء - أدلاجاً - عائشة ٣٠٦٨
- ادن فكل - أنس بن مالك ١٦٦٧
- ادن فكل - أنس بن مالك ٣٢٩٩
- ادن فكل - صهيب بن سنان ٣٤٤٣
- الأدنى فالأدنى - أبو هريرة ٣٦٥٨
- إذا أناكم كريم قوم، فأكرموه - ابن عمر ٣٧١٢
- إذا أناكم من ترضون خلقه ودينه فزوجوه - أبو هريرة ١٩٦٧
- إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود، فليتوضأ - أبو سعيد الخدري ٥٨٧
- إذا أتى أحدكم أهله فليستر ولا يتجرد تجرد العيرين - عتبة بن عبد السلمي ١٩٢١
- إذا أتيت على راع، فناده ثلاث مرار - أبو سعيد الخدري ٢٣٠٠
- إذا أحدكم قرَّب إليه مملوكه طعاماً قد كفاه عناه - أبو هريرة ٣٢٩٠
- إذا اختلف البيعان، وليس بينهما بينة - عبدالله بن مسعود ٢١٨٦
- إذا اختلفتم في الطريق فاجعلوه سبعة أذرع - ابن عباس ٢٣٣٩
- إذا أخذت أحدهما وأعطيت الآخر، فلا تفارق صاحبه - ابن عمر ٢٢٦٢
- إذا أخذت مضجعتك، أو أويت إلى فراشك - البراء بن عازب ٣٨٧٦
- إذا ادَّعت المرأة طلاق زوجها، فجاءت على ذلك بشاهد - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٣٨
- إذا أدبت زكاة مالك، فقد قضيت ما عليك - أبو هريرة ١٧٨٨
- إذا أذن المؤذن فقولوا مثل قوله - أبو هريرة ٧١٨
- إذا أراد أحدكم أن يضطجع على فراشه - أبو هريرة ٣٨٧٤
- إذا أراد أحدكم الغائط، وأقيمت الصلاة فليدأ به - عبدالله بن أرقم ٦١٦
- إذا أرسلت كلابك المعلمة، وذكرت اسم الله عليها فكل - عدي بن حاتم ٣٢٠٨
- إذا استأذن أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره - أبو هريرة ٢٣٣٥
- إذا استشار أحدكم أخاه فليشر عليه - جابر ابن عبدالله ٣٧٤٧
- إذا استطاب أحدكم فلا يستطب بيمينه - أبو هريرة ٣١٢
- إذا استلج أحدكم في اليمين - أبو هريرة ٢١١٤
- إذا استنقروهم فأنقروا - ابن عباس ٢٧٧٣
- إذا استهل الصبي شئاً عليه وورث - جابر ابن عبدالله ١٥٠٨
- إذا استهل الصبي شئاً عليه، وورث - جابر ابن عبدالله ٢٧٥٠
- إذا استيقظ أحدكم من الليل فلا يدخل يده في الإناء - أبو هريرة ٣٩٣
- إذا استيقظ أحدكم من نومه فرأى بلاءً - عائشة ٦١٢
- إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يدخل يده في الإناء - عبدالله بن عمر ٣٩٤
- إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ امرأته فصليا ركعتين، نجبا من الذاكرين الله - أبو سعيد الخدري وأبو هريرة ١٣٣٥
- إذا أسلفت في شيء فلا تصرفه إلى غيره - أبو سعيد الخدري ٢٢٨٣
- إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة - أبو هريرة ٦٧٧
- إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر - أبو هريرة ٦٧٨
- إذا اشترى أحدكم الجارية فليقل - عبدالله

- ٢٢٥٢ ابن عمرو
 - إذا أصبحتم فقولوا: اللهم! بك أصبحنا
 ٣٨٦٨ وبك أمسينا - أبو هريرة
 - إذا أعجلت أو أفتحت، فلا غسل عليك -
 ٦٠٦ أبو سعيد الخدري
 - إذا أعطيت الزكاة فلا تنسوا ثوابها، أن
 ١٧٩٧ تقولوا - أبو هريرة
 - إذا أفاد أحدكم امرأة أو خادماً، أو دابة -
 ١٩١٨ عبدالله بن عمرو
 - إذا أفطر أحدكم، فليفطر على تمر، فإن لم
 ١٦٩٩ يجد - سلمان بن عامر
 - إذا أقرض أحدكم قَرْضاً فأهدى له - أنس بن
 ٢٤٣٢ مالك
 - إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون،
 ٧٧٥ وأتوها تمشون - أبو هريرة
 - إذا أكل أحدكم طعاماً، فلا يمسح يده، حتى
 ٣٢٦٩ يلعقها - ابن عباس
 - إذا ألقى الله في قلب امرئ خطبة امرأة -
 ١٨٦٤ محمد بن سلمة
 - إذا أمتت قومًا فأخف بهم - عثمان بن أبي
 ٩٨٨ العاص
 - إذا أمن القاريء فأمنوا، فإن الملائكة تؤمن -
 ٨٥١ أبو هريرة
 - إذا أمن القاريء فأمنوا، فمن وافق تأمينه
 ٨٥٢ تأمين الملائكة - أبو هريرة
 - إذا أتيك الرجل على دمه، فلا تقتله -
 ٢٦٨٩ سليمان بن صرد
 - إذا أتت فاعسلوني بسج قرب - علي بن
 ١٤٦٨ أبي طالب
 - إذا أتت بايعت قتل: لا خلافة - محمد بن
 ٢٣٥٥ يحيى بن حبان
 - إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى - أبو هريرة
 ٢٢٩٤ - إذا انفقت المرأة من بيت زوجها - عائشة ...
 - إذا باع المجيزان فهو للأول - سمرة بن
- ٢٢٩١ جندب
 - إذا بال أحدكم فلا يمس ذكره يمينه - أبو
 ٣١٠ قتادة الأنصاري
 - إذا بال أحدكم فليتر ذكره ثلاث مرات -
 ٣٢٦ يزداد اليماني
 - إذا بلغ الماء قلتين لم ينجمه شيء - عبدالله
 ٥١٧ ابن عمر
 - إذا بيع البيع من رجلين، فالبيع للأول -
 ٢٣٤٤ سمرة بن جندب
 - إذا تباع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار -
 ٢١٨١ عبدالله بن عمر
 - إذا تبايع أحدكم فليضع يده على فيه ولا
 ٩٦٨ يعوي - أبو هريرة
 - إذا تزوج العبد بغير إذن سيده، كان عاهراً -
 ١٩٥٩ ابن عمر
 - إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل - عائشة
 ٦٠٨ إذا التقى الختانان، وتوارت الحشفة -
 ٦١١ عبدالله بن عمرو
 - إذا التقى المسلمان بسيفيهما - أبو موسى
 ٣٩٦٤ الأشعري
 - إذا تنخم أحدكم فلا يتنخم قبل وجهه، ولا
 ٧٦١ عن يمينه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ...
 - إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء، ثم أتى
 ٧٧٤ المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة
 ٤٦٣ إذا توضأت فانتفضح - أبو هريرة
 - إذا توضأت فانثر، وإذا استجمرت فأوتر -
 ٤٠٦ سلمة بن قيس
 - إذا توضأت فابدأ بيمينك - أبو هريرة
 ٤٠٢ إذا جاء أحدكم خادمٌ بطعامه، فليقبله -
 ٣٢٨٩ أبو هريرة
 - إذا جاء خادمٌ أحدكم بطعامه، فليقبله منه -
 ٣٢٩١ عبدالله بن مسعود
 ٢٢٨٥ إذا جاءت إبل الصدقة قضياك - أبو رافع ...
 - إذا جلس الرجل بين شعبها الأربع، ثم

- ٦١٠ جهدها - أبو هريرة
 - إذا جمع الله الأولين والآخرين يوم القيامة -
 ٤٢٠٣ أبو سعد بن أبي فضالة الأنصاري
 - إذا جمع الله الخلائق يوم القيامة أذن لأمة
 ٤٢٩١ محمد في السجود - أبو موسى الأشعري ...
 - إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ - عبدالله بن
 ١٩ مسعود
 - إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ حديثاً - علي
 ٢٠ ابن أبي طالب
 - إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، فابدأوا
 ٩٣٥ بالعشاء - عائشة
 - إذا حضرت الصلاة فأذنوا وأقيموا - مالك بن
 ٩٧٩ الحويرث
 - إذا حضرتم المريض أو الميت، فقولوا خيراً -
 ١٤٤٧ أم سلمة
 - إذا حضرتم موتاكم، فأغمضوا البصر -
 ١٤٥٥ شداد بن أوس
 - إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب - عمرو بن
 ٢٣١٤ العاص
 - إذا حلف أحدكم فلا يقل ما شاء الله وشئت -
 ٢١١٧ ابن عباس
 - إذا حلفت فأذني - فاطمة بنت قيس
 ١٨٦٩ إذا حلم أحدكم فلا يُخبر الناس بتلعب
 ٣٩١٣ الشيطان - جابر بن عبدالله
 - إذا خرج الرجل من باب بيته أو من باب داره -
 ٣٨٨٦ أبو هريرة
 - إذا خلص الله المؤمنين من النار وأمنوا - أبو
 ٦٠ سعيد الخدري
 - إذا دخل أحدكم المسجد، فلا يجلس حتى
 ١٠١٢ يركع ركعتين - أبو هريرة
 - إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي
 ٧٧٢ ﷺ، ثم ليقل - أبو حميد الساعدي
 - إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي
 ٧٧٣ ﷺ وليقل - أبو هريرة
- إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين قبل
 ١٠١٣ أن يجلس - أبو قتادة الأنصاري
 - إذا دخل أهل الجنة الجنة، وأهل النار النار -
 ١٨٧ صهيب بن سنان الرومي
 - إذا دخل الرجل بيته، فذكر الله عند دخوله -
 ٣٨٨٧ جابر بن عبدالله
 - إذا دخل العشر وأراد أحدكم أن يُضحي - أم
 ٣١٤٩ سلمة
 - إذا دخل الميت القبر مثلت الشمس عند
 ٤٢٧٢ غروبها - جابر بن عبدالله
 - إذا دخلت على مريض فمره أن يدعو لك -
 ١٤٤١ عمر بن الخطاب
 - إذا دخلتم على المريض فتسواله في الأجل -
 ١٤٣٨ أبو سعيد الخدري
 - إذا دعوت الله بباطن كفيك، ولا تدع
 ١١٨١ بظهرهما - ابن عباس
 - إذا دعوت الله، فادعُ ببطون كَفَيْكَ - ابن
 ٣٨٦٦ عباس
 - إذا دُعِيَ أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل:
 ١٧٥٠ إني صائم - أبو هريرة
 - إذا دُعِيَ أحدكم إلى وليمة عرس فليجب -
 ١٩١٤ ابن عمر
 - إذا ذبح أحدكم فليُجهز - عبدالله بن عمر
 ٣١٧٢ إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها، فليصق عن
 ٣٩٠٨ يساره - جابر بن عبدالله
 - إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها، فليتحول -
 ٣٩١٠ أبو هريرة
 - إذا رأيت الجنابة فقوموا لها حتى تخلفكم أو
 ١٥٤٢ توضع - عامر بن ربيعة
 - إذا رأيت الرجل قد أعطي زهداً في الدنيا -
 ٤١٠١ أبو خلاد عبدالرحمن بن زهير
 - إذا رأيت الرجل يعتاد المساجد، فاشهدوا له
 ٨٠٢ بالإيمان - أبو سعيد الخدري
 - إذا رأيت الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه

- فأفطروا - ابن عمر ١٦٥٤
- إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه
- فأفطروا - أبو هريرة ١٦٥٥
- إذا رجعت فطلق إحداهما - الديلمي ١٩٥٠
- إذا رفعت رأسك من السجود فلا ترفع كما
- يقعي الكلب - أنس بن مالك ٨٩٦
- إذا ركع أحدكم فليقل في ركوعه: سبحان
- ربي العظيم ثلاثاً - عبدالله بن مسعود ٨٩٠
- إذا رميت وخزقت، فكل ماخزقت - عدي
- ابن حاتم ٣٢١٢
- إذا رميت الجمرة فقد حل لكم كل شيء، إلا
- النساء - ابن عباس ٣٠٤١
- إذا زنت الأمة فاجلدوها - عائشة ٢٥٦٦
- إذا سجد أحدكم فليعتدل، ولا يفتersh
- ذراعيه افتراش الكلب - جابر بن عبدالله ٨٩١
- إذا سجد العبد سجد معه سبعة أرباب -
- العباس بن عبدالمطلب ٨٨٥
- إذا سرق العبد فيبعوه ولو ينش - أبو هريرة .. ٢٥٨٩
- إذا سقيت مراً فصلوا فيها - ابن عمر ٧٤٤
- إذا سكر فاجلده - أبو هريرة ٢٥٧٢
- إذا سلم الإمام فردوا عليه - سمرة بن جندب
- ٩٢١
- إذا سلم عليكم أحد من أهل الكتاب - أنس
- ابن مالك ٣٦٩٧
- إذا سمعت جيرانك يقولون: أن قد أحسنت -
- عبدالله بن مسعود ٤٢٢٣
- إذا سمعتم النداء فقولوا كما يقول المؤذن -
- أبو سعيد الخدري ٧٢٠
- إذا سميت الكيل فكله - عثمان بن عفان ٢٢٣٠
- إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء - أبو
- هريرة ٣٤٢٧
- إذا شربتم اللبن فمضمضوا، فإن له دسماً -
- أم سلمة ٤٩٩
- إذا شربوا الخمر فاجلدوهم - معاوية بن أبي
- سفيان ٢٥٧٣
- إذا شك أحدكم في التنتين والواحدة،
- فليجعلها واحدة - عبدالرحمن بن عوف ١٢٠٩
- إذا شك أحدكم في الصلاة، فليتحجر
- الصواب ثم يسجد سجدتين - عبدالله بن
- مسعود ١٢١٢
- إذا شك أحدكم في صلاته فليبلغ الشك ولين
- على اليقين - أبو سعيد الخدري ١٢١٠
- إذا صلى أحدكم فأحدث، فليمسك على
- أنفه - عائشة ١٢٢٢
- إذا صلى أحدكم فلم يدر كم صلى فليسجد
- سجدتين - أبو سعيد الخدري ١٢٠٤
- إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً -
- أبو هريرة ٩٤٣
- إذا صلى أحدكم فليصل إلى سترة، وليدن
- منها - أبو سعيد الخدري ٩٥٤
- إذا صليت فلا تبرقن بين يديك، ولا عن
- يمينك - طارق بن عبدالله المحاربي ١٠٢١
- إذا صليت بعد الجمعة فصلوا أريقاً - أبي
- هريرة ١١٣٢
- إذا صليت على الميت فأخلصوا له الدعاء -
- أبو هريرة ١٤٩٧
- إذا ضاع للرجل متاع، أو شق له متاع -
- سمرة بن جندب ٢٣٣١
- إذا ظهر فيكم مظهر في الأمم قبلكم - أنس
- ابن مالك ٤٠١٥
- إذا عطب منها شيء فخشيت عليه موتاً
- فانحرها - ذؤيب الخزاعي ٣١٠٥
- إذا عطس أحدكم، فليقل الحمد لله - علي
- ابن أبي طالب ٣٧١٥
- إذا عجلت مرقه، فأكثر ماءها - أبو ذر
- الغفاري ٣٣٦٢
- إذا فتحت عليكم خزائن فارس والروم -
- عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- إذا فرغ أحدكم من التشهد الأخير فليتعوذ

- عباس ٤٤٧
- إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم
- استقبل القبلة فكبر - أبو هريرة ١٠٦٠
- إذا قمت في صلاتك فصل صلاة مودع - أبو
- أيوب الأنصاري ٤١٧١
- إذا كان أجل أحدكم بأرض أوثقه إليها
- الحاجة - عبدالله بن مسعود ٤٢٦٣
- إذا كان أحدكم يصلي، فلا يدع أحدا يمر
- بين يديه - عبدالله بن عمر ٩٥٥
- إذا كان عندها في يومها وليلتها، فسمع
- المؤذن يؤذن - أم حبيبة ٧١٩
- إذا كان لإحداكم مكانت أم سلمة ٢٥٢٠
- إذا كان الماء قلتين أو ثلاثاً، لم ينجسه شيء -
- عبدالله بن عمر ٥١٨
- إذا كان النصف من شعبان - أبو هريرة ١٦٥١
- إذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من
- أبواب المسجد ملائكة - أبو هريرة ١٠٩٢
- إذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا
- يجهل - أبو هريرة ١٦٩١
- إذا كان يوم القيامة، كنت إمام النبيين - أبي
- ابن كعب ٤٣١٤
- إذا كانت أول ليلة من رمضان، صُفدت
- الشياطين ومردة الجن - أبو هريرة ١٦٤٢
- إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا
- ليلها وصوموا نهارها - علي بن أبي طالب .. ١٣٨٨
- إذا كنتم ثلاثاً، فلا يتناجى اثنان - عبدالله بن
- مسعود ٣٧٧٥
- إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه - جابر
- ابن عبدالله ٣٩١٢
- إذا لعن آخر هذه الأمة أولها - جابر بن
- عبدالله ٢٦٣
- إذا مات أحدكم عرض على مقعده بالغداة
- والعشي - ابن عمر ٤٢٧٠
- إذا مر أحدكم بحائط فليأكل - ابن عمر ٢٣٠١
- بالله من أربع - أبو هريرة ٩٠٩
- إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا
- أللهم ربنا ولك - أبو سعيد الخدري ٨٧٧
- إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده فقولوا -
- أنس بن مالك ٨٧٦
- إذا قال جيرانك: قد أحسنت، فقد أحسنت -
- كثوم الخزاعي ٤٢٢٢
- إذا قال الرجل للرجل: يامخثف فجلدوه
- عشرين - ابن عباس ٢٥٦٨
- إذا قال التبت: لا إله إلا الله والله أكبر - أبو
- هريرة وأبو سعيد الخدري ٣٧٩٤
- إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة
- تواجهه، فلا يمسح الحصى - أبو ذر
- الغفاري ١٠٢٧
- إذا قام أحدكم من الركعتين فلم يستتم قائماً
- فليجلس - المغيرة بن شعبة ١٢٠٨
- إذا قام أحدكم من الليل، فاستعجم القرآن
- على لسانه - أبو هريرة ١٣٧٢
- إذا قام أحدكم من مجلسه، ثم رجع - أبو
- هريرة ٣٧١٧
- إذا قام أحدكم من النوم فأراد أن يتوضأ -
- جابر بن عبدالله ٣٩٥
- إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد، اعتزل
- الشيطان بيكي - أبو هريرة ١٠٥٢
- إذا قرأ الإمام فأنصتوا - أبو موسى الأشعري ٨٤٧
- إذا قُرب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب -
- أبو هريرة ٣٩١٧
- إذا قضى أحدكم صلاته، فليجعل لبيته منها
- نصيلاً - أبو سعيد الخدري ١٣٧٦
- إذا قضى الله أمراً في السماء ضربت الملائكة
- أجنحتها - أبو هريرة ١٩٤
- إذا قلت لصاحبك: أنصت يوم الجمعة،
- والإمام يخطب، فقد لغوت - أبو هريرة ١١١٠
- إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء - ابن

- إذا مرَّ أحدكم في مسجدنا أو في سوقنا - أبو موسى الأشعري ٣٧٧٨
- إذا مس أحدكم ذكره، فعليه الوضوء - جابر ابن عبدالله ٤٨٠
- إذا مس أحدكم ذكره فليتوضأ - بسرة بنت صفوان ٤٧٩
- إذا المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح - أبو بكره الثقفي ٣٩٦٥
- إذا نام أحدكم وفي يده ريح غمر - أبو هريرة ٣٢٩٧
- إذا نزل الرجل يقوم، فلا يصوم إلا بإذنه - عائشة ١٧٦٣
- إذا نغمس أحدكم، فليرق حتى يذهب عنه النوم - عائشة ١٣٧٠
- إذا وجدت فيه سهمك - عدي بن حاتم ٣٢١٣
- إذا وزنتم فأزججوا - جابر بن عبدالله ٢٢٢٢
- إذا وُضع الطعام، فخذوا من حافته ابن عباس ٣٢٧٧
- إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء - ابن عمر ٩٣٤
- إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء - أنس بن مالك ٩٣٣
- إذا وُضعت المائدة فلا يقوم رجل - ابن عمر ٣٢٩٥
- إذا وُضعت المائدة فليأكل مما يليه - ابن عمر ٣٢٧٣
- إذا وقع اللباب في شرابكم - أبو هريرة ٣٥٠٥
- إذا وقعت اللقمة من يد أحدكم - جابر بن عبدالله ٣٢٧٩
- إذا وقعت الملاحم بعث الله بعثا - أبو هريرة ٤٠٩٠
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - ابن عمر ٣٦٦
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - أبو رزين العقيلي ٣٦٣
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - أبو هريرة ٣٦٤
- إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات - عبدالله بن المغفل ٣٦٥
- إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفته - أبو قتادة ١٤٧٤
- اذبحوا لله عز وجل في أي شهر كان - نبیسة الخير ٣١٦٧
- الأذنان من الرأس - أبو هريرة ٤٤٥
- الأذنان من الرأس - عبدالله بن زيد ٤٤٣
- إنك علي أن ترفع الحجاب - عبدالله بن مسعود ١٣٩
- أذهب البأس رب الناس، واشف أنت الشافي - عائشة ١٦١٩
- اذهب فانظر إليها، فإنه أحرى أن يؤدم بينكما - المغيرة بن شعبه ١٨٦٥
- اذهبوا به إلى بعض نساء - جابر بن عبدالله ٣٦٢٤
- اذهبوا به فاقتلوه - أوس بن أبي أوس الثقفي ٣٩٢٩
- أراكم ستشرفون مساجدكم بعدي كما شرفت اليهود كنائسها - ابن عباس ٧٤٠
- أراهم قد فعلوها، استقبلوا بمقعدتي القيلة - عائشة ٣٢٤
- أرايت لو كان بفناء أحدكم نهر يجري يغتسل فيه كل يوم خمس مرات - عثمان بن عفان ١٣٩٧
- أرايت لو كان على أختك دين، أكتت تقضيه؟ - ابن عباس ١٧٥٨
- اربطوا أوساطكم بأزركم - أبو سعيد الخدري ٣١١٩
- أزيغ، أفضل الكلام، لا يضرك بأيهن بدأت - سمرة بن جندب ٣٨١١
- أربغ لا تجزئ في الأضاحي - البراء بن عازب ٣١٤٤
- أربع من النساء، لا ملاعة بينهن: النصرانية تحت المسلم - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٧١
- أربعون يوما يوم كنة ويوم كشهر - النواص ابن سمعان الكلبي ٤٠٧٥

- ارجع بها لا صدقة فيها - المقداد بن عمرو . ٢٥٠٨
 - ارجع فأحسن وضوءك - أنس بن مالك ٦٦٥
 - ارجع فقد بايعناك - الشريد بن سويد الثقفي ٣٥٤٤
 - ارجعوا الأعلى والأسفل - أبو هريرة ٢٥٦٢
 - أرحم أمي بأمي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عمر - أنس بن مالك ١٥٤
 - أرسل أبي إلى عائشة: أي صلاة رسول الله ﷺ كان أحب إليه أن يواظب عليها؟ - أبو ظبيان حصين بن جندب ١١٥٦
 - أرسل معاوية إلى أم سلمة، فانطلقت مع الرسول - عبدالله بن الحارث ١١٥٩
 - أرسلني أمير من الأمراء إلى ابن عباس أسأله عن الصلاة في الاستقاء - إسحاق بن عبدالله بن كنانة ١٢٦٦
 - أرسلوني إلى زيد بن خالد أسأله عن المرور بين يدي المصلي - بسر بن سعيد ٩٤٤
 - الأرض كلها مسجد، إلا المقبرة والحمام - أبو سعيد الخدري ٧٤٥
 - أرض المحشر والمنشر، اتوه فصلوا فيه - ميمونة ١٤٠٧
 - الأرض يطهر بعضها بعضاً - أبو هريرة ٥٣٢
 - أرضعيه - قد علمت أنه رجل كبير - عائشة . ١٩٤٣
 - ارفقوا به، رفق الله به، إنه كان يحب الله ورسوله - الأدرع السلمي ١٥٥٩
 - اركبها، ويحك - أبو هريرة ٣١٠٣
 - اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم - رافع بن خديج ١١٦٥
 - ارم سعد! فذاك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ١٣٠
 - ارم سعد! فذاك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ١٢٩
 - أزواهم كطير خُضر - عبدالله بن مسعود ... ٢٨٠١
 - إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه - أبو سعيد الخدري ٣٥٧٣
 - ازهد في الدنيا، يحبك الله - سهل بن سعد الساعدي ٤١٠٢
 - إسباغ الوضوء شرط الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان - أبو مالك الأشعري ٢٨٠
 - الإسبال في الأزار والقيمص والعمامة - عبدالله بن عمر ٣٥٧٦
 - أسبغ الوضوء، وبالغ في الاستنشاق، إلّا - لقيط بن صبرة ٤٠٧
 - أسبغ الوضوء واخلل بين الأصابع - لقيط بن صبرة ٤٤٨
 - استأذن العباس بن عبدالمطلب رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة أيام منى - ابن عمر ٣٠٦٥
 - استأذنت ربي في أن أستغفر لها فلم يأذن لي - أبو هريرة ١٥٧٢
 - استخلف مروان أبا هريرة على المدينة، فخرج إلى مكة - عبدالله بن أبي رافع ١١١٨
 - استشار عمر بن الخطاب الناس في إملاص المرأة - السور بن مخرمة ٢٦٤٠
 - استعذوا بالله، فإن العين حق - عائشة ٣٥٠٨
 - استعنوا بطعام السحر على صيام النهار - ابن عباس ١٦٩٣
 - استقبل صلاتك، لا صلاة للذي خلف الصف - علي بن شيبان ١٠٠٣
 - استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٧٧
 - استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن من أفضل أعمالكم الصلاة عبدالله بن عمرو .. ٢٧٨
 - استقيموا، ونعما إن استقمتم، وخير أعمالكم الصلاة - أبو أمامة الباهلي ٢٧٩
 - استكرهت امرأة على عهد رسول الله ﷺ - وائل بن حجر ٢٥٩٨
 - استثنوا مرتين بالفتن أو ثلاثاً - ابن عباس . ٤٠٨
 - استنصت الناس - جرير بن عبدالله ٣٩٤٢

- أَسْتَدْعِ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ -
 ٢٨٢٦ ابن عمر
 - أَسْتَدْعِ اللَّهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ - أبو
 ٢٨٢٥ هريرة
 - اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ -
 ١٨٥١ عمرو بن الأحوص
 - اسْرِعْ الْخَيْرِ ثَوَابًا، الْبَرِّ وَصَلَةَ الرَّحِمِ -
 ٤٢١٢ عائشة
 - اسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ
 ١٤٧٧ تقدمونها إليه - أبو هريرة
 - اسْرِفْ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ -
 ٤٢٥٥ أبو هريرة
 - اسْتَقِ يَا زَبِيرٌ، ثُمَّ أَرْسِلْ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ -
 ١٥ عبدالله بن الزبير
 - اسْقِ يَا زَبِيرٌ ثُمَّ أَرْسِلْ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ -
 ٢٤٨٠ عبدالله بن الزبير
 - اسْمِ اللَّهَ الْأَعْظَمَ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ - الْقَاسِمُ
 ٣٨٥٦ ابن عبدالرحمن
 - اسْمِ اللَّهَ الْأَعْظَمَ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ:
 ٣٨٥٥ ﴿وَالْهَيْكَمِ﴾ - أسماء بنت يزيد
 - اسْتَمْعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ
 ٢٨٦٠ حبشي - أنس بن مالك
 - الْأَشْأَانُ سَوَاءٌ، الثَّانِيَةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ - ابن
 ٢٦٥٠ عباس
 - اشْتَرَكْتُ أَنَا وَسَعْدٌ وَعِمَارٌ - عبدالله بن
 ٢٢٨٨ مسعود
 - اشْتَكَيْتُ النَّارَ إِلَى رِبْهَا فَقَالَتْ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٤٣١٩ اشْتَكَيْتُ سُلَامَانَ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يَبْكِي - أنس
 ٤١٠٤ ابن مالك
 - أَشْكَمْتُ دَرْدًا؟ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٣٤٥٨ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ
 ١٢٧٣ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ - ابن عباس
 - أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمٍ عِيدٍ عَلَى عَهْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ - أبو
- هريرة
 ١٣١٣
 - أَصَابَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ خِصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا -
 ٢٤٤٦ ابن عباس
 - أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ
 ٣١٩٢ ﷺ - عبدالله بن أبي أوفى
 - الْأَصَابِعُ سِوَاهُ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
 ٢٦٥٤
 - الْأَصَابِعُ سِوَاهُ كُلِّهِنَّ فِيهِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنْ
 ٢٦٥٣ الإِبِلِ - عبدالله بن عمرو
 - أَصَبْتُ وَأَحْسَنْتُ - جَارِيَةٌ مِنْ ظُفْرِ الْحَنْظَلِيِّ ...
 ٢٣٤٣ أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ
 ٦٧٢ لِأَجْرِكُمْ - رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 - أَضْدَقُّ كَلِمَةً قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةً لِيَدٍ - أَبُو
 ٣٧٥٧ هريرة
 - أَصْلَبْتُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ؟ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..
 ١١١٤
 - اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ - أَنَسُ بْنُ
 ٦٤٤ مَالِكٍ
 - اصْنَعُوا لَأَلِّ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَنَاهُمْ مَا
 ١٦١٠ يَشْغَلُهُمْ - عبدالله بن جعفر
 - اضْرِبْ بِهَذَا الْحَانِطِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٣٤٠٩
 - أَضَلَّ اللَّهَ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا - أَبُو
 ١٠٨٣ هريرة
 - أَطْبَبَ اللَّحْمَ لَحْمَ الظُّفْرِ - عبدالله بن جعفر
 ٣٣٠٨
 - أَطْلَنَكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُيَيْدَةَ قُلِمَ بِشْيءٌ -
 ٣٩٩٧ عمرو بن عوف
 - اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَقْشُوا السَّلَامَ - عبدالله
 ٣٦٩٤ ابن عمرو
 - اعْتَبَرُوا بِأَسْمَانِهَا، وَكُتُوبِهَا بِكُتُبِهَا - أَنَسُ
 ٣٩١٥ ابن مالك
 - اعْتَدِلُوا فِي السَّجُودِ، وَلَا يَسْجُدُ أَحَدُكُمْ
 ٨٩٢ وَهُوَ بِاسْطِ ذِرَاعِيهِ كَالْكَلْبِ - أنس بن مالك
 - اعْتَقَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَتْ عَلِيٌّ - أَبُو
 ٢٥٢٦ عبدالرحمن سفياني
 - أَغْتَفَلَهَا وَلَدَهَا - ابْنُ عَبَّاسٍ
 ٢٥١٦
 - اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ
 ٣٠٠٣

۳۱۵۳	- أعدأضحيتك - عُويم بن أشقر	- افتقرت اليهود على إحدى وسبعين فرقة -
۲۷۵۳	- أعدأ الله ليمرُ خرج في سبيله - أبو هريرة	عوف بن مالك
۳۶۸۱	- اعزل الأذى عن طريق المسلمين - أبو برة	- أفسوا السلام، وأطعموا الطعام - عبدالله بن عمر
۲۷۲۰	- أعط ابنتي سعد ثلثي ماله - جابر بن عبدالله	- أفضل الجهاد، كلمة عدل عند سلطان جائر -
۲۴۴۳	- أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه - عبدالله بن عمر	أبو سعيد الخدري
۲۷۳۳	- أعطوا ميراثه رجلاً من أهلي قرينته - عائشة ...	- أفضل دينار ينفقه الرجل - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
۲۱۴۳	- أعظم الناس هما المؤمن - أنس بن مالك ...	- أفضل الذكر، لا إله إلا الله - جابر بن عبدالله
۲۱۶۶	- اغلفه نواضحك - محبصة بن مسعود الأنصاري	- أفضل الصدقة أن يتعلم المرء المسلم علماً -
۲۹۷۸	- اعلم أن رسول الله ﷺ قد اعتمر طائفة من أهله في العشر من ذي الحجة - عمران بن الحصين	أبو هريرة
۱۸۹۵	- أعلنوا هذا النكاح، واضربوا عليه بالغربال - عائشة	- أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۴۲۳۶	- أعمار أمتي ما بين الستين إلى السبعين - أبو هريرة	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۳۵۲۵	- أعوذ بكملمات الله التامة - ابن عباس	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۳۰۷۴	- اغسلي واستغفري شوب - جابر بن عبدالله	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۲۸۵۸	- اغزوا بسم الله، وفي سبيل الله، قاتلوا من كفر - بريدة بن الحبيب	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۱۴۵۸	- اغسلها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر من ذلك، إن رأيته ذلك - أم عطية	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۱۴۵۹	- اغسلها وثراً - أم عطية	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۳۰۸۴	- اغسلوه بماء وسدر، وكفّوه في ثوبيه - ابن عباس	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۶۲۸	- اغسليه بالماء والسدر، وحكيه ولو بصلع - أم قيس بنت محصن	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۱۲۳۴	- أغمي على رسول الله ﷺ في مرضه، ثم أفاق - سالم بن عبيد	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۱۰۶۸	- افترض الله الصلاة على لسان نبيكم ﷺ في الحضر أربعاً، وفي السفر ركعتين - ابن عباس	- أفضركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان

- اقساموا المال بين أهل الفرائض - ابن عباس ٢٧٤٠
 - أفغض عنها - ابن عباس ٢١٣٢
 - أقول: اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب - أبو هريرة .. ٨١٥
 - أقيموا حدود الله في القريب والبعيد - عبادة ابن الصامت ٢٥٤٠
 - احتكل رسول الله ﷺ وهو صائم - عائشة ... ١٦٧٨
 - أكثر جنود الله، لا أكله ولا أحرّمه - سلمان الفارسي ٣٢١٩
 - أكثر عذاب القبر من البول - أبو هريرة ٣٤٨
 - أكثرهم للموت ذكراً وأحسنهم لما بعده استعداداً - ابن عمر ٤٢٥٩
 - أكثروا ذكر هادم اللذات - أبو هريرة ٤٢٥٨
 - أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة - أبو الدرداء ١٦٣٧
 - الأكثرون هم الأسفلون، إلا من قال - أبو هريرة ٤١٣١
 - الأكثرون هم الأسفلون يوم القيامة - أبو ذر الغفاري ٤١٣٠
 - أكذب الناس الصباغون والصواغون - أبو هريرة ٢١٥٢
 - أكبروا أولادكم وأحسنوا أديهم - أنس بن مالك ٣٦٧١
 - أكره الغُلَّ وأجِبُّ القَيْدَ - أبو هريرة ٣٩٢٦
 - أكل كتف شاة فعضض وغسل يديه وصلى - أبو هريرة ٤٩٣
 - أكل ثُلَّ ذي ناب من السباع حرام - أبو هريرة ٣٢٣٣
 - أكل النبي ﷺ كَتَفًا، ثم مسح يديه بمسح كان تحته - ابن عباس ٤٨٨
 - أكل النبي ﷺ وأبو بكر وعمر خبزاً ولحمًا - جابر بن عبد الله ٤٨٩
 - أَكُلُّ وَلَدِكَ نَحْلَتُهُ؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٦
 - اكلفوا من العمل ما تطيقون - أبو هريرة ٤٢٤٠
 - أكلنا مع رسول الله ﷺ طعاماً في المسجد - عبدالله بن الحارث الزبيدي ٣٣١١
 - ألا أخبرك عن ملوك الجنة؟ - معاذ بن جبل ٤١١٥
 - ألا أخبركم بالتيس المستعار؟ - عقبة بن عامر ١٩٣٦
 - ألا أخبركم بأمر إذا فعلتموه أدر كنتم من قبلكم وفئتم من بعدكم - أبو ذر الغفاري ٩٢٧
 - ألا أخبركم بما هو أخوف عليكم عندي - أبو سعيد الخدري ٤٢٠٤
 - ألا أدُّلُّك على أفضل الصدقة؟ - سراقه بن مالك ٣٦٦٧
 - ألا أدُّلُّك على كنز من كنوز الجنة؟ - أبو ذر الغفاري ٣٨٢٥
 - ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات - أبو سعيد الخدري ٤٢٧
 - ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات؟ - أبو سعيد الخدري ٧٧٦
 - ألا أدلتوني بها؟ - أبو سعيد الخدري ١٥٣٣
 - ألا أدلتوني بها؟ - يزيد بن ثابت ١٥٢٨
 - ألا أريقك برقية جاءني بها جبرئيل - أبو هريرة ٣٥٢٤
 - ألا أعلمك أعظم سورة في القرآن - أبو سعيد بن المعلّى ٣٧٨٥
 - ألا إنَّ أحرَمَ الأيام يومكم هذا - أبو سعيد الخدري ٣٩٣١
 - ألا إنَّ العُمرة قد دخلت في الحج إلى يوم القيامة - سراقه بن جُعْشُم ٢٩٧٧
 - ألا إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك ٧٤٢
 - ألا أنبئكم بأهل الجنة؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ - حارثة بن وهب ٤١١٦
 - ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأرضاها - أبو الدرداء ٣٧٩٠
 - ألا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاثِمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِقَدَرِ غَدَرَتِهِ - أبو سعيد الخدري ٢٨٧٣

- ألا إني أبرأ إلى كل خليل من خلته - عبدالله
ابن مسعود ٩٣
- ألا إني فرطكم على الحوض - الضنابح
الأحمسي ٣٩٤٤
- ألا تُحدّثوني بأعاجيب ما رأيتم بأرض
الحبشة؟ - جابر بن عبدالله ٤٠١٠
- ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون -
سعد بن أبي وقاص ١١٥
- ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين -
عائشة ١٦٢١
- ألا تستحيون أن ملائكة الله يمشون على
أقدامهم وأنتم ركبان؟ - ثوبان مولى رسول
الله ﷺ ١٤٨٠
- ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ -
جابر بن سمرة السوائي ٩٩٢
- ألا رجل يحملني إلى قومه - جابر بن عبدالله ٢٠١
- ألا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري -
أبو عقبة ٢٧٨٤
- ألا كوتها بعض أهلك فإنه لا بأس بذلك
للنساء - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
- ألا لا تجني أمّ على ولي - طارق المحاربي ٢٦٧٠
- ألا لا يجني جان إلا على نفسه - عمرو بن
الأحوص ٢٦٦٩
- ألا، لا يَلُمُّ مَنْ أَمَرْتُ إِلَّا نَفْسَهُ - فاطمة ابنة
رسول الله ﷺ ٣٢٩٦
- ألا، لا يمتعن رجلان هيبة الناس أن يقول
بحق - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٧
- ألا ليبلغ الشاهد الغائب - معاوية بن حيدة
القشيري ٢٣٤
- ألا مشمر للجنة؟ فإن الجنة لا خطر لها -
أسامة بن زيد ٤٣٣٢
- ألا منحتها أحدكم أحاء - ابن عباس ٢٤٥٦
- ألا نقرئك كتاباً كتبه لي رسول الله ﷺ؟ -
العداء بن خالد بن هوزة ٢٢٥١
- ألا هل عسى أحدكم أن يتخذ الصبة من
الغنم على رأس ميل أو ميلين - أبو هريرة ... ١١٢٧
- ألا يخشى ألذي يرفع رأسه قبل الإمام أن
يحول الله رأسه رأس حمار - أبو هريرة ٩٦١
- ألاحدوا لي لحداً، وانصبوا علي اللبن نصباً -
سعد بن أبي وقاص ١٥٥٦
- ألزم نعليك قدميك، فإن خلعتكما فاجعلهما
بين رجليك - أبو هريرة ١٤٣٢
- أأستأوى بالمؤمنين من أنفسهم؟ - البراء
ابن عازب ١١٦
- أألفقر تخافون؟ - أبو الدرداء ٥
- الله أحد، الواحد الصمد تعدل ثلث القرآن -
أبو مسعود الأنصاري ٣٧٨٩
- الله ورسوله مولى من لا مولى له - أبو أمامة
ابن سهل بن حنيف ٢٧٣٧
- أألهم اجعل رزق آل محمد قوتاً - أبو هريرة ٤١٣٩
- أألهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك
على سيد المرسلين - عبدالله بن مسعود ٩٠٦
- أألهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا
استبشروا - عائشة ٣٨٢٠
- أألهم اجعله صبيهاً - عائشة ٣٨٩٠
- أألهم آحيني مسكيناً وأمتني مسكيناً - أبو
سعيد الخدري ٤١٢٦
- أألهم أذهب عنه الحر والبرد - علي بن أبي
طالب ١١٧
- أألهم اسقنا غيثاً مريئاً مريعاً طيقاً عاجلاً غير
رائث - كعب بن مرة ١٢٦٩
- أألهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب -
عائشة ١٠٥
- أألهم أعني على سكرات الموت - عائشة ... ١٦٢٣
- أألهم اغفر لحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا -
أبو هريرة ١٤٩٨
- أألهم اغفر للمُحَلِّقِينَ - أبو هريرة ٣٠٤٣
- أألهم اغفر لي واهديني وارزقني وعافني -

عاصم بن حميد	١٣٥٦	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ - ابن عباس	٣٨٤٠
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣١١٣	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٥٠
- أَللّهُمَّ إِنْ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلُ جَوَارِكَ - وَائِلَةُ بِنِ الْأَسْقَعِ	١٤٩٩	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ - عَائِشَةُ ...	٣٨٣٨
- أَللّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَرْسَلَ بِهِ - عَائِشَةُ	٣٨٨٩	- أَللّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ - عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَرْجَسٍ	٣٨٨٨
- أَللّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي - بَرِيدَةُ بِنِ الْحَصْبِيِّ	٣٨٧٢	- أَللّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبْتَ لِسَانَهُ - عَلِيٌّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ	٢٣١٠
- أَللّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمَنْتَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - عَائِشَةُ	٩٢٤	- أَللّهُمَّ اهْدِهِ - سَلْمَةُ عَنْ أَبِيهِ	٢٣٥٢
- أَللّهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٥١	- أَللّهُمَّ أَهْلِكَ كِبَارَهُ - وَاقْتُلْ صَغَارَهُ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٣٢٢١
- أَللّهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٣٣	- أَللّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا - نَفَادَةُ الْأَسَدِيِّ	٤١٣٤
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٦٧٨	- أَللّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٢٣٨
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَشْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ - عَائِشَةُ	٣٨٥٩	- أَللّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٢٣٧
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ - ابْنُ عُمَرَ	٣٨٧١	- أَللّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٢٢٩
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا - أُمُّ سَلْمَةَ	٩٢٥	- أَللّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ - عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ	١٩٠٦
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ - عَائِشَةُ ...	٣٨٤٦	- أَللّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٣٨٣٤
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	٣٨٣٢	- أَللّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا - جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيِّ	١٥٩
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ - عَائِشَةُ	٣٨٤١	- أَللّهُمَّ رَبِّ جَبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ - عَائِشَةُ	١٣٥٧
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ - عَلِيٌّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ	١١٧٩	- أَللّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٧٣
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٣٧	- أَللّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَمَلَأَ الْأَرْضَ - رَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو جَحِيفَةَ	٨٧٩
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ - عَائِشَةُ	٣٨٣٩	- أَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى	١٧٩٦
- أَللّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَهَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ	٨٠٨		

- أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ
 - واعف عنه - عوف بن مالك ١٥٠٠
 - أَللَّهُمَّ صَبِّحْنَا نَافِعًا - عائشة ٣٨٨٩
 - أَللَّهُمَّ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ. وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ
 - تَوَلَّيْتَ - الحسن بن علي ١١٧٨
 - أَللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْحِكْمَةَ وَتَأْوِيلَ الْكِتَابِ - ابن
 - عباس ١٦٦
 - أَللَّهُمَّ فَنِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ - عبدالله
 - ابن مسعود ٣٨٧٧
 - أَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ
 - وَالْأَرْضِ - ابن عباس ١٣٥٥
 - أَللَّهُمَّ مِنْ أَمِنْ بِي وَصَدَّقَنِي - فأقلل ماله
 - وولده - عمرو بن غيلان الثقفي ٤١٣٣
 - اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعِ الْحِسَابِ - عبدالله
 - ابن أبي أوفى ٢٧٩٦
 - أَللَّهُمَّ هَذَا نَعْلِي فِيمَا أَمْلَكْتَ، فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا
 - تَمَلَّكَ - عائشة ١٩٧١
 - أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - جابر
 - ابن عبدالله ٣٣٦٥
 - أَلَيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ، وَحَرَمِ فَجْعَلِ
 - الْحَلَالِ حَرَامًا - عائشة ٢٠٧٢
 - إِنْ لَمْ يَجْلِدْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْأُمَةِ؟ -
 - عبدالله بن زمعة ١٩٨٣
 - إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرْحِي. هَذِهِ طَبِئَةٌ - فاطمة
 - بنت قيس ٤٠٧٤
 - أَمَا أَنَا فَأَحْثُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا - جابر بن
 - عبدالله ٥٧٧
 - أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ - أبو هريرة ٢٦٩٠
 - أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ - الزبير بن العوام ٤١٥٨
 - أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ أَمْسَى - أبو هريرة ٣٥١٨
 - أَمَا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا - أبو سعيد
 - الخدري ٤٣٠٩
 - أَمَا تُرِيدِينَ الْحُجَّ الْغَنَامَ - ضبَاعَةُ بِنْتُ الزَّبِيرِ
 - أَمَا مَا ذَكَرْتُ أَنْكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ - أبو
- ٣٢٠٧ ثعلبة الخشني
 - أَمَا هَذَا، فَلَا تَقُولُوهُ، مَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدِ إِلَّا
 - الله - الربيع بنت معوذ ١٨٩٧
 - أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا أُغْرِفُهَا لَكُمْ - حذيفة بن
 - اليمان ٢١١٨
 - الْإِمَامُ ضَامِنٌ، فَإِنْ أَحْسَنَ، فَلَهُ وَلَهُمْ - سهل
 - ابن سعد الساعدي ٩٨١
 - امْتَرَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ وَأَبُو بَرَزَةَ فِي السَّلَمِ -
 - أبو المجالد ٢٢٨٢
 - أُمِّي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَأَرْبَعُونَ سَنَةً أَهْلُ بَرٍّ -
 - أنس بن مالك ٤٠٥٨
 - أَمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ -
 - أنس بن مالك ٧٣٠
 - أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَصْلِيَ بِالنَّاسِ
 - فِي مَرَضِهِ - عائشة ١٢٣٣
 - أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَخَذَ الْمَسَاجِدَ فِي
 - الدُّورِ وَأَنْ تَطْهَرَ وَتُطِيبَ - عائشة ٧٥٩
 - أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ،
 - إِذَا دُبِغَتْ - عائشة ٣٦١٢
 - أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطَّفِيفَتَيْنِ - عائشة ٣٥٣٤
 - أَمْرُ نَبِيِّكَ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً، فَتَازِلَ رِجْلُكُمْ
 - أَنْ يَجْعَلَهَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ - ابن عباس ١٤٠٠
 - أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، وَلَا أَكْفُ شَعْرًا
 - وَلَا ثَوْبًا - ابن عباس ٨٨٤
 - أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ - ابن
 - عباس ٨٨٣
 - أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ
 - إِلَّا اللَّهُ - أبو هريرة ٧١
 - أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ
 - إِلَّا اللَّهُ - معاذ بن جبل ٧٢
 - أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا
 - اللَّهُ - أبو هريرة ٣٩٢٧
 - أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا
 - اللَّهُ - جابر بن عبدالله ٣٩٢٨

- أمرت أن لا أكف شعراً ولا ثوباً - ابن عباس ١٠٤٠
 - أمرت بريرة أن تعد بثلاث حيض - عائشة .. ٢٠٧٧
 - أمر الله بالدم بما شئت، وأذكر اسم الله عليه -
 عدي بن حاتم ٣١٧٧
 - أمرنا ألا نكف شعراً ولا ثوباً - عبدالله بن
 مسعود ١٠٤١
 - أمرنا رسول الله ﷺ، أن نحشو، في وجوه
 المداحين التراب - المقداد بن عمرو ٣٧٤٢
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نوضأ من لحوم الإبل -
 جابر بن سمرة ٤٩٥
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نجهز فاطمة حتى
 ندخلها على علي - عائشة وأم سلمة ١٩١١
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نخرجهن في يوم
 الفطر والنحر - أم عطية ١٣٠٧
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف - علي بن
 أبي طالب ٣١٤٣
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نسلم على أئمتنا،
 وأن يسلم - سمرة بن جندب ٩٢٢
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نغتنق عن الغلام شاتين -
 عائشة ٣١٦٣
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نقرأ على الجنازة
 بفاتحة الكتاب - أم شريك الأنصارية ١٤٩٦
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن يُلقي لحوم الحمر
 الأهلية نية وتضيعة - البراء بن عازب ٣١٩٤
 - أمرنا رسول الله ﷺ بإبرار القسم - البراء بن
 عازب ٢١١٥
 - أمرنا رسول الله ﷺ بإسباغ الوضوء - ابن
 عباس ٤٢٦
 - أمرنا رسول الله ﷺ بالصدقة، فقالت زينب
 امرأة عبدالله - أم سلمة ١٨٣٥
 - أمرنا رسول الله ﷺ بتغطية الإناء، وإيكاء
 الشفاء - أبو هريرة ٣٤١١
 - أمرنا رسول الله ﷺ بصدقة الفطر قبل أن
 تنزل الزكاة - قيس بن سعد ١٨٢٨
 - أمرنا رسول الله ﷺ ونهانا فأمرنا أن نطفئء
 سرجنا - جابر بن عبدالله ٣٧٧١
 - أمرنا النبي ﷺ أن نوكي أسقبتنا ونغطي آيتنا -
 جابر بن عبدالله ٣٦٠
 - أمرنا نبينا ﷺ أن ننفي السلام - أبو أمامة
 الباهلي ٣٦٩٣
 - أمرني رسول الله ﷺ أن أثوب في الفجر -
 بلال بن رباح ٧١٥
 - أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بُذيو -
 علي بن أبي طالب ٣٠٩٩
 - أمرني النبي ﷺ، حين آذاني القمل، أن
 أخلق رأسي - كعب بن عجرة ٣٠٨٠
 - أمسح على الخفين؟ قال: نعم - أبي بن
 عمارة ٥٥٧
 - أمسك بصلاتها - جابر بن عبدالله ٣٧٧٧
 - أمك - أبو هريرة ٣٦٥٨
 - أمنا النبي ﷺ فكان ينصرف عن جانيه
 جميعاً - هلب الطائي ٩٢٩
 - أميطي عنه الأذى - عائشة ١٩٧٦
 - أن أبا بكر الصديق كتب له: بسم الله الرحمن
 الرحيم - أنس بن مالك ١٨٠٠
 - أن أبا بكر قُبل النبي ﷺ وهو ميت - ابن
 عباس وعائشة ١٤٥٧
 - أن أبا موسى استأذن على عمر ثلاثاً - أبو
 سعيد الخدري ٣٧٠٦
 - أن أباة توفي وترك عليه ثلاثين وسقاً - جابر
 ابن عبدالله ٢٤٣٤
 - أن ابن عباس أمر المؤذن أن يؤذن يوم
 الجمعة - عبدالله بن الحارث بن نوفل ٩٣٩
 - أن ابن مسعود سجد سجدة السهو بعد
 السلام - علقمة بن قيس النخعي ١٢١٨
 - أن ابنة لعمر كان يقال لها عاصية، فسمها
 رسول الله ﷺ جميلة - ابن عمر ٣٧٣٣
 - إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس -

- أبو أيوب الأنصاري ١١٥٧
- إن أثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء
- وصلاة الفجر - أبو هريرة ٧٩٧
- إن أخذنا جبل بيننا ونحبه - أنس بن مالك .. ٣١١٥
- إن أحدكم إذا توضأ فأحسن الوضوء، ثم
- أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة ٢٨١
- إن أحدكم إذا دخل المسجد، كان في صلاة
- ما كانت الصلاة تحببه - أبو هريرة ٧٩٩
- إن أحدكم ليتكلم بالكلمة من رضوان الله -
- علقة بن وقاص ٣٩٦٩
- إن أحسن ما اختصمتم به لهذا السواد -
- صهيب بن سنان ٣٦٢٥
- إن أحسن ما غيرتم به الشيب - أبو ذر
- الغفاري ٣٦٢٢
- إن أحسن ما زرتم الله به في قبوركم
- ومساجدكم البياض - أبو الدرداء ٣٥٦٨
- إن أحق الشرط أن يوفى به ما استحللتم به
- الفروج - عتبة بن عامر ١٩٥٤
- إن أخا صُداء قد أذن، ومن أذن فهو يقيم -
- زياد بن الحارث الصدائي ٧١٧
- إن أخاك محببٌ بدينه فاقض عنه - سعد بن
- الأطول ٢٤٣٣
- إن أحاكم النجاشي قد مات، فصلوا عليه -
- عمران بن الحصين ١٥٣٥
- إن أحاكم النجاشي قد مات، فقوموا فصلوا
- عليه - مجهم بن جارية الأنصاري ١٥٣٦
- إن أخذتها أخذت قوماً من نار - أبي بن
- كعب ٢١٥٨
- إن آخر ما نزلت آية الربا - عمر بن الخطاب ٢٢٧٦
- إن أخوف ما أتخوف على أمتي الإشرار بالله
- شداد بن أوس ٤٢٠٥
- إن أخوف ما أخاف على أمتي، عمل قوم
- لوط - جابر بن عبدالله ٢٥٦٣
- إن أذان بلال كان مثني مثني وإقامته مفردة -
- سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ٧٣١
- إن الأرض لتقبل من هو أشرم منه - عمران بن
- الحصين ٣٩٣٠م
- إن أرواح المؤمنين في طير خضر، تعلق
- بشجر الجنة - كعب بن مالك ١٤٤٩
- أن أزواج النبي ﷺ رُخص لهن في الذئلي
- ذراع - ابن عمر ٣٥٨١
- إن أسع بين الصفا والمروة فقد رأيت رسول
- الله ﷺ يسعى - ابن عمر ٢٩٨٨
- إن الإسلام بدأ غريباً - أنس بن مالك ٣٩٨٧
- إن أصحاب الصور يعذبون - عائشة ٢١٥١
- إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه - عائشة ... ٢١٣٧
- إن أطيب ما أكلتم من كسبكم - عائشة ٢٢٩٠
- إن أعنتهما فابدني بالرجل قبل المرأة -
- عائشة ٢٥٣٢
- أن أعرابياً بال في المسجد - أنس بن مالك ٥٢٨
- إن أعظم الناس فرية، لرجلٌ هاجى رجلاً -
- عائشة ٣٧٦١
- إن أعبط الناس عندي مؤمنٌ خفيف الحاذ -
- أبو أمامة الباهلي ٤١١٧
- إن أفواهم طرق القرآن، فطبوها بالسواك -
- علي بن أبي طالب ٢٩١
- إن أكثر الناس شيعاً في الدنيا - سلمان
- الفارسي ٣٣٥١
- إن آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم - أسماء
- بنت عميس ١٦١١
- إن الذي تقوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله
- وماله - ابن عمر ٦٨٥
- إن الذي يجر ثوبه من الخلاء - ابن عمر ٣٥٦٩
- إن الذي يشرب في إناء الفضة - أم سلمة ٣٤١٣
- إن الله اتخذني خليلاً كما اتخذ إبراهيم
- خليلاً عبدالله بن عمرو ١٤١
- إن الله أمرني بحب أربعة - بريدة بن
- الحصيب الأسلمي ١٤٩

- لوarith - أبو أمامة الباهلي ٢٧١٣
 - إن الله قد أمدكم بصلاة، لهي خير لكم من
 حمر النعم - خارجة بن حذافة العدوي ١١٦٨
 - إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث -
 عمرو بن خارجة ٢٧١٢
 - إن الله لا يستحي من الحق - خزيمة بن ثابت ١٩٢٤
 - إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً - عبدالله بن
 عمرو بن العاص ٥٢
 - إن الله لا ينام، ولا ينبغي له أن ينام - أبو
 موسى الأشعري ١٩٥
 - إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم - أبو
 هريرة ٤١٤٣
 - إن الله ليُدْخِلُ بالسَّهم الواحد - عُقبة بن عامر
 الجهني ٢٨١١
 - إن الله ليسأل العبد يوم القيامة حتى يقول -
 أبو سعيد الخدري ٤٠١٧
 - إن الله ليضحك إلى ثلاثة - أبو سعيد
 الخدري ٢٠٠
 - إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان،
 فيغفر لجميع خلقه - أبو موسى الأشعري ... ١٣٩٠
 - إن الله مع القاضي ما لم يجر - عبدالله بن أبي
 أوفى ٢٣١٢
 - إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق -
 أنس بن مالك ٢٢٠٠
 - إن الله وتر يحب الوتر، فأوتروا يا أهل
 القرآن - عبدالله بن مسعود ١١٧٠
 - إن الله ورسوله حرم بيع الخمر - جابر بن
 عبدالله ٢١٦٧
 - إنَّ الله وضع الحق على لسان عمر - أبو ذر
 الغفاري ١٠٨
 - إن الله وضع عن أمي الخطأ والنسيان - ابن
 عباس ٢٠٤٥
 - إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون
 الصفوف - عائشة ٩٩٥
- إن الله أوحى إليّ: أن تواضعوا - أنس بن
 مالك ٤٢١٤
 - إن الله تبارك وتعالى يقول: يا عبادي كلنكم
 مذهب - أبو ذر الغفاري ٤٢٥٧
 - إن الله تجاوز لأمتي عما توسوس به
 صدورها - أبو هريرة ٢٠٤٤
 - إن الله تجاوز لأمتي عما حدثت به أنفسها -
 أبو هريرة ٢٠٤٠
 - إن الله تجاوز لي عن أمتي الخطأ والنسيان -
 أبو ذر الغفاري ٢٠٤٣
 - إنَّ الله تصدَّق عليكم، عند وفاتكم، بثلاث
 أموالكم - أبو هريرة ٢٧٠٩
 - إن الله جعلني عبداً كريماً - عبدالله بن بسر ... ٣٢٦٣
 - إن الله رفيق يحب الرفق - عائشة ٣٦٨٩
 - إن الله رفيق يحب الرفق في الأمر كله - أبو
 هريرة ٣٦٨٨
 - إن الله، عز وجل، إذا أراد أن يهلك عبداً نزع
 منه الحياء - ابن عمر ٤٠٥٤
 - إن الله عز وجل أفرح بتوبة أحدكم منه بضالته
 إذا وجدها - أبو هريرة ٤٢٤٧
 - إن الله عز وجل أوحى إليّ أن تواضعوا -
 عياض بن حمار ٤١٧٩
 - إن الله عز وجل كتب الإحسان على كل شيء -
 شداد بن أوس ٣١٧٠
 - إن الله عز وجل لما خلق الخلق كتب بيده -
 أبو هريرة ٤٢٩٥
 - إن الله عز وجل ليقبل توبة العبد ما لم يفرغر -
 عبدالله بن عمرو ٤٢٥٣
 - إن الله عز وجل يقول: أنا مع عبدي إذا هو
 ذكرني - أبو هريرة ٣٧٩٢
 - إن الله عز وجل يقول: يا ابن آدم - ابن عمر .. ٢٧١٠
 - إنَّ الله قد أعطى كل ذي حق حقه ألا لا وصية
 لوarith - أنس بن مالك ٢٧١٤
 - إنَّ الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية

- إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول -
البراء بن عازب ٩٩٧
- إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول -
عبدالرحمن بن عوف ٩٩٩
- إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف -
عائشة ١٠٠٥
- إن الله يحب عبده المؤمن الفقير - عمران بن
حصين ٤١٢١
- إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به
آخرين - عمر بن الخطاب ٢١٨
- إن الله يضحك إلى رجلين يقتل أحدهما
الآخر - أبو هريرة ١٩١
- إن الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل من تائب؟ -
ابن عباس ٢٠٦٧
- إن الله يُملي للظَّالم، فإذا أخذه - أبو موسى
الأشعري ٤٠١٨
- إن الله يمهل، حتى إذا ذهب من الليل نصفه
أو ثلثاه - رفاعة الجهني ١٣٦٧
- إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم - عمر ٢٠٩٤
- إن الله يوصيكم بأمهاتكم، ثلاثاً - المقدام
ابن معديكرب ٣٦٦١
- أن أم سلمة، استأذنت رسول الله ﷺ في
الحجامة - جابر بن عبد الله ٣٤٨٠
- أن أم سليم سألت رسول الله ﷺ عن المرأة
تري في منامها ما يرى الرجل - أنس بن
مالك ٦٠١
- أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال -
حذيفة بن اليمان ٤٠٥٣
- إن أمة من بني إسرائيل مُسخت دواب في
الأرض ثابت بن يزيد الأنصاري ٣٢٣٨
- إن أمتي لا تجتمع على ضلالة - أنس بن
مالك ٣٩٥٠
- إن أمر عليكم عبد حبشي مُجدع، فاسمعوا -
أم الحصين الأحمسية ٢٨٦١
- أن امرأة أنت النبي ﷺ فأخبرته أن زوجها -
أبو أمامة الباهلي ٣٦٥٢
- أن امرأة أنت النبي ﷺ فاعترفت بالزنا -
عمران بن الحصين ٢٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ ببردة -
سهل بن سعد الساعدي ٣٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى النبي ﷺ فأسلمت،
فتزوجها رجل - ابن عباس ٢٠٠٨
- أن امرأة ذبحت شاة بحجر، فذكر ذلك
لرسول الله ﷺ - كعب بن مالك ٣١٨٢
- أن امرأة سألتها: أتقضي الحائض الصلاة؟ -
عائشة ٦٣١
- أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد، ففقدوها
رسول الله ﷺ - أبو هريرة ١٥٢٧
- أن امرأة من أزواج النبي ﷺ اغتسلت من
جناية - ابن عباس ٣٧١
- أن امرأة من خثعم جاءت النبي ﷺ فقالت -
عبد الله بن عباس ٢٩٠٧
- إن أناساً من أمتي سيفقهون في الدين - ابن
عباس ٢٥٥
- أن أناساً من عربة قدموا على عهد رسول الله
ﷺ - أنس بن مالك ٢٥٧٨
- إن أناساً يزعمون أن الشمس والقمر لا
ينكسفان إلا لموت عظيم - النعمان بن بشير ١٢٦٢
- إن أهل الدرجات العلى يراهم من أسفل
منهم - أبو سعيد الخدري ٩٦
- إن أهل قباء كانوا يجتمعون مع رسول الله ﷺ
يوم الجمعة - ابن عمر ١١٢٤
- إن أول ما يحاسب به العبد المسلم يوم
القيامة، الصلاة المكتوبة - أبو هريرة ١٤٢٥
- إن أولادكم من أطيب كسبكم - عبد الله بن
عمرو ٢٢٩٢
- إن آية ما بيننا وبين المنافقين، إنهم لا
يتصلعون من زمزم - عبد الله بن عباس ٣٠٦١

- إن الإيمان ليأرز إلى المدينة، كما تأرز الحيّة
 إلى نجحها - أبو هريرة ٣١١١
 - إن بالمدينة رجالاً - جابر بن عبدالله ٢٧٦٥
 - إن بالمدينة لقومًا، ماسرتم من مسير - أنس
 ابن مالك ٢٧٦٤
 - أن بريرة أتتها وهي مكاتبٌ - عائشة ٢٥٢١
 - إن بعدي من أمتي، أو سيكون بعدي من
 أمتي، قومًا يقرءون القرآن - أبو ذر الغفاري ١٧٠
 - إن بني إسرائيل افترقت على إحدى وسبعين
 فرقة - أنس بن مالك ٣٩٩٣
 - إن بني إسرائيل كانت تسوسهم الأنبياء - أبو
 هريرة ٢٨٧١
 - إن بني إسرائيل، لما وقع فيهم النقص - أبو
 عبيدة ٤٠٠٦
 - إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن
 ينكحوا ابنتهم علي بن أبي طالب - المسور
 ابن مخزومة ١٩٩٨
 - إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم -
 أبو موسى الأشعري ٣٩٦١
 - إن بين يدي الساعة لهرجا - أبو موسى
 الأشعري ٣٩٥٩
 - إن التجار يبعثون يوم القيامة فجارًا إلا من
 اتقى الله - رفاعه بن رافع ٢١٤٦
 - إن تحت كل شجرة جانية - أبو هريرة ٥٩٧
 - أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً - عوف بن
 مالك الأشجعي ٢٨٦٧
 - إن تفعل فقد مضى أجلها - أبو السنابل بن
 بهكك ٢٠٢٧
 - أن جابر بن عبدالله كان إذا افتتح الصلاة رفع
 يديه - محمد بن مسلم أبو الزبير المكي ٨٦٨
 - أن جارية بكرًا أتت النبي ﷺ فذكرت له أن
 أباهما زوجها وهي كارهة - ابن عباس ١٨٧٥
 - أن جبرئيل أتى النبي ﷺ فقال: يا محمد
 اشكيت - أبو سعيد الخدري ٣٥٢٣
 - إن جبرائيل يقرأ عليك السلام قالت وعليه
 السلام - عائشة ٣٦٩٦
 - إن الجذع يوفي مما ثوفي منه الثنية - مجاشع
 ابن مسعود ٢١٤٠
 - إن حوضي لأبعد من أية إلى عدن - حذيفة
 ابن اليمان ٤٣٠٢
 - إن حوضي ما بين عدن إلى أية - أبو سلام
 الحبشي ٤٣٠٣
 - إن الحياء شعبة من الإيمان - عبدالله بن عمر
 ٥٨
 - أن خالدة بنت أنس جاءت إلى النبي ﷺ
 فعرضت عليه الرقبة - أبو بكر بن محمد ٣٥١٤
 - إن خيركم، أو من خيركم أحاسنكم قضاء -
 أبو هريرة ٢٤٢٣
 - أن الدجال يخرج من أرض بالمشرق - أبو
 بكر الصديق ٤٠٧٢
 - إن الدعاء هو العبادة - النعمان بن بشير ٣٨٢٨
 - إن الدنيا خضرة حلوة، وإن الله مستخلفكم
 فيها - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٠
 - إن الدين يقضى من صاحبه يوم القيامة -
 عبدالله بن عمرو ٢٤٣٥
 - أن ذئبان في شاة، فذبحوها بمرؤة - زيد
 بن ثابت ٣١٧٦
 - إن ذلك ليس بشفاء ولكنه داء - طارق بن
 سويد الحضرمي ٣٥٠٠
 - إن الرؤيا ثلاث: منها أهواويل من الشيطان -
 عوف بن مالك ٣٩٠٧
 - أن راية رسول الله ﷺ كانت سوداء، ولو أوه
 أبيض - ابن عباس ٢٨١٨
 - إن ريكهم حيي كريم، يستحي من عبده -
 سلمان الفارسي ٣٨٦٥
 - إن الرجل إذا قام يصلي أقبل الله عليه بوجهه -
 حذيفة بن اليمان ١٠٢٣
 - إن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله - أبو
 هريرة ٣٩٧٠

- إن الرجل ليعمل بعمل أهل الخير سبعين سنة -
 أبو هريرة ٢٧٠٤
 أن رجلاً أتى عمر بن الخطاب فقال: إني
 أجنب فلم أجد الماء - عبدالرحمن بن
 أبيزى ٥٦٩
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال: إن أُمِّي افْتَلَتَتْ
 نفسها - عائشة ٢٧١٧
 - أن رجلاً أصاب من امرأة، يعني ما دون
 الفاحشة - عبدالله بن مسعود ١٣٩٨
 - أن رجلاً أمره أبوه أو أمه، شك شعبة أن
 يطلق امرأته - أبو عبدالرحمن ٢٠٨٩
 - أن رجلاً ذبح، يوم النحر قبل الصلاة - أنس
 ابن مالك ٣١٥١
 - أن رجلاً سأل رسول الله ﷺ قال: إن أبي
 مات - أبو هريرة ٢٧١٦
 - أن رجلاً سأل عن الغسل من الجنابة - أبو
 سعيد الخدري ٥٧٦
 - أن رجلاً ضاف علي بن أبي طالب - سفينة،
 أبو عبدالرحمن ٣٣٦٠
 - أن رجلاً كان في عهد رسول الله ﷺ، في
 عُقْدَتِهِ صَغُفٌ - أنس بن مالك ٢٣٥٤
 - أن رجلاً كان له ستة مملوكين - عمران بن
 حصين ٢٣٤٥
 - أن رجلاً لآعن امرأته وانفقت من ولدها -
 ابن عمر ٢٠٦٩
 - أن رجلاً مات؛ فقيل له: ما عجلت؟ -
 حذيفة بن اليمان ٢٤٢٠
 - أن رجلاً مر على النبي ﷺ وهو يبول فسلم
 عليه - جابر بن عبدالله ٣٥٢
 - أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ جرح، فأدته
 الجراحة - جابر بن سمرة ١٥٢٦
 - أن رجلاً من الأنصار خاصم الزبير عند
 رسول الله ﷺ في شراح الحرة - عبدالله بن
 الزبير ١٥
- أن رجلاً من أهل البادية أتى النبي ﷺ فقال:
 يا رسول الله - ابن عمر ٢٠٠٣
 - أن رجلاً من بني فزارة تزوج على نعلين
 عامر بن ربيعة ١٨٨٨
 - أن رجلاً منهم يدعى خداماً أنكح ابنة له،
 فكرهت نكاح أبيها - عبدالرحمن بن يزيد،
 ومجمع بن يزيد الأنصاريين ١٨٧٣
 - أن رجلين ادّعىا دابة - أبو هريرة ٢٣٢٩
 - أن رجلين تدارءا في بيع - أبو هريرة ٢٣٤٦
 - أن رجلين من بني قديماً على رسول الله ﷺ -
 طلحة بن عبيدالله ٣٩٢٥
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا طاف بالبيت -
 ابن عمر ٢٩٥٠
 - أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتماً من فضة -
 أنس بن مالك ٣٦٤١
 - أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال عليها
 قائماً - حذيفة بن اليمان ٣٠٥
 - أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال قائماً -
 المغيرة بن شعبة ٣٠٦
 - أن رسول الله ﷺ أتى علياً وفاطمة، وهما في
 خميل لهما - علي بن أبي طالب ٤١٥٢
 - أن رسول الله ﷺ أتى بَقْصَعَةٍ - عبدالله بن
 بُشَيْرِ المازني ٣٢٧٥
 - أن رسول الله ﷺ أتى بلبن - أنس بن مالك .. ٣٤٢٥
 - أن رسول الله ﷺ أجاز شهادة أهل الكتاب -
 جابر بن عبدالله ٢٣٧٤
 - أن رسول الله ﷺ احتجم وهو صائمٌ محرم -
 ابن عباس ٣٠٨١
 - أن رسول الله ﷺ اختصم إليه رجلان - أبو
 موسى الأشعري ٢٣٣٠
 - أن رسول الله ﷺ أخذ بيد رجل مجذوم
 فأدخلها معه في القصة - جابر بن عبدالله .. ٣٥٤٢
 - أن رسول الله ﷺ أخذ من قبل القبلة، واستل
 استللاً - أبو سعيد الخدري ١٥٥٢

- أن رسول الله ﷺ أدخل رجلاً قبره ليلاً،
 وأسرج في قبره - ابن عباس ١٥٢٠
 - أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرية -
 زيد بن ثابت ٢٢٦٩
 - أن رسول الله ﷺ أعتق صفية، وجعل عتقها
 صداقها - عائشة ١٩٥٨
 - أن رسول الله ﷺ اعتكف في قبة تركية - أبو
 سعيد الخدري ١٧٧٥
 - أن رسول الله ﷺ أعطاه غنما - عقبة بن عامر
 الجهني ٣١٣٨
 - أن رسول الله ﷺ أعطى خير أهلها على
 النصف نخلها وأرضها - ابن عباس ٢٤٦٨
 - أن رسول الله ﷺ أعلم قبر عثمان بن مظعون
 بصخرة - أنس بن مالك ١٥٦١
 - أن رسول الله ﷺ أفرد الحج - عائشة ٢٩٦٤
 - أن رسول الله ﷺ أقام بمكة عام الفتح خمس
 عشرة ليلة، يقصر الصلاة - ابن عباس ١٠٧٦
 - أن رسول الله ﷺ أقرأ خمس عشرة سجدة
 في القرآن - عمرو بن العاص ١٠٥٧
 - أن رسول الله ﷺ أمر بالمساجد أن تبنى في
 الدور - عائشة ٧٥٨
 - أن رسول الله ﷺ أمر بزكاة الفطر، صاعاً من
 تمر - ابن عمر ١٨٢٥
 - أن رسول الله ﷺ أمر بصدقة الفطر، صاعاً
 من تمر - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ١٨٣٠
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الكلاب - عبدالله
 ابن مغفل ٣٢٠١
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يردوا إلى
 مصارعهم - جابر بن عبدالله ١٥١٦
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يترع
 عنهم الحديد والجلود - ابن عباس ١٥١٥
 - أن رسول الله ﷺ أمر بلاك أن يجعل إصبعه
 في أذنيه - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ٧١٠
 - أن رسول الله ﷺ أمر من كل جزور بيضة -
- جابر بن عبدالله ٣١٥٨
 - أن رسول الله ﷺ أمره أن يجعل مسجد
 الطائف حيث كان طاغيتهم - عثمان بن أبي
 العاص ٧٤٣
 - أن رسول الله ﷺ أمره أن يقسم بدنه كلها،
 لحومها وجلودها - علي بن أبي طالب ٣١٥٧
 - أن رسول الله ﷺ أمرها أن تدخل على رجل
 امرأته - عائشة ١٩٩٢
 - أن رسول الله ﷺ إن كانت له إلى أهله حاجة
 قضاها - عائشة ٥٨٢
 - أن رسول الله ﷺ إنما آلى لأن زينب ردت
 عليه هديته - عائشة ٢٠٦٠
 - أن رسول الله ﷺ باع المدبر - جابر بن
 عبدالله ٢٥١٢
 - أن رسول الله ﷺ بزق في ثوبه، وهو في
 الصلاة ثم دلكه - أنس بن مالك ١٠٢٤
 - أن رسول الله ﷺ بعث علقمة بن مجرز على
 بعث - أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
 - أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال -
 ميمونة بنت الحارث ١٩٦٤
 - أن رسول الله ﷺ تنفل شئمة ذا الفقار، يوم
 بدر - ابن عباس ٢٨٠٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع ثلاثاً ثلاثاً - الربيع
 بنت معوذ بن عفرأ ٤١٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع فخلل لجيته - عثمان
 ابن عفان ٤٣٠
 - أن رسول الله ﷺ توضع فغسل رجله ثلاثاً
 ثلاثاً - المقدم بن معديكرب ٤٥٧
 - أن رسول الله ﷺ توضع، فقلب جبة صوف
 كانت عليه - سلمان الفارسي ٤٦٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع فقلب جبة صوف
 كانت عليه - سلمان الفارسي ٣٥٦٤
 - أن رسول الله ﷺ توضع فمسح برأسه وأذنيه -
 المقدم بن معديكرب ٤٤٢

- أن رسول الله ﷺ توضأ فمضمض ثلاثاً -
 علي بن أبي طالب ٤٠٤
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على
 الجوربين والنعلين - أبو موسى الأشعري .. ٥٦٠
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على
 الجوربين والنعلين - المغيرة بن شعبة ٥٥٩
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على خفيه -
 حذيفة بن اليمان ٥٤٤
- أن رسول الله ﷺ حرق نخل بني النضير - ابن
 عمر ٢٨٤٤
- أن رسول الله ﷺ حرم أشياء، حتى ذكر
 الحمر الإنسية - المقدم بن معديكرب
 الكندي ٣١٩٣
- أن رسول الله ﷺ حين قفل من غزوة خيبر،
 فسار ليلة - أبو هريرة ٦٩٧
- أن رسول الله ﷺ خرج فرأى أناساً يصلون
 قعوداً - فقال: صلاة القاعد على النصف
 من صلاة القائم - أنس بن مالك ١٢٣٠
- أن رسول الله ﷺ خرج فصلّى بهم العيد، لم
 يصل قبلها ولا بعدها - ابن عباس ١٢٩١
- أن رسول الله ﷺ خلع معاذ بن جبل من
 غرمائه - جابر بن عبد الله ٢٣٥٧
- أن رسول الله ﷺ خير بريدة - أبو هريرة ٢٠٧٨
- أن رسول الله ﷺ دخل عليها، وعندها قربة
 معلقة - كبشة الأنصارية ٣٤٢٣
- أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فرأى حبلاً
 ممدوداً بين سارين - أنس بن مالك ١٣٧١
- أن رسول الله ﷺ دعا لأتمته عشية عرفة
 بالمغفرة - عباس بن مرداس السلميّ ٣٠١٣
- أن رسول الله ﷺ ذبح أضحيته عند طرف
 الزقاق - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ .. ٣١٥٦
- أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً قد شبك أصابعه
 في الصلاة - كعب بن عجرة ٩٦٧
- أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً وراء حمامة -
- عثمان بن عفان ٣٧٦٦
- أن رسول الله ﷺ رأى على عمر قميصاً
 أبيض فقال: - ابن عمر ٣٥٥٨
- أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخراً
 فقال: تقدموا فأتهموا بي - أبو سعيد
 الخدري ٩٧٨
- أن رسول الله ﷺ رخص في زيارة القبور -
 عائشة ١٥٧٠
- أن رسول الله ﷺ رخص في العرايا - زيد بن
 ثابت ٢٢٦٨
- أن رسول الله ﷺ رخص للزبير بن العوام
 أنس بن مالك ٣٥٩٢
- أن رسول الله ﷺ رد ابنته زينب على أبي
 العاص بن الربيع - عبد الله بن عمرو بن
 العاص ٢٠١٠
- أن رسول الله ﷺ رد ابنته على أبي العاص بن
 الربيع، بعد مستين - ابن عباس ٢٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ رفع إليه رجل وطى جارية
 امرأته - سلمة بن المبحق ٢٥٥٢
- أن رسول الله ﷺ سلم تسليمة واحدة تلقاء
 وجهه - سهل بن سعد الساعدي ٩١٨
- أن رسول الله ﷺ صلى ببنى، يوم التروية،
 الظهر - عبد الله بن عباس ٣٠٠٤
- أن رسول الله ﷺ صلى على امرأة ماتت في
 نفاسها فقام وسطها - سمرة بن جندب
 الفزاري ١٤٩٣
- أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى
 قبر الميت - أبو هريرة ١٥٦٥
- أن رسول الله ﷺ صلى العيد بالمصلى
 مستتراً بحربة - أنس بن مالك ١٣٠٦
- أن رسول الله ﷺ صلى في بني عبد الأشهل
 وعليه كساء متلف به - ثابت بن الصامت
 الأنصاري ١٠٣٢
- أن رسول الله ﷺ صلى في شملة قد عقد

- عليها - عبادۃ بن الصامت ٣٥٥٢
- أن رسول الله ﷺ صلى وعليه مرط، بعضه عليه - ميمونة زوج النبي ﷺ ٦٥٣
- أن رسول الله ﷺ صلى يوم بُعِثَ برأس أبي جهل، ركعتين - عبدالله بن أبي أوفى ١٣٩١
- أن رسول الله ﷺ ضرب مثل الجمعة ثم التكير - سمرة بن جندب ١٠٩٣
- أن رسول الله ﷺ طلق حفصة ثم راجعها - عمر بن الخطاب ٢٠١٦
- أن رسول الله ﷺ عامل أهل خيبر بالشرط - ابن عمر ٢٤٦٧
- أن رسول الله ﷺ قال: إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة - أبو هريرة ١١٥١
- أن رسول الله ﷺ قال: الأذان من الرأس - أبو امامة الباهلي ٤٤٤
- أن رسول الله ﷺ قال، في بيض النعام يُصَيِّهُ المَحْرَمُ - ثمنه - أبو هريرة ٣٠٨٦
- أن رسول الله ﷺ قال لابن مسعود ليلة الجن: معك ماء؟ - عبدالله بن عباس ٣٨٥
- أن رسول الله ﷺ قال له، ليلة الجن عندك طهور؟ - عبدالله بن مسعود ٣٨٤
- أن رسول الله ﷺ قَبِلَ بعض نسائه ثم خرج إلى الصلاة ولم يتوضأ - عائشة ٥٠٢
- أن رسول الله ﷺ قَدِمَ فظاف بالبيت سبعاً - ابن عمر ٢٩٥٩
- أن رسول الله ﷺ قرأ يوم الجمعة تبارك، وهو قائم - أبي بن كعب ١١١١
- أن رسول الله ﷺ قرن الحج والعمرة - ابن عباس ٢٩٧١
- أن رسول الله ﷺ قضى أن خراج العبد بضمانه - عائشة ٢٢٤٢
- أن رسول الله ﷺ قضى أن عقل أهل الكتابين - عبدالله بن عمرو ٢٦٤٤
- أن رسول الله ﷺ قضى أن: لا ضرر ولا ضرار - عبادۃ بن الصامت ٢٣٤٠
- أن رسول الله ﷺ قضى بالشفة - أبو هريرة ٢٤٩٧
- أن رسول الله ﷺ قضى بالولد للفراش - عمر ٢٠٠٥
- ابن الخطاب ٢٣٦٨
- أن رسول الله ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - أبو هريرة ٢٤٨٢
- أن رسول الله ﷺ قضى في شرب النخل من السَّيْلِ - عبادۃ بن الصامت ٢٤٨٣
- أن رسول الله ﷺ قضى في النخلة والتخلتين والثلاثة للرجل - عبادۃ بن الصامت ٢٤٨٨
- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أدخل رجله في الغرز - عبدالله بن عمر ٢٩١٦
- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أراد أن يُصْحِي - أبو هريرة ٣١٢٢
- أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد الحاجة أبعد - بلال بن الحارث المزني ٣٣٦
- أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاته استغفر - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٢٨
- أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ حرك خاتمه - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ٤٤٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا خطب في الحرب، خطب على قوس - سعد بن عائد المؤذن ... ١١٠٧
- أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر أفرع بين نسائه - عائشة ١٩٧٠
- أن رسول الله ﷺ كان إذا قال: سمع الله لمن حمده - أبو هريرة ٨٧٥
- أن رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه حتى يجعلهما قريباً من أذنيه - مالك بن الحويرث ٨٥٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا نودي لصلاة الصبح، ركع ركعتين خفيفتين - حفصة بنت عمر ١١٤٥
- أن رسول الله ﷺ كان لا يخرج يوم الفطر

- حتى يأكل - بريدة بن الحصيب ١٧٥٦
- أن رسول الله ﷺ كان يأتي العيد ماشيًا - أبو
- رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٩٧
- أن رسول الله ﷺ كان يتنفس في الإثاء ثلاثًا -
- أنس بن مالك ٣٤١٦
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ بالماء - جابر
- ابن عبدالله ٢٦٩
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ ثم يقبل ويصلي -
- ولا يتوضأ - عائشة ٥٠٣
- أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين المغرب
- والعشاء في السفر - ابن عباس ١٠٦٩
- أن رسول الله ﷺ كان يجب ثم ينام كهيمته لا
- يمس ماء - عائشة ٥٨٣
- أن رسول الله ﷺ كان يحب التيمن في
- الظهور إذا ظهر - عائشة ٤٠١
- أن رسول الله ﷺ كان يدخل مكة من الثنية
- الغلييا - ابن عمر ٢٩٤٠
- أن رسول الله ﷺ كان يذكر الله على كل
- أحيانه - عائشة ٣٠٢
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه إذا دخل في
- الصلاة وإذا ركب - أنس بن مالك ٨٦٦
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه عند كل
- تكبيرة - ابن عباس ٨٦٥
- أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجمار إذا زالت
- الشمس - ابن عباس ٣٠٥٤
- أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف
- المقدم، ثلاثًا، وللثاني، مرة - عرباض بن
- سارية ٩٩٦
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم تسليمًا واحدة
- تلقاء وجهه - عائشة ٩١٩
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن
- شماله - عبدالله بن مسعود ٩١٤
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن
- يساره - سعد بن أبي وقاص ٩١٥
- أن رسول الله ﷺ كان يُضحّي بكبشين
- أفْلَحَيْن - أنس بن مالك ٣١٢٠
- أن رسول الله ﷺ كان يعتكف العشر
- الأواخر من رمضان - عبدالله بن عمر ١٧٧٣
- أن رسول الله ﷺ كان يغتسل يوم الفطر ويوم
- النحر ويوم عرفة - الفاكه بن سعد ١٣١٦
- أن رسول الله ﷺ كان يغدو إلى المصلى في
- يوم العيد - ابن عمر ١٣٠٤
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح
- يوم الجمعة ﴿آلَم تَنْزِيل﴾ و﴿هَلْ أَتَى عَلَى
- الْإِنْسَانِ﴾ - أبو هريرة ٨٢٣
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح
- يوم الجمعة: ﴿آلَم تَنْزِيل﴾ و﴿هَلْ أَتَى عَلَى
- الْإِنْسَانِ﴾ - عبدالله بن مسعود ٨٢٤
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيدين -
- النعمان بن بشير ١٢٨١
- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في الفجر ما بين
- الستين إلى المائة - أبو بزة الأسلمي ٨١٨
- أن رسول الله ﷺ كان يفتن في صلاة الصبح -
- أنس بن مالك ١٢٤٣
- أن رسول الله ﷺ كان يكبر في العيدين، في
- الأولى سبعمائة قبل القراءة - سعد بن عاذ
- المؤذن ١٢٧٧
- أن رسول الله ﷺ كان ينزل بعرفة في وادي
- ثَبْرَة - ابن عُمر ٣٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ كان يوتر ب﴿سبح اسم ربك
- الأعلى﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل
- هو الله أحد﴾ - ابن عباس ١١٧٢
- أن رسول الله ﷺ كان يوتر فتيقت قبل الركوع -
- أبي بن كعب ١١٨٢
- أن رسول الله ﷺ كبر خمسًا - عمرو بن
- عوف المزني ١٥٠٦
- أن رسول الله ﷺ كبر في العيدين سبعمائة، في
- الأولى - عمرو بن عوف ١٢٧٩

- أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ -
عائشة ١٢٨٠
- أن رسول الله ﷺ كوى سعد بن معاذ - جابر
ابن عبدالله ٣٤٩٤
- أن رسول الله ﷺ لبس خاتم فضة - أنس بن
مالك ٣٦٤٦
- أن رسول الله ﷺ لعن أكل الربا وموكله
وشاهديه وكتابه - عبدالله بن مسعود ٢٢٧٧
- أن رسول الله ﷺ لعن الخامسة وجهها - أبو
أمامة الباهلي ١٥٨٥
- أن رسول الله ﷺ لعن المرأة تشبه بالرجال -
أبو هريرة ١٩٠٣
- أن رسول الله ﷺ لم يَطْفُ هو وأصحابه
لعمرتهم وحيثهم - جابر بن عبدالله
وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس ٢٩٧٢
- أن رسول الله ﷺ مات ودرعه رهن عند
يهودي - ابن عباس ٢٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ مر بسعد، وهو يتوضأ -
عبدالله بن عمرو ٤٢٥
- أن رسول الله ﷺ مسح أذنيه، داخلهما
بالسبايتين - ابن عباس ٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ مسح أعلى الخف وأسفله -
المغيرة بن شعبة ٥٥٠
- أن رسول الله ﷺ مسح رأسه مرة - علي بن
أبي طالب ٤٣٦
- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين والخمار
بلال بن رباح ٥٦١
- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين، وأمرنا
بالمسح على الخفين - سهل بن سعد
الساعدي ٥٤٧
- أن رسول الله ﷺ مضمض واستنشق من غرفة
واحدة - ابن عباس ٤٠٣
- أن رسول الله ﷺ نام حتى نفخ - عبدالله بن
مسعود ٤٧٥
- أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ -
عائشة ٣١٣٥
- أن رسول الله ﷺ نَفَلَهُ سَلْبَ قَتِيل، قَتَلَهُ يَوْمَ
حُنَيْنٍ - أبو قتادة ٢٨٣٧
- أن رسول الله ﷺ نهاني أن أشرب قائمًا،
وأن أبول مستقبل القبلة - أبو سعيد الخدري ٣٢١
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يتوضأ بفضل
وضوء المرأة - الحكم بن عمرو ٣٧٣
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يحلّق في المسجد
يوم الجمعة قبل الصلاة - عبدالله بن عمرو .. ١١٣٣
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر بالقرآن - ابن
عمر ٢٨٧٩
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُشرب من فم
السقاء - ابن عباس ٣٤٢١
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُصلي الرجل وهو
حافن - أبو أمامة الباهلي ٦١٧
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُضْحَى بأعْضَبِ
القرن والأذن - علي بن أبي طالب ٣١٤٥
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يقام عن الطعام
حتى يُزْفَع - عائشة ٣٢٩٤
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُبْدَ التمر والزبيب
جميعًا - جابر بن عبدالله ٣٣٩٥
- أن رسول الله ﷺ نهى عن إنشاد الصالة في
المسجد - عبدالله بن عمرو ٧٦٦
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمرة حتى
تزهو - أنس بن مالك ٢٢١٧
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان
بالحيوان نسيئة - سمرة بن جندب ٢٢٧٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع السنين - جابر
ابن عبدالله ٢٢١٨
- أن رسول الله ﷺ نهى عن البتل - سمرة بن
جندب ١٨٤٩
- أن رسول الله ﷺ نهى عن جلد الحد في
المساجد - عبدالله بن عمرو ٢٦٠٠

- أن رسول الله ﷺ نهى عن الشرب قائماً - ١٣٨٥ دعوت - عثمان بن حنيف
 - أن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن أنس بن مالك ٣٤٢٤
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن صلاتين - أبو هريرة ١٢٤٨
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع - ابن عمر ٢٤٥٣
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن لبستين - أبو هريرة ٣٥٦٠
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء يوم خير - علي بن أبي طالب ١٩٦١
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن المحافلة والمزانية - جابر بن عبدالله ٢٢٦٦
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة والمناذبة - أبو سعيد الخدري ٢١٧٠
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن النوح - حريز، مولى معاوية ١٥٨٠
 - أن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان أفردوا الحج - جابر بن عبدالله ٢٩٦٧
 - أن رسول الله ﷺ وقف يوم النحر، بين الجمرات - ابن عمر ٣٠٥٨
 - أن رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى سبعة الضحى ثماني ركعات - أم هانئ بنت أبي طالب ١٣٢٣
 - إن الرقي والتمايم والتولة شيرك - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٠
 - إن الروح إذا قبض تبعه البصر - أم سلمة ١٤٥٤
 - أن زينب كان اسمها برّة - أبو هريرة ٣٧٣٢
 - إن شرك أن تطوق بها طوقاً - عبادة بن الصامت ٢١٥٧
 - إن السقط ليرغم ربه إذا أدخل أبويه النار - علي بن أبي طالب ١٦٠٨
 - أن سودة بنت زمعة كانت امرأة ثبطة فاستأذنت رسول الله ﷺ - عائشة ٣٠٢٧
 - إن سورة في القرآن ثلاثون آية - أبو هريرة ... ٣٧٨٦
 - إن شئت أخرت لك وهو خير وإن شئت دعوت - عثمان بن حنيف ١٣٨٥
 - إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن عمر ٢٣٩٦
 - إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر - حمزة الأسلمي ١٦٦٢
 - أن شاعرًا مدح بلال بن عبدالله - سالم بن عبدالله بن عمر ١٥٢
 - إن شدة الحمى من فيح جهنم - ابن عمر ٣٤٧٢
 - إن شفاعتي يوم القيامة لأهل الكبار من أمتي - جابر بن عبدالله ٤٣١٠
 - إن الشمس تطلع بين قرني الشيطان - أبو عبدالله الصابحي ١٢٥٣
 - إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد من الناس - عتبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصاري ... ١٢٦١
 - إن شهداء أمتي إذا لقليل - جابر بن عتيك ... ٢٨٠٣
 - إن الشيطان يأتي أحدكم في صلاته - أبو هريرة ١٢١٦
 - إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم - صفية بنت حيي، زوج النبي ﷺ ١٧٧٩
 - إن الشيطان يدخل بين ابن آدم وبين نفسه - أبو هريرة ١٢١٧
 - إن صاحبي الضور بأيديهما أو في أيديهما قرنان - أبو سعيد الخدري ٤٢٧٣
 - إن طعام الواحد يكفي الاثنين - عمر بن الخطاب ٣٢٥٥
 - أن العباس سأل النبي ﷺ في تعجيل صدقته - علي بن أبي طالب ١٧٩٥
 - إن العبد إذا توضأ فغسل يديه، خرجت خطاياه من يديه - عمرو بن عيسى ٢٨٣
 - إن العبد إذا صلى في العلانية فأحسن - أبو هريرة ٤٢٠٠
 - إن عبدًا قتل تسعة وتسعين نفساً - أبو سعيد الخدري ٢٦٢٢
 - أن عبدا من عباد الله قال: يارب لك الحمد كما ينبغي لجلال - عبدالله بن عمر ٣٨٠١

- أن عبدالله بن زيد الأنصاري قال في ذلك :
 إن صاحبكم قد رأى رؤيا، فأخرج مع بلال -
 عبدالله بن زيد ٧٠٦
 - أن عبدالله بن سهل، ومُحِبَّة خرجا إلى خير -
 سهل بن أبي حنمة عن رجال من قومه ٢٦٧٧
 - أن عبدالله بن عباس والمشور بن مخزومة
 اختلعا بالأبواء - عبدالله بن حنين ٢٩٣٤
 - أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل
 وعنده فاطمة بنت النبي ﷺ - المسور بن
 مخزومة ١٩٩٩
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيبًا،
 أو خطب يوم الجمعة - معدان بن أبي طلحة
 اليمعي ١٠١٤
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيبًا -
 معدان بن أبي طلحة ٣٣٦٣
 - أن عمر قال لصهيب: مالك تكتني بأبي
 يحيى - حمزة بن صهيب ٣٧٣٨
 - أن عمر كان يقول: الدية للعاقلة - سعيد بن
 المسيب ٢٦٤٢
 - أن عمران بن الحصين استعمل على الصدقة -
 عطاء مولى عمران ١٨١١
 - أن عمران بن الحصين سئل عن رجل يطلق
 امرأته - مطرف بن عبدالله بن الشخير ٢٠٢٥
 - إن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل
 أغنيائهم - أبو سعيد الخدري ٤١٢٣
 - إن في الجمعة ساعة، لا يوافقها رجل
 مسلم، قائم يصلي - أبو هريرة ١١٣٧
 - إن في الجنة بابًا يقال له الريان - سهل بن
 سعد ١٦٤٠
 - إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها
 مائة سنة - أبو هريرة ٤٣٣٥
 - إن في الحبة السوداء شفاء من كل داء - أبو
 هريرة ٣٤٤٧
 - إن فيك خصلتين يحبهما الله - ابن عباس ٤١٨٨
 - إن القبر أول منازل الآخرة، فإن نجا منه -
 هانيء مولى عثمان ٤٢٦٧
 - أن قريشًا أتوا امرأة كاهنة - ابن عباس ٢٣٥٠
 - أن قومًا أغاروا على لقاح رسول الله ﷺ -
 عائشة ٢٥٧٩
 - أن قومًا من اليهود قبلوا يد النبي ﷺ ورجليه -
 صفوان بن عسال ٣٧٠٥
 - إن قومكم غداً سيرونكم - ابن عباس ٢٩٥٣
 - إن الكافر ليعظم حتى إن ضره لأعظم من
 أخيه - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٢
 - إن كان عندك ماء بات في شئ - جابر بن
 عبدالله ٣٤٣٢
 - إن كان، ففي الفرس والمرأة والمسكن -
 سهل بن سعد ١٩٩٤
 - إن كان في شيء مما تداوون به خيرٌ
 فالجمامة - أبو هريرة ٣٤٧٦
 - إن كان ليكون علي الصيام من شهر رمضان -
 عائشة ١٦٦٩
 - إن كان المؤذن ليؤذن على عهد رسول الله
 ﷺ فيرى أنها الإقامة - أنس بن مالك ١١٦٣
 - إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد
 ابن ثابت ٢٤٦١
 - إن كانت إحداثا لتحيض ثم تفرص الدم من
 ثوبها عند طهرها - عائشة ٦٣٠
 - إن كانت الأمة من أهل المدينة لتأخذ - أنس
 ابن مالك ٤١٧٧
 - إن كدتم أن تفعلوا فعل فارس والروم - جابر
 ابن عبدالله ١٢٤٠
 - إن كُنَّا آل محمد ﷺ لنمكث شهرًا ما نوقد فيه
 بنار - عائشة ٤١٤٤
 - إن كنا لبأوي لرسول الله ﷺ مما يجافي يديه
 عن جنبه إذا سجد - أحمر بن جزء ٨٨٦
 - إن كنت فاعلاً، فمرة واحدة - معيقب بن
 أبي فاطمة الدوسي ١٠٢٦

- إن كنت لأدخل البيت للحاجة، والمريض فيه - عائشة ١٧٧٦
- إن لكل دين خلقًا، وإن خلق الإسلام الحياء - ابن عباس ٤١٨٢
- إن لكل دين خلقًا وخلق الإسلام الحياء - أنس بن مالك ٤١٨١
- إن لليب ثلاثًا، ولليكر سبعًا - أنس بن مالك ١٩١٦
- إن للزوج من المرأة لشعبة، ما هي لشيء - حمزة بنت جحش ١٥٩٠
- إن للصائم عند فطره لدعوة ما ترد - عبدالله بن عمرو بن العاص ١٧٥٣
- إن لله أهلين من الناس - أنس بن مالك ٢١٥
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا، مائة إلا واحدًا، إنه ونثر - أبو هريرة ٣٨٦١
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا مائة إلا واحدًا من أحصاها - أبو هريرة ٣٨٦٠
- إن لله عند كل فطر عتقاء - جابر بن عبدالله ... ١٦٤٣
- إن لله مائة رحمة قسم منها رحمة بين جميع الخلائق - أبو هريرة ٤٢٩٣
- إن للوضوء شيطانًا يقال له ولهان - أبي بن كعب ٤٢١
- إن لم تجدوا إلا مراض الغنم وأعطان الإبل، فصلوا في مراض الغنم - أبو هريرة ٧٦٨
- إن له دسمًا - أنس بن مالك ٥٠١
- إن له مرضعًا في الجنة، ولو عاش لكان صديقًا نبيًا - ابن عباس ١٥١١
- إن لها أوابد أحبه قال كأوابد الوحش - رافع بن خديج ٣١٨٣
- إن لي حوضًا، ما بين الكعبة وبين المقدس - أبو سعيد الخدري ٤٣٠١
- إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء في قلبه - أبو هريرة ٤٢٤٤
- إن الماء لا ينجسه شيء - أبو أمامة الباهلي ٥٢١
- إن مثل الذي يعود في عطيته، كمثل الكلب - أبو هريرة ٢٣٨٤
- إن مجوس هذه الأمة المكذبون بأقدار الله - جابر بن عبدالله ٩٢
- إن المسجد لا يحل لجنب ولا حائض - أم سلمة ٦٤٥
- إن المسلم لا ينحس - حذيفة بن اليمان ٥٣٥
- إن المشركين كانوا يقولون: أشرك كثيرٌ كيما تُغير - عمرو بن ميمون ٣٠٢٢
- إن مع الغلام عقيقة، فأهريقوا عنه دمًا - سلمان بن عامر ٣١٦٤
- أن معاذ بن جبل صلى بأصحابه العشاء، فطول - جابر بن عبدالله ٨٣٦
- إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه كلب ولا صورة - علي بن أبي طالب ٣٦٥٠
- إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى - عتبة بن عمرو أبو مسعود ٤١٨٣
- إن مما تذكرون من جلال الله، التسبيح - النعمان بن بشير ٣٨٠٩
- إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته، علمًا علمه ونشره - أبو هريرة ٢٤٢
- إن من أحسن الناس صوتًا بالقرآن الذي إذا سمعتموه يقرأ - جابر بن عبدالله ١٣٣٩
- إن من أشراط الساعة أن تقاتلوا قومًا عراض الوجوه - عمرو بن تغلب ٤٠٩٨
- إن من أشراط الساعة أن يُرْفَعَ الْعِلْمُ - أنس ابن مالك ٤٠٤٥
- إن من أعف الناس قثلة أهل الإيمان - عبدالله بن مسعود ٢٦٨١
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم - أوس بن أوس ١٦٣٦
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه النفخة، وفيه الصعقة - شداد بن أوس ١٠٨٥

- إن من أمتي من يدخل الجنة بشفاعته أكثر من
مضر - عبدالله بن قيس ٤٣٢٣
- إن من الجفاء أن يكثر الرجل مسح جبهته،
قبل الفراغ من صلاته - أبو هريرة ٩٦٤
- إن من الحنطة حمرا - النعمان بن بشير ٣٣٧٩
- إن من السرف أن تأكل كل ما اشتيت - أنس
ابن مالك ٣٣٥٢
- إن من الشئ أن يخرج الرجل مع ضيفه - أبو
هريرة ٣٣٥٨
- إن من السنة أن يمشي إلى العيد - علي بن
أبي طالب ١٢٩٦
- إن من الشعر جكمًا - ابن عباس ٣٧٥٦
- إن من الشعر حكمة - أبي بن كعب ٣٧٥٥
- إن من قبل مغرب الشمس بابًا مفتوحًا -
صفوان بن عسال ٤٠٧٠
- إن من قلب ابن آدم بكل واحد شعبة - عمرو بن
العاص ٤١٦٦
- إن من الناس مفاتيح للخير مغاليق للشر -
أنس بن مالك ٢٣٧
- إن من ورائكم أيامًا تئزل فيها الجهل - أبو
موسى الأشعري ٤٠٥١
- أن منادي النبي ﷺ نادى - أنس بن مالك ... ٣١٩٦
- إن موسى ﷺ أجر نفسه ثمانين سنين أو عشرين -
عتبة بن النضر ٢٤٤٤
- إن الميت يصير إلى القبر، فيجلس الرجل
الصالح في قبره - أبو هريرة ٤٢٦٨
- إن ناركم هذه جزء من سبعين جزءًا من نار
جهنم - أنس بن مالك ٤٣١٨
- إن الناس أبوا إلا الغسل، ولا أجد في كتاب
الله إلا المسح - ابن عباس ٤٥٨
- إن الناس إذا رأوا منكرو فلا يغيرونة - قيس
ابن أبي حازم ٤٠٠٥
- إن الناس قد صلوا وناموا وأنتم لم تزالوا في
صلاة - أبو سعيد الخدري ٦٩٣
- إن الناس قد صلوا وناموا، وإنكم لن تزالوا
في صلاة ما انتظرت الصلاة - أنس بن مالك ٦٩٢
- إن الناس لكم تبع - أبو سعيد الخدري ٢٤٩
- إن الناس يجلسون من الله يوم القيامة على
قدر رواحهم إلى الجمعات - عبدالله بن
مسعود ١٠٩٤
- أن ناقة للبراء، كانت ضارية - حرام بن
محينة ٢٣٣٢
- أن النبي ﷺ أتاه رجل فقال: إن علي بذنة -
ابن عباس ٣١٣٦
- أن النبي ﷺ أجاز شهادة الرجل ويمين
الطالب - سرق بن أسد الجهنني ٢٣٧١
- أن النبي ﷺ احتجم في الأخدعين وعلى
الكاهل - أنس بن مالك ٣٤٨٣
- أن النبي ﷺ احتجم وأعطاه أجره - ابن
عباس ٢١٦٢
- أن النبي ﷺ احتجم وأعطى الحجاج أجره -
أنس بن مالك ٢١٦٤
- أن النبي ﷺ احتجم وهو محرم - جابر بن
عبدالله ٣٠٨٢
- أن النبي ﷺ أحر طواف الزيارة إلى الليل -
عائشة وابن عباس ٣٠٥٩
- أن النبي ﷺ استسقى حتى رأيت بياض يبطيه -
أبو هريرة ١٢٧١
- أن النبي ﷺ استشار الناس لما يهمهم إلى
الصلاة فذكروا البوق - عبدالله بن عمر ٧٠٧
- أن النبي ﷺ أشهم يوم خيبر، للفارس ثلاثة
أشهم - ابن عمر ٢٨٥٤
- أن النبي ﷺ اشترى صفيّة بسبعة أرؤس -
أنس بن مالك ٢٢٧٢
- أن النبي ﷺ اشترى من يهودي طعامًا إلى
أجل - عائشة ٢٤٣٦
- أن النبي ﷺ اشترى هذبة من قُليد - ابن عمر ٣١٠٢
- أن النبي ﷺ أشعر الهندي في الشتاء الأيمن -

- ابن عباس ٣٠٩٧ - أن النبي ﷺ توضعاً بفضل غسلها من الجنابة -
- أن النبي ﷺ أطلى وولي عاتنه بيده - أم سلمة ٣٧٥٢
- أن النبي ﷺ أعطاه حمار وحش - طلحة بن عبيد الله ٣٠٩٢
- أن النبي ﷺ أعطاه ديناراً يشتري له شاة - عروة البارقي ٢٤٠٢
- أن النبي ﷺ اغتسل من جنابة، فرأى لمعة لم يصبها الماء - ابن عباس ٦٦٣
- أن النبي ﷺ اغتسل وميمونة من إناء واحد، في قصعة، فيها أثر العجين - أم هانئ ٣٧٨
- أن نبي الله ﷺ دخل الغيضة فقصى حاجته - جرير بن عبد الله ٣٥٩
- أن نبي الله ﷺ كان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا عند الاستسقاء - أنس بن مالك ١١٨٠
- أن النبي ﷺ أمر بقتل الأسودين في الصلاة: العنبر والحية - أبو هريرة ١٢٤٥
- أن النبي ﷺ أمر سبيعة أن تنكح إذا نعلت من نفاسها - المسور بن مخرمة ٢٠٢٩
- أن النبي ﷺ أمره أن يُؤدِّف عائشة فيغيرها من التثعيم - عبد الرحمن بن أبي بكر ٢٩٩٩
- أن النبي ﷺ أمرها أن تسترقي من العين - عائشة ٣٥١٢
- أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاع - أم شريك ٣٢٢٨
- أن النبي ﷺ أهدى في بُدنه جملاً لأبي جهل، بُزئته من فضة - ابن عباس ٣١٠٠
- أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر - أنس بن مالك ١٩٠٩
- أن النبي ﷺ بشر بحاجة، فخرَّ ساجداً - أنس بن مالك ١٣٩٢
- أن النبي ﷺ تزوج أم سلمة في شوال - الحارث بن هشام ١٩٩١
- أن النبي ﷺ تزوج عائشة على متاع بيت - أبو سعيد الخدري ١٨٩٠
- ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٧٢
- أن النبي ﷺ توضعاً ثلاثاً ثلاثاً - عائشة وأبو هريرة ٤١٥
- أن النبي ﷺ توضعاً فمسح ظاهر أذنيه وباطنهما - الربيع بنت معوذ ٤٤٠
- أن النبي ﷺ توضعاً في تور - أبو هريرة ٤٧٣
- أن النبي ﷺ توضعاً مرة مرة - جابر بن عبد الله ٤١٠
- أن النبي ﷺ توفي ودرعه مرهونة عند يهودي - أسماء بنت يزيد ٢٤٣٨
- أن النبي ﷺ جعل العمرى للوارث - زيد بن ثابت ٢٣٨١
- أن النبي ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غزوة تبوك في السفر - معاذ بن جبل ١٠٧٠
- أن النبي ﷺ حك بزاقاً في قبلة المسجد - عائشة ٧٦٤
- أن النبي ﷺ حين افتتح خيبر، اشترط عليهم أن له الأرض - ابن عباس ١٨٢٠
- أن النبي ﷺ دخل عليها فاخبت مولاة لها - عائشة ٦٥٤
- أن النبي ﷺ دخل مكة نهاراً - عبد الله بن عمر ٢٩٤١
- أن النبي ﷺ دخل مكة، وعليه عمامة سوداء - جابر بن عبد الله ٣٥٨٥
- أن النبي ﷺ دخل مكة يوم الفتح، وعلى رأسه المغفر - أنس بن مالك ٢٨٠٥
- أن النبي ﷺ دخل مكة، يوم الفتح، ولواؤه أبيض - جابر بن عبد الله ٢٨١٧
- أن النبي ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء - ابن عمر ٣٥٨٦
- أن النبي ﷺ رأى امرأة مقتولة - ابن عمر ٢٨٤١
- أن النبي ﷺ رأى نخامة في قبلة المسجد - أنس بن مالك ٧٦٢

- أن النبي ﷺ رجم يهوديًا ويهودية - جابر بن سمرة ٢٥٥٧
- أن النبي ﷺ رجم يهوديين - ابن عمر ٢٥٥٦
- أن النبي ﷺ رخص في الرقية من الحمة - أنس بن مالك ٣٥١٦
- أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا - عاصم بن عدي ٣٠٣٦
- أن النبي ﷺ رمل من الججر إلى الججر ثلاثًا - جابر بن عبدالله ٢٩٥١
- أن النبي ﷺ رمى الجمرة على راحلته - ابن عباس ٣٠٣٤
- أن النبي ﷺ شغل عن ذبح قبل أن يحلق - عبدالله بن عمرو ٣٠٥١
- أن النبي ﷺ سئل عن ماء البحر - جابر بن عبدالله ٣٨٨
- أن النبي ﷺ سجد في ﴿إذا السماء انشقت﴾ - أبو هريرة ١٠٥٩
- أن النبي ﷺ سقط من فرسه على جذع فانفكت قدمه - جابر بن عبدالله ٣٤٨٥
- أن النبي ﷺ شرب، فتنفس فيه مرتين - ابن عباس ٣٤١٧
- أن النبي ﷺ صلى بأصحابه صلاة الخوف، فركع بهم جميعًا - جابر بن عبدالله ١٢٦٠
- أن النبي ﷺ صلى صلاة، أظن أنها العصر - عبدالله ابن بجينة ١٢٠٦
- أن النبي ﷺ صلى على عثمان بن مظعون وكبر عليه أربعًا - عثمان بن عفان ١٥٠٢
- أن النبي ﷺ صلى على قبر بعدما قبر - أنس ابن مالك ١٥٣١
- أن النبي ﷺ صلى على ميت بعدما دفن - بريدة بن الحصيب ١٥٣٢
- أن النبي ﷺ صلى على النجاشي، فكبر أربعًا - ابن عمر ١٥٣٨
- أن النبي ﷺ صلى فكان إذا مر بآية رحمة -
- سأل وإذا مر بآية عذاب استجار - حذيفة بن اليمان ١٣٥١
- أن النبي ﷺ صلى يوم العيد بغير أذان ولا إقامة - ابن عباس ١٢٧٤
- أن النبي ﷺ طاف على نساءه في ليلة - أبو رافع مولى النبي ﷺ ٥٩٠
- أن النبي ﷺ طاف في حجة الوداع على بعير - ابن عباس ٢٩٤٨
- أن النبي ﷺ طاف مضطجعًا - يعلى بن أمية ٢٩٥٤
- أن النبي ﷺ قال في ذبول النساء شبرًا - عائشة ٣٥٨٣
- أن النبي ﷺ قال للحسن: أئلهن إني أحبه - أبو هريرة ١٤٢
- أن النبي ﷺ قام في ثنتين من الظهر نسي الجلوس - عبدالله ابن بجينة ١٢٠٧
- أن النبي ﷺ قام من الليل فدخل الخلاء ففقد حاجته - ابن عباس ٥٠٨
- أن النبي ﷺ قتل عقربًا وهو في الصلاة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٤٧
- أن النبي ﷺ قرأ على الجنائزة بفاتحة الكتاب - ابن عباس ١٤٩٥
- أن النبي ﷺ قرأ في الركعتين قبل الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - أبو هريرة ١١٤٨
- أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - جابر ابن عبدالله ٢٣٦٩
- أن النبي ﷺ قضى حاجته، ثم استنجى من تور - أبو هريرة ٣٥٨
- أن النبي ﷺ قضى لحمل بن مالك الهذلي اللحياني بميراثه - عبادة بن الصامت ٢٦٤٣
- أن النبي ﷺ قلد وأشعر وأرسل بها - عائشة ٣٠٩٨
- أن النبي ﷺ كان إذا أتاه أمر يسره أو يسره - أبو بكره التقي ١٣٩٤
- أن النبي ﷺ كان إذا أخذ مضجعه - عائشة .. ٣٨٧٥

- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب - عائشة ٥٩٣
- أن النبي ﷺ كان، إذا اشتكى يقرأ على نفسه عائشة ٣٥٢٩
- أن النبي ﷺ كان إذا أضاء له الفجر صلى ركعتين - ابن عمر ١١٤٣
- أن النبي ﷺ كان إذا أطل، بدأ بعورته - أم سلمة ٣٧٥١
- أن النبي ﷺ كان إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه - ابن عمر ٩١٣
- أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيد رجع في غير الطريق الذي أخذ فيه - أبو هريرة ١٣٠١
- أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيدين سلك على دار سعيد بن أبي العاص - سعد بن عائذ المؤذن ١٢٩٨
- أن النبي ﷺ كان إذا دخل الخلاء وضع خاتمه - أنس بن مالك ٣٠٣
- أن النبي ﷺ كان إذا ذهب إلى الغائط أبعد - يعلى بن مرة ٣٣٣
- أن النبي ﷺ كان إذا سافر أقرع بين نسائه - عائشة ٢٣٤٧
- أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى يديه، فلو أن بهمة أرادت - ميمونة ٨٨٠
- أن النبي ﷺ كان إذا سجد قال: اللهم لك سجدت، وبك آمنت - علي بن أبي طالب .. ١٠٥٤
- أن النبي ﷺ كان إذا صعد المنبر سلم - جابر ابن عبد الله ١١٠٩
- أن النبي ﷺ كان في بُذْنُو جَمَلٌ - سلمة بن الأكوع ٣١٠١
- أن النبي ﷺ كان يأتي العيد ماشياً، ويرجع في غير الطريق الذي ابتدأ فيه - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٣٠٠
- أن النبي ﷺ كان يأخذ من كل عشرين ديناراً - ابن عمر وعائشة ١٧٩١
- أن النبي ﷺ كان يبعث على الناس من يحرص عليهم كرومهم وثمارهم - عتاب بن أسيد ١٨١٩
- أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه - عبدالله بن جعفر ٣٦٤٧
- أن النبي ﷺ كان يتعوذ من الجبن والبخل - عمر بن الخطاب ٣٨٤٤
- أن النبي ﷺ كان يتوضأ لكل صلاة - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٥١٠
- أن النبي ﷺ كان يجعل فضة مما يلي كفه - ابن عمر ٣٦٤٥
- أن النبي ﷺ كان يخرج إلى العيد ماشياً، ويرجع ماشياً - سعد بن عائذ المؤذن ١٢٩٤
- أن النبي ﷺ كان يخرج بناته ونسائه في العيدين - ابن عباس ١٣٠٩
- أن النبي ﷺ كان يخطب خطبتين، يجلس بينهما جلسة - ابن عمر ١١٠٣
- أن النبي ﷺ كان يَدْهِنُ رَأْسَهُ بِالزَيْتِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ غَيْرَ الْمُقْتَبِ - ابن عمر ٣٠٨٣
- أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين - عبدالله بن عمر ١١٣١
- أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس - أم سلمة ١١٩٥
- أن النبي ﷺ كان يصلي الظهر إذا دحضت الشمس - جابر بن سمرة ٦٧٣
- أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل تسع ركعات - عائشة ١٣٦٠
- أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل، وأنا معترضة بينه وبين القبلة - عائشة ٩٥٦
- أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه في غسل واحد - أنس بن مالك ٥٨٨
- أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان فساfer عاماً - أبي بن كعب ١٧٧٠
- أن النبي ﷺ كان يغسل مقعدته ثلاثاً - عائشة ٣٥٦

- أن النبي ﷺ كان يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقتل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ - أبو عتبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيدين - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدتين: رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحلته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعاً وخمساً - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كف في ثلاثة أثواب بيض يمانية - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لى حتى رمى جمره العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يحرم الضَّبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يؤمل في السبع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة، فإذا هو بجوار يضر بن يدهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مرَّ عليه بدينة - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقامها بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نفل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نفل، في البدَأ، الرُّبُع وفي الرُّجُوع، الثلث - عُباد بن الصَّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُعَدَّ بين الظِّلِّ والشَّمْسِ - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقْران يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذي ناب من السباع - أبو ثعلبة الخشني ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبله - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع العُرْبَان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣
- أن النبي ﷺ كان يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقتل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ - أبو عتبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيدين - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدتين: رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحلته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعاً وخمساً - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كف في ثلاثة أثواب بيض يمانية - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لى حتى رمى جمره العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يحرم الضَّبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يؤمل في السبع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة، فإذا هو بجوار يضر بن يدهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مرَّ عليه بدينة - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقامها بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نفل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نفل، في البدَأ، الرُّبُع وفي الرُّجُوع، الثلث - عُباد بن الصَّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُعَدَّ بين الظِّلِّ والشَّمْسِ - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقْران يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذي ناب من السباع - أبو ثعلبة الخشني ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبله - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع العُرْبَان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣

- أن النبي ﷺ نهى عن لبستين - أبو سعيد الخدري ٣٥٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن النجش - ابن عمر ٢١٧٣
- إن نبياً من الأنبياء قرصته ثملة - أبو هريرة ... ٣٢٢٥
- أن النجاشي أهدى لرسول الله ﷺ خفين ساذجين - بريدة بن الحصيب ٣٦٢٠
- أن النجاشي أهدى للنبي ﷺ خفين أسودين ساذجين - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٥٤٩
- إن النجاشي قد مات - أبو هريرة ١٥٣٤
- إن النذر لا يأتي ابن آدم بشيء - أبو هريرة ... ٢١٢٣
- إن نزلتم يقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف - عقبة بن عامر ٣٦٧٦
- إن نزول الأبطح ليس بشنة - عائشة ٣٠٦٧
- إن الله لا تحل - ثعلبة بن الحكم ٣٩٣٨
- إن هذا حمد الله، وإن هذا لم يحمد الله - أنس بن مالك ٣٧١٣
- إن هذا الخير خزان - سهل بن سعد الساعدي ٢٣٨
- إن هذا الشهر قد حضركم - أنس بن مالك .. ١٦٤٤
- إن هذا القرآن نزل بحزن، فإذا قرأتموه فابكوا - سعد بن أبي وقاص ١٣٣٧
- إن هذا المسجد لا يبال فيه، وإنما بني لذكر الله وللصلاة - أبو هريرة ٥٢٩
- إن هذا يوم عيد، جعله الله للمسلمين - ابن عباس ١٠٩٨
- إن هذه الإبل لأهل بيت من المسلمين - أبو هريرة ٢٣٠٣
- إن هذه الأمة مرحومة عذابها بأيديها - أنس ابن مالك ٤٢٩٢
- إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء - عائشة ٣٤٤٩
- إن هذه الحشوش محتضرة - زيد بن أرقم ... ٢٩٦
- إن هذه ليست بالحیضة، وإنما هو عرق - عائشة ٦٢٦
- إن هذين حراماً على ذكور أمتي - علي بن أبي طالب ٣٥٩٥
- إن هذين محرم على ذكور أمتي - عبدالله بن عمرو ٣٥٩٧
- إن وجدت زوجاً صالحاً فتزوجي - أبو السائب بن يعكف ٢٠٢٨
- إن الولد مبخله مجبنة - يعلى العامري ٣٦٦٦
- إن يأجوج ومأجوج يحفرون كل يوم - أبو هريرة ٤٠٨٠
- إن يسير الرّياء شُرْكٌ - عمر بن الخطاب ٣٩٨٩
- أن يضعهما إذا طعم، وأن يكسوها إذا اكسى - معاوية بن حيدة القشيري ١٨٥٠
- أن يكون الإمام يصلي بطائفة معه، فيسجدون سجدة واحدة - ابن عمر ١٢٥٨
- إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالقوهم - أبو هريرة ٣٦٢١
- أن يهودياً رضاً رأس امرأة بين حجرين فقتلها - أنس بن مالك ٢٦٦٥
- أن يهودياً قتل جارية على أوضاع لها - أنس ابن مالك ٢٦٦٦
- إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم - أبو هريرة ١٧٤٠
- إن يوم الجمعة سيد الأيام، وأعظمها عند الله - أبو لبابة بن عبد المنذر ١٠٨٤
- أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول الله ﷺ قام فذكر ورفع يديه - أبو حميد الساعدي ٨٦٣
- أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: كان - أبو حميد الساعدي ٨٦٢
- أنا، أنا - جابر بن عبدالله ٣٧٠٩
- إنا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا - عبدالله بن مسعود ٤٠٨٢
- أنا بريء ممن حلق ولسق وخرق - أبو موسى الأشعري ١٥٨٦

- أنا سلم لمن سالتم، وحرب لمن حاربتهم -
 زيد بن أرقم ١٤٥
 - أنا سيد ولد آدم ولا فخر - أبو سعيد الخدري ٤٣٠٨
 - أنا عبدالله، وأخو رسوله - علي بن أبي طالب ١٢٠
 - إنا قد اصطنعنا خاتماً ونقشنا فيه نقشاً - أنس ابن مالك ٣٦٤٠
 - إنا كذلك، يُضَعَّفُ لنا البلاء ويضعف لنا الأجر - أبو سعيد الخدري ٤٠٢٤
 - إنا كنا نحفظ الحديث - ابن طاوس عن أبيه ٢٧
 - إنا لا نستعين بِمُشْرِكٍ - عائشة ٢٨٣٢
 - أنا وارث من لا وارث له - المقدام بن معديكرب ٢٦٣٤
 - الأنبياء ثم الأئمة فالأئمة ثم الأئمة - سعد ابن أبي وقاص ٤٠٢٣
 - أنت ومالك لأبيك - جابر بن عبدالله ٢٢٩١
 - انتهينا إلى غدري، فإذا فيه جيفة حمار - جابر ابن عبدالله ٥٢٠
 - أنحره واغمس نعله في دمه - ناجية الخزاعي ٣١٠٦
 - أنزعها فإنها لا تزيدك إلا وهناً - عمران بن الحصين ٣٥٣١
 - أنشدتكم بالله الذي أنزل التوراة على موسى - جابر بن عبدالله ٢٣٢٨
 - أنشدك بالذي أنزل التوراة على موسى - البراء بن عازب ٢٣٢٧
 - الأنصار شعراً والناس دثار - سهل بن سعد الأنصاري ١٦٤
 - انطلقنا بنا إلى الواقفي - أبو هريرة ٣١٨١
 - انطلقت مع عمي وخالتي فدخلنا على عائشة - جميع بن عمير التيمي ٥٧٤
 - أنطلقن فقد بايعنكن - عائشة ٢٨٧٥
 - انظروا إلى من هو أسفل منكم أبو هريرة .. ٤١٤٢
 - انظروا إلى هذا المُحْرِمِ ما يَقْضِي - أسماء بنت أبي بكر ٢٩٣٣
 - انظروا من تدخلن عليكن، فإن الرضاعة من المجاعة - عائشة ١٩٤٥
 - انظروها، فإن جاءت به أسحم، أدعج العينين - سهل بن سعد الساعدي ٢٠٦٦
 - أنفسها عند أهلها، وأغلاها ثمناً - أبو ذر الغفاري ٢٥٢٣
 - انقضي شعرك واغتسلي - عائشة ٦٤١
 - إنك تأتي قومًا أهل كتاب، فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله - ابن عباس ١٧٨٣
 - إنك لعلك تُذَكُّ أموالاً تُقسَمُ بين أقوام - سمرة بن سهم ٤١٠٣
 - انكحوا، فإني مكاثركم - أبو هريرة ١٨٦٣
 - انكسرت إحدى زندي، فسألت النبي ﷺ فأمرني أن أسحق على الجبانة - علي بن أبي طالب ٦٥٧
 - إنكم تخصمون إلي وإنما أنا بشر - أم سلمة ٢٣١٧
 - إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر - جبريل بن عبدالله ١٧٧
 - إنكم وفيتم سبعين أمة، أنتم خيرها - معاوية ابن حيدة القشيري ٤٢٨٨
 - إنما أرى بني هاشم وبني المطلب شيئاً واحداً - جبير بن مطعم ٢٨٨١
 - إنما الأعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى - عمر بن الخطاب ٤٢٢٧
 - إنما الأعمال كالوعاء إذا طاب أسفله - معاوية بن أبي سفيان ٤١٩٩
 - إنما أمرت بالمسح - جابر بن عبدالله ٥٥١
 - إنما أنا بشر، أنسى كما تنسون - عبدالله بن مسعود ١٢٠٣
 - إنما أنا بشر ولعل بعضكم أن يكون ألحن - أبو هريرة ٢٣١٨
 - إنما أنا لكم مثل الوالد لولده أعلمكم - أبو هريرة ٣١٣

- ٢١٨٥ - إنما البيع عن تراض - أبو سعيد الخدري ...
 ٨٤٦ - إنما جعل الإمام ليؤتم به - أبو هريرة
 ١٢٣٨ - إنما جعل الإمام ليؤتم به - أنس بن مالك ...
 ١٢٣٧ - إنما جعل الإمام ليؤتم به - عائشة
 - إنما جعل الإمام ليؤتم به ، فإذا كبر فكبروا -
 ١٢٣٩ أبو هريرة
 - إنما جعل رسول الله ﷺ الشفعة في كل مالم
 يقسم - جابر بن عبد الله ٢٤٩٩
 - إنما الحلف حنث أو ندم - ابن عمر ٢١٠٣
 - إنما الدنيا متاع ، وليس من متاع الدنيا شيء -
 عبد الله بن عمرو ١٨٥٥
 - إنما ذلك عرق ، فانظري إذا أتى قروك فلا
 تصلي - فاطمة بنت أبي حبيش ٦٢٠
 - إنما الربا في النسيئة - ابن عباس ٢٢٥٧
 - إنما سن رسول الله ﷺ الزكاة في هذه
 الخمسة - عبد الله بن عمرو بن العاص ١٨١٥
 - إنما الصبر عند الصدمة الأولى - أنس بن
 مالك ١٥٩٦
 - إنما كانت رخصة في أول الإسلام ثم أمرنا
 بالغسل ، بعد - أبي بن كعب ٦٠٩
 - إنما نسمة المؤمن طائر يعلق في شجر الجنة -
 كعب الأنصاري ٤٢٧١
 - إنما نهى رسول الله ﷺ من لحوم الأضاحي -
 عائشة ٣١٥٩
 - إنما هذه النار عدو لكم - أبو موسى الأشعري ٣٧٧٠
 - إنما هما اثنتان : الكلام والهدي ، فأحسن
 الكلام كلام الله - عبد الله بن مسعود ٤٦
 - إنما هو جزء منك - أبو أمامة الباهلي ٤٨٤
 - إنما هي عرق أو عروق - عائشة ٦٤٦
 - إنما يُعَبِّثُ النَّاسُ عَلَى نِيَاتِهِمْ - أبو هريرة ٤٢٢٩
 - إنما يجزيك من ذلك الوضوء - سهل بن
 حنيفة ٥٠٦
 - إنما يستخرج به من اللثيم - عبد الله بن عمر .. ٢١٢٢
 - إنما بكفك أن تحني عليه ثلاث حثيات من
- ماء - أم سلمة ٦٠٣
 - إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة -
 عمر بن الخطاب ٣٥٩١
 - إنما اليمين على نية المستحل - أبو هريرة . ٢١٢٠
 - إنما ينضح من بول الذكر ، ويغسل من بول
 الأنثى - لبابة بنت الحارث ٥٢٢
 - أنه أتى أبي بن كعب ومعه عمر ، فخرج
 عليهما - ابن عباس ٥٠٧
 - أنه أتى النبي ﷺ ناس من اليهود فقالوا -
 عائشة ٣٦٩٨
 - أنه أتى النبي ﷺ يؤذنه بصلاة الفجر - بلال
 ابن رباح ٧١٦
 - أنه أخيره أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر
 والشمس مرتفعة حية - أنس بن مالك ٦٨٢
 - أنه أخذ من العسل العشر - عبد الله بن عمرو ١٨٢٤
 - أنه اشتق طعم البلح - أبيض بن حمال ٢٤٧٥
 - أنه توضع ثلاثاً ثلاثاً - ابن عمر ٤١٤
 - أنه جعل الدية اثني عشر ألفاً - ابن عباس ٢٦٢٩
 - أنه حج فقال : رأيت النبي ﷺ يخطب على
 بعيره - نبيط بن شريط ١٢٨٦
 - أنه حمل على فرس يقال له غمر - الزبير بن
 العوام ٢٣٩٣
 - أنه حين هلك عثمان بن مظعون ترك ابنة له -
 ابن عمر ١٨٧٨
 - أنه خرج حاجاً مع رسول الله ﷺ - أبو بكر
 الصديق ٢٩١٢
 - أنه خرج لحاجته ، فاتبعه المغيرة بإداوة فيها
 ماء - المغيرة بن شعبه ٥٤٥
 - أنه خرج مع الناس يوم فطر أو أضحى ،
 فأنكر إبطاء الإمام - عبد الله بن بسر ١٣١٧
 - أنه خرج من الغائط - أبو هريرة ٣٢٦١
 - أنه دخل على رسول الله ﷺ وهو يصلي في
 ثوب واحد ، متوشحاً به - أبو سعيد
 الخدري ١٠٤٨

- أنه رأى رسول الله ﷺ توضأ ثم أخذ كُفًا من ماء فتنضح به فرجه - الحكم بن سفيان التقي ٤٦١
- أنه رأى سعد بن مالك وهو يمسح على الخفين - ابن عمر ٥٤٦
- أنه رخص للمسافر إذا توضأ وليس خفيه ثم أحدث وضوءاً، أن يمسح ثلاثة أيام - أبو بكرة التقي ٥٥٦
- أنه رمى جمره العقبة ولم يقف عندها - ابن عمر ٣٠٣٢
- أنه سئل: أكان النبي ﷺ يخطب قائماً أو قاعداً - عبدالله بن مسعود ١١٠٨
- أنه سئل عن رجل تزوج امرأة فمات عنها، ولم يدخل بها - عبدالله بن مسعود ١٨٩١
- أنه سئل: كيف كان رسول الله ﷺ يسير حين دفع عن عرفة - أسامة بن زيد ٣٠١٧
- أنه سأل أخته أم حبيبة، زوج النبي، ﷺ، هل كان رسول الله ﷺ يصلي في التوب الذي يجامع فيه - معاوية بن أبي سفيان ٥٤٠
- أنه سأل رسول الله ﷺ عن الرجل يصلي قاعداً، قال: من صلى قائماً فهو أفضل - عمران بن حصين ١٢٣١
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت - ربيعة بن الغاز ١٦٤٩
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت - ربيعة بن الغاز ١٧٣٩
- أنه سأل النبي ﷺ عن الرجل يدنو من امرأته فلا يتزل؟ - المقداد بن الأسود ٥٠٥
- أنه سجد مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، منهن النجم - أبو الدرداء الأنصاري ١٠٥٥
- إنه سيأتيكم أقوام من يعدي يطلبون العلم - أبو هريرة ٢٤٨
- أنه شهد النبي ﷺ يخرج إلى المصلى يستسقي - عبدالله بن زيد بن عاصم ١٢٦٧
- أنه صلى مع النبي ﷺ العشاء الآخرة - البراء ابن عازب ٨٣٤
- إنه عمك، فأذني له - عائشة ١٩٤٨
- أنه قال لعبدالله بن عمر: إنا نجد صلاة المحضر وصلاة الخوف في القرآن - أمية بن عبدالله بن خالد ١٠٦٦
- أنه قدم على عمر بن الخطاب من مصر، فقال: منذ كم لم تنزع خفيك؟ - عقبة بن عامر الجهني ٥٥٨
- أنه قدم على النبي ﷺ وقد أخصى غلاماً - زباع بن روح الجزامي ٢٦٧٩
- أنه قدم قارئاً فطاف بالبيت سبباً - ابن عمر .. ٢٩٧٤
- أنه كان إذا اعتكف، طرح له فراشه أو يوضع له سريره - ابن عمر ١٧٧٤
- أنه كان إذا صلى الجمعة، انصرف، فصلى مسجدتين في بيته - عبدالله بن عمر ١١٣٠
- أنه كان نصيه الجنبه بالليل، فيريد أن ينام - أبو سعيد الخدري ٥٨٦
- أنه كان ردف رسول الله ﷺ غداة النحر - الفضل بن العباس ٢٩٠٩
- أنه كان عليه نذر ليلة في الجاهلية يعتكفها - عمر بن الخطاب ١٧٧٢
- أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول الله ﷺ إذا كان الفيل، مثل الشراك - سعد بن عائد المؤذن ١١٠١
- أنه كان يأتي إلى سبحة الضحى فيعبد إلى الأسطوانة، - سلمة بن الأكوع ١٤٣٠
- أنه كان يخرج إلى العيد في طريق، ويرجع في أخرى - ابن عمر ١٢٩٩
- أنه كان يذبح بالمصلى - ابن عمر ٣١٦١
- أنه كان يصلي الصلوات الخمس يبنى ثم يُخبرُهم - ابن عمر ٣٠٠٥
- أنه كان يصلي مع النبي ﷺ المغرب - سلمة ابن الأكوع ٦٨٨

- أَنَّهُ كَانَ يُنْتَنِي بِالْمَتْعَةِ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِي . ٢٩٧٩
- أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالْدِيْبَاجِ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ٣٥٩٣، ٢٨٨٠
- أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمُّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عَقْبَةَ فَقَالَتْ لَهُ - ٢٠٢٦
- الزَّبِيرُ بْنُ الْعَوَامِ ٢١١٦
- إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ - صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ ١٩٨٧
- أَنَّهُ لَمَنْ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْوَاشِمَةُ - أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جَنْبٍ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٥٣٤
- إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مِنْذَرَأَ اللَّهُ دُرِّيَّةً - آدَمُ - أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ٤٠٧٧
- إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ٣٩٥٦
- إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْكَ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وَضْعٍ - الْمَهَاجِرُ بْنُ قَنْذَلَةَ بْنِ عَمِيرِ بْنِ جَذْعَانَ ٣٥٠
- أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غَسَلِهِ - أُمُّ هَانِيَةُ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ ٤٦٥
- إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدُّ عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا حُرْمٌ - إِبْنُ عَبَّاسٍ ٣٠٩٠
- إِنَّهُ لَيْسْتَ تَغْفِرُ لِلْعَالَمِ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ - أَبُو الدَّرْدَاءِ الْأَنْصَارِيُّ ٢٣٩
- أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعِينَ - مُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ ٣٢٤٤
- أَنَّهُ مِنْ غُلٍّ مِنْهَا بَعِيرًا أَوْ شَاةً أَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ١٨١٠
- إِنَّهُ مِنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرَفَ، فَإِنَّهُ يَعْدِلُ قِيَامَ لَيْلَةٍ - أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ ١٣٢٧
- أَنَّهُ نَامَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - إِبْنُ عَبَّاسٍ ١٣٦٣
- أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ بَغَائِطٌ وَيَبُولَ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ ٣٢٠
- أَنَّهُ نَهَى عَنِ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ - جَابِرُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ٣٤٣
- أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّرْفِ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ ٢٢٥٨
- أَنَّهُ نَهَى عَنِ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ ١٧٢١
- إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَإِنَّهُ يَحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرَمُ مِنَ النَّسَبِ - إِبْنُ عَبَّاسٍ ١٩٣٨
- أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ خَالِفُونَ عَائِشَةَ - زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ١٩٤٧
- أَنَّهَا أَخْرَجَتْ حَبَّةَ مَزْرَعَةٍ بِالْأُصْبُعِ - بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ ٢٨١٩
- أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قَلَادَةَ فَهَلَكَتْ - عَائِشَةُ ٥٦٨
- أَنَّهَا أَعْتَقَتْ بَرِيرَةَ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - عَائِشَةُ ٢٠٧٤
- أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رَمْحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ - سَائِبَةُ مَوْلَاةُ الْفَاكِهِ مِنَ الْمَغِيرَةِ ٣٢٣١
- إِنَّهَا اسْتَكُونَتْ فِتْنَةً وَفِرْقَةً وَاخْتِلَافًا - أَبُو بَرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ٣٩٦٢
- أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَرْسَلَاتِ عَرَفًا - لَبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ٨٣١
- أَنَّهَا قَالَتْ: طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِأَحْرَامِهِ - عَائِشَةُ ٢٩٢٦
- أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ؟ - عَائِشَةُ ٢٠٠٠
- أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِيَّاهُ وَاحِدًا - أُمُّ سَلَمَةَ ٣٨٠
- إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ لِأَحَدٍ حَتَّى يَسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ - رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ ٤٦٠
- إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَتَكَا عَدُوًّا - عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُغْفَلٍ ٣٢٢٦
- إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَتَكِي عَدُوًّا - عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُغْفَلٍ ١٧

- إنها لا تَقْتُلُ صَيِّداً ولا تنكي العدو، ولكنها
تَفْقَأُ العين وتَنَسَّرُ السِّنَّ - عبدالله بن مغفل .. ٣٢٢٧
- إنها ليست بنجس، هي من الطوافين أو
الطوافات - أبو قتادة الأنصاري ٣٦٧
- أنها مرضت، فأمرها رسول الله ﷺ أن
تطوف من وراء الناس - أم سلمة ٢٩٦١
- أنهم أصابهم جوعٌ وهم سبعة - أبو هريرة .. ٤١٥٧
- أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ إلى خير،
حتى إذا كانوا بالصهراء صلى العصر - سويد
ابن النعمان الأنصاري ٤٩٢
- أنهم غزوا غزوة السلاسل، ففاتهاهم الغزو
فرابطوا - عاصم بن سفيان الثقفي ١٣٩٦
- إنهم لم يَتَكُونُوا - ابن عباس ٣٠٤٥
- إنهم يُعْتَوْنَ على نياتهم - أم سلمة ٤٠٦٥
- أنهما سالا عبدالله بن أبي أوفى عن التيمم -
الحكم، وسلمة بن كهيل ٥٧٠
- أنهما كانا يتوضآن جميعاً للصلاة - عائشة .. ٣٨٣
- إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير - أبو بكره
الثقفي ٣٤٩
- إني أرى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون -
أبو ذر الغفاري ٤١٩٠
- إني أريت ليلة القدر فأنسيتها - أبو سعيد
الخدري ١٧٦٦
- إني أَسْتَحَاضُ فلا أطهر فأدع الصلاة؟ - أم
سلمة ٦٢٣
- إني أكره أن أودى صاحبي - أم أيوب بنت
قيس ٣٣٦٤
- إني خرجت إليكم خبئاً - أبو هريرة ١٢٢٠
- إني دخلت الكعبة ووددت أني لم أكن فعلت -
عائشة ٣٠٦٤
- إني راكبٌ غداً إلى اليهود - أبو عبد الرحمن
الجهني ٣٦٩٩
- إني صليت صلاة رغبة ورهبة - معاذ بن جبل
- إني قد بدنت، فإذا ركعت فاركعوا، وإذا .. ٣٩٥١
- رفعت فارفعوا - أبو موسى الأشعري ٩٦٢
- إني قد عفوت عنكم عن صدقة الخيل
والريق - علي بن أبي طالب ١٧٩٠
- إني كُنت نهيتمكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن
وعاء لا يُحَرِّمُ شيئاً - ابن مسعود ٣٤٠٦
- إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم - حذيفة بن
اليمان ٩٧
- إني لأدخل في الصلاة، وإني أريد إبطالها -
أنس بن مالك ٩٨٩
- إني لأرجو ألا يدخل النار أحدٌ ممن شهد
بدرًا - حفصة ٤٢٨١
- إني لأرجو أن أفارقكم - أبو سعيد الخدري .. ٢٢٠١
- إني لأستغفر الله وأتوب إليه - أبو هريرة ٣٨١٥
- إني لأسمع بكاء الصبي فأتَجَوِّزُ في الصلاة -
عثمان بن أبي العاص ٩٩٠
- إني لأعرفُ كلمة - لو أخذ الناس كلهم بها
لكفنتهم - أبو ذر الغفاري ٤٢٢٠
- إني لأعرف، يوم أُخِذَ مَنْ جرح وجهه رسول
الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي ٣٤٦٥
- إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها -
عبدالله بن مسعود ٤٣٣٩
- إني لأعلم كلمة، لا يقولها أحدٌ عند موته -
شُعْبَةُ المُرِّيَّة ٣٧٩٥
- إني لأقوم في الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها -
أبو قتادة الأنصاري ٩٩١
- إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله -
سعد بن أبي وقاص ١٣١
- إني لَبِذْتُ رأسي، وَقَلَّدْتُ هديي - حفصة
زوج النبي ﷺ ٣٠٤٦
- إني لم أعنك وهذا أحسن - وائل بن حجر .. ٣٦٦٦
- إني وجهت وجهي للذي فطر السموات
والأرض - جابر بن عبدالله ٣١٢١
- اهتز عرشُ الرحمن عز وجل لموت سعد بن
معاذ - جابر بن عبدالله ١٥٨

- أهدى رسول الله ﷺ مرة غنماً إلى البيت،
فقلدها - عائشة ٣٠٩٦
- أهدى النجاشي إلى رسول الله ﷺ حلقة فيها
خاتم ذهب - عائشة ٣٦٤٤
- أهدى للنبي ﷺ عمل فقسم بيننا - جابر بن
عبدالله ٣٤٥١
- أهديت ابنة رسول الله ﷺ إلي - علي بن أبي
طالب ٤١٥٤
- أهديتم الفتاة؟ - ابن عباس ١٩٠٠
- أهل الجنة عشرون ومائة صف - بريدة بن
الحصيب ٤٢٨٩
- أهل الجنة من ملأ الله أذنيه من ثناء الناس
خيرًا - ابن عباس ٤٢٢٤
- أهلكنا مع رسول الله ﷺ بالبحج خالصًا لا
نخلطه بعمرة - جابر بن عبدالله ٢٩٨٠
- أهلي واشترطي - ابن عباس ٢٩٣٨
- أو تفعلون؟ لا عليكم أن لا تفعلوا فإنه ليس
من نسمة - أبو سعيد الخدري ١٩٢٦
- أو غير ذلك تتنافسون ثم تتحاسدون -
عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- أو تروا قبل أن تصبحوا - أبو سعيد الخدري ١١٨٩
- أو تي رسول الله ﷺ جوامع الخير، وخواتمه -
عبدالله بن مسعود ١٨٩٢
- أوجبت - أنس بن مالك ٢٠٩٩
- أو ضاني خليلي ﷺ أن أشمّع وأطيع - أبو ذر
الغفاري ٢٨٦٢
- أو ضاني خليلي ﷺ أن لا تُشرك بالله شيئًا -
أبو الدرداء ٤٠٣٤
- أوصى أبو موسى الأشعري حين حضره
الموت فقال: - أبو بردة بن أبي موسى
الأشعري ١٤٨٧
- أوصي امرأة بأمة أوصي امرأة بأمة - أبو
سلامة السلمي ٣٦٥٧
- أوصيك بتقوى الله، والتكبير - أبو هريرة ... ٢٧٧١
- أوقدت النار ألف سنة فابيضت - أبو هريرة . ٤٣٢٠
- أو كلكم يجد ثوبين؟ - أبو هريرة ١٠٤٧
- أوّل الآيات خروجا، طلوع الشمس من
مغربها - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٩
- أوّل زمرة تدخل الجنة على صورة القمر -
أبو هريرة ٤٣٣٣
- أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته -
تميم الداري ١٤٢٦
- أوّل ما يُقضى بين الناس، يوم القيامة في
الذمائم - عبدالله بن مسعود ٢٦١٥، ٢٦١٨
- أوّل ما سمعنا بالفالوج - ابن عباس ٣٣٤٠
- أوّل من أسرج في المساجد تميم الداري -
أبو سعيد الخدري ٧٦٠
- أوّل من يضافحه الحق عمر - أبي بن كعب .. ١٠٤
- أي حين توتر؟ - جابر بن عبدالله ١٢٠٢
- أي الناس أحب إليك؟ قال - عائشة - أنس
ابن مالك ١٠١
- أي وأهذا؟ - ابن عباس ٢٨٩١
- الآيات بعد المائتين - أبو قتادة ٤٠٥٧
- إياك والخلوب - أبو هريرة ٣١٨٠
- إياك والخمر - خباب بن الارت ٣٣٧٢
- إياكم والتعريس على جواد الطريق،
والصلاة عليها - جابر بن عبدالله ٣٢٩
- إياكم والتماذج، فإنه الدُّبْع - معاوية بن أبي
سفيان ٣٧٤٣
- إياكم والحلف في البيع - أبو قتادة ٢٢٠٩
- إِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِذْ لَقِيتُ فَرَّتْ - أبو الورد ٢٨٢٩
- إياكم والفتن، فإنّ اللسان فيها مثل وقع
السيف - ابن عمر ٣٩٦٨
- إياكم وكثرة الحديث عني - أبو قتادة ٣٥
- أيام منى، أيام أكل وشرب - أبو هريرة ١٧١٩
- الأيتان من آخر سورة البقرة، من قرأهما في
ليلة كفتاه - عقبه بن عمرو أبو مسعود
الأنصاري ١٣٦٨

- أَيْمًا رَجُلٌ يَدِينُ دِينًا وَهُوَ مُجْمِعٌ أَنْ لَا يُوقِفَهُ -
 ٢٤١٠ صهيب بن سنان
- أَيْمًا عَبْدٌ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ، فَهُوَ زَانٌ -
 ١٩٦٠ ابن عمر
- أَيْمًا عَبْدٌ كُتِبَ عَلَيْهِ مِائَةُ أَوْقِيَّةٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 ٢٥١٩ عمرو
- الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَستون أو سبعون بابًا - أَبُو
 ٥٧ هريرة
- الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ
 ٦٥ بالأركان - علي بن أبي طالب
- الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ - أَبُو الدَّرْدَاءِ
 ٧٥ الأنصاري
- الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ - أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ
 ٧٤ أين أنت من الاستغفار - حذيفة بن اليمان
- أَيْنَ السَّائِلُ؟ - أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ٤٠١٢
- أَيْنَقُصُّ الرُّطْبِ، إِذَا يَسُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَنَهَى
 ٢٢٦٤ عن ذلك - سعد بن أبي وقاص
- أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ -
 ٢١٤٤ جابر بن عبدالله
- أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبِيِّ إِلَّا
 ٣٨٩٩ الرؤيا - ابن عباس
- أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ؟ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ١٥١٤
- ب**
- بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَّاحُ طُلُوعِ الشَّمْسِ - أَنَسُ
 ٤٠٥٦ ابن مالك
- بَارَزْتُ رَجُلًا فَتَنَّنِي - فَتَنَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ٢٨٣٦ سَلْبُهُ - سلمة بن الأكوع
- بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 ٢٤٢٤ أَبِي رِبْعَةَ الْمُخَزُومِيِّ
- بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا
 ١٩٠٥ فِي خَيْرٍ - أَبُو هُرَيْرَةَ
- بَالُ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى
 ٥٤٣ خَفِيهِ فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا؟ - هَمَامُ بْنُ الْحَارِثِ
- أَحِبُّ أَحَدَكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ -
 ٣٧٨٢ أَبُو هُرَيْرَةَ
- أَيْرِدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جَنْبٌ؟ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ٥٨٥
- أَيْعِجُّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ -
 ١٤٢٧ أَبُو هُرَيْرَةَ
- الْأَيْمُ أَوْلَى بِنَفْسِهِمَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبَكْرُ تَسْتَأْمِرُ
 ١٨٧٠ فِي نَفْسِهَا - ابْنُ عَبَّاسٍ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ أَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ - أَبُو
 ٢٧٤٣ هُرَيْرَةَ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ تَطَيَّتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ -
 ٤٠٠٢ عُبَيْدُ مَوْلَى أَبِي رَهْمٍ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا
 ٢٠٥٥ بَأْسٍ - ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ لَمْ يَنْكِحْهَا الْوَلِيُّ، فَتَنَاقَحَا بَاطِلٌ -
 ١٨٧٩ عَائِشَةُ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ - أُمُّ
 ١٨٥٤ سَلَمَةَ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا -
 ٣٧٥٠ أَبُو الْمَلِيحِ الْهَذَلِيُّ
- أَيْمًا امْرَأَةٌ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالٌ امْرَأَةٍ بَعِيْنَهُ -
 ٢٣٦١ أَبُو هُرَيْرَةَ
- أَيْمًا إِهَابٌ دِيعٌ فَقَدْ طَهَّرَ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٣٦٠٩
- أَيْمًا دَاعٍ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتَّبَعَ - أَنَسُ بْنُ
 ٢٠٥ مَالِكٍ
- أَيْمًا رَجُلٌ أَعْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ -
 ٢٥٣٠ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُودٍ
- أَيْمًا رَجُلٌ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ - سَمُرَةُ بْنُ
 ٢١٩٠ جَنْدَبٍ
- أَيْمًا رَجُلٌ بَاعَ سَلْعَةً، فَأَدْرَكَ سَلْعَتَهُ بَعِيْنَهَا -
 ٢٣٥٩ أَبُو هُرَيْرَةَ
- أَيْمًا رَجُلٌ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ
 ٢٣٦٠ أَخُو بَيْتَانِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
- أَيْمًا رَجُلٌ وَلَدَتْ أَمَتُهُ وَنَتْنَهُ، فَهِيَ مُتَعَقَّةٌ عَنْ ذُبْرِ
 ٢٥١٥ مِثْنَةٍ - ابْنُ عَبَّاسٍ

- بأي صلاتيك اعتددت؟ - عبدالله بن سرجس ١١٥٢
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - أنس بن مالك ٢٨٦٨
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - عباد بن الصامت ٢٨٦٦
- بث عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ فتوضأ من شئ وضوءا - ابن عباس ٤٢٣
- بث عند خالتي ميمونة، فقام النبي ﷺ يصلي من الليل - ابن عباس ٩٧٣
- البحر الطهور ماؤه، الحل ميتته - أبو هريرة . ٣٢٤٦
- بخير، من رجل لم يصح صائما - جابر بن عبدالله ٣٧١٠
- بدأ الإسلام غريبا، وسيعود غريبا - أبو هريرة ٣٩٨٦
- البذاذة من الإيمان - أبو أمامة الباهلي ٤١١٨
- بركة أوبركتان - عائشة ٣٣٢١
- البزاق والمخاط والحيض والتعاس في الصلاة من الشيطان - عبدالله بن يزيد الخطمي ٩٦٩
- بسم الله، تربة أرضنا، بريقة بعضنا - عائشة ٣٥٢١
- بسم الله الكبير، أغوذ بالله العظيم من شر عرق نَّعَار - ابن عباس ٣٥٢٦
- بسم الله، لا حول ولا قوة إلا بالله - أبو هريرة ٣٨٨٥
- بسم الله، وعلى ملة رسول الله - ابن عمر ١٥٥٠
- البسوا ثياب البياض - سمرة بن جندب ٣٥٦٧
- بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة - أنس بن مالك ٧٨١
- بعث من رسول الله ﷺ رجُل سراويل - مالك بن عميرة ٢٢٢١
- بعث رجل معي بدراهم، هدية إلى البيت - شقيق بن سلمة ٣١١٦
- بعثت أنا والساعة كهاتين - أبو هريرة ٤٠٤٠
- بعثت أنا والساعة كهاتين - جابر بن عبدالله . ٤٥
- بعثت معي أم سليم، بمكثل فيه رطب إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٣٣٠٣
- بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية - ابو سعيد الخدري ٢١٥٦
- بعثنا رسول الله ﷺ ونحن ثلاثمائة - جابر بن عبدالله ٤١٥٩
- بعثنا عمر بن الخطاب إلى الكوفة وشيعنا - قرظة بن كعب ٢٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى البحرين أو إلى هجر - العلاء بن الحضرمي ١٨٣١
- بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل تزوج امرأة أبيه - قرة بن إياس المزني ٢٦٠٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن - معاذ بن جبل ١٨٠٣
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن، وأمرني أن آخذ مما سقت السماء - معاذ بن جبل ١٨١٨
- بعثني النبي ﷺ لحاجة، ثم أدرسته وهو يصلي، فسلمت عليه، فأشار إلي - جابر بن عبدالله ١٠١٨
- يكرؤا بالصلاة في اليوم الغيم - بريدة بن الحصب الأسلمي ٦٩٤
- بل اتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر - أبو أمية الشعباني ٤٠١٤
- بل أنا، يا عائشة واراساء - عائشة ١٤٦٥
- بل فيما جف به القلم وجرت به المقادير - سراقه بن جعشم ٩١
- بل لنا خاصة - بلال بن الحارث ٢٩٨٤
- بل مرة واحدة، فمن استطاع، فطوَّع - الأقرع بن حابس ٢٨٨٦
- بلغ عائشة أن عبدالله بن عمرو يأمر نساء إذا اغتسلن أن ينقضن رؤوسهن - عبيد بن عمير ٦٠٤
- بلغني أن أمة مُخِث - أبو سعيد الخدري ... ٣٢٤٠
- بل فجدي نخلك، فإنك عسى أن تصدقي

- ٢٠٣٤ أو تفعلني معروفاً - جابر بن عبدالله
- ٣٤٦١ - بماذا كنت تستمشين؟ - أسماء بنت عميس
- ٨٥ بهذا أمرتم أو لهذا خلقتكم؟ - عبدالله بن عمرو
- ٥٢٧ بول الغلام يضح، وبول الجارية يغسل - أم كرز الكعبي
- ٣٣٢٧ - يَبَيْتُ لَا تَمُرْ فِيهِ، جِياعُ أَهْلُهُ - عائشة
- ٣٣٢٨ - يَبَيْتُ لَا تَمُرْ فِيهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ - سلمى أم رافع
- ٢٢٤١ - بيع المحفلات خلافة - عبدالله بن مسعود
- ٢١٨٢ - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - أبو بزة الأسلمي
- ٢١٨٣ - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - سمرة بن جندب
- ١٠٧٨ - بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن عبدالله
- ١١٦٢ - بين كل أذانين صلاة - عبدالله بن مغفل
- ٤٠٩٣ - بين الملحمة وفتح المدينة، ست سنين - عبدالله بن بسر
- ٤٠٥٩ - بين يدي الساعة مسخٌ وخسفٌ وقذفٌ - عبدالله بن مسعود
- ١٠٧ - بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا أنا بامرأة تتوضأ - أبو هريرة
- ١٨٤ - بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور - جابر بن عبدالله
- ٢٠٦٧ - البنية أو حد في ظهرك - ابن عباس
- ١٤٠٢ - بينما نحن جلوس في المسجد، دخل رجل على جمال - أنس بن مالك
- ٣٢٧٨ - بينما هو يتغذى، إذ سقطت منه لُقْمَةٌ - معقل ابن يسار
- ت**
- ١٨٠٦ - تؤخذ صدقات المسلمين على مياههم - ابن عمر
- - التائب من الذنب كمن لا ذنب له - عبدالله
- ٤٢٥٠ ابن مسعود
- ٢٨٨٧ - تابعوا بين الحج والعمرة - عمر بن الخطاب
- ١٧٨٦ - تأتني الإبل التي لم تعط الحق منها، تطأ صاحبها بأخفافها - أبو هريرة
- ٢١٣٩ - التاجر الأمين الصدوق المسلم مع الشهداء - ابن عمر
- ٦٤٢ - تأخذ إحداكن ماءها وسدرها فتطهر، فتحسن الطهور - عائشة
- ٣٤٤٣ - تأكل تمرًا وبك رمدٌ؟ - صهيب بن سنان
- ٤٣٢٦ - تأكل النار ابن آدم إلا أثر السجود - أبو هريرة
- ١٨١٣ - تجوزت لكم عن صدقة الخيل والريق - علي بن أبي طالب
- ٩٠٠ - التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله - ابن عباس
- ٤٠٦٧ - تخرج الدابة من هذا الموضع - بريدة بن الحصيب
- ٤٠٦٦ - تخرج الدابة ومعها خاتم سليمان بن داود - أبو هريرة
- ١٩٦٨ - تخيروا لنطفكم وانكحوا الأكفاء وانكحوا إليهم عائشة
- ١٥٨٩ - تدمع العين ويحزن القلب، ولا نقول ما يسخط الرب - أسماء بنت يزيد
- ٦٠٠ - تربت يمينك، فبم يشبهها ولدها إذا؟ - أم سلمة
- ٣٧٧٤ - تربوا صفحكم أنجح لها - جابر بن عبدالله
- ٤٢٨٢ - تردون علي غُرًا محجلين من الوضوء - أبو هريرة
- ٨٥٣ - ترك الناس التأمين، وكان رسول الله ﷺ - أبو هريرة
- ٢٠٧٠ - تزوج رجل من الأنصار امرأة من بلعجلان، فدخل بها - ابن عباس
- ١٨٧٧ - تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت سبع وبنى بها وهي بنت تسع - عبدالله بن مسعود
- - تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت ست سنين،

- ١٨٧٦ فقدما المدينة - عائشة
- تزوجني النبي ﷺ في شوال، وبنى بي في شوال - عائشة ١٩٩٠
- السبيح للرجال، والتصفيق للنساء - أبو هريرة ١٠٣٤
- التسييح للرجال والتصفيق للنساء - سهل بن سعد الساعدي ١٠٣٥
- تسحرت مع رسول الله ﷺ، هو النهار إلا أن الشمس لم تطلع - حذيفة بن اليمان ١٦٩٥
- تسحرنا مع رسول الله ﷺ ثم قمنا إلى الصلاة - زيد بن ثابت ١٦٩٤
- تسحروا فإن في السحور بركة - أنس بن مالك ١٦٩٢
- تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أبو هريرة ٣٧٣٥
- تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أنس بن مالك ٣٧٣٧
- تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - جابر بن عبدالله ٣٧٣٦
- تسوكوا، فإن السواك مطهرة للفم - أبو أمامة الباهلي ٢٨٩
- تشهد ملائكة الليل والنهار - أبو هريرة ٦٧٠
- تصدقوا عليه - أبو سعيد الخدري ٢٣٥٦
- تضامون في رؤية الشمس في الظهيرة في غير محاب؟ - أبو سعيد الخدري ١٧٩
- تضامون في رؤية القمر ليلة البدر؟ - أبو هريرة ١٧٨
- تُطعمُ الطعام، وتقرأُ السلام - عبدالله بن عمرو ٣٢٥٣
- تُطهر خير لها - مسعود بن الأسود ٢٥٤٨
- نعال فخط لي مسحاً في داري أصلي فيه - أبو هريرة ٧٥٥
- تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة - أبو هريرة ٤١٣٦
- تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد القطيفة - أبو هريرة ٤١٣٥
- تعلموا القرآن وقرأوه وارقدوا - أبو هريرة ٢١٧
- تعوذوا بالله من جب الحزن - أبو هريرة ٢٥٦
- تعوذوا بالله من الفقر والقلّة والذلّة - أبو هريرة ٣٨٤٢
- تُفتح لكم أرض الأعاجم وستجدون فيها بيوتاً يقال لها الحمامات - عبدالله بن عمرو ٣٧٤٨
- تفرقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة - أبو هريرة ٣٩٩١
- تقاتلون جزيرة العرب، فيفتحها الله - نافع ابن عتبة بن أبي وقاص ٤٠٩١
- تُقبَلُون الدّية - سعد بن ضُميرة ٢٦٢٥
- تُقِيمُونَ وتستحقّون؟ - عبدالله بن عمرو ٢٦٧٨
- تُقَطَّع يدُ السارق في ثَمَنِ المَجْرُ - سعد بن أبي وقاص ٢٥٨٦
- تقولين: اللهم! إنك عفوتحب العفو - عائشة ٣٨٥٠
- التقوى وحسن الخلق - أبو هريرة ٤٢٤٦
- تكون بينكم وبين بني الأصفر هُدنة - عوف ابن مالك الأشجمي ٤٠٩٥
- تَكُونُ فتى على أبوابها دُعاءٌ إلى النار - حذيفة بن اليمان ٣٩٨١
- تكون فتنة تستنظف العرب - عبدالله بن عمرو ٣٩٦٧
- تلا هذه الآية: يا أيها الذين آمنوا - أبو سعيد الخدري ٢٣٦٥
- تماروا في الغسل من الجنابة عند رسول الله ﷺ - جبير بن مطعم ٥٧٥
- التمسوا شيكاً يؤذنون به علماً للصلاة - أنس ابن مالك ٧٢٩
- تنح حتى أريك - أبو سعيد الخدري ٣١٧٩
- تنكح النساء لأربع: لمالها، ولحبها، ولجمالها، ولدنياها - أبو هريرة ١٨٥٨
- توضحوا مما غيرت النار - أبو هريرة ٤٨٥
- توضحوا مما مست النار - أنس بن مالك ٤٨٧
- توضحوا مما مست النار - عائشة ٤٨٦

- ٤٩٧ - توضعوا من لحوم الإبل - عبدالله بن عمر
 - توضعاً رسول الله ﷺ فمضج رأسه مرتين -
 ٤٣٨ الربيع بنت معوذ ابن عفراء
 - توضعاً رسول الله ﷺ فنضح فرجه - جابر بن
 ٤٦٤ عبدالله
 - توضعاً النبي ﷺ فأدخل إصبعيه في جحري
 ٤٤١ أذنيه - الربيع بنت معوذ ابن عفراء
 - ثُوْفِي رَجُلٌ من أشجع بخير - زيد بن خالد
 ٢٨٤٨ الجهني
 - ثُوْفِي رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر، وما
 تُدْعَى رِبَاعٌ مَكَّةَ إلا السَّوَابِ - علقمة بن
 ٣١٠٧ نضلة
 - تيمنا مع رسول الله ﷺ إلى المناكب -
 ٥٦٦ عمار بن ياسر
ث
 ٢٠٣٩ - ثلاث جدهن جد، وهزلهن جد - أبو هريرة .
 ٣٨٦٢ - ثلاث دعوات مستجاب لهنَّ - أبو هريرة
 - ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن
 ١٥١٩ نصلي فيهن - عقبة بن عامر الجهني
 - ثلاث فيهن البركة - صهيب بن سنان
 ٢٢٨٩ - ثلاث لا يمتنعن - أبو هريرة
 ٢٤٧٣ - ثلاث، لأن يكون رسول الله ﷺ يَبْهَتُنَّ،
 أحبَّ إلَيَّ من الدنيا وما فيها - عمر بن
 ٢٧٢٧ الخطاب
 - ثلاث، مَنْ كُنَّ فيه وجد طعم الإيمان - أنس
 ٤٠٣٣ ابن مالك
 - ثلاثاً للمهاجر بعد الصدر - العلاء بن
 ١٠٧٣ الحضرمي
 - ثلاث أنا خصمهم يوم القيامة - أبو هريرة
 ٢٤٤٢ - ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر في المسح على
 ٥٥٤ الخفين - خزيمة بن ثابت
 - ثلاثة كلهم حق على الله عونه - أبو هريرة
 ٢٥١٨ - ثلاثة لا ترتفع صلاتهم فوق رؤوسهم شيئاً -
 ٩٧١ ابن عباس
 - ثلاثة لا ترد دعوتهم: الإمام العادل -
 ١٧٥٢ أبو هريرة
 - ثلاثة لا تقبل لهم صلاة - عبدالله بن عمرو ..
 ٩٧٠ - ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة،
 ٢٢٠٧ ولا ينظر إليهم - أبو هريرة
 - ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم -
 ٢٨٧٠ أبو هريرة
 - ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر
 ٢٢٠٨ إليهم ولا يزكهم - أبو ذر الغفاري
 - الثيب تعرب عن نفسها، والبكر رضاه
 ١٨٧٢ صمتها - عدي الكندي
ج
 - جئت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله!
 إني قد أنكرت من بصري - عتيان بن مالك
 ٧٥٤ السلمي
 - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فسأله عن الوضوء -
 ٤٢٢ عبدالله بن عمرو
 - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: أَللَّهُم!
 ٥٣٠ ارحمني ومحمداً - والله بن الأسقع
 - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله -
 ١٢٧٠ ابن عباس
 - جاء خباب إلى عمر - أبو ليلى الكندي
 ١٥٣ - جاء رجل إلى أبي موسى الأشعري وسلمان
 ٢٧٢١ ابن ربيعة - الهزبل بن شرحبيل
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول
 ٣٨٦ الله! إننا نركب البحر - أبو هريرة
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن بني فلان
 ٢٢٨١ أسلموا - عبدالله بن سلام
 - جاء رجل من الأنصار فقال: يا رسول الله
 ٢٤٤٨ مالي أرى لولئك منكفأ - أبو هريرة
 - جاء رجل من بني فزارة إلى رسول الله ﷺ -
 ٢٠٠٢ أبو هريرة
 - جاء رجل والنبي ﷺ يخطب فقال:
 ١١١٣ أصليت؟ - أبو سعيد الخدري

- جاء عَبْدُ قُبَايعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ - جابر
ابن عبدالله ٢٨٦٩
- جاء عويمر إلى عاصم بن عدي فقال: سل
لي رسول الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي ٢٠٦٦
- جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ - أبو هريرة ٢٥٥٤
- جاء مشركو قريش يخاصمون النبي ﷺ -
أبو هريرة ٨٣
- جاءت امرأة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول
الله إن أمي ماتت - بريدة بن الحصيب ١٧٥٩
- جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق - قيصة
ابن ذؤيب ٢٧٢٤
- جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى رسول الله
ﷺ - عائشة ٦٢١
- جاءت فتاة إلى النبي ﷺ فقالت: إن أبي
زوجني ابن أخيه - بريدة بن الحصيب ١٨٧٤
- جاءنا مصدق النبي ﷺ فأخذت بيده وقرأت
في عهده - سويد بن غفلة ١٨٠١
- جاءنا النبي ﷺ فصلى بنا في مسجد بني
عبد الأشهل - عبدالله بن عبد الرحمن ١٠٣١
- جاءني جبريل فقال: يا مُحَمَّدُ! مُرْ أَصْحَابَكَ -
زيد بن خالد الجهني ٢٩٢٣
- الجَارُ أَحَقُّ بِسَقِيٍّ - أبو رافع ٢٤٩٥
- الجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَةٍ جَارِهِ - جابر بن عبدالله ... ٢٤٩٤
- الجَائِبُ مُرْزُوقٌ وَالْمَحْتَكِرُ مَلْعُونٌ - عمر بن
الخطاب ٢١٥٣
- جالست ابن عمر سنة - عامر بن شراحيل
الشعبي ٢٦
- جذب لنا رسول الله ﷺ السمرة بعد العشاء -
عبدالله بن مسعود ٧٠٣
- جُرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ - سهل بن سعد
الساعدي ٣٤٦٤
- جعل الدية اثني عشر ألفاً - ابن عباس ٢٦٣٢
- جعل رسول الله ﷺ الدية على عاقلة القاتلة -
جابر بن عبدالله ٢٦٤٨
- جعل رسول الله ﷺ في الصَّيْعِ، يُصِيهِ
المعْرُومُ، كَيْشًا - جابر بن عبدالله ٣٠٨٥
- جعل رسول الله ﷺ للمسافر ثلاثاً - خزيمه
ابن ثابت ٥٥٣
- جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً -
أبو هريرة ٥٦٧
- الجمعة إلى الجمعة كفارة ما بينهما، ما لم
تغش الكباثر - أبو هريرة ١٠٨٦
- جمعت القرآن فقرأته كله في ليلة - عبدالله بن
عمرو ١٣٤٦
- الحنازة متبوعة وليست بتابعة - عبدالله بن
مسعود ١٤٨٤
- جنّبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم -
وائل بن الأسقع ٧٥٠
- الحجة مائة درجة، كل درجة منها مائتين
السماء والأرض - معاذ بن جبل ٤٣٣١
- جنتان من فضة، آتيتهما وما فيهما - عبدالله
ابن قيس أبو موسى الأشعري ١٨٦
- ح**
- حاملات، والذات، رحيمات، لولا ما
يأتين إلى أزواجهن - أبو أمامة الباهلي ٢٠١٣
- حبسوناً عن صلاة الوسطى ملأ الله قبورهم
وبيوتهم ناراً - عبدالله بن مسعود ٦٨٦
- الْحَجُّ جِهَادٌ كُلُّ ضَعِيفٍ - أم سلمة ٢٩٠٢
- الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرة تَطَوُّعٌ - طلحة بن
عبيدالله ٢٩٨٩
- حج رسول الله ﷺ ثلاث حججات - سفيان
الثوري ٣٠٧٦
- الْحَجُّ عَرَفَةٌ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ -
عبد الرحمن بن يعمر الدبلي ٣٠١٥
- حُجَّ عَنْ أَيْكٍ وَأَعْتَمِرَ - أبو رزين العقيلي ٢٩٠٦
- الْحُجَّاجُ وَالْعُمَرَاءُ وَقَدْ أَلَّه - أبو هريرة ٢٨٩٢
- الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَثْمَلُ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ -
ابن عمر ٣٤٨٧

- الحجامه على الريق أمثل، وهي تزيد في العقل وتزيد في الحفظ - ابن عمر ٣٤٨٨
- حجبت مع النبي ﷺ فذهب لحاجته فأبعد - عبد الرحمن بن أبي فراد ٣٣٤
- حجبتنا مع رسول الله ﷺ ومعنا النساء والصبيان - جابر بن عبد الله ٣٠٣٨
- حدّ يُعمل به في الأرض خير لأهل الأرض - أبو هريرة ٢٥٣٨
- حدثنا وفدنا الذين قدموا على رسول الله ﷺ بإسلام ثقيف - عطية بن سفيان بن عبد الله بن ربيعة ١٧٦٠
- حدثني عمومي من الأنصار من أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - أنس بن مالك ١٦٥٣
- الحربُ خدعةٌ - عائشة ٢٨٣٣
- حرّمُ ليلة في سبيل الله، أفضلُ من صيام رجلٍ - أنس بن مالك ٢٧٧٠
- حريمُ البرمذُ رشاقها - أبو سعيد الخدري .. ٢٤٨٧
- حريم النخلة مدّ جريدها - ابن عمر ٢٤٨٩
- حسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم - أبو هريرة ٤٢١٣
- الحبُّ المالُ، والكرُمُ الثَّقوى - سُمرة بن جندب ٤٢١٩
- الحسدُ يأكل الحسنات، كما تأكل النار الحطب - أنس بن مالك ٤٢١٠
- الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنة - ابن عمر ١١٨
- حسين مني، وأنا من حسين - يعلى بن مرة .. ١٤٤
- حضرت ابن عمر في جنازة. فلما وضعها في اللحد قال - سعيد بن المسيب ١٥٥٣
- حضرت عشاء الوليد أو عبد الملك، فلما حضرت الصلاة قمت لأتوضأ - محمد بن مسلم بن شهاب الزهري ٤٩٠
- حفاة، عراة - يا عائشة! الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض - عائشة ٤٢٧٦
- حفظت مكتبتين في الصلاة: سكتة قبل القراءة، وسكتة عند الركوع - سمرة بن جندب ٨٤٥
- الحلال بين والحرام بين، وبينهما مشبهات - الثُّعمان بن بشير ٣٩٨٤
- الحلال ما أحل الله في كتابه - سلمان الفارسي ٣٣٦٧
- الحمد لله الذي أحيانا بعدما أماتنا - حذيفة ابن اليمان ٣٨٨٠
- الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا - أبو سعيد الخدري ٣٢٨٣
- الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات - عائشة ٣٨٠٣
- الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده - عبد الله بن عمرو ... ٢٦٢٨
- الحمد لله الذي وسع سمعه الأصوات - عائشة ١٨٨
- الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً - أبو أمامة الباهلي ٣٢٨٤
- الحمد لله على كل حال - أبو هريرة ٣٨٠٤
- الحمد لله ما دخل بطني طعام سُخِّنْ منذ كذا وكذا - أبو هريرة ٤١٥٠
- الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا - ابن عباس ١٨٩٣
- حملني أهلي على الجفاء، بعدما علمت من السنة - أبو سريحة ٣١٤٨
- الحمى كبر من كبر جهنم - أبو هريرة ٣٤٧٥
- الحمى من فيح جهنم فأبزووها بالماء - رافع ابن خديج ٣٤٧٣
- الحمى من فيح جهنم فأبزووها بالماء - عائشة ٣٤٧١
- حولهما تُنددن - أبو هريرة ٣٨٤٧
- الحياء من الإيمان والإيمان في الجنة - أبو بكره الثقفي ٤١٨٤

- ٥٤١ الأنصاري
 - خرج علينا رسول الله ﷺ وفي يده الدرة، فوضعها ثم جلس فبالب إليها - عبدالرحمن
 ٣٤٦ ابن حنبل
 - خرج عمر يوم عيد، فأرسل إلى أبي واقد الليثي: بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ في -
 ١٢٨٢ عبيد الله بن عبد الله
 - خرج النبي ﷺ لبعض حاجته، فلما رجع تلقته بالإداوة - المغيرة بن شعبه ٣٨٩
 - خرج نفر من أهل العراق إلى عمر فلما قدموا عليه قال لهم - عاصم بن عمرو ١٣٧٥
 - خرجت مع أبي سعيد الزرقني صاحب رسول الله ﷺ - يونس بن ميسرة ٣١٢٩
 - خرجت مع رسول الله ﷺ زمن الحديبية فأخرم أصحابه - أبو قتادة ٣٠٩٣
 - خرجت مع عبد الله بن عمر، فلحقه أعرابي - خالد بن أسلم، مولى عمر بن الخطاب ١٧٨٧
 - خرجنا حتى قدمنا على رسول الله ﷺ، فبايعناه وصلينا خلفه - علي بن شيبان ٨٧١
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة، ففقد حيال القبلية - البراء بن عازب ١٥٤٨
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب - جابر بن عبد الله ٣٣٥
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين من ذي القعدة - عائشة ٢٩٨١
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ للحج على أنواع ثلاثة - عائشة ٣٠٧٥
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة، نضلي ركعتين ركعتين، حتى رجعنا - أنس بن مالك ١٠٧٧
 - خصال لا تتغي في المسجد - ابن عمر ٧٤٨
 - خصلتان لا يخصيهما رجل مسلم إلا دخل
 ٣٢٤٩ الحجة فاسقة، والعقر فابقت - عائشة
 - حيثما مررت بقبر مشرك، فبشره بالنار - عبدالله بن عمر ١٥٧٣
 - حين تيمموا مع رسول الله ﷺ، فأمر المسلمين فضربوا بأكتفهم التراب - عمار بن ياسر ٥٧١
 خ
 - خذ الحب من الحب، والشاة من الغنم - معاذ بن جبل ١٨١٤
 - خذ حلق في عفاف وإف، أو غير وإف - أبو هريرة ٢٤٢٢
 - خذ الدية، بارك الله لك فيها - جارية بن ظفر ٢٦٣٦
 - خذ منهن أربعاً - ابن عمر ١٩٥٣
 - خذ هذا العنقود فأبلغه أمك - النعمان بن بشير ٣٣٦٨
 - خذوا عني. خذوا عني. قد جعل الله لهن سبيلاً - عباد بن الصامت ٢٥٥٠
 - خذي مايكتفيك وولئك بالمعروف - عائشة ٢٢٩٣
 - الخراج بالضمان - عائشة ٢٢٤٣
 - خرج أبو بكر في تجارة إلى بصرى، قبل موت النبي ﷺ بعام - أم سلمة ٣٧١٩
 - خرج رسول الله ﷺ يوم فطر أو أضحى، فخطب قائماً ثم قعد قعدة ثم قام - جابر بن عبدالله ١٢٨٩
 - خرج رسول الله ﷺ يوماً يستسقى فصلى بنا ركعتين بلا أذان ولا إقامة - أبو هريرة ١٢٦٨
 - خرج زيد بن ثابت عند مروان - أبان بن عثمان ٤١٠٥
 - خرج علينا رسول الله ﷺ ذات يوم، وعليه جبة رومية من صوف - عباد بن الصامت ٣٥٦٣
 - خرج علينا رسول الله ﷺ فقلنا قد عرفنا السلام عليك - كعب بن عجرة ٩٠٤
 - خرج علينا رسول الله ﷺ ورأسه يقطر ماء، فصلى بنا في ثوب واحد - أبو الدرداء

- ٢٧٨٩ الأنصاري
 - خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب ٣٥٠١
 - خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب ٣٥٣٣
 - خير الشهود من أدى شهادته قبل أن يألها -
 زيد بن خالد الجهني ٢٣٦٤
 - خير صفوف الرجال مقدمها، وشرها
 مؤخرها - جابر بن عبدالله ١٠٠١
 - خير صفوف النساء آخرها، وشرها أولها -
 أبو هريرة ١٠٠٠
 - الخبر عادة، والشر لحاجة - معاوية بن أبي
 سفيان ٢٢٦١
 - خير الكفن الحلة - أبو أمامة الباهلي ٣١٣٠
 - خير الكفن الحلة - عباد بن الصامت ١٤٧٣
 - خير ما يخلف الرجل من بعده ثلاث - أبو
 قتادة الأنصاري ٢٤١
 - خير معاش الناس لهم، رجلٌ مُمسكٌ بعنان
 فرسه - أبو هريرة ٣٩٧٧
 - الخيرُ معقودٌ بنواصي الخيل - عروة البارقي ٢٧٨٦
 - خير الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر - علي
 ابن أبي طالب ١٠٦
 - خير الناس خيرهم قضاء - العرياض بن
 سارية ٢٢٨٦
 - خيرا رأيته، تلذذ فاطمة غلامًا فترضعه - أم
 الفضل لبابة بنت الحارث ٣٩٢٣
 - خُيرت بين الشفاعة وبين أن يدخل نصف
 أمتي الجنة - أبو موسى الأشعري ٤٣١١
 - خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي
 ابن عباس ١٩٧٧
 - خيرنا رسول الله ﷺ فاخترناه، فلم يره شيئًا -
 عائشة ٢٠٥٢
 - الخيل في نواصيها الخيرُ إلى يوم القيامة -
 عبدالله بن عمر ٢٧٨٧
 - الخيل معقودٌ في نواصيها الخير - أبو هريرة ٢٧٨٨
- ٩٢٦ الجنة - عبدالله بن عمرو
 - خصلتان معلقتان في أعناق المؤمنين
 للمسلمين: صلاتهم وصيامهم - ابن عمر .. ٧١٢
 - خطبنا رسول الله ﷺ فقال: يا أيها الناس!
 توبوا إلى الله قبل أن تموتوا - جابر بن
 عبدالله ١٠٨١
 - خلق الله عز وجل يوم خلق السموات
 والأرض مائة رحمة - أبو سعيد الخدري ... ٤٢٩٤
 - الخمر من هاتين الشجرتين - أبو هريرة ٣٣٧٨
 - خمس صلوات افترضهن الله على عباده -
 عباد بن الصامت ١٤٠١
 - خمس فرائض يُقتلن في الحل والحرم -
 عائشة ٣٠٨٧
 - خمس من حق المسلم على المسلم - أبو
 هريرة ١٤٣٥
 - خمس من الدواب، لا جناح على من قتلهن -
 ابن عمر ٣٠٨٨
 - الخوارج كلاب النار - عبدالله بن أبي أوفى ١٧٣
 - خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله - أسماء بنت
 يزيد ٤١١٩
 - خياركم خياركم لئسانهم - عبدالله بن عمرو ١٩٧٨
 - خياركم من تعلم القرآن وعلمه - سعد بن
 أبي وقاص ٢١٣
 - الخير أشرف إلى البيت الذي يؤكل فيه، من
 الشفرة إلى ستام البعير - ابن عباس ٣٣٥٧
 - الخيرُ أسرع إلى البيت الذي يغشى من
 الشفرة - أنس بن مالك ٣٣٥٦
 - خير أكحالكم الإثم - ابن عباس ٣٤٩٧
 - خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم - أبو
 هريرة ٣٦٧٩
 - خير ثيابكم البياض فالبسوها - ابن عباس .. ٣٥٦٦
 - خير ثيابكم البياض، فكفنوا فيها موتاكم،
 والبسوها - ابن عباس ١٤٧٢
 - خير الخيل الأدهم - أبو قتادة

- ٢٥١٣ ذبّر رجلٌ مِنّا غلامًا - جابر بن عبدالله
- ٤٠٧١ الدّجّال أَعُوذُ عَيْنَ الشَّيْطَانِ - حذيفة بن اليمان
- ١٦٨٧ دخل الأسود ومسروق على عائشة فقالا - إبراهيم
- ١٣٤١ دخل رسول الله ﷺ المسجد فسمع قراءة رجل فقال: - أبو هريرة
- ٣٦٣١ دخل رسول الله ﷺ مكة، وله أربع غدائر - أمّ هانئ
- ٣٠٦٣ دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح الكعبة - ابن عمر
- ١١١٢ دخل سلبك الغطفاني المسجد والنبي ﷺ يخطب، فقال: أصليت؟ - جابر بن عبدالله
- ٣٣٣٤ دخل علينا رسول الله ﷺ فوضعنا تحته قطيفة - عبدالله بن بسر وعطية بن بسر
- ٣٣٦١ دخل عليه عمر وهو على مائدته فأوسع له - ابن عمر
- ٤٢٥٦ دخلت امرأة النار في هرة ربطتها - أبو هريرة
- ٥٢٤ دخلت بابين لي على رسول الله ﷺ لم يأكل الطعام - أم قيس بنت محصن
- ١٧٣٢ دخلت على أبي هريرة في بيته، فسأته عن صوم يوم عرفة بعرفة؟ - عكرمة مولى ابن عباس
- ٣٦٢٣ دخلت على أم سلمة قال: فأخرجت إلي شعرا - عثمان بن موهب
- ١٤٥٠ دخلت على جابر بن عبدالله وهو يموت فقلت: - محمد بن المنكدر
- ٣٥٥١ دخلت على عائشة، فأخرجت لي إزارًا غليظًا - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري
- ٢٠٣٢ دخلت على مروان فقلت له: امرأة من أهلك طلقت - عروة بن الزبير
- ٣٠٧٤ دخلنا على جابر بن عبدالله فلما انتهينا إليه سأل عن القوم - محمد بن علي بن الحسين
- دع أذنّها، وشُدّ بسالفتها - أبو سعيد
- ٣١٧١ الخدري
- ٢٤٢٩ دُع من دَبَّك هذا - كعب بن مالك
- ١٩١٢ دعا أبو أسيد الساعدي رسول الله ﷺ إلى عرسه - سهل بن سعد الساعدي
- ٣٩٦ دعا عليّ بماء، فغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء - أبو عائشة الحارث بن سويد
- ٣٨٦٣ دعا الوالد يُقْضِي إلى الحجاب - أم حكيم بنت ودّاع الخزاعية
- ١٥٨٧ دعها يا عمر، فإن العين دامعة، والنفس مصابة - أبو هريرة
- ٢٨٩٥ دَعُوهُ المرأة مُتَّجِبَةً لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ - صفوان بن عبدالله بن صفوان
- ٨٢ دُعِيَ رسول الله ﷺ إلى جنازة غلام من الأنصار - عائشة أم المؤمنين
- ٤١١٣ الدُّنْيَا سَجَنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَةُ الْكَافِرِ - أبو هريرة
- ٤١١٢ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ - أبو هريرة
- ١٩٨١ دونك، فانتصري عائشة - دونك، يا طلحة! فإنها تجم الفؤاد - طلحة
- ٣٣٦٩ ابن عبيدالله - الدينار بالدینار، والدرهم بالدرهم - علي بن أبي طالب
- ٢٢٦١ ذ
- ٤٠٤٨ ذاك عند أوان ذهاب العلم - زياد بن لبيد
- ٣٦٣٦ ذباب، ذباب - وائل بن حجر
- ٣١٣٣ ذبح رسول الله ﷺ عَمْرَ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ - أبو هريرة
- ٣١٧٥ ذبحت أرضين بمروة فأنتيت بهما النبي ﷺ - محمد بن صيفي
- ٢ ذروني ما تركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم بسؤالهم - أبو هريرة
- ٣٧٩٠ ذكّر الله - أبو الدرداء
- ذكر عند ابن عباس، ما يقطع الصلاة، فذكروا الكلب والحصار والمرأة - الحسن

- العربي ٩٥٣
- ذكر لرسول الله ﷺ رجل نام ليلة حتى أصبح
- عبدالله بن مسعود ١٣٣٠
- ذكروا عند عائشة أن عليًا كان وصيًا -
- الأسود بن يزيد ١٦٢٦
- ذلك الرجل أرفع أمتي درجة في الجنة - أبو
- سعيد الخدري ٤٠٧٧
- ذلك عاجل بشرى المؤمن - أبو ذر الغفاري
- الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء - عمر بن
- الخطاب ٢٢٥٣
- الذهب بالورق ربا، إلا هاء وهاء - عمر بن
- الخطاب ٢٢٥٩
- ذهبت أنا وأبو بكر وعمر - علي بن أبي
- طالب ٩٨
- ذهبت فرس له، فأخذها الغدو - ابن عمر ... ٢٨٤٧
- ذهبت النوبة وبقيت المبراث - أم حُرُز
- الكعبية ٣٨٩٦
- ذيلك ذراع - أبو هريرة ٣٥٨٢
- ر**
- الرؤيا ثلاث: فبشرى من الله - أبو هريرة ٣٩٠٦
- الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء -
- أنس بن مالك ٣٨٩٣
- رؤيا الرجل المسلم الصالح، جزء - أبو
- سعيد الخدري ٣٨٩٥
- الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءا - ابن
- عمر ٣٨٩٧
- الرؤيا على رجل طائر مالم تُعبر - أبو رزين
- العقبلي ٣٩١٤
- رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا -
- أبو هريرة ٣٨٩٤
- الرؤيا من الله، والحلم من الشيطان - أبو
- قتادة ٣٩٠٩
- الراكب خلف الجنازة والماشي منها حيث
- شاء - المغيرة بن شعبة ١٤٨١
- رأي رسول الله ﷺ وأنا أبول قائمًا، فقال:
- يا عمر لا تبل قائمًا - عمر بن الخطاب ٣٠٨
- رأى رسول الله ﷺ رجلاً يتوضأ فترك موضع
- الظفر على قدمه - عمر بن الخطاب ٦٦٦
- رأى رسول الله ﷺ رجلاً يتوضأ فقال: لا
- تسرف - ابن عمر ٤٢٤
- رأى رسول الله ﷺ قومًا يتوضؤون،
- وأعقابهم تلوح - عبدالله بن عمرو ٤٥٠
- رأى رسول الله ﷺ نخامة في قبلة المسجد -
- عبدالله بن عمر ٧٦٣
- رأى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق - أبو
- هريرة ٢١٠٢
- رأى النبي ﷺ رجلاً يصلي بعد صلاة الصبح
- ركعتين - قيس بن عمرو ١١٥٤
- رأى النبي ﷺ شيخاً يمشي - أبو هريرة ٢١٣٥
- رأيت أبا رافع مولى رسول الله ﷺ، رأى
- الحسن بن علي وهو يصلي - أبو سعد رجل
- من أهل الكوفة ١٠٤٢
- رأيت ابن عمر اشترى عمامة لها علم - أبو
- عمر مولى أسماء ٣٥٩٤
- رأيت الأصيلع عمر بن الخطاب يُقْبَلُ الحجر
- ويقول - عبدالله بن مرجس ٢٩٤٣
- رأيت امرأة سوداء تاتر الرأس، خرجت -
- عبدالله بن عمر ٣٩٢٤
- رأيت أنس بن مالك صلى على جنازة رجل
- فقام حيال رأسه - أبو غالب الباهلي ١٤٩٤
- رأيت بلالاً يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ
- مثنى مثنى، ويقم واحدة - أبو رافع مولى
- رسول الله ﷺ ٧٣٢
- رأيت جابر بن عبدالله يصلي الصلوات
- بوضوء واحد - الفضل بن مبشر ٥١١
- رأيت رسول الله ﷺ أتى بتمر عتيق - أنس بن
- مالك ٣٣٣٣
- رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة، رفع

- ٨٥٨ يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - ابن عمر
 - رأيت رسول الله ﷺ إذا فرغ من سبعة جاء -
 ٢٩٥٨ المطلب بن أبي وداعة السهمي
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً -
 ٤١٦ عبدالله بن أبي أوفى
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ غرفة غرفة - ابن عباس
 ٤١١
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ فخلل أصابع رجليه بخصره - المستورد بن شداد
 ٤٤٦
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ فخلل لحيته - أبو أيوب الأنصاري
 ٤٣٣
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ فمسح رأسه مرة - سلمة بن الأكوع
 ٤٣٧
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ فمسح رأسه مرة - عثمان بن عفان
 ٤٣٥
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ وعليه عمامة قطرية - أنس بن مالك
 ٥٦٤
 - رأيت رسول الله ﷺ حين دخل في الصلاة، قال: لله أكبر كبيراً، لله أكبر كبيراً - جبير بن مطعم
 ٨٠٧
 - رأيت رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة ضحى - جابر بن عبدالله
 ٣٠٥٣
 - رأيت رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة من بطن الوادي - أم جندب الأزدية
 ٣٥٣٢
 - رأيت رسول الله ﷺ صلى فسلم مرة واحدة - سلمة بن الأكوع
 ٩٢٠
 - رأيت رسول الله ﷺ صلى يوم الفتح، فجعل نعليه عن يساره - عبدالله بن السائب
 ١٤٣١
 - رأيت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك توضأ واحدة واحدة - عمر بن الخطاب
 ٤١٢
 - رأيت رسول الله ﷺ في كنيفه مستقبل القبلة - ابن عمر
 ٣٢٣
 - رأيت رسول الله ﷺ هذه منه بضاء - أبو جحيفة
 ٣٦٢٨
 - رأيت رسول الله ﷺ يأكل الفناء بالرطب - عبدالله بن جعفر
 ٣٣٢٥
 - رأيت رسول الله ﷺ يخلل لحيته - عمار بن ياسر
 ٤٢٩
 - رأيت رسول الله ﷺ يرفع يديه في الصلاة - حذو منكبيه حين يفتح الصلاة - أبو هريرة
 ٨٦٠
 - رأيت رسول الله ﷺ يسم غنماً في آذانها - أنس بن مالك
 ٣٥٦٥
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي بالبئر العليا في ثوب - كيسان بن جرير الأموي
 ١٠٥٠
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي حافياً ومتعلاً - عبدالله بن عمرو
 ١٠٣٨
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي، فكان إذا ركع سوى ظهره - وابصة بن معبد
 ٨٧٢
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد متوشحاً به - عمر بن أبي سلمة
 ١٠٤٩
 - رأيت رسول الله ﷺ يلتوي في اليوم من الجوع - عمر بن الخطاب
 ٤١٤٦
 - رأيت رسول الله ﷺ يمسح على الخفين والعمامة - عمرو بن حريث
 ٥٦٢
 - رأيت السائب بن خباب يسم ثوبه - محمد بن عمرو بن عطاء
 ٥١٦
 - رأيت عثمان وعلياً يتوضآن ثلاثاً ثلاثاً - شقيق بن سلمة
 ٤١٣
 - رأيت علي بن زينب بنت رسول الله ﷺ قميص حرير - أنس بن مالك
 ٣٥٩٨
 - رأيت علياً توضأ ففضل قدميه إلى الكعبين - أبو حية بن قيس الكوفي
 ٤٥٦
 - رأيت في المنام أني أهاجر من مكة إلى أرض بها نخل - أبو موسى الأشعري
 ٣٩٢١
 - رأيت في يدي سوارين من ذهب - أبو هريرة
 ٣٩٢٢
 - رأيت ليلة أسري بي على باب الجنة مكتوباً - أنس بن مالك
 ٢٤٣١
 - رأيت النبي ﷺ أتني بدلو فمضمض منه -

- ٦٥٩ وائل بن حجر
- رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبته قبل يديه - وائل بن حجر ٨٨٢
- رأيت النبي ﷺ حامل الحسن بن علي على عاتقه - أبو هريرة ٦٥٨
- رأيت النبي ﷺ رمى الجمرة، يوم النحر، على ناقة له صهباء - قدامة بن عبدالله العامري ٣٠٣٥
- رأيت النبي ﷺ صلى جالساً على يمينه، وهو وجع - وائل بن حجر ١٢٢٤
- رأيت النبي ﷺ قد حلق الإبهام والوسطى ورفع النبي تليهما - وائل بن حجر ٩١٢
- رأيت النبي وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنائز - عبدالله بن عمر ١٤٨٢
- رأيت النبي ﷺ واضعاً يده اليمنى على فخذة اليمنى في الصلاة - أبو مالك نمير الخزاعي ٩١١
- رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر، وعليه عمامة سوداء - عمرو بن حريث ١١٠٤
- رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر وعليه عمامة سوداء - عمرو بن حريث ٣٥٨٤
- رأيت النبي ﷺ يخطب على ناقة، وحشي أخذ بخطامها - قيس بن عائذ أبو كاهل الأحمسي ١٢٨٤
- رأيت النبي ﷺ يصلي الظهر والعصر في ثوب واحد، مثلياً به - كيسان بن جرير الأموي ١٠٥١
- رأيت النبي ﷺ يصلي فأخذ شماله بيمينه - وائل بن حجر ٨١٠
- رأيت النبي ﷺ يطوف بالبيت على راحلته - عامر بن وائلة ٢٩٤٩
- رأيت النبي ﷺ يقتل عن يمينه وعن يساره في الصلاة - عبدالله بن عمرو ٩٣١
- رأيت النبي ﷺ يوم النحر عند جمرة العقبة - أم جندب الأزدية ٣٠٣١
- ١٢٨ رأيت يد طلحة شلاء - قيس بن أبي حازم ...
- رأيتك تصفر لحيتك بالورس؟ - عبيد بن جريح عن ابن عمر ٣٦٢٦
- رب! أعني ولا تُعن عليّ - ابن عباس ٣٨٣٠
- رب اغفر لي وارحمني واجبرني وارزقني وارفعني - ابن عباس ٨٩٨
- رب اغفر لي وثب عليّ - ابن عمر ٣٨١٤
- رب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع - أبو هريرة ١٦٩٠
- الربا ثلاثة وسبعون باباً - عبدالله بن مسعود ٢٢٧٥
- الربا سبعون حوتاً - أبو هريرة ٢٢٧٤
- ربما اختلفت يدي ويد رسول الله ﷺ في الوضوء من إثناء واحد - أم صبية خولة بن قيس الجهنية ٣٨٢
- ربما ذكرت قول الشاعر وأنا أنظر إلى وجه رسول الله ﷺ على المنبر - عبدالله بن عمر .. ١٢٧٢
- ربما فكرته من ثوب رسول الله ﷺ بيدي - عائشة ٥٣٧
- الرجل أحق بهبه مالم يثب منها - أبو هريرة ٢٣٨٧
- رجلٌ ضعيفٌ، مستضعفٌ - معاذ بن جبل ... ٤١١٥
- رجلٌ مُجاهدٌ في سبيل الله بنفسه وماله - أبو سعيد الخدري ٣٩٧٨
- رحم الله الأنصار - عمرو بن عوف المزني .. ١٦٥
- رَجِمَ الله حارس الحَرَسِ - عقبة بن عامر الجهني ٢٧٦٩
- رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى وأيقظ امرأته فصلت - أبو هريرة ١٣٣٦
- رحم الله عبداً سمحاً إذا باع - جابر بن عبدالله ٢٢٠٣
- رَجِمَ الله المُحَلِّقِينَ - ابن عمر ٣٠٤٤
- رَخَّصَ رسول الله ﷺ في الرُقْبَةِ من الحية والعقرب - عائشة ٣٥١٧
- رخص رسول الله ﷺ لوعاء الإبل في البيوت - عاصم بن عدي ٣٠٣٧

- رخص رسول الله ﷺ للحبلى التي تخاف
على نفسها - أنس بن مالك ١٦٦٨
- رخص رسول الله ﷺ للنساء في التصفيق،
وللرجال في التسييح - ابن عمر ١٠٣٦
- رخص للكبير الصائم في المباشرة - ابن
عباس ١٦٨٨
- رُدِّيهِ فيه، ثُمَّ اعجبه - أُمُ الْيَمَنِ ٣٣٣٦
- رفع القلم عن ثلاثة: عن التائم حتى يستيقظ -
عائشة ٢٠٤١
- رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبًا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - جابر
ابن عبدالله ٢٩١٠
- ركعت إلى جنب أبي، فطبقت ففُضِرَ يدي -
مصعب بن سعد ٨٧٣
- رَمَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي
الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ - ابن عمر ١١٤٩
- رَمِيَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ - فَإِنْ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا -
ابن عباس ٢٨١٥
- ز**
- الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ - ابن عمر ٢٨٩٦
- زَارَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ أَبِيًا يَعْنِي قَرِيَةَ - عطاء بن
مسلم الخراساني ٣٣٣٨
- الزَّعِيمُ غَادِمٌ، وَالْدَيْنُ مَقْضِي - أبو أمامة
الباهلي ٢٤٠٥
- الزَّمَةُ - ثَعْلَبَةُ التَّمِيمِ ٢٤٢٨
- زُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ -
أبو هريرة ١٥٦٩
- زُوِيَتْ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا
ومغاربها - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٣٩٥٢
- زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ - البراء بن عازب ... ١٣٤٢
- س**
- سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين
ثم اعتقا - أبو الحسن مولى بني نوفل ٢٠٨٢
- سئل ابن عمر: في أي شهر اعتمر رسول الله
ﷺ - عروة بن الزبير ٢٩٩٨
- سئل أنس بن مالك: أحضب رسول الله ﷺ؟ -
حميد الطويل ٣٦٢٩
- سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم
الابل - البراء بن عازب ٤٩٤
- سئل رسول الله ﷺ كم تجر المرأة من ذيلها؟
قال: شبرًا - أم سلمة ٣٥٨٠
- سئل عن القنوت في صلاة الصبح - أنس بن
مالك ١١٨٣
- سئل النبي ﷺ أي الصلاة أفضل؟ قال:
طول القنوت - جابر بن عبدالله ١٤٢١
- سئل النبي ﷺ عن الجنب، هل ينام أو يأكل
أو يشرب؟ - جابر بن عبدالله ٥٩٢
- سئل النبي ﷺ عن الرجل يغفل عن الصلاة -
أنس بن مالك ٦٩٥
- سئل النبي ﷺ عن صلاة الليل فقال: يصلي
مثنى مثنى - ابن عمر ١٣٢٠
- سأبعت معكم رجلاً أمينًا - حذيفة بن اليمان ١٣٥
- سَابَقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَسَبَقْتَهُ - عائشة ١٩٧٩
- الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد
في سبيل الله - أبو هريرة ٢١٤٠
- سَاقِي الْقَوْمِ آخَرُهُمْ شَرُّهَا - أبو قتادة ٣٤٣٤
- سأل ابن عمر رجل فقال: كيف أوتر؟ قال:
أوتر بواحدة - المطلب بن عبدالله ١١٧٦
- سأل رجل النبي ﷺ: يصلي في الثوب أُلذِي
يأتي فيه أهله؟ - جابر بن سمرة ٥٤٢
- سأل صفوان بن المعطل رسول الله ﷺ
فقال: يا رسول الله إني سائلك عن أمر - أبو
هريرة ١٢٥٢
- سألت أبا أيوب الأنصاري: كيف كانت
الضحايا - عطاء بن يسار ٣١٤٧
- سألت أبا سعيد الخدري عن صلاة رسول
الله ﷺ - قرعة بن يحيى البصري ٨٢٥
- سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي
حائض - يونس بن جبير ٢٠٢٢

- سألت أم سلمة عن الرجل يصبح، وهو جنب، يريد الصوم؟ - نافع مولى ابن عمر .. ١٧٠٤
- سألت أن رسول الله ﷺ سيج في سفر - عبدالله بن عبدالله بن نوفل ٦١٤
- سألت أنس بن مالك عن قراءة النبي ﷺ فقال - قتادة ١٣٥٣
- سألت أنس بن مالك عن القنوت - محمد بن سيرين ١١٨٤
- سألت جابر بن عبدالله عن الضُّع - عبدالرحمن بن أبي عمار ٣٢٣٦
- سألت جابر بن عبدالله، وأنا أطوف بالبيت - محمد بن عباد بن جعفر ١٧٢٤
- سألت رافع بن خديج قال: كنا نكري الأرض - حفظة بن قيس ٢٤٥٨
- سألت رسول الله ﷺ: أيما أفضل؟ الصلاة في بيتي أو لصلاة في المسجد؟ - عبدالله ابن سعد ١٣٧٨
- سألت رسول الله ﷺ: متى تنقطع معرفة العبد من الناس؟ - أبو موسى الأشعري ١٤٥٣
- سألت رسول الله ﷺ: يوم تبدل الأرض غير الأرض - علي الصراط - عائشة ٤٢٧٩
- سألت رسول الله ﷺ عن الكلب الأسود - أبو ذر الغفاري ٣٢١٠
- سألت رسول الله ﷺ عن مزاولة الحائض - عبدالله بن سعد ٦٥١
- سألت سليمان بن يسار عن الثوب يصيبه المني - عمرو بن ميمون ٥٣٦
- سألت سهل بن سعد: هل رأيت النبي؟ - أبو حازم ٣٣٣٥
- سألت عائشة: أكان النبي ﷺ يصلي الضحى؟ - معاذة العدوية ١٣٨١
- سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل - عبدالله بن شقيق العقيلي ١٢٢٨
- سألت عائشة عن صوم النبي ﷺ؟ فقالت -
- أبوسلمة ١٧١٠
- سألت عائشة عن النسخ على الخفين - شريح بن هانئ ٥٥٢
- سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ - مسروق بن الأجدع الهمداني ١١٨٥
- سألت عائشة فقلت: أي أمه أخبريني عن مرض رسول الله ﷺ - عبيدالله بن عبدالله ... ١٦١٨
- سألت عائشة، قلت: يا أم المؤمنين أفنيتي عن وتر رسول الله ﷺ - سعد بن هشام ١١٩١
- سألت عائشة: كم كان صداق نساء النبي ﷺ - أبو سلمة ١٨٨٦
- سألت عبدالله بن عباس وعبدالله بن عمر، عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل - عامر الشعبي ١٣٦١
- سألت فضالة بن عُبيد عن تعليق اليد في العنق؟ - عبدالرحمن بن محييز الحمصي .. ٢٥٨٧
- سألت في زمن عثمان بن عفان، والناس متوافرون، عن صلاة الضحى - عبدالله بن الحارث ١٣٧٩
- سألت النبي ﷺ فقلت: إن بيني وبين المسجد طريقًا قذرة - امرأة من بني عبد الأشهل ٥٣٣
- سألتنا عائشة، بأي شيء كان يوتر رسول الله ﷺ؟ - عبدالعزيز بن جريج ١١٧٣
- سألتنا عليًا عن تطوع رسول الله ﷺ بالنهار فقال: إنكم لا تطيقونه - عاصم بن ضمرة السلولي ١١٦١
- سأله رجل فقال: اقرأ والإمام يقرأ؟ - أبو الدرداء الأنصاري ٨٤٢
- سأله رجل: كم أفيض على رأسي وأنا جنب؟ - أبو هريرة ٥٧٨
- سباب المسلم فسوق، وقَّالَهُ كُفْرٌ - ابن مسعود ٣٩٣٩
- سباب المسلم فسوق وقتاله كفر - عبدالله بن

- ٨٤٤ ابن جندب
- سل ربك العفو والعافية، في الدنيا والآخرة -
- ٣٨٤٨ أنس بن مالك
- سل رسول الله ﷺ سعداً ورش على قبره ماء -
- ١٥٥١ أبو رافع
- السلام عليكم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١
- السلام عليكم دار قوم مؤمنين - أبو هريرة ... ٤٣٠٦
- السلام عليكم، دار قوم مؤمنين، أنتم لنا فرط وإننا بكم لاحقون - عائشة ١٥٤٦
- السلام عليكم ورحمة الله - عمار بن ياسر ... ٩١٦
- سلم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من العصر - عمران بن الحصين ١٢١٥
- سلوا الله علماً نافعاً، وتعوذوا بالله من علم لا ينفع - جابر بن عبدالله ٣٨٤٣
- سم الله عز وجل - عمر بن أبي سلمة ٣٢٦٥
- سمع رسول الله ﷺ يقول إذا ركع: سبحان ربي العظيم - حذيفة بن اليمان ٨٨٨
- سمع النبي ﷺ رجلاً يقول: اللهم! إني أسألك - أنس بن مالك ٣٨٥٨
- سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح ﴿والنخل باسقات لها طلع نضيد﴾ - قطبة بن مالك ... ٨١٦
- سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ: لَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السَّيِّئِ يَوْمَ بَدْرٍ - قيس بن عباد .. ٢٨٣٥
- سمعت رجلاً سأل زيد بن أرقم: هل شهدت مع رسول الله ﷺ عيدين في يوم؟ - إياس بن أبي رملة الشامي ١٣١٠
- سمعت رسول الله ﷺ إذا قال: ولا الضالين، قال: آمين - علي بن أبي طالب .. ٨٥٤
- سمعت رسول الله ﷺ رافعاً صوته، يأمر بقتل الكلاب - عبدالله بن عمر ٣٢٠٣
- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقرأ على المنبر: ﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ - عقبة ابن عامر الجهني ٢٨١٣
- سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن تكاحين -
- ٦٩ مسعود
- سبحان الله رب العالمين - ربيعة بن كعب الأسلمي ٣٨٧٩
- سبحان الله وبحمده - ربيعة بن كعب الأسلمي ٣٨٧٩
- سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك - أبو سعيد الخدري ٨٠٤
- سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك، ولا إله غيرك - عائشة ٨٠٦
- سبع مواطن لا تجوز فيها الصلاة - عمر بن الخطاب ٧٤٧
- ستر ما بين الجن وعورات بني آدم، إذا دخل الكنيف - علي بن أبي طالب ٢٩٧
- سترت سهوة لي، تعني الداخل بستر فيه تصاوير - عائشة ٣٦٥٣
- استصالحكم الروم صلحاً آمناً - ذو مخمر الحبشي ٤٠٨٩
- سَفَّحَ عَلَيْكُمُ الْآفَاقُ - أنس بن مالك ٢٧٨٠
- ستكون فتن يصبح الرجل فيها مؤمناً ويمسي كافراً - أبو أمامة الباهلي ٣٩٥٤
- سجدت مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، ليس فيها من المفصل شيء - أبو الدرداء الأنصاري ١٠٥٦
- سجدنا مع رسول الله ﷺ في ﴿إذا السماء انشقت﴾ و﴿اقرأ باسم ربك﴾ - أبو هريرة .. ١٠٥٨
- سحر النبي ﷺ يهودي من يهود بني زريق - عائشة ٣٥٤٥
- السَّحَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ - أبو هريرة ٢٨٨٢
- سقط عقد عائشة، فتخلخت لالتماسه - عمار بن ياسر ٥٦٥
- سَقَى الْمَاءَ - معد بن عبادة ٣٦٨٤
- سَقِيتَ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ قَائِماً - ابن عباس ٣٤٢٢
- سكتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ - سمرة

- ١٩٣٠ أبو سعيد الخدري
 - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلْبَدًا - عبدالله بن
 ٢٨٦٥ عبدالله بن مسعود
 ٣٠٤٧ عمر
 - سمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب في
 مجلسه في المسجد - أبو غطف الهذلي ٥١٢
 - سمعت فاطمة بنت قيس تقول: إن زوجها
 طلقها ثلاثاً - أبو بكر بن أبي الجهم بن
 ٢٠٣٥ صخير العدوي
 - سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَد
 فَأَعْطَاهُ ثَلَاثًا - معقل بن يسار المزني ٢٧٢٢
 - سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب بالطور -
 ٨٣٢ جبير بن مطعم
 - سمعته وهو في عشرة من أصحاب رسول الله
 ﷺ - محمد بن عمرو بن عطاء ٨٦٢
 - سَمُوا أَنْتُمْ وَكُنُوا - عائشة ٣١٧٤
 - سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين وهما
 تمام غير قصر - ابن عباس وابن عمر ١١٩٤
 - سَنَةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ - زيد بن أرقم ٣١٢٧
 - سوا صفوكم، فإن تسوية الصفوف من
 تمام الصلاة - أنس بن مالك ٩٩٣
 - سيأتي على الناس سنوات خداعات يصدق
 فيها الكاذب - أبو هريرة ٤٠٣٦
 - سيأتيكم أقوام يطلبون العلم - أبو سعيد
 الخدري ٢٤٧
 - سيأتيها ما قدر لها - جابر بن عبدالله ٨٩
 - سيد إدامكم الجُلُوحُ - أنس بن مالك ٣٣١٥
 - سيد طعام أهل الدنيا وأهل الجنة، اللحم -
 ٣٣٠٥ أبو الدرداء
 - سيروا بسم الله، وفي سبيل الله - صفوان بن
 عَمَّال ٢٨٥٧
 - سيكون أمراء تشغلهم أشياء، يؤخرون
 الصلاة عن وقتها - عباد بن الصامت ١٢٥٧
 - سيكون قوم يعتدون في الدُّعاء - عبدالله بن
 ٣٨٦٤ مغفل
- سيلي أموركم بعدي رجال يطفئون من السنة -
 عبدالله بن مسعود ٢٨٦٥
 - سيوقد المسلمون من قسي يأجوج ومأجوج -
 النواس بن سمعان ٤٠٧٦
ش
 - الشؤم في ثلاث: في الفرس، والمرأة،
 والدار - عبدالله بن عمر ١٩٩٥
 - الشاة من دواب الجنة - ابن عمر ٢٣٠٦
 - شر الطعام طعام الوليمة، يدعى لها الأغنياء
 ويترك الفقراء - أبو هريرة ١٩١٣
 - شر قتلى قتلوا تحت أديم السماء - أبو أمامة
 الباهلي ١٧٦
 - شرقوا أو غربوا - أبو أيوب الأنصاري ٣١٨
 - الشريك أحق ببقية ما كان - أبو رافع ٢٤٩٨
 - شفاء عرق النساء، أَلْيَةُ شَاةٍ أَغْرَابِيَّةٍ - أنس
 ابن مالك ٣٤٦٣
 - الشفاء في ثلاث - ابن عباس ٣٤٩١
 - الشفعة كحل العقال - ابن عمر ٢٥٠٠
 - شكونا إلى رسول الله ﷺ حر الرمضاء -
 ٦٧٥ خباب بن الأرت
 - شكونا إلى النبي ﷺ حر الرمضاء فلم يشكنا -
 ٦٧٦ عبدالله بن مسعود
 - شهادة أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله،
 وإقام الصلاة - عمر بن الخطاب ٦٣
 - شهد غياض الأشعري عبداً بالأنبار، فقال:
 ما لي لأراكم تخلصون - عامر الشعبي ١٣٠٢
 - شهدت العيد مع عمر بن الخطاب، فبدأ
 بالصلاة قبل الخطبة - أبو عبيد سعيد بن
 عبيد ١٧٢٢
 - شهدت للنبي ﷺ وليمة، ما فيها لحم ولا
 خبز - أنس بن مالك ١٩١٠
 - شهر الله الذي تدعونه المحرم أبو هريرة ... ١٧٤٢
 - الشهر تسع وعشرون - أم سلمة ٢٠٦١
 - شهر كتب الله عليكم صيامه، وسنت لكم

- قیامه - أبو سلمة بن عبد الرحمن ۱۳۲۸
- الشهر هكذا وهكذا - سعد بن أبي وقاص ۱۶۵۷
- شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة - أبو بكرة الثقفي ۱۶۵۹
- شهيد البحر مثل شهدي البر - أبو أمامة الباهلي ۲۷۷۸
- شهيد يمشي على وجه الأرض - جابر بن عبد الله ۱۲۵
- شيطان يتبع شيطانا - أنس بن مالك ۳۷۶۷
- شيطان يتبع شيطانا - عائشة ۳۷۶۴
- شيطان يتبع شيطانة - أبو هريرة ۳۷۶۵
- ص**
- الصائم إذا أكل عنده الطعام، صلت عليه الملائكة - أم عمارة ۱۷۴۸
- صائم رمضان في السفر كالمتطهر في الحضر - عبد الرحمن بن عوف ۱۶۶۶
- صارت صفيّة لدحية الكلبي، ثم صارت لرسول الله ﷺ بعد - أنس بن مالك ۱۹۵۷
- صام رسول الله ﷺ في السفر، وأفطر - ابن عباس ۱۶۶۱
- صام نوح الدهر، إلا يوم الفطر ويوم الأضحى - عبد الله بن عمرو ۱۷۱۴
- صببت على النبي ﷺ الماء في السفر والحضر - صفوان بن عسال ۳۹۱
- صحبت سعد بن مالك من المدينة إلى مكة - السائب بن يزيد ۲۹
- صدق الله ورسوله ﴿إنما أموالكم وأولادكم فتنة﴾ - بريدة بن الحصيب ۳۶۰۰
- صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا صدقته - عمر بن الخطاب ۱۰۶۵
- الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي القرابة اثنتان - سلمان بن عامر الضبي ۱۸۴۴
- صدقت: المسلم أخو المسلم - شُوِّدَ بن حنظلة ۲۱۱۹
- صل الصلاة لوقتها، فإن أدرت الإمام يصلي بهم فصل معهم - أبو ذر الغفاري ۱۲۵۶
- صل معنا هذين اليومين - بريدة بن الحصيب الأسلمي ۶۶۷
- الصلاة أمامك - أسامة بن زيد ۳۰۱۹
- الصلاة بإقامة - عبد الله بن عمر ۳۰۲۱
- صلاة الجالس على النصف من صلاة القائم - عبد الله بن عمرو ۱۲۲۹
- صلاة الرجل في بيته بصلاة، وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة - أنس بن مالك ۱۴۱۳
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاة الرجل وحده أربعا وعشرين - أبي بن كعب ۷۹۰
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته - أبو هريرة ۷۸۶
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته خمسا وعشرين درجة - أبو سعيد الخدري ۷۸۸
- صلاة الرجل في جماعة تفضل على صلاة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة - ابن عمر ۷۸۹
- صلاة السفر ركعتان، والجمعة ركعتان، والعيد ركعتان - عمر بن الخطاب ۱۰۶۳
- صلاة في مسجد قباء كعمرة - أسيد بن ظهير الأنصاري ۱۴۱۱
- صلاة في مسجدني أفضل من ألف صلاة فيما سواه - جابر بن عبد الله ۱۴۰۶
- صلاة في مسجدني هذا، أفضل من ألف صلاة فيما سواه - ابن عمر ۱۴۰۵
- صلاة في مسجدني هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه - أبو هريرة ۱۴۰۴
- صلاة الليل مثنى مثنى - ابن عمر ۱۳۱۹
- صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة - ابن

- عمر ١١٧٥
- صلاة الليل مثنى مثنى، وتشهد في كل ركعتين - المطلب بن أبي وداعة ١٣٢٥
- صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر ١٣٢٢
- الصلاة، وما ملكت أيمانكم - أم سلمة ١٦٢٥
- الصلاة وما ملكت أيمانكم - علي بن أبي طالب ٢٦٩٨
- الضُّعْجُ جائزٌ بين المسلمين - عمرو بن عوف المزني ٢٣٥٣
- صلوا على أخ لكم مات بغير أرضكم - حذيفة بن أسيد ١٥٣٧
- صلوا على أطفالكم فإنهم من أفرادكم - أبي هريرة ١٥٠٩
- صَلُّوا على صاحبكم - أبو قتادة ٢٤٠٧
- صلوا على كل ميت، وجاهدوا مع كل أمير - وائلة بن الأسقع ١٥٢٥
- صلوا على موتاكم بالليل والنهار - جابر بن عبدالله ١٥٢٢
- صلوا في رحالكم - ابن عباس ٩٣٨
- صلوا في رحالكم - ابن عمر ٩٣٧
- صلوا في مراض الغنم، ولا تصلوا في أعطان الإبل - عبدالله بن مغفل المزني ٧٦٩
- الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة وأداء الأمانة، كفارة لما بينها - أبو أيوب الأنصاري ٥٩٨
- صلى ابن عباس، وهو بالبصرة على بساطه - عمرو بن دينار ١٠٣٠
- صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي ركعتين - أبو هريرة ١٢١٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح ثم أقبل علينا بوجهه - العرياض بن سارية ٤٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ في الكسوف، فلا نسع له صوتاً - سمرة بن جندب ١٢٦٤
- صلى بنا علي يوم الجمل، صلاة ذكرنا
- صلاة رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري . ٩١٧
- صلى رسول الله ﷺ بامرأة من أهله، وبني، فأقامني عن يمينه - أس بن مالك ٩٧٥
- صلى رسول الله ﷺ ذات يوم، وصعد المنبر - فاطمة بنت قيس ٤٠٧٤
- صلى رسول الله ﷺ صلاة الكسوف، فقام فأطال القيام - أسماء بنت أبي بكر ١٢٦٥
- صلى رسول الله ﷺ صلاة لا ندري أزداد أو نقص - عبدالله بن مسعود ١٢١١
- صلى رسول الله ﷺ على حصير - أبو سعيد الخدري ١٠٢٩
- صلى رسول الله ﷺ فزاد أو نقص - عبدالله بن مسعود ١٢٠٣
- صلى رسول الله ﷺ في خمصة لها أعلام - عائشة ٣٥٥٠
- صلى النبي ﷺ الظهر خمسا فقل له: أزيد في الصلاة؟ - عبدالله بن مسعود ١٢٠٥
- صلى النبي ﷺ العصر والشمس في حجرتي - عائشة ٦٨٣
- صلى النبي ﷺ بأصحابه صلاة، نظن أنها الصبح - أبو هريرة ٨٤٨
- صليت إلى جنب النبي ﷺ وهو يصلي من الليل تطوعاً - أبو ليلى الأنصاري ١٣٥٢
- صليت ذات ليلة مع رسول الله ﷺ فلم يزل قائماً حتى - عبدالله بن مسعود ١٤١٨
- صليت مع رسول الله ﷺ المغرب والعشاء - أبو أيوب الأنصاري ٣٠٢٠
- صليت مع عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي على جنازة ابنة له - إبراهيم بن مسلم الهجري ١٥٠٣
- صليت مع عبدالله بن الزبير الصبح بغلس - مغيث بن سمي ٦٧١
- صليت مع النبي ﷺ فقال رجل: الحمد لله - وائل بن حجر ٣٨٠٢

ابن عمر ٣١٢٤
- ضمّر رسول الله ﷺ الخيل - ابن عمر ٢٨٧٧

ط

- الطعام الشاكر بمنزلة الصائم الصابر -
أبو هريرة ١٧٦٤
- الطعام الشاكر له مثل أجر الصائم الصابر -
سنان بن سنة الأسلمي ١٧٦٥
- طعام الواحد يكفي الاثنين - جابر بن عبدالله ٣٢٥٤
- طُفّت مع عبدالله بن عمرو - محمد بن عبدالله
ابن عمرو ٢٩٦٢
- الطفل يُصلى عليه - المغيرة بن شعبة ١٥٠٧
- طُفنا مع أبي عقاب في مطر - داود بن عجلان ٣١١٨
- طلاق الأمة اثنتان، وعدتها حيضتان - ابن
عمر ٢٠٧٩
- طلاق الأمة تطليقتان، وقرؤها حيضتان -
عائشة ٢٠٨٠
- طلاق السنة أن يطلقها طاهرًا من غير جماع -
عبدالله بن مسعود ٢٠٢٠
- طلب العلم فريضة على كل مسلم - أنس بن
مالك ٢٢٤
- طلحة ممن قضى نحيه - معاوية بن أبي
سفيان ١٢٧
- طلق أيتهما شتت - فيروز الديلمي ١٩٥١
- طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارًا -
عبدالله بن بسر ٣٨١٨
- طيَّب رسول الله ﷺ لإحرامه حين أحرم -
عائشة ٣٠٤٢
- الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٨

ظ

- الظُّمُّ مَطْلُ الْغَنِيِّ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى
مليء - أبو هريرة ٢٤٠٣
- الظُّهْر يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا - أبو هريرة ٢٤٤٠

ع

- العائد في هبته كالعائد في قبته - ابن عباس .. ٢٣٨٥

- صليت مع النبي ﷺ فلما قال: ﴿ولا الضالين﴾ قال: آمين - وائل بن حجر ٨٥٥
- صليت مع النبي ﷺ وهو يقرأ في الفجر -
عمرو بن حريث ٨١٧
- صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب، فرجع من
رجع، وعقب من عقب - عبدالله بن عمرو .. ٨٠١
- صلينا مع رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس
ثمانية عشر شهرًا - البراء بن عازب ١٠١٠
- صم شوالًا - أسامة بن زيد ١٧٤٤
- صنع بعض عمومي للنبي ﷺ طعامًا - أنس
ابن مالك ٧٥٦
- صَنَعَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَصَنَعَتْ
فيها شيئًا - أنس بن مالك ٣٣٤٢
- صنعت طعامًا فدعوت رسول الله ﷺ - علي
ابن أبي طالب ٣٣٥٩
- صفان من أمتي ليس لهما في الإسلام
نصيب - جابر بن عبدالله ٧٣
- صفان من هذه الأمة ليس لهما في الإسلام
نصيب - ابن عباس ٦٢
- الصيام جنة من النار، كجنة أحدكم من
القتال - عثمان بن أبي العاص الثقفي ١٦٣٩
- صيام يوم عاشوراء، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٨
- صيام يوم عرفة، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٠
- الصيام يوم كذا وكذا، ونحن متقدمون -
معاوية بن أبي سفيان ١٦٤٧

ض

- ضالة المسلم حرق النار - عبدالله بن الشخير ٢٥٠٢
- ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره - أبو
رزين العقيلي ١٨١
- ضحى رسول الله ﷺ بكيش أفرن فحيل - أبو
سعيد الخدري ٣١٢٨
- ضحى رسول الله ﷺ والمسلمون من بعده -

- العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه - ابن عمر ٢٣٨٦
- عادني رسول الله ﷺ ماشياً، وأبو بكر، وأنا في بني سلمة - جابر بن عبدالله ١٤٣٦
- العارية مؤداة والمنحة مردودة - أبو أمامة الباهلي ٢٣٩٨
- العارية مؤداة والمنحة مردودة - أنس بن مالك ٢٣٩٩
- العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله - رافع بن خديج ١٨٠٩
- عباد الله وضع الله الحرج إلا من اقترض من عرض أخيه شيئاً - أسامة بن شريك ٣٤٣٦
- العبادة في الهُجْر كهجرة إليّ - معقل بن يسار ٣٩٨٥
- العَجُّ والتَّجُّ - أبو بكر الصديق ٢٩٢٤
- العجماء جرحها جبار، والمعدن جبار - عمرو بن عوف المزني ٢٦٧٤
- العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار - أبو هريرة ٢٦٧٣
- الأعجوة والصخرة من الجنة - رافع بن عمرو المزني ٣٤٥٦
- عدل رسول الله ﷺ إلى الشعب فبال - ابن عباس ٣٤١
- عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله - خريم ابن فانك الأسدي ٢٣٧٢
- عدت بعظيم، الحق بأهلك - عائشة ٢٠٥٠
- عرضت أو أغرضت النهشة من الحية على رسول الله ﷺ - عمرو بن حزم ٣٥١٩
- عُرِضَتْ على رسول الله ﷺ يوم أُحُد - ابن عمر ٢٥٤٣
- عُرِضَتْ عليّ أُمِّي بأعمالها حسناتها وسيئها - أبو ذر الغفاري ٣٦٨٣
- عُرِضَتْ على رسول الله ﷺ يوم قُريظة - عطية القرظي ٢٥٤١
- عُرِفَهَا سنة - أبي بن كعب ٢٥٠٦
- عُرِفَهَا سنة، فإن اعترفت فأدّها - زيد بن خالد الجهني ٢٥٠٧
- عسى أن تجيء به أسود - عبدالله بن مسعود ٢٠٦٨
- عشر من الفطرة - عائشة ٢٩٣
- عِظْمُ الجِزَاء مع عِظْمُ البلاء - أنس بن مالك ٤٠٣١
- عقرى حلقى ما أراها إلا حابستنا - عائشة .. ٣٠٧٣
- علام تدعُرُن أولادكن بهذا العلاق؟ - أم قيس بنت مخضن ٣٤٦٢
- علام يَثْتُلُ أحدُكم أخاه؟ - أبو أمامة بن سهل بن حنيف ٣٥٠٩
- العلم ثلاثة، فما وراء ذلك فهو فضل - عبدالله بن عمرو ٥٤
- علمني جبرئيل الوضوء، وأمرني أن أنضح تحت ثوبي - زيد بن حارثة ٤٦٢
- علمني جدي، رسول الله ﷺ كلمات أقولهن في قنوت الوتر - الحسن بن علي ١١٧٨
- علمني رسول الله ﷺ الأذان تسع عشرة كلمة والإقامة سبع عشرة كلمة - أبو محذورة الجمحي ٧٠٩
- علمني رسول الله ﷺ كلمات أقولهن عند الكُزْب - أسماء ابنة عيسى ٣٨٨٢
- على المرأة المسلم الطاعة فيما أحب أوكره - ابن عمر ٢٨٦٤
- على اليد ما أخذت حتى تؤديه - سمرة بن جندب ٢٤٠٠
- عليّ مني وأنا منه - حيشي بن جنادة ١١٩
- عليك بالسجود، فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعت الله بها درجة - أبو فاطمة الأزدي ١٤٢٢
- عليك بسبحان الله والحمد لله - أبو الدرداء ٣٨١٣
- عليكم بالأبكار، فإنهن أعذب أفواها - عتبة ابن عويم بن ساعدة الأنصاري ١٨٦١
- عليكم بالآمد - عبدالله بن عمر ٣٤٩٥
- عليكم بالإئتمد عند النوم - جابر بن عبدالله .. ٣٤٩٦

- ۱۱۴ مؤمن - علي بن أبي طالب
 ۲۲۴۴ - عهده الرقيق ثلاثة أيام - سمرة بن جندب
 ۳۵۰۶ - العين حق - عامر بن ربيعة
 ۴۷۷ - العين وكاء الله - علي بن أبي طالب
خ
 ۲۳۳۴ - غارت أُمُّكُمْ - كُلوْا - أنس بن مالك
 - الغازي في سبيل الله والحاج والمعتمر - ابن
 ۲۸۹۳ عمر
 ۱۷۴۹ - الغداء يا بلال - بريدة بن الحصيص الأسلمي
 - غُدُوَّة أو رَوْحَة في سبيل الله خيرٌ من الدنيا
 ۲۷۵۵ وما فيها - أبو هريرة
 - غُدُوَّة أو رَوْحَة في سبيل الله، خيرٌ من الدنيا
 ۲۷۵۶ وما فيها - سهل بن سعد الساعدي
 - غَدُوْنَا مع رسول الله ﷺ في هذا اليوم - أنس
 ۳۰۰۸ ابن مالك
 - غزوة في البحر مثل عشر غزوات - أبو
 ۲۷۷۷ الدرداء
 - غزوت مع رسول الله ﷺ - أُم عطية
 ۲۸۵۶ الأنصارية
 - غزوت مع مولاي، يوم خير وأنا مملوك -
 ۲۸۵۵ عمير مولى أبي اللحم
 - غزونا مع أبي بكر، هوازن - سلمة بن
 ۲۸۴۰ الأكوخ
 - غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة خيبر - سلمة
 ۳۱۹۵ ابن الأكوخ
 - غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم -
 ۱۰۸۹ أبو سعيد الخدري
 - غَطُّوا الإناء، وأَوْكُوا السَّقاء - جابر بن
 ۳۴۱۰ عبدالله
 - غير الدجال أخوفني عليكم - النواس بن
 ۴۰۷۵ سمعان الكلابي
ف
 - فارجع إليهما، فأصحبكما كما أَبْكَيْتُهما -
 ۲۷۸۲ عبدالله بن عمرو
 ۳۴۴۶ - عليكم بالبغيض النافع، التلبينة - عائشة
 ۳۴۵۷ - عليكم بالسَّنا والسَّئُوت - أبو أبي بن أم حرام
 - عليكم بالشفاءين: العسل والقرآن - عبدالله
 ۳۴۵۲ ابن مسعود
 - عليكم بالصدق، فإنه مع البر أبو بكر
 ۳۸۴۹ الصديق
 - عليكم بالعود الهندي - أم قيس بنت محصن
 ۳۴۶۸ - عليكم بتقوى الله، والسمع والطاعة -
 ۴۲ العرباض بن سارية
 - عليكم بهذا العلم قبل أن يُقبض - أبو أمامة
 ۲۲۸ الباهلي
 - عليكم بهذه الحبة السوداء - عبدالله بن عمر .
 ۳۴۴۸ - عمار، ما عرض عليه أمران إلا اختار
 ۱۴۸ الأرشد منهما - عائشة
 - العُمرة إلى العُمرة كفَّارة ما بينهما، والحجُّ
 ۲۸۸۸ المبرور - أبو هريرة
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - ابن عباس ...
 ۲۹۹۴ - عُمرة في رمضان تعدل حجة - أبو معقل
 ۲۹۹۳ - عُمرة في رمضان تعدل حجة - جابر بن
 ۲۹۹۵ عبدالله
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - هرم بن
 ۲۹۹۲ خنيس
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - وهب بن
 ۲۹۹۱ خنيس
 - العمرى جائزة لمن أُغْمِرَها - جابر بن
 ۲۳۸۳ عبدالله
 - عن الغلام شاتان مكافئتان - أم كُرَيز
 ۳۱۶۲ - عن النبي ﷺ أنه قضى في السن خمسًا من
 الإبل - ابن عباس
 ۲۶۵۱ - عند اتخاذ الأغنياء الدجاج، يأذن الله بهلاك
 القرى - أبو هريرة
 ۲۳۰۷ - العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها
 فقد كفر - بريدة بن الحصيص الأسلمي
 ۱۰۷۹ - عهد إلي النبي الأمي ﷺ ألا يعجنني إلا

- فَارْجَعْ مَعَهَا - ابن عباس ٢٩٠٠
 - فَارْجَعْنَ مَازُورَاتٍ، غَيْرَ مَاجُورَاتٍ - علي ١٥٧٨
 - فَاَسْتَمْتَعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ - سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدِ ١٩٦٢
 - فَالْجَهَنِّي ٢٠٣١
 - فَافْعَلِي إِنْ شِئْتَ - الْفَرِيعَةُ بِنْتُ مَالِكٍ ٢٠٣١
 - فَاقْدِرُوا لَهُ قَدْرَهُ - النَّوَاسُ بْنُ سَمْعَانَ ٤٠٧٥
 - الْكَلَابِي ١٥٩٥
 - فَإِنْ أَهْلُهَا يَكُونُ عَلَيْهَا وَإِنَّمَا تَعَذِّبُ فِي قَبْرِهَا - ٣٧٣٩
 - عَائِشَةُ ٤٠٧٤
 - فَبَنِي وَاللَّهِ مَا قَمِئْتُ مَقَامِي هَذَا - فَاطِمَةُ بِنْتُ ٣٩٥٥
 - قَيْسٌ ١٣٩٩
 - فَتَنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِيهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ - حَدِيقَةُ ١٨٢٧
 - ابْنُ الِيمَانِ ١٨٢٦
 - فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ ١٠٧٢
 - بِذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى مُوسَى - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ١٨٩٦
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً ٢٠٦٢
 - لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٢٢٥٥
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ ٧٨٧
 - شَعِيرٍ - ابْنُ عُمَرَ ٢٢٨١
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِّ وَصَلَاةَ
 - السَّفَرِ، فَكُنَّا نَصَلِّي فِي الْحَضَرِّ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا -
 - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَصَلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، الْمَدْفُورِ وَرَفْعِ
 - الصَّوْتِ فِي النِّكَاحِ - مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِبٍ
 - فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ - سَلْمَةُ بْنُ صَخْرٍ
 - الْبِيَّاضِي
 - الْفَقْصَةُ بِالْفَقْصَةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالشَّعِيرُ
 - بِالشَّعِيرِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 - فَضَّلَ الْجَمَاعَةَ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ
 - خَمْسِينَ وَعِشْرُونَ جَزَاءً - أَبُو هُرَيْرَةَ
 - فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الثَّرِيدَ - أَنَسُ
 - ابْنُ مَالِكٍ
- الْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ -
 ١٦٦٠
 - أَبُو هُرَيْرَةَ
 - الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - أَبُو
 ٢٩٢
 - هُرَيْرَةَ
 - فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ٤٠٢٨
 - فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةً: أَيُّ عَمٍّ لِي خَارِجٌ إِلَى
 - الشَّامِ، وَإِنِّي أَسْأَلُ عَنْ تَأْذِينِكَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
 ٧٠٨
 - مَحْبِيزٌ
 - فَتَيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ -
 ٢٢٢
 - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَكُلْ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ الثُّعْمَانَ؟ -
 ٢٣٧٥
 - النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ
 - فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلِّمُ بِهِ - عِمْرَانُ بْنُ الْحَصِينِ ٢٩٣٠
 - فَلَمَّا لَكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟ - وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ ٣٢٨٦
 - فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمَكَ - عَائِشَةُ ١٩٤٩
 - فَمَا سَمِعْتَ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ -
 ٨٣٥
 - الْبِرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
 - فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاحِلًا؟ - أَبُو مُجَيْبَةَ
 ١٧٤١
 - الْبَاهِلِيُّ عَنْ أَبِيهِ
 - فَهِيَ أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ - عَطِيَّةُ الْقُرْظِي ٢٥٤٢
 - فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ - صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةٍ ٢٥٩٥
 - الْفَوَيْسِقَةُ - عَائِشَةُ ٢٢٣٠
 - فِي أَحَدِ جَنَاحِي الذُّبَابِ سَمٌّ - أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ٣٥٠٤
 - فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً، إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً -
 ١٨٠٧، ١٨١٥
 - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 - فِي الْاِسْتِجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ -
 ٣١٥
 - خَزِيمَةُ بْنُ ثَابِتٍ
 - فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ، تَبِيعَ أَوْ تَبِيعَهُ - عَبْدِ اللَّهِ
 ١٨٠٤
 - ابْنُ مَسْعُودٍ
 - فِي الْحَرَامِ يَمِينٍ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٢٠٧٣
 - فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةً، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ -
 ١٧٩٨
 - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 - فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرُونَ حَقَّةً وَعِشْرُونَ جَذْعَةً -
 ٢٢٣١
 - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

- في الركاز الخمس - أبو هريرة ٢٥٠٩
- في طلاق السنة : يطلقها عند كل طهر تطليقة -
- عبدالله بن مسعود ٢٠٢١
- في قوله تعالى ﴿ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي﴾ - خباب بن الارت ٤١٢٧
- في كل ركعتين تسليمة - أبو سعيد الخدري ١٣٢٤
- في كل سهو سجدة ، بعدما يسلم - ثوبان
- مولى رسول الله ﷺ ١٢١٩
- في المواضع خمس خمس من الإبل -
- عبدالله بن عمرو ٢٦٥٥
- في نفسك شيء من أمر الجاهلية؟ - ابن
- عباس ٢١٣٠
- في يوم الجمعة ساعة من النهار ، لا يسأل الله فيها العبد شيئاً إلا أعطى سؤله - عمرو بن
- عوف المزني ١١٣٨
- فيأتي القوم فيدعوهم فيستحيون - النواس
- ابن سمعان الكلابي ٤٠٧٥
- فيما اشطعتن وأطفئن - أميمة بنت ربيعة ٢٨٧٤
- فيما سقت السماء والأنهار والعيون ، أو كان
- بعلاً - عبدالله بن عمر ١٨١٧
- فيما سقت السماء والعيون ، العشر - أبو
- هريرة ١٨١٦
- فينا نزلت ، معشر الأنصار : ﴿ولا تنازعوا
- بالألقاب﴾ - أبو جيرة بن الضحاك ٣٧٤١
- فيه الوضوء ، وفي المني الغسل - علي بن
- أبي طالب ٥٠٤
- فيهم رجل مخدج اليد - علي بن أبي طالب . ١٦٧
- ق**
- القاتل لا يرث - أبو هريرة ٢٦٤٥
- القاتل لا يرث - أبو هريرة ٢٧٣٥
- قاربوا وسددوا فإنه ليس أحد منكم ينجي
- عمله - أبو هريرة ٤٢٠١
- قال أبو بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ لعمر :
- انطلق بنا إلى أم أيمن نزرها - أنس بن مالك ١٦٣٥
- قال الله عز وجل ﴿ونفخ في الصور - فأكون
- أول من رفع رأسه - أبو هريرة ٤٢٧٤
- قال الله عز وجل : افترضت على أمتك
- خمس صلوات - أبو قتادة بن ربعي ١٤٠٣
- قال الله عز وجل : أنا أغنى الشركاء عن
- الشرك - أبو هريرة ٤٢٠٢
- قال الله عز وجل : أنا أهل أن أتقى ، فلا
- يجعل معي إله آخر - أنس بن مالك ٤٢٩٩
- قال الله عز وجل : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْن
- عبدي شطرين - أبو هريرة ٣٧٨٤
- قال رسول الله ﷺ لرجل : ما تقول في
- الصلاة؟ - أبو هريرة ٩١٠
- قال لنا رسول الله ﷺ : انطلقوا ، فانطلقنا إلى
- بيت عائشة - قيس بن طخفة ٧٥٢
- قال له بعض المشركين ، وهم يستهزئون به :
- إني أرى صاحبكم يعلمكم كل شيء حتى
- الخراة - سلمان الفارسي ٣١٦
- قال لي رسول الله ﷺ : لا تقع بين السجدة
- علي بن أبي طالب ٨٩٤
- قال لي النبي ﷺ : اقرأ علي ، فقرأت عليه -
- عبدالله بن مسعود ٤١٩٤
- قالت أم سليمان بن داود لسليمان : يا بني لا
- تكثرت النوم - جابر بن عبدالله ١٣٣٢
- قالت عائشة : اعتكفت مع رسول الله ﷺ
- امراً من نسائه - عكرمة ١٧٨٠
- قالت عائشة : تبارك الذي وسع سمعه كل
- شيء - عروة بن الزبير ٢٠٦٣
- قالت فاطمة بنت قيس : يا رسول الله إني
- أخاف أن يقتحم علي - عروة بن الزبير ٢٠٣٣
- قالت قريش : نحن قواطن البيت - عائشة ... ٣٠١٨
- قالت لي عائشة : يا عروة كان أبوك من
- ﴿الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما
- أصابهم القرح﴾ - عروة بن الزبير ١٢٤
- قالت لي فاطمة : يا أنس كيف سخط

- أنفسكم أن تحثوا التراب على رسول الله
 ١٦٣٠ ٩ - أنس بن مالك
 - قام رسول الله ﷺ لجنائز، فقمنا - علي بن
 ١٥٤٤ أبي طالب
 - قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم، فوعظنا
 موعظة بليغة وجلت منها القلوب -
 ٤٢ العرياض بن سارية
 - قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها - أبو ذر
 ١٣٥٠ الغفاري
 - قُتل رسول الله ﷺ عثمان بن مظعون وهو
 ١٤٥٦ ميت - عائشة
 - قبلناذي النبي ﷺ - ابن عمر
 ٣٧٠٤ قُتل رجلٌ عبْدُه عبْدًا مُتعمدًا فجلده رسول
 الله ﷺ - علي بن أبي طالب وعبدالله بن
 ٢٦٦٤ عمرو
 - قتلوه فقتلهم الله - ابن عباس
 ٥٧٢ قُتِلَ الخطأ شبه العمد، قُتِلَ السَّوط والعصا -
 عبدالله بن عمرو
 ٢٦٢٧ قد أردت أن أنهي عن الغيال، فإذا فارس
 والروم يغيلون - جدامة بنت وهب الأسدية .
 ٢٠١١ قد أظفرا - ميمونة مولاة النبي ﷺ
 ١٦٨٦ قد أفلح من هُدي إلى الإسلام ورزق الكفاف -
 عبدالله بن عمرو بن العاص
 ٤١٣٨ قد تركتم على البيضاء، ليلها كنهارها -
 العرياض بن سارية
 ٤٣ قد قضينا الصلاة، فمن أحب أن يجلس
 للمخطة فليجلس - عبدالله بن السائب
 ١٢٩٠ قد كانت إحدانك ترمي بالبرعة عند رأس
 الحول - أم سلمة وأم حبيبة
 ٢٠٨٤ قد كنا عند النبي ﷺ ونحن نخضب - عائشة
 ٦٥٦ قدم النبي ﷺ مكة صبح رابعة مضت من شهر
 ذي الحجة - جابر بن عبدالله
 ١٠٧٤ قدمت على رسول الله ﷺ وليس اسمي
 عبدالله بن سلام - عبدالله بن سلام
 ٣٧٣٤ قَدِمْتُ المدينة، فجلستُ إلى شَيْخَةٍ في
 مسجد النبي ﷺ - خروشة بن الحر
 ٣٩٢٠ قَدِمْتُ المدينة فرأيتُ النبي ﷺ قائمًا على
 المنبر - الحارث بن حسان
 ٢٨١٦ قدمنا على رسول الله ﷺ في وفد ثقيف،
 فنزلوا الأحلاف على المغيرة بن شعبة -
 ١٣٤٥ أوس بن حذيفة
 - قرأ رسول الله ﷺ في صلاة الصبح بالمؤمنين -
 عبدالله بن السائب
 ٨٢٠ قرني، ثم الذين يلونهم - عبدالله بن مسعود .
 ٢٣٦٢ القضية ثلاثة - بريدة بن الحصيب
 ٢٣١٥ قضى رسول الله ﷺ أن أعيان بني الأم
 يتوارثون - علي بن أبي طالب
 ٢٧٣٩ قضى رسول الله ﷺ أن المعدن جبارٌ - عبادة
 ابن الصَّامِتِ
 ٢٦٧٥ قضى رسول الله ﷺ أن يُثقل المرأة عصبُها -
 عبدالله بن عمرو
 ٢٦٤٧ قضى رسول الله ﷺ بالدية على العاقلة -
 المغيرة بن شعبة
 ٢٦٣٣ قضى رسول الله ﷺ بالذَّيْنِ قُتِلَ الوصِيَّةُ -
 علي بن أبي طالب
 ٢٧١٥ قضى رسول الله ﷺ بالشاهد واليمين - ابن
 عباس
 ٢٣٧٠ قضى رسول الله ﷺ بثمر النخل لِمَنْ أُرِها -
 عبادة بن الصامت
 ٢٢١٣ قضى رسول الله ﷺ في جدِّ، كان فينا،
 بالسُّدُسِ - معقل بن يسار المزني
 ٢٧٢٣ قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة: عبد أو
 أُمّو - أبو هريرة
 ٢٦٣٩ قضى رسول الله ﷺ في سبل مهزور - ثعلبة
 ابن أبي مالك
 ٢٤٨١ القُطْلي حصي - ابن عباس
 ٣٠٢٩ قطع النبي ﷺ في مجن - ابن عمر
 ٢٥٨٤ قعد رسول الله ﷺ بطنى، يوم النحر - جابر

- ابن عبدالله ٣٠٥٢
- قل: أَللَّهُمَّ! اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني - طارق بن أشيم ٣٨٤٥
- قل: أَللَّهُمَّ! إني ظلمت نفسي ظُلْمًا كَثِيرًا - أبو بكر الصديق ٣٨٣٥
- قل: ربي الله، ثم استقم - سفيان بن عبدالله الثقفي ٣٩٧٢
- قل: لا إله إلا الله وحده - سعد بن أبي وقاص ٢٠٩٧
- ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِيلُ ثَلَاثِ الْقُرْآنِ - أبو هريرة ٣٧٨٧
- قلب الشيخ شاب في حب اثنين - أبو هريرة ٤٢٣٣
- قُلْتُ الْإِسْلَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ابن عباس ٣١٣٤
- قلت لأبي: يا أبت إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان وعلي ههنا بالكوفة - أبو مالك الأشجعي ١٢٤١
- قلت لأمرقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال فتوسدت عتيه - زيد بن خالد الجهني ١٣٦٢
- قلت لأظنن إلى رسول الله ﷺ كيف يصلي - وائل بن حجر ٨٦٧
- قلت لخباب: بأي شيء كنتم تعرفون قراءة رسول الله ﷺ في الظهر والعصر - أبو معمر عبدالله بن سبخرة الأزدي ٨٢٦
- قُلْتُ لعائشة: أخبريني عن خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عائشة زوج النبي ﷺ ٢٣٣٣
- قلت لعائشة: أي أصحابه كان أحب إليه؟ - عبدالله بن شقيق ١٠٢
- قلت لعائشة: ما أرى علي جناحًا أن لا أطوف بين الصفا والمروة - عروة بن الزبير ٢٩٨٦
- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: أوصى رسول الله ﷺ بشي؟ - طلحة بن مصرف ٢٦٩٦
- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: رأيت إبراهيم بن رسول الله ﷺ؟ - إسماعيل بن أبي خالد ١٥١٠
- قلت لغاطمة بنت قيس: حدثيني عن طلاقك - عامر الشعبي ٢٠٢٤
- قلت للنبي ﷺ: إني كبير، ضريب، شاسع الدار - عبدالله بن أم مكتوم ٧٩٢
- قلت لها: حدثيني حديثك. قالت: اختلعت من زوجي - الربيع بنت معوذ بن عفراء ٢٠٥٨
- قلت، ورسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في كتاب الله: في يوم الجمعة ساعة - عبدالله ابن سلام ١١٣٩
- قلت: يا رسول الله! أخبرني عن الوضوء قال: أسبغ الوضوء - لقيط بن صبرة ٤٠٧
- قلت: يا رسول الله! أي مسجد وضع أول؟ قال: المسجد الحرام - أبو ذر الغفاري ٧٥٣
- قلت: يا رسول الله! لو اتخذت من مقام إبراهيم مصلًى - عمر بن الخطاب ١١٠٩
- قلت يا رسول الله أرض ليس فيها لأحد قِسْمٌ - شريد بن سويد الثقفي ٢٤٩٦
- قلما رأيت رسول الله ﷺ يفطر يوم الجمعة - عبدالله بن مسعود ١٧٢٥
- قلنا لزيد بن أرقم: حدثنا عن رسول الله ﷺ - عبد الرحمن بن أبي ليلى ٢٥
- قلنا يا رسول الله! ألا نبني لك بمنى بيتًا يظلك؟ - عائشة ٣٠٠٧
- قلنا يا رسول الله ﷺ هذا السلام عليك قد عرفناه - أبو سعيد الخدري ٩٠٣
- قُمْ أو اقْعُد فإننا نؤمُّ جهتي - أبو أمامة الباهلي ٣٧٢٥
- قُمْ فصل، فإن في الصلاة شفاء - أبو هريرة ٣٤٥٨
- القنطار اثنا عشر ألف أوقية - أبو هريرة ٣٦٦٠
- قولوا: أَللَّهُمَّ صل على محمد عبدك ورسولك - أبو سعيد الخدري ٩٠٣
- قولوا: أَللَّهُمَّ صل على محمد وعلى آل محمد - كعب بن عجرة ٩٠٤
- قوموا، فإن للموت فرعًا - أبو هريرة ١٥٤٣
- قيل لابن عمر: إنا ندخل على أمرائنا فنقول

- القول . فإذا خرجنا قلنا غيره - أبو الشعثاء .. ٣٩٧٥
 - قيل : يا رسول الله ! كيف تعرف من لم تر من
 أمئك ؟ - عبدالله بن مسعود ٢٨٤
- ك**
- ٣٢٥٧
 - الكافر يأكل في سبعة أمعاء - ابن عمر
 - كان ابن عمر إذا سمع من رسول الله ﷺ
 حديثاً - أبو جعفر ٤
 - كان أحب ما استر به النبي ﷺ لحاجته هدف
 أو حائش نخل - عبدالله بن جعفر ٣٤٠
 - كان أخذنا إذا استغنى عن أرضه أعطاه
 بالثلث - رافع بن خديج ٢٤٦٠
 - كان آخر ما عهد إلى النبي ﷺ أن لا أتخذ
 مؤذناً يأخذ على الأذان أجراً - عثمان بن
 أبي العاص ٧١٤
 - كان إذا دخل يبدأ بالسواك - عائشة ٢٩٠
 - كان الله مع الدائن حتى يقضي دينه - عبدالله
 ابن جعفر ٢٤٠٩
 - كان أنس بن مالك إذا حدث عن رسول الله
 ﷺ حديثاً - محمد بن سيرين ٢٤
 - كان أهل بيت من الأنصار ، يقال لهم آل
 عمرو بن حزم ، يرقون - جابر بن عبدالله ٣٥١٥
 - كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم - ابن
 عباس ٣٦٣٢
 - كان أول من أظهر إسلامه سبعة - عبدالله بن
 مسعود ١٥٠
 - كان بلال لا يؤخر الأذان عن الوقت - جابر
 ابن سمرة ٧١٣
 - كان بي الناصور ، فسألت النبي ﷺ عن
 الصلاة - عمران بن حصين ١٢٢٣
 - كان جدي أوس ، أحياناً يصلي فيشير إلي
 وهو في الصلاة - ابن أبي أوس ١٠٣٧
 - كان جعفر بن أبي طالب يحب المساكين -
 أبو هريرة ٤١٢٥
 - كان حذيفة إذا مات له الميت قال : لا تؤذونا
- ١٤٧٦
 به أحداً - بلال بن يحيى
 - كان الرجال والنساء يتوضأون على عهد
 رسول الله ﷺ من إناء واحد - ابن عمر ٣٨١
 - كان الرجل إذا وقع على امرأته وهي حائض
 - ابن عباس ٦٥٠
 - كان رجل من الأنصار بيته أقصى بيت
 بالمدينة - أبي بن كعب ٧٨٣
 - كان الرجل يثوث أهله قوثاً - ابن عباس ٢١١٣
 - كان رسول الله ﷺ إذا أشيع جنازة ، لم يقعد
 حتى - عبادة بن الصامت ١٥٤٥
 - كان رسول الله ﷺ إذا أتى المريض فدعا له ،
 قال : - عائشة ٣٥٢٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا أخذ أهله الوُغْغُ -
 عائشة ٣٤٤٥
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يأكل وهو
 جنب ، توضأ - عائشة ٥٩١
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب
 توضأ وضوءه للصلاة - عائشة ٥٨٤
 - كان رسول الله ﷺ إذا توضأ خلل لحيته -
 أنس بن مالك ٤٣١
 - كان رسول الله ﷺ إذا توضأ عرك عارضيه
 بعض العرك - ابن عمر ٤٣٢
 - كان رسول الله ﷺ ، إذا خرج من الغائط ،
 قال : غفرانك - عائشة ٣٠٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا خرج من هذه المدينة
 لم يزد على ركعتين - ابن عمر ١٠٦٧
 - كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء قال :
 أعوذ بالله من الخبث والخبائث - أنس بن
 مالك ٢٩٨
 - كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يقول :
 بسم الله والسلام على رسول الله - فاطمة
 بنت رسول الله ﷺ ٧٧١
 - كان رسول الله ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع
 لم يسجد حتى يستوي قائماً - عائشة ٨٩٣

- كان رسول الله ﷺ إذا ركع لم يشخص رأسه
ولم يصوبه - عائشة ٨٦٩
- كان رسول الله ﷺ إذا رمى جمرة العقبة،
مضى ولم يقف - ابن عباس ٣٠٣٣
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء حين
يقضي تسليمه - أم سلمة ٩٣٢
- كان رسول الله ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر
اضطجع - أبو هريرة ١١٩٩
- كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل
الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر -
عائشة ١١٥٨
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة استقبل
القبلة، ورفع يديه - أبو حميد الساعدي ٨٠٣
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر،
ثم رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - أبو
حميد الساعدي ١٠٦١
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل للتهجد -
ابن عباس ١٣٥٥
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يتهجد
يشوص فاه بالسواك - حذيفة بن اليمان ٢٨٦
- كان رسول الله ﷺ إذا قَدِمَ من سفر ثَلَاثِي بَنِي -
عبد الله بن جعفر ٣٧٧٣
- كان رسول الله ﷺ أشدَّ حياءَ من عذراء في
خدرها - أبو سعيد الخدري ٤١٨٠
- كان رسول الله ﷺ قد هم بالوقوع وأمر
بالنفاقوس فنحت - عبد الله بن زيد الأنصاري ٧٠٦
- كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل من
الجنابة - عائشة ٥٧٩
- كان رسول الله ﷺ لا يصلي قبل العيشة -
أبو سعيد الخدري ١٢٩٣
- كان رسول الله ﷺ لا يكل طهوره إلى أحد
ولا صدقة التي يتصدق بها - ابن عباس ٣٦٢
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان
يمشون أمام الجنائز - أنس بن مالك ١٤٨٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يفتتحون
القراءة - أنس بن مالك ٨١٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان
ينزلون بالأبطح - ابن عمر ٣٠٦٩
- كان رسول الله ﷺ وأزواجه يتسلطون من إناء
واحد - جابر بن عبد الله ٣٧٩
- كان رسول الله ﷺ وقت للنساء أربعين يوماً -
أنس بن مالك ٦٤٩
- كان رسول الله ﷺ يأتي الخلاء فيقضي
الحاجة، ثم يخرج - علي بن أبي طالب ٥٩٤
- كان رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالبطيخ -
سهل بن سعد ٣٣٢٦
- كان رسول الله ﷺ يأكل طعاماً في سته نفر
من أصحابه - عائشة ٣٢٦٤
- كان رسول الله ﷺ يأمر بالصدقة - أبو
مسعود البصري ٤١٥٥
- كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا نترع خفافنا
ثلاثة أيام - صفوان بن عسال ٤٧٨
- كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة
طاوياً - ابن عباس ٣٣٤٧
- كان رسول الله ﷺ يتعوذ من عين الجان -
أبو سعيد الخدري ٣٥١١
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالماء - سفيانة
مولى رسول الله ﷺ ٢٦٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالماء - عائشة ٢٦٨
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ ثلاثاً ثلاثاً - أبو
مالك الأشعري ٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس
ابن مالك ٥٠٩
- كان رسول الله ﷺ يحب ثم ينام ولا يمس
ماء - عائشة ٥٨١
- كان رسول الله ﷺ يحب دعوة المملوك -
أنس بن مالك ٢٢٩٦
- كان رسول الله ﷺ يحب أن يليه المهاجرون

- والأنصار، لياخذوا عنه - أنس بن مالك ... ٩٧٧
- كان رسول الله ﷺ يُحبُّ الحلواء والعسل - عائشة ١١٥٠
- عائشة ٣٣٢٣
- كان رسول الله ﷺ يخرج إلى العيد ماشيًا، ويرجع ماشيًا - ابن عمر ١٢٩٥
- كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد، فيصلي بالناس ركعتين - أبو سعيد الخدري ١٢٨٨
- كان رسول الله ﷺ يخطب قائمًا، غير أنه كان يقعد قعدة، ثم يقوم - جابر بن سمرة ... ١١٠٥
- كان رسول الله ﷺ يذني إلي رأسه وهو مجاور - عائشة ١٧٧٨
- كان رسول الله ﷺ يرفع يديه مع كل تكبيرة، في الصلاة المكتوبة - عمير بن قتادة ٨٦١
- كان رسول الله ﷺ يركع فيضع يديه على ركبتيه، ويجافي بعضديه - عائشة ٨٧٤
- كان رسول الله ﷺ يستحب أن يؤخر العشاء - أبو برة الأسلمي ٧٠١
- كان رسول الله ﷺ يسلم في كل تشين، ويوتر بواحدة - عائشة ١١٧٧
- كان رسول الله ﷺ يسمي الصف حتى يجعله مثل الرمح أو القدح - النعمان بن بشير ٩٩٤
- كان رسول الله ﷺ يصل شعبان برمضان - أم سلمة ١٦٤٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي إلى جذع إذ كان المسجد عريشًا - أبي بن كعب ١٤١٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ٢٨٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا الظهر، فنسمع منه الآية بعد الآيات - البراء بن عازب ٨٣٠
- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا، فيطيل في الركعة الأولى من الظهر ويقصر في الثانية - أبو قتادة الأنصاري ٨١٩
- كان رسول الله ﷺ يصلي الركعتين قبل الغداة، كأن الأذان بأذنيه - ابن عمر ١١٤٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي ركعتين قبل الفجر - عائشة ١١٥٠
- كان رسول الله ﷺ يصلي على الخمرة - ميمونة بنت الحارث زوج النبي ﷺ ١٠٢٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي في السفر ركعتين، لا يزيد عليهما - عبدالله بن عمر ١١٩٣
- كان رسول الله ﷺ يصلي المغرب، فجتت فقامت عن يساره، فأقامني عن يمينه - جابر ابن عبدالله ٩٧٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ابن عمر ١٣١٨
- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ويوتر بركة - ابن عمر ١١٧٤
- كان رسول الله ﷺ يصلي وأنا إلى جنبه - عائشة ٦٥٢
- كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام من كل شهر - عائشة ١٧٠٩
- كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول: لا يفطر - ابن عباس ١٧١١
- كان رسول الله ﷺ يصوم عاشوراء - عائشة ١٧٣٣
- كان رسول الله ﷺ يضرب في الخمر بالثعلب والعجيد - أنس بن مالك ٢٥٧٠
- كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة، كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله .. ١٣٨٣
- كان رسول الله ﷺ يعلمنا الشهادتين كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله ٩٠٢
- كان رسول الله ﷺ يعلمهم إذا خرجوا إلى المقابر - بريدة بن الحصيب الأسلمي ١٥٤٧
- كان رسول الله ﷺ يعود المريض ويشيع الجنازة - أنس بن مالك ٤١٧٨
- كان رسول الله ﷺ يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ - بي أن أغتسل - عائشة ٥٨٠
- كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر ويوم الأضحي - ابن عباس ١٣١٥

- كان رسول الله ﷺ يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - عائشة ٨١٢
- كان رسول الله ﷺ يقبل وهو صائم - عائشة . ١٦٨٤
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة : ﴿آلم تنزيل﴾ - ابن عباس ٨٢١
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة ﴿آلم تنزيل﴾ و ﴿هل أتى على الإنسان﴾ - سعد بن أبي وقاص ٨٢٢
- كان رسول الله ﷺ يقرأ بنا في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر، ويسمعنا الآية أحياناً - أبو قتادة الأنصاري ٨٢٩
- كان رسول الله ﷺ يقوم إلى أصل شجرة - جابر بن عبد الله ١٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يكثر أن يقول في ركوعه وسجوده: سبحانك اللهم - عائشة ٨٨٩
- كان رسول الله ﷺ يلبس قميصاً قصير اليدين والطور - ابن عباس ٣٥٧٧
- كان رسول الله ﷺ يسمح مناكبنا في الصلاة ويقول: لا تختلفوا، فتختلف قلوبكم - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٧٦
- كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل، ويحيى آخره - عائشة ١٣٦٥
- كان رسول الله ﷺ ينام حتى ينفخ - عائشة .. ٤٧٤
- كان رسول الله ﷺ ينهانا عنه - عمر بن الخطاب ٢٨٢٠
- كان رسول الله ﷺ ينهى عن ركوب الثمور - معاوية بن أبي سفيان ٣٦٥٦
- كان رسول الله ﷺ يهدي من المدينة عائشة - كان رسول الله ﷺ يوتر بـ ﴿مسبح اسم ربك الأعلى﴾ و ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و ﴿قل هو الله أحد﴾ - أبي بن كعب ١١٧١
- كان رسول الله ﷺ يوتر بسبع أو خمسين، لا يفصل بينهما بتسليم ولا كلام - أم سلمة ١١٩٢
- كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة - عائشة ١١٩٦
- كان رسول الله ﷺ يوجز ويتم الصلاة - أنس ابن مالك ٩٨٥
- كان زكريا نجاراً - أبو هريرة ٢١٥٠
- كان زيد بن أرقم يكبر على جنازتنا أربعاً - عبد الرحمن بن أبي ليلى ١٥٠٥
- كان شعر رسول الله ﷺ شعراً رجلاً، بين أذنيه - أنس بن مالك ٣٦٣٤
- كان شيب رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة - ابن عمر ٣٦٣٠
- كان ضجاع رسول الله ﷺ أدمًا حشوه ليف - عائشة ٤١٥١
- كان على الطريق غصن شجرة يؤذي الناس فأماطها رجل - أبو هريرة ٣٦٨٢
- كان فراشها بحيال مسجد رسول الله ﷺ - أم سلمة ٩٥٧
- كان في عماء، ما تحته هواء - أبو رزين العقيلي ١٨٢
- كان فيما أنزل الله من القرآن، ثم سقط - عائشة ١٩٤٢
- كان فيمن كان قبلكم رجلٌ اشترى عقاراً - أبو هريرة ٢٥١١
- كان لا يصيب النبي ﷺ فرحة ولا شوكة إلا وضع عليه الحناء - سلمى أم رافع ٣٥٠٢
- كان لرسول الله ﷺ حصير يسط بالنهار ويحتجره بالليل - عائشة ٩٤٢
- كان لرسول الله شعر، دون الجمرة، فوق الوفرة - عائشة ٣٦٣٥
- كان لرسول الله ﷺ قدح قوارير يشرب فيه - ابن عباس ٣٤٣٥
- كان لنعل النبي ﷺ قبالة - أنس بن مالك .. ٣٦١٥
- كان لنعل النبي ﷺ قبالة - عبد الله بن العباس ٣٦١٤
- كان لي من رسول الله ﷺ مَدْخَلان - وهو يصلي يتنحى لي - علي بن أبي طالب ٣٧٠٨

- كان النبي ﷺ إذا لقي الرجل فكلمه، لم يصرف وجهه عنه - أنس بن مالك ٣٧١٦
- كان النبي ﷺ إذا مشى، مشى أصحابه أمامه - جابر بن عبدالله ٢٤٦
- كان النبي ﷺ تخرج له حربة في السفر، فيتصها فيصلي إليها - ابن عمر ٩٤١
- كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم تمرات - أنس بن مالك ١٧٥٤
- كان النبي ﷺ لا يعود مريضاً إلا بعد ثلاث - أنس بن مالك ١٤٣٧
- كان النبي ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يغدي أصحابه من صدقة الفطر - ابن عمر ١٧٥٥
- كان النبي ﷺ وأهله يغتسلون من إماء واحد - علي بن أبي طالب ٣٧٥
- كان النبي ﷺ يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه - هلب الطائي ٨٠٩
- كان النبي ﷺ يبيت جنباً، فيأتيه بلال - عائشة ١٧٠٣
- كان النبي ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ما لا يجتهد في غيره - عائشة ١٧٦٧
- كان النبي ﷺ يحب القرع - أنس بن مالك .. ٣٣٠٢
- كان النبي ﷺ يخطب قائماً، ثم يجلس، ثم يقوم فيقرأ آيات - جابر بن سمرة ١١٠٦
- كان النبي ﷺ يذني رأسه إلي وأنا حائض - عائشة ٦٣٣
- كان النبي ﷺ يركع قبل الجمعة أربعاً - ابن عباس ١١٢٩
- كان النبي ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ١٣٢١
- كان النبي ﷺ يصلي بعرفة، فجنحت أنا والفضل على أنان - ابن عباس ٩٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي الركعتين عند الإقامة - علي بن أبي طالب ١١٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي صلاة الهجير التي
- كان موضع مسجد النبي ﷺ لبني النجار، وكان فيه نخل ومقابر للمشركين - أنس بن مالك ٧٤٢
- كان الناس في عهد رسول الله ﷺ إذا قام المصلي يصلي - أم سلمة بنت أبي أمية ١٦٣٤
- كان النبي ﷺ، ثم أبو بكر، ثم عمر، يصلون العيد قبل الخطبة - ابن عمر ١٢٧٦
- كان النبي ﷺ إذا أتى بالنسي، أعطى أهل البيت جميعاً - عبدالله بن مسعود ٢٢٤٨
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى الصبح - عائشة ١٧٧١
- كان النبي ﷺ إذا توضعاً صلى ركعتين ثم خرج إلى الصلاة - عائشة ١١٤٦
- كان النبي ﷺ إذا توضعاً فوضع يده في الإماء سعى الله، ويسبح الوضوء، ثم يقوم مستقبل القبلة - أم المؤمنين عائشة ١٠٦٢
- كان النبي ﷺ إذا خرج من الغلاء قال: الحمد لله الذي أذهب عني الأذى - أنس بن مالك ٣٠١
- كان النبي ﷺ إذا دخلت العشر، أحيا الليل - عائشة ١٧٦٨
- كان النبي ﷺ إذا ذهب المذهب، أبعد - المغيرة بن شعبة ٣٣١
- كان النبي ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع قال: سمع الله لمن - عبدالله بن أبي أوفى ٨٧٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن - عائشة ١١٩٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى يوم عيد أو غيره، نصبت الحربة بين يديه - ابن عمر ١٣٠٥
- كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه - علي ابن أبي طالب ٨٦٤
- كان النبي ﷺ إذا قام على المنبر، استقبله أصحابه بوجوههم - ثابت الأنصاري ١١٣٦

- ٦٧٤ تدعوها الظهر - أبو برزة الأسلمي
 - كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ٩٤٨
 - كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ١٣٥٨
 - كان النبي ﷺ يصلي المغرب، ثم يرجع إلى بيتي فيصل ركعتين - عائشة ١١٦٤
 - كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ١٣٥٩
 - كان النبي ﷺ يصلي وأنا بحذاءه، وربما أصابني ثوبه إذا سجد - ميمونة ٩٥٨
 - كان النبي ﷺ يعتكف كل عام عشرة أيام - أبو هريرة ١٧٦٩
 - كان النبي ﷺ يُعجبه الفأل الحسن ويكره الطيرة - أبو هريرة ٣٥٣٦
 - كان النبي ﷺ يعلمنا أن لا نبادر الإمام بالركوع والسجود - أبو هريرة ٩٦٠
 - كان النبي ﷺ يُعوذ الحسن والحسين - ابن عباس ٣٥٢٥
 - كان النبي ﷺ يَمْلُ في شهر الصوم - عائشة ١٦٨٣
 - كان النبي ﷺ يقرأ في المغرب: ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - ابن عمر ٨٣٣
 - كان النبي ﷺ يقرأ وهو قاعد - عائشة ١٢٢٦
 - كان النبي ﷺ يكبر بين أضعاف الخطبة - سعد بن عائد المؤذن ١٢٨٧
 - كان النبي ﷺ يَكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ - أبو هريرة ٢٧٩٠
 - كان النبي ﷺ ينهى عن رُكُوبِ النُّمُورِ - شمعون بن زيد أبو ريحانة الأزدي ٣٦٥٥
 - كان نومه ذلك وهو جالس - ابن عباس ٤٧٦
 - كان يُبْذَلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ - جابر بن عبدالله ٣٤٠٠
 - كان يُبْذَلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُشْرِبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ -
- ٣٣٩٩ ابن عباس
 - كان يوماً يصومه أهل الجاهلية - عبدالله بن عمر ١٧٣٧
 - كانت إحدانا إذا حاضت أمرها النبي ﷺ أن تأتزر بإزار - عائشة ٦٣٦
 - كانت إحدانا إذا كانت حائضاً، أمرها النبي ﷺ أن تأتزر في فور حيضتها - عائشة ٦٣٥
 - كانت إحدانا في فورها أول ما تحيض تشد عليها إزاراً - أم حبيبة ٦٣٨
 - كانت امرأة تصلي خلف النبي ﷺ حسناء من أحسن الناس - ابن عباس ١٠٤٦
 - كانت أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلشُّمَةِ - عائشة ٣٣٢٤
 - كانت الأنبياء تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاءَ خُفَاءَ - عبدالله بن عباس ٢٩٣٩
 - كانت الأنصار بعيدة منازلهم من المسجد، فأرادوا أن يقتربوا - ابن عباس ٧٨٥
 - كانت تحتي امرأة وكنت أحبها، وكان أبي يبغيها - عبدالله بن عمر ٢٠٨٨
 - كانت حبيبة بنت سهل تحت ثابت بن قيس ابن شماس، وكان رجلاً دميماً - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٥٧
 - كانت عامة وصية رسول الله ﷺ حين حضرته الوفاة - أنس بن مالك ٢٦٩٧
 - كانت للنبي ﷺ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا - ابن عباس ٣٤٩٩
 - كانت الممتعة في الحج لأصحاب محمد ﷺ خاصة - أبو ذر الغفاري ٢٩٨٥
 - كانت النفساء على عهد رسول الله ﷺ تجلس أربعين يوماً - أم سلمة ٦٤٨
 - كانت يمين رسول الله ﷺ التي يحلف بها - رفاعة بن عرابة الجهني ٢٠٩١
 - كَأَنِّي أَرَى وَيِصُّ الطَّيِّبُ فِي مَقَرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عائشة ٢٩٢٨
 - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ

- سوداء - عمرو بن حريث ٢٨٢١
 - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
 سوداء - عمرو بن حريث ٣٥٨٧
 - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا
 من الأنبياء ضربه قومه - عبدالله بن مسعود .. ٤٠٢٥
 - كَبُرَ اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَاحْمَدِي اللَّهَ - أُمُ هَانِئٍ ٣٨١٠
 - كَتَبَ رَبِّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ
 الخلق - أَبُو هُرَيْرَةَ ١٨٩
 - كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ :
 أَخْبِرْنَا ، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ١١١٩
 - كَسَرَ عَظْمَ الْمَيْتِ كَكَسَرَ عَظْمَ الْحَيِّ فِي الْإِثْمِ
 - أُمُ سَلَمَةَ ١٦١٧
 - كَسَرَ عَظْمَ الْمَيْتِ كَكَسَرَهُ حَيًّا - عَائِشَةُ ١٦١٦
 - كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،
 فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ - عَائِشَةُ ١٢٦٣
 - كُفَّ جُشَاءُكَ عَنَّا - ابْنُ عُمَرَ ٣٣٥٠
 - كُفَّارَاتُ الْخَطَايَا إِسْبَاغُ الرُّضُوءِ عَلَى
 الْمَكَارِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٤٢٨
 - كُفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ - سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِي ٢٠٦٤
 - كُفَّرَ بِأَمْرِئٍ أَدْعَاءُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ ٢٧٤٤
 - كُفَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَاعٍ مِنْ تَمَرٍ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٢١١٢
 - كُفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ - مَالِكُ بْنُ نَضْلَةَ ٢١٠٩
 - كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رِبَاطٍ بَيْضٍ
 سَحُولِيَّةٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ١٤٧٠
 - كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ : فَمِصْبَحُهُ
 الَّذِي قُبِضَ فِيهِ - ابْنُ عَبَّاسٍ ١٤٧١
 - كَفَى بِالشَّيْثِ شَاهِدًا - سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ٢٦٠٦
 - كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ ، لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ ، أَقْطَعُ -
 أَبُو هُرَيْرَةَ ١٨٩٤
 - كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَايَا التَّوَابُونَ -
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ٤٢٥١
 - كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ - عَائِشَةُ ٣٣٨٦
 - كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِ الْكِتَابِ ، فَهِيَ
 خَدَاجٌ - عَائِشَةُ ٨٤٠
 - كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَهِيَ
 خَدَاجٌ ، فَهِيَ خَدَاجٌ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ٨٤١
 - كُلُّ عِرْقَةٍ مَوْقُفٌ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ٣٠١٢
 - كُلُّ عَلَى خَيْرٍ ، هُوَ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ
 اللَّهَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ٢٢٩
 - كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ، الْحَسَنَةُ بَعِشْرَ
 أَمْثَالِهَا - أَبُو هُرَيْرَةَ ١٦٣٨
 - كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ : الْحَسَنَةُ - أَبُو
 هُرَيْرَةَ ٣٨٢٣
 - كُلُّ غُلَامٍ مَرَّتَهُنَّ بِعَقِيْقَتِهِ - سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ .. ٣١٦٥
 - كُلُّ قَسَمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ -
 ابْنُ عَبَّاسٍ ٢٤٨٥
 - كُلُّ مَارَدَتْ عَلَيْكَ قَوْشُكُ - أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيُّ ٣٢١١
 - كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ -
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ٤١٦١
 - كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ ، صَدُوقُ اللِّسَانِ - عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنُ عُمَرَ ٤٢١٦
 - كُلُّ مُسْتَلَحِقٍ اسْتَلَحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ ، الَّذِي يُدْعَى
 لَهُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ٢٧٤٦
 - كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ٣٣٩١
 - كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ٣٣٨٧
 - كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ - مُعَاوِيَةُ بْنُ
 أَبِي سَفْيَانَ ٣٣٨٩
 - كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَشْكُرُ كَثِيرَهُ ، فَقَلِيلُهُ
 حَرَامٌ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ٣٣٩٢
 - كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ حَمِيرٍ حَرَامٌ - ابْنُ عُمَرَ .. ٣٣٩٠
 - كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ -
 أَبُو هُرَيْرَةَ ٣٩٣٣
 - كُلُّ مِنْ مَالٍ يَتِمُّكَ غَيْرَ مُشْرِفٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ ٢٧١٨
 - كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ - أُمُ حَبِيبَةَ ٣٩٧٤
 - كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ - أَبُو أَمَامَةَ

- الباهلي ٤٠١٢
- الكلمة الحكمة صالة المؤمن - أبو هريرة ... ٤١٦٩
- كلمتان، خيفتان على اللسان، ثقيتان في الميزان - أبو هريرة ٣٨٠٦
- كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوْلِهَا، وَاعْقُوا رَأْسَهَا - وائلة بن الأسقع الليثي ٣٢٧٦
- كُلُوا بِالْبَحْرِ بِالْثَمَرِ - عائشة ٣٣٣٠
- كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا، فَإِنَّ الْبِرْكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ - عمر بن الخطاب ٣٢٨٧
- كُلُوا الزَّيْتَ وَادْهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ - أبو هريرة ٣٣٢٠
- كُلُوا، فَمَا أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مَرْقَقًا بِعَيْنِهِ - أنس بن مالك ٣٣٣٩
- كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَابْسُوا - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٥
- كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنْ ذَكَاهُ ذَكَاهُ أُمُّ - أبو سعيد الخدري ٣١٩٩
- كُلُوهُ، فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - أبو هريرة ٣٢٢٢
- كَمْ تَنْتَظِرُهُ - مَنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا؟ - لا خير فيها - ابن عباس ٢٤٠٦
- كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟ - أبو هريرة ١٦٥٦
- الْكُفَّاءُ مِنَ الْمَنْ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ... ٣٤٥٤
- الْكُفَّاءُ مِنَ الْمَنْ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ - أبو هريرة ٣٤٥٥
- الْكُفَّاءُ مِنَ الْمَنْ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ - جابر ابن عبدالله ٣٤٥٣
- كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ - أبو موسى الأشعري ٣٢٨٠
- كُنُّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى الْأَطْبَاقِ - أنس بن مالك ٣٢٢٠
- كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَصْلِينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ - عائشة ٦٦٩
- كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - البراء بن عازب ١٠٠٦
- كُنَّا جُلُوسًا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ - ثابت البناني ٢٠٠١
- كُنَّا، زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَلِيلٌ مَانَجِدُ الطَّعَامِ - جابر بن عبدالله ٣٢٨٢
- كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي - ابن عمر ٣٣٠١
- كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ - أبو هريرة وزيد بن خالد وشبل ٢٥٤٩
- كُنَّا عِنْدَ عَمَارٍ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ - صلة بن زفر ١٦٤٥
- كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَطَّ خَطًّا - جابر بن عبدالله ١١
- كُنَّا فِي مَجْلِسِ فِجَاءِ النَّبِيِّ ﷺ - عبيد الجهنبي ٢١٤١
- كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - أبو الشعثاء سليم بن أسود المحاربي ٧٣٣
- كُنَّا لَا نَعْدُ الصَّفْرَةَ وَالْكِدْرَةَ شَيْئًا - أم عطية .. ٦٤٧
- كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى بَنَّا، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَهُ وَانْصَرَفَ - حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ١٠٧١
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنِيكَ، نَشْتَرِي وَنَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا - خارجة بن زَيْد ٢٨٢٣
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اغْتَمَرَ - عبدالله بن أبي أوفى ٢٩٩٠
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ ابْنِ عُمَرَ ٤٢٩٧
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَغَيَّبَتِ السَّمَاءُ وَأَشْكَلَتْ عَلَيْنَا الْقُبْلَةَ - عامر بن ربيعة ١٠٢٠
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى - ابن عباس ٣١٣١
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّمَا وَجْهَنَا وَاحِدٌ - أبي بن كعب ١٦٣٣
- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحَلِيفَةِ -

- ٣١٣٧ رافع بن خديج
- ٢٩٣٥ كُنَّا مع النبي ﷺ، وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ - عائشة ..
- كُنَّا مع النبي ﷺ وَنَحْنُ قِيَانُ حِزَاوَةِ ..
- ٦١ جندب بن عبدالله
- كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، الْخَبْزِ وَاللَّحْمِ - عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي
- ٣١٩٧ كُنَّا نَأْكُلُ لَحْمَ الْخَيْلِ - جابر بن عبدالله
- كُنَّا نَبِيعُ سِرَابِنَا وَمَاهَاتِ أَوْلَادِنَا - جابر بن عبدالله
- ٢٥١٧ كُنَّا نَحْدُثُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا، يَوْمَ بَدْرٍ - البراء بن عازب
- كُنَّا نَقِي الْكَلَامَ وَالْإِنْسِاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ابن عمر
- ١١٠٢ كُنَّا نَجْمَعُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَقِيلَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ...
- كُنَّا نَحِضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصُّومِ - عائشة
- ٢٤٥٠ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا - ابن عمر
- كُنَّا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفَطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - أبو سعيد الخدري
- كُنَّا نَرَى الْاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيْتِ - جرير
- ١٦١٢ ابن عبدالله الجلي
- كُنَّا نَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ، فَقِيلَ لَنَا: إِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُعْلَاءٌ - عبدالله بن مسعود
- كُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرِّكَابِ جَزَافًا - ابن عمر
- ٢٢٢٩ كُنَّا نَصْلِي مع رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ - المغيرة بن شعبة
- كُنَّا نَصْلِي مع النبي ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ، فَلَا نَرَى لِلْحَيْطَانِ فَبْنًا نَسْتَظِلُ بِهِ - سلمة بن الأكوع
- كُنَّا نَصْلِي مع النبي ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
- ١٠٣٣ كُنَّا نَصْلِي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -
- ٦٨٧ رافع بن خديج
- كُنَّا نَعُزُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْقُرْآنَ
- ١٩٢٧ بَنُو - جابر بن عبدالله
- كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ - جابر بن عبدالله
- ٨٤٣ كُنَّا نَلْقَى الْغُرَّ مِنَ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ - العباس بن عبدالمطلب
- ١٤٠ كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -
- ٧٥١ ابن عمر
- كُنَّا نَبْذِرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَقَاءٍ، فَتَأْخُذُ قَبِضَةً مِنْ تَمْرٍ - عائشة
- ٣٣٩٨ كُنَّا نَنْهَى أَنْ يَصْفَ بَيْنَ السَّوَارِي، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قرة بن إياس المزني
- ١٠٠٢ كُنْتُ أَنْعِقُ الْعِظَمَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - عائشة
- ٦٤٣ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَاءٍ وَاحِدٍ - عائشة
- ٣٦٨ كُنْتُ أَجْهَظُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ - نافع بن عطاء
- ٢١٤٨ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ، قَالَ: وَلَيْ - إِيَادُ أَبُو السَّحَّاحِ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ٦١٣ كُنْتُ أَدْلُو الدَّلْوَ بِتَمْرَةٍ - علي بن أبي طالب ..
- ٢٤٤٧ كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ - زينب بنت جحش
- ٤٧٢ كُنْتُ أَسْتَحَاضُ حِيضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً - أم حبيبة بنت جحش
- ٦٢٢ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي - أم هانئ بنت أبي طالب
- ١٣٤٩ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مَخْمُورَةً - عائشة
- ٣٦١ كُنْتُ أَضَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخْمُورَةً - عائشة
- ٣٤١٢ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَاءٍ وَاحِدٍ -

- عائشة ٣٧٦
- كنت اغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد -
- ميمونة ٣٧٧
- كُنت أَفْطُلُ القَلَانْدَ لَهْدِي النَّبِيِّ ﷺ - عائشة .. ٣٠٩٥
- كُنتُ أَفْرُقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسولِ اللهِ ﷺ -
- عائشة ٣٦٣٣
- كنت ألعب بالبنات وأنا عند رسول الله ﷺ -
- عائشة ١٩٨٢
- كنت امرأة استكثر من النساء، لا أرى رجلاً
كان يصيب من ذلك ما أصيب - سلمة بن
صخر البياضي ٢٠٦٢
- كنت أوضىء رسول الله ﷺ أنا قائمة وهو
قاعد - أم عياش مولاة رقية بنت النبي ﷺ .. ٣٩٢
- كنت بين امرأتين لي، فضربت إحدهما
الأخرى - حمل بن مالك ٢٦٤١
- كنت خادم النبي ﷺ فنجي بالحسن أو
الحسين - إياد أبو السمح خادم رسول الله
ﷺ ٥٢٦
- كُنتُ رِذْفَ النَّبِيِّ ﷺ فما زلت أسمعهُ يُلَبِّي
حتى رمى جمرة العقبة - الفضل بن عباس .. ٣٠٤٠
- كنت شريك في الجاهلية - سائب بن أبي
السائب ٢٢٨٧
- كنت عند النبي ﷺ، فأتاه رجل فقال: إني
رأيت البارحة، فيما يرى النائم - ابن عباس ١٠٥٣
- كُنتُ غُلَامًا، شَابًّا، عَزَبًا، في عهد رسول
الله ﷺ - ابن عمر ٣٩١٩
- كنت فيمن قَدِمَ رسول الله ﷺ في ضعفة أهله -
ابن عباس ٣٠٢٦
- كنت قائد أبي حين ذهب بصره، فكنت إذا
خرجت به إلى الجمعة فسمع الأذان استغفر
لأبي أمانة - عبد الرحمن بن كعب بن مالك ١٠٨٢
- كنت مع ابن عمر، فتخلفت فأوترت - سعيد
ابن يسار ١٢٠٠
- كنت مع ابن عمر، فسمع صوت طبل فأدخل
- إصبعيه في أذنيه - مجاهد ١٩٠١
- كنت مع أبي بالقاع من نمرة، فمر بنا ركب
وأناخوا - عبدالله بن أقرم الخزاعي ٨٨١
- كنت مع رسول الله ﷺ في سفر، فقال: هل
من ماء؟ - أنس بن مالك ٥٤٨
- كنت مع رسول الله ﷺ في لحافه، فوجدت
ما تجد النساء من الحيضة - أم سلمة ٦٣٧
- كنت مع سلمان، فرأى رجلاً يتزعج فيه
للوضوء - أبو مسلم مولى زيد بن صوحان .. ٥٦٣
- كنت مع النبي ﷺ في سفر، فأراد أن يقضي
حاجته - مرة بن وهب بن جابر الثقفي ٣٣٩
- كنت مع النبي ﷺ في سفر، ففتحت لحاجته -
أنس بن مالك ٣٣٢
- كنت مع النبي ﷺ وعليه رداء نجراني - أنس
ابن مالك ٣٥٥٣
- كنت نهيتكم عن الأوعية فانتبذوا فيه - بريدة
بن الحصيب ٣٤٠٥
- كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها -
ابن مسعود ١٥٧١
- كُنتُ نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة
أيام - نيشمة الخير ٣١٦٠
- الكوثر نهر في الجنة، حافاه من ذهب - ابن
عمر ٤٣٣٤
- كُتِبُوا عَلَى مشاعرهم - يزيد بن شيان ٣٠١١
- الكيس من دان نفسه، وعمل لما بعد الموت -
أبو يعلى شداد بن أوس ٤٢٦٠
- كيف أصبحتم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١
- كيف أنت، يا أبا ذر وموتاً يُصِيبُ الناس -
أبو ذر الغفاري ٣٩٥٨
- كيف بكم وبزمان يوشك أن يأتي - عبدالله
ابن عمرو ٣٩٥٧
- كيف تجدك؟ - أنس بن مالك ٤٢٦١
- كيف يُفْلِحُ قومٌ خضبوا وجه نبيهم بالدِّمِّ -
أنس بن مالك ٤٠٢٧

- لا تؤذي امرأة زوجها إلا قالت زوجته من
الحور العين - معاذ بن جبل ٢٠١٤
- لا تأكل إلا أن يخزق - عدي بن حاتم ٣٢١٥
- لا تأكلوا بالشمال - جابر بن عبدالله ٣٢٦٨
- لا تأكلوا البصل - عقبة بن عامر الجهني ٣٣٦٦
- لا تبادروني بالركوع ولا بالسجود - معاوية
ابن أبي سفيان ٩٦٣
- لا تبشني على حميمك فإن ذلك من حسنة -
عائشة ١٤٥١
- لا تبتاعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل -
قيصة بن ذؤيب الخزاعي ١٨
- لا تتبع صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٢
- لا تبرز فخذك، ولا تنظر إلى فخذ حي ولا
ميت - علي بن أبي طالب ١٤٦٠
- لا تبع ماليس عندك - حكيم بن حزام ٢١٨٧
- لا تبعوا الثمر حتى يبدو صلاحه - أبو هريرة
- لا تبعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - عبدالله
ابن عمر ٢٢١٤
- لا تبعوا الماء - ياس بن عبدالمزني ٢٤٧٦
- لا تتخذوا بيوتكم قبوراً - ابن عمر ١٣٧٧
- لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً - ابن عباس
- لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون -
عبدالله بن عمر ٣٧٦٩
- لا تجزئ صلاة لا يقيم الرجل فيها صليبه في
الركوع والسجود - عقبة بن عمرو أبو
مسعود الأنصاري ٨٧٠
- لا تحف الأرض من دم الشهيد - أبو هريرة ٢٧٩٨
- لا تجمعن جوعاً وكذباً - أسماء بنت يزيد ... ٣٢٩٨
- لا تجمعوا بين الرطب والزئف - أبو قتادة ... ٣٣٩٧
- لا تحني عليه، ولا يجني عليك -
الخشخاش العنبري ٢٦٧١
- لا تجني نفساً على أخرى - أسامة بن شريك
- لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية -
أبو هريرة ٢٣٦٧

- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - أبو أيوب
الأنصاري ٢٢٣٢
- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - عبدالله بن
بسر المازني ٢٢٣١

ل

- لئن بقيت إلى قابل لأصومن اليوم التاسع -
ابن عباس ١٧٣٦
- لئن عشت، إن شاء الله لأنهين أن يُسقى
رباً - عمر بن الخطاب ٣٧٢٩
- لا أُخرم يعني الضب - ابن عمر ٣٢٤٢
- لا أذن لك، ولا كرامة، ولا نعمة عين -
صفوان بن أمية ٢٦١٣
- لا - اسمعوا ما يقول سيدكم - سعد بن عباد
الأنصاري ٢٦٠٥
- لا أعرفن ما يحدث أحدكم غني الحديث
وهو متكئ - على أريكته - أبو هريرة ٢١
- لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى
الصباح - عائشة ١٣٤٨
- لا أكل متكئاً - أبو جحيفة ٣٢٦٢
- لا أكله، ولا أحرمه - خزيمة بن جزء ٣٢٤٥
- لا ألقين أحدكم متكئاً على أريكته، يأتيه
الأمر مما أمرت به - أبو رافع القبطي مولى
رسول الله ﷺ ١٣
- لا إله إلا الله الحليم الكريم - ابن عباس ... ٣٨٨٣
- لا إله إلا الله، لا يسبقها عمل - أم هانئ ... ٣٧٩٧
- لا إله إلا الله ويل للعرب من شر قد اقرب -
زينب بنت جحش ٣٩٥٣
- لا، أما أنا فقد عافاني الله - عائشة ٣٥٤٥
- لا، إنما ذلك عرق، وليس بالحیضة -
عائشة ٦٢٤
- لا بأس بالحيوان، واحداً باثنين يداً بيد -
جابر بن عبدالله ٢٢٧١
- لا تؤخروا الجنائز إذا حضرت - علي بن
أبي طالب ١٤٨٦

- لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة - عبدالله بن عمرو ٢٣٦٦
- لا تحد على ميت فوق ثلاث، إلا امرأة تحد على زوجها - أم عطية ٢٠٨٧
- لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان أو المصصة والمصتان - أم الفضل ١٩٤٠
- لا تحرم المصصة والمصتان - عائشة ١٩٤١
- لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة: لعامل عليها - أبو سعيد الخدري ١٨٤١
- لا تحل الصدقة لغني، ولا لذي مرة سوي - أبو هريرة ١٨٣٩
- لا تحلفوا بآبائكم - ابن عمر ٢١٠١
- لا تحلفوا بالطواغي - عبدالرحمن بن سمرة ٢٠٩٥
- لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - أبو طلحة ٣٦٤٩
- لا تدرجوه في أكفانه حتى أنظر إليه - أنس ابن مالك ١٤٧٥
- لا تدعوا العشاء ولو يكف من تمر - جابر بن عبدالله ٣٣٥٥
- لا تدفنوا موتاكم بالليل إلا أن تضطروا - جابر بن عبدالله ١٥٢١
- لا تديعوا النظر إلى المجذومين - ابن عباس ٣٥٤٣
- لا تذبخوا إلا مئونة - جابر بن عبدالله ٣١٤١
- لا تذهب الليالي والأيام حتى تشرب فيها طائفة من أمتي الخمر - أبو امامة الباهلي ... ٣٣٨٤
- لا ترجعوا بعدي كفارا - جرير بن عبدالله ٣٩٤٢
- لا ترفعوا أبصاركم إلى السماء أن تلتمع - ابن عمر ١٠٤٣
- لا تزال أمتي على الفطرة ما لم يؤخروا - المغرب - العباس بن عبدالمطلب ٦٨٩
- لا تزال طائفة من أممي قوامه على أمر الله - أبو هريرة ٧
- لا تزال طائفة من أممي متصورين لا يضرهم من خذلهم - قره بن إياس المزني ٦
- لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمة - عياش بن أبي ربيعة المخزومي ٣١١٠
- لا تزوج المرأة المرأة، ولا تزوج المرأة نفسها - أبو هريرة ١٨٨٢
- لا تزوجوا النساء الحسنهن، فعسى حسنهن أن يردنهن - عبدالله بن عمرو ١٨٥٩
- لا تُسافر المرأة سفر ثلاثة أيام - أبو سعيد الخدري ٢٨٩٨
- لا تسأل المرأة زوجها الطلاق في غيركنهه - ابن عباس ٢٠٥٤
- لا تُسبها فإنها تنفي الذنوب - أبو هريرة ٣٤٦٩
- لا تسبوا أصحاب محمد ﷺ - ابن عمر ١٦٢
- لا تسبوا أصحابي - أبو هريرة ١٦١
- لا تسبوا الرياح، فإنها من روح الله - أبو هريرة ٣٧٢٧
- لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو هريرة ١٤٠٩
- لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد - عبدالله بن عمرو ١٤١٠
- لا تشرب الخمر - أبو الدرداء ٣٣٧١
- لا تصوم المرأة، وزوجها شاهد - أبو هريرة ١٧٦١
- لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم - عبدالله بن بسر ١٧٢٦
- لا تضربن إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي ذباب ١٩٨٥
- لا تطبخوا فيها - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٣١
- لا تعد في صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٠
- لا تمزروا فوق عشرة أسواط - أبو هريرة ٢٦٠٢
- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - جابر بن عبدالله ٢٥٤
- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - حذيفة ابن اليمان ٢٥٩
- لا تغالوا صداق النساء، فإنها لو كانت مكرومة في الدنيا - عمر بن الخطاب ١٨٨٧

لا تقوم الساعة حتى تُقاتلوا قوماً صغار الأعين - أبو هريرة ٤٠٩٧	لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - ابن عمر ٧٠٤
لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم - حذيفة ابن اليمان ٤٠٤٣	لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - أبو هريرة ٧٠٥
لا تقوم الساعة حتى تكون أدنى مسالحي المسلمين بولاء - عمرو بن عوف ٤٠٩٤	لا تفسدوا علينا سنة نبينا محمد ﷺ - عمرو ابن العاص ٢٠٨٣
لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات - حذيفة بن أسيد ٤٠٤١	لا تفعل، فإنك إن فعلت لم تُرفع، ضالة - علي بن أبي طالب ٢٨٠٩
لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات: طلوع الشمس - حذيفة بن أسيد أبو سريحة ٤٠٥٥	لا تفعلوا كما يفعل أهل فارس - أبو أمامة الباهلي ٣٨٣٦
لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد - أنس بن مالك ٧٣٩	لا تفعل يا قيلة - قيلة بن أبي أنمار ٢٢٠٤
لا تقوم الساعة حتى يحير الفراء - أبو هريرة ٤٠٤٦	لا تنفع أصابعك وأنت في الصلاة - علي بن أبي طالب ٩٦٥
لا تقوم الساعة حتى يفيض المال - أبو هريرة ٤٠٤٧	لا تقام الحدود في المساجد - ابن عباس ... ٢٥٩٩
لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم - أبو هريرة ٤٠٧٨	لا يقبل الله صلاة الحائض إلا بخمار - عائشة ٦٥٥
لا تكثروا الضحك - أبو هريرة ٤١٩٣	لا تقتل نفساً ظُلماً إلا كان على ابن آدم الأول - عبدالله بن مسعود ٢٦١٦
لا تكذبوا علي، فإن الكذب على يوجب النار - علي بن أبي طالب ٣١	لا تقتلوا أولادكم سرّاً، فوالذي نفسي بيده إن الغيل ليدرك الفارس - أسماء بنت يزيد ابن السكن ٢٠١٢
لا تتركوا، ولكن اغسلوا أيديكم - ابن عمر ٣٤٣٣	لا تقدموا صيام رمضان بيوم ولا يومين - أبو هريرة ١٦٥٠
لا تتركوا مرضاكم على الطعام والشراب - عقبة بن عامر الجهني ٣٤٤٤	لا تقضين ولا تفصلن إلا بما تعلم - معاذ بن جبل ٥٥
لا تكن مثل فلان، كان يقوم الليل فترك قيام الليل - عبدالله بن عمرو ١٣٣١	لا تقطع اليد إلا في رُبع دينار فصاعداً - عائشة ٢٥٨٥
لا تلقوا الأجلاب - أبو هريرة ٢١٧٨	لا تقولوا: السلام على الله، فإن الله هو السلام - عبدالله بن مسعود ٨٩٩
لا تمنعوا إماء الله أن يصلين في المسجد - ابن عمر ١٦	لا تقوم الساعة إلا وطائفة من أمتي طاهرون على الناس - معاوية بن أبي سفيان ٩
لا تناجشوا - أبو هريرة ٢١٧٤	لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها - أبو هريرة ٤٠٦٨
لا تنبذوا التمر والبسر جميعاً - أبو هريرة ٣٣٩٦	لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوماً صغار الأعين - أبو سعيد الخدري ٤٠٩٩
لا تنزلوا على جواد الطريق، - جابر بن عبدالله ٣٧٧٢	
لا تنظر المرأة إلى عودة المرأة - أبو سعيد	

- الخدري ٦٦١
- لا تُنْفِقُ المرأة من بيتها شيئاً إلا بإذن زوجها -
- أبو أمامة الباهلي ٢٢٩٥
- لا تنكح الشيب حتى تستأمر، ولا البكر حتى تستأذن - أبو هريرة ١٨٧١
- لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها -
- أبو موسى الأشعري ١٩٣١
- لا تنكح المرأة على عمتها، ولا على خالتها -
- أبو هريرة ١٩٢٩
- لا تؤضأوا من ألبان الغنم - أسيد بن حضير ٤٩٦
- لا تباؤا من الرزق ما تهزرت رؤوسكما -
- حبة وسواء ابني خالد ٤١٦٥
- لا - الثلث، والثلث كثير - سعد بن أبي وقاص ٢٧٠٨
- لا، حتى يعجد ريعاً، أو يسمع صوتاً -
- عبدالله بن زيد بن عاصم الأنصاري ٥١٣
- لا، حتى يدنو العسيلة - ابن عمر ١٩٣٣
- لا حرج، لا حرج - ابن عباس ٣٠٥٠
- لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله القرآن -
- عبدالله بن عمر ٤٢٠٩
- لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله مالاً -
- عبدالله بن مسعود ٤٢٠٨
- لا رضاع إلا ما فتي الأمعاء - عبدالله بن الزبير ١٩٤٦
- لا رقبى فمن أرقب شيئاً فهو له - ابن عمر ٢٣٨٢
- لا رقية إلا من عين أو حُمق - بريدة بن الحبيب ٣٥١٣
- لا زكاة في مال، حتى يحول عليه الحول -
- عائشة ١٧٩٢
- لا سَبَقَ إلا في خُفٍّ أو حافر - أبو هريرة ٢٨٧٨
- لا سكنى لك ولا نفقة - فاطمة بنت قيس ٢٠٣٦
- لا سُوم، وقد يكون اليمن في ثلاثة - مخمر
- ابن معاوية ١٩٩٣
- لا شعار في الإسلام - أنس بن مالك ١٨٨٥
- لا شُفعة لشريك على شريك إذا سبقه بالشراء -
- ابن عمر ٢٥٠١
- لا صام من صام الأب - عبدالله بن عمرو ١٧٠٦
- لا صدقة فيما دون خمسة أوساق من التمر -
- أبو سعيد الخدري ١٧٩٣
- لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس -
- أبو سعيد الخدري ١٢٤٩
- لا صلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس - ابن عباس ١٢٥٠
- لا صلاة لمن لا وضوء له - أبو هريرة ٣٩٩
- لا صلاة لمن لا وضوء له - سعيد بن زيد ٣٩٨
- لا صلاة لمن لا وضوء له - سهل بن سعد الساعدي ٤٠٠
- لا صلاة لمن لم يقرأ في كل ركعة: الحمد وسورة - أبو سعيد الخدري ٨٣٩
- لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفتحة الكتاب -
- عبادة بن الصامت ٨٣٧
- لا صيام لمن لم يفرصه من الليل - حفصة ١٧٠٠
- لا ضرر ولا إضرار - ابن عباس ٢٣٤١
- لا طلاق فيما لا يملك - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٤٧
- لا طلاق قبل النكاح - علي بن أبي طالب ٢٠٤٩
- لا طلاق قبل نكاح ولا عتق قبل ملك -
- المسور بن مخزومة ٢٠٤٨
- لا طلاق ولا عتاق في إغلاق - عائشة ٢٠٤٦
- لا عدوى ولا طيرة - أنس بن مالك ٣٥٣٧
- لا عدوى ولا طيرة ولا هامة - ابن عمر ٨٦
- لا عدوى ولا ضيرة ولا هامة - ابن عمر ٣٥٤٠
- لا عدوى، ولا طيرة، ولا هامة، ولا صفر -
- ابن عباس ٣٥٣٩
- لا عقل كالنديم، ولا ورع كالقف - أبو ذر الغفاري ٤٢١٨
- لا عُمرى، فمن أَعمر شيئاً، فهو له - أبو هريرة ٢٣٧٩

٢٢٤٥	- لا عهدة بعد أربع - عقة بن عامر
٣١٦٨	- لا فرعة ولا عتيرة - أبو هريرة
٢٥٩٤	- لا قطع في ثمر ولا كثر - أبو هريرة
٢٥٩٣	- لا قطع في ثمر ولا كثر - رافع بن خديج
٢٦٦٨	- لا فود إلا بالسَّيف - أبو بكره الثقفي
٢٦٦٧	- لا فود إلا بالسَّيف - الثَّعْمَان بن بشير
	- لا فود في المأمومة ولا الجانفة ولا المنقلة -
٢٦٣٧	العباس بن عبدالمطلب
١٦٢٩	- لا كرب على أبيك بعد اليوم - أنس بن مالك
٣٠٠٦	- لا، مَنِ مَنَعَ مَنْ سَبَّ - عائشة
٢١٢٤	- لا نذر في معصية - عمران بن الحصين
	- لا نذر في معصية، وكفارته كفارة يمين -
٢١٢٥	عائشة
١٨٨٠	- لا نكاح إلا بولي - ابن عباس
١٨٨١	- لا نكاح إلا بولي - أبو موسى الأشعري
٢٠٩٣	- لا وأستغفر الله - أبو هريرة
	- لا، والله ما أحسنى عليكم، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا
٣٩٩٥	ما يُخْرِجُ الله لَكُمْ - أبو سعيد الخدري
	- لا وجدته، إنما بنيت المساجد لما بنيت له -
٧٦٥	بريدة بن الحبصيص الأسلمي
٥١٥	- لا وضوء إلا من صوت أو ريح - أبو هريرة ..
	- لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه - أبو
٣٩٧	سعيد الخدري
	- لا، ولكن اجعلها خمرًا بين الفواطم - علي
٣٥٩٦	ابن أبي طالب
٣٧٠٢	- لا، ولكن تصافحوا - أنس بن مالك
	- لا، ولكن من المعصية أن يُعَيِّن الرَّجُلُ قَوْمَهُ
٣٩٤٩	على الظلم - وائلة بن الأسقع
	- لا، ولكنه لم يكن بأرضي فأجذني أعافه -
٣٢٤١	خالد بن الوليد
	- لا، ولو قُلْتُ: نعم لو جئت - علي بن أبي
٢٨٨٤	طالب
٢٠٩٢	- لا ومصرف القلوب - عبدالله بن عمر
	- لا يؤم عبد، فيخص نفسه بدعوة دونهم -
٩٢٣	ثوبان مولى رسول الله ﷺ
	- لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من
٦٧	ولده - أنس بن مالك
	- لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب
٦٦	لنفسه - أنس بن مالك
	- لا يؤمن عبد حتى يؤمن بأربع - علي بن أبي
٨١	طالب
٢٥٠٣	- لا يؤوي الضالة إلا ضال - المنذر بن جرير ..
	- لا، يا بنت أبي بكر - ولكنه الرجل يصوم
٤١٩٨	ويتصدق ويصلي وهو يخاف - عائشة
	- لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع
٤٢١٥	ما لا بأس به حذرًا - عطية السعدي
٣٤٤	لا يبولن أحدكم في الماء الراكد - أبو هريرة ..
٣٤٥	- لا يبولن أحدكم في الماء النافع - ابن عمر ..
	- لا يبولن أحدكم في مستحبه - عبدالله بن
٣٠٤	مغفل
	- لا يبولن أحدكم مستقبل القبلة - عبدالله بن
٣١٧	الحارث بن جزء الزبيدي
٢١٧١	- لا يبيع بعضكم على بيع بعض - ابن عمر
٢١٧٥	- لا يبيع حاضر لباد - أبو هريرة
	- لا يبيع حاضر لباد دُعُوا النَّاسَ - جابر بن
٢١٧٦	عبدالله
٢١٧٢	- لا يبيع الرجل على بيع أخيه - أبو هريرة
	- لا يتمنى أحدكم الموت لضر نزل به - أنس
٤٢٦٥	ابن مالك
	- لا يتناجى اثنان على غائطهما، ينظر كل
٣٤٢	واحد منهما إلى عودة صاحبه - أبو سعيد
	الخدري
٢٧٣١	- لا يتوارث أهل ملتين - عبدالله بن عمرو
	- لا يجتمع غُبارٌ في سبيل الله، وَدُحَانُ جَهَنَّمَ
٢٧٧٤	أبو هريرة
	- لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا
٤٢٦١	الموطن - أنس بن مالك
٣٦٥٩	لا يجزي ولدٌ والده - أبو هريرة

- لا يجعلن أحدكم للشيطان في نفسه جزءاً -
عبدالله بن مسعود ٩٣٠
- لا يجلد أحدٌ فوق عشر جلدات، إلا في حد -
أبو بردة بن نيار ٢٦٠١
- لا يجوزُ لامرأة في مالها، إلا بإذن زوجها -
عبدالله بن عمرو ٢٣٨٨
- لا يحتكر إلا خاطيء - معمر بن عبدالله بن
نضلة ٢١٥٤
- لا يحرم الحرام الحلال - ابن عمر ٢٠١٥
- لا يحقر أحدكم نفسه - أبو سعيد الخدري .. ٤٠٠٨
- لا يحل بيع ماليس عندك - عبدالله بن عمرو .. ٢١٨٨
- لا يحل دم امرئ مسلم إلا في إحدى ثلاث -
عثمان بن عفان ٢٥٣٣
- لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا
الله وأني رسول الله - عبدالله بن مسعود ٢٥٣٤
- لا يحل لامرأة أن تحد على ميت فوق ثلاث -
عائشة ٢٠٨٥
- لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر - أبو
هريرة ٢٨٩٩
- لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن
تحد على ميت فوق ثلاث - حفصة ٢٠٨٦
- لا يحل للرجل أن يعطي العطية ثم يرجع فيها -
ابن عباس وابن عمر ٢٣٧٧
- لا يحلبن أحدكم ماشية رجل بغير إذنه -
عبدالله بن عمر ٢٣٠٢
- لا يحلف عند هذا المبر عبد - أبو هريرة ٢٣٢٦
- لا يختلجَن في صدرك طعام ضارعت فيه
نصرانية هُلب الطائي ٢٨٣٠
- لا يخطب الرجل على خطبة أخيه - ابن عمر .. ١٨٦٨
- لا يخطب الرجل على خطبة أخيه - أبو
هريرة ١٨٦٧
- لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة - بشر بن
سحيم ١٧٢٠
- لا يدخل الجنة سيء الملكة - أبو بكر
الصدیق ٣٦٩١
- لا يدخل الجنة مُدمن خمر - أبو الدرداء ٣٣٧٦
- لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من
خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ٤١٧٣
- لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من
خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ٥٩
- لا يدخل النار إلا شقي - أبو هريرة ٤٢٩٨
- لا يَرثُ الصبي حتى يستهل صارخاً - جابر
ابن عبدالله، والمسور بن مخرمة ٢٧٥١
- لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم -
أسامة بن زيد ٢٧٢٩
- لا يرجع أحدكم في هبته، إلا - عبدالله بن
عمرو ٢٣٧٨
- لا يرجع المصدق إلا عن رضا - جرير بن
عبدالله ١٨٠٢
- لا يزال الله يغرَس في هذا الدين غرساً - أبو
عنة الخولاني ٨
- لا يزال طائفة من أمتي على الحق منصورين -
ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٠
- لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله - عبدالله بن
بُشر ٣٧٩٣
- لا يزال الناس بخير ما عجلوا الإفطار -
سهل بن سعد ١٦٩٧
- لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - أبو
هريرة ١٦٩٨
- لا يزداد الأمر إلا شدة ولا الدنيا إلا إبداراً -
أنس بن مالك ٤٠٣٩
- لا يزيني الزاني، حين يزيني، وهو مؤمن - أبو
هريرة ٣٩٣٦
- لا يزيد في العمر إلا البر - ثوبان مولى
رسول الله ﷺ ٩٠
- لا يزيد في العمر إلا البر - ثوبان مولى
رسول الله ﷺ ٤٠٢٢
- لا يسأل الرجل فيم يضرب امرأته -

- ١٩٨٦ الأشعث بن قيس
 - لا يسمعه جن ولا إنس ولا شجر ولا حجر
 ٧٢٣ إلا شهد له - أبو سعيد الخدري
 - لا يصلح صاع تمر بصاعين - أبو سعيد
 ٢٢٥٦ الخدري
 - لا يصلى في أعطان الإبل ويصلى في مراح
 ٧٧٠ الغنم - سيرة بن معبد الجهني
 - لا يصلي الإمام في مقامه الذي صلى فيه
 ١٤٢٨ المكتوبة - المغيرة بن شعبة
 - لا يعجز أحدكم، إذا دخل مرفقه أن يقول -
 ٢٩٩ أبو أمامة الباهلي
 - لا يقتل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب -
 ٦٠٥ أبو هريرة
 - لا يغتسلن أحدكم بأرض فلاة - عبدالله بن
 ٦١٥ مسعود
 ٢٤٤١ لا يُغْتَلَى الزُّهْنُ - أبو هريرة
 - لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - ابن عمر
 ٢٧٢ لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - أسامة بن عمير
 ٢٧١ الهذلي
 - لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أبو بكر
 ٢٧٤ الثقفي
 ٢٧٣ لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أنس بن مالك
 - لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولا صلاة -
 ٤٩ حذيفة بن اليمان
 - لا يقبل الله من مشرك، أشرك بعدما أسلم -
 ٢٥٣٦ معاوية بن حيدة
 - لا يقطع رجل حق امرئ مسلم بيمينه - أبو
 ٢٣٢٤ أمارة الحارثي
 - لا يُقْتَلُ بالوَلَدِ الوَالِدُ - ابن عباس
 - لا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، ولا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ -
 ٢٦٦٠ ابن عباس
 - لا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ - عبدالله بن عمرو
 ٢٦٥٩ لا يُقْتَلُ الوَالِدُ بِالْوَلَدِ - عمر بن الخطاب
 ٢٦٦٢ لا يقرأ الجنب والحائض شيئاً من القرآن -
- ابن عمر
 - لا يقرأ القرآن الجنب ولا الحائض - ابن
 ٥٩٥ عمر
 - لا يُقَصُّ على الناس إلا أميرٌ - عبدالله بن
 ٣٧٥٣ عمرو
 - لا يقضي القاضي بين اثنين وهو غضبان -
 ٢٣١٦ أبو بكره الثقفي
 ٢٩٨٧ لا يُقَطَّعُ الأُطْحَاحُ إلا شداً - أم ولد ليشبة
 - لا يقطع الخائن ولا المتهب ولا المختلس -
 ٢٥٩١ جابر بن عبدالله
 - لا يقولن أحدكم: اللهم اغفر لي إن شئت -
 ٣٨٥٤ أبو هريرة
 - لا يقوم أحد من المسلمين وهو حافق -
 ٦١٩ ثوبان مولى رسول الله ﷺ
 - لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى - أبو
 ٦١٨ هريرة
 - لا يُلَبَّسُ القُمُصُ ولا العَمَائِمُ - عبدالله بن
 ٢٩٢٩ عمر
 ٣٩٨٢ لا يُذْنَعُ المؤمن من جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ - أبو هريرة
 لا يمسح أحدكم يده حتى يلعقها - جابر بن
 ٣٢٧٠ عبدالله
 - لا يمش أحدكم في نعل واحد - أبو هريرة ...
 ٣٦١٧ لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة - ابن
 ٢٣٣٧ عباس
 - لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في
 ٢٣٣٦ جداره - عكرمة بن سلمة
 ٢٤٧٨ لا يمنع أحدكم فضل ماء - أبو هريرة
 ٢٤٧٩ لا يمنع فضل الماء - عائشة
 - لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره -
 ١٦٩٦ عبدالله بن مسعود
 - لا يموت لرجل ثلاثة من الولد - أبو هريرة ..
 ١٦٠٣ لا يموتن أحد منكم إلا وهو يحسن الظن
 بالله - جابر بن عبدالله
 ٤١٦٧ لا ينبغي للمؤمن أن يُذِلَّ نفسه - حذيفة بن

- اليمان ٤٠١٦
- لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش - صفية ٤٠٦٤
- لا ينصرف حتى يسمع صوتاً أو يجد ريحاً - ٥١٤
- أبو سعيد الخدري ٥١٤
- لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها - ١٩٢٣
- أبو هريرة ١٩٢٣
- لا يُتِمُّرُ أحدٌ حتى يكون آخر عهده بالبيت - ٣٠٧٠
- ابن عباس ٣٠٧٠
- لا يورد الممرض على المصح - أبو هريرة .. ٣٥٤١
- لأبلغن أو لأبلين في أبي أمامة غدرًا - يحيى ٣٤٩٢
- ابن أسد بن زرار - ٣٤٩٢
- لأعلمن أقوامًا من أمي يأتون يوم القيامة بحسنت - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٢٤٥
- ٤٢٤٥
- لأن أُنشِعَ مُجاهدًا في سبيل الله - معاذ بن أنس الجهني ٢٨٢٤
- ٢٨٢٤
- لأن أُمشي على جمره أو سيف، أو أخصف نعلي برجلي، أحب إلي - عفة بن عامر ١٥٦٧
- ١٥٦٧
- لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي الجبل - الزبير ١٨٣٦
- ابن العوام ١٨٣٦
- لأن يجلس أحدكم على جمره تحرقه خير له من أن يجلس على قبر - أبو هريرة ١٥٦٦
- ١٥٦٦
- لأن يمتلئ جوف الرُّجُل قبحًا - أبو هريرة .. ٣٧٥٩
- ٣٧٥٩
- لأن يمتنع أحدكم أخاه أَرَضَهُ، خير له - ابن عباس ٢٤٥٧
- ٢٤٥٧
- لأن يمتنع أحدكم أخاه، خيرٌ له من أن يأخذ عليها أجرًا - ابن عباس ٢٤٦٢
- ٢٤٦٢
- لبس رسول الله ﷺ الصُّوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك ٣٣٤٨
- ٣٣٤٨
- لبس رسول الله ﷺ الصُّوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك ٣٥٥٦
- ٣٥٥٦
- لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك - ٢٩١٨
- ٢٩١٨
- ابن عمر ٢٩١٨
- لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إنَّ ١٩٣٤
- ١٩٣٤
- الحمد - جابر بن عبدالله ٢٩١٩
- ٢٩١٩
- لبيك إله الحق لبيك - أبو هريرة ٢٩٢٠
- ٢٩٢٠
- لبيك بعُمْرةٍ وحجَّةٍ معًا - أنس بن مالك ٢٩١٧
- ٢٩١٧
- لبيك عُمْرةٍ وحجَّةٍ - أنس بن مالك ٢٩٦٨
- ٢٩٦٨
- لتأخذ أمي نُسكها فإني لا أدري لعلي لا ٣٠٢٣
- ٣٠٢٣
- ألقاهم - جابر بن عبدالله ٣٠٢٣
- ٣٠٢٣
- لتبعن شئًا من كان قبلكم باعًا بياع - أبو هريرة ٣٩٩٤
- ٣٩٩٤
- هريرة ٣٩٩٤
- ٣٩٩٤
- لتكن عليكم السكينة - أبو موسى الأشعري . ١٤٧٩
- ١٤٧٩
- لتنتقون كما يُنتقى الثَّمَرُ من أغفاله - أبو هريرة ٤٠٣٨
- ٤٠٣٨
- الحد لثنا، والشق لغيرنا - ابن عباس ١٥٥٤
- ١٥٥٤
- الحد لثنا، والشق لغيرنا - جرير بن عبدالله البجلي ١٥٥٥
- ١٥٥٥
- لدغت النبي ﷺ عقرب وهو في الصلاة فقال: لعن الله العقرب - عائشة ١٢٤٦
- ١٢٤٦
- لرباط يوم في سبيل الله، من وراء عورة المسلمين - أبي بن كعب ٢٧٦٨
- ٢٧٦٨
- لزوال الدنيا أهون على الله من قتل مؤمن - البراء بن عازب ٢٦١٩
- ٢٦١٩
- لمسقط أقدامه بين يدي أحب إلي من - أبو هريرة . ١٦٠٧
- ١٦٠٧
- لشبر في الجنة خيرٌ من الأرض وما عليها - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٩
- ٤٣٢٩
- لعلكم غششت - أبو الحمراء مولى النبي ﷺ ٢٢٢٥
- ٢٢٢٥
- لعلكم ستدركون أقوامًا يصلون الصلاة لغير وقتها - عبدالله بن مسعود ١٢٥٥
- ١٢٥٥
- لعن الله الشارق، يسرق البيضة فتقطع يده - أبو هريرة ٢٥٨٣
- ٢٥٨٣
- لعن الله الواصلة والمستوصلة - أسماء بنت أبي بكر ١٩٨٨
- ١٩٨٨
- لعن الله اليهود حُرِّمَتْ عليهم الشُّحُومُ فجعلوها فباعوها - ابن عباس ٣٣٨٣
- ٣٣٨٣
- لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له - ابن عباس ١٩٣٤
- ١٩٣٤

- لمن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له -
علي بن أبي طالب ١٩٣٥
- لعن رسول الله ﷺ الواشمات
والمستوشمات والمتمتعصات - عبدالله بن
مسعود ١٩٨٩
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - ابن
عباس ١٥٧٥
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - أبو
هريرة ١٥٧٦
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - حسان
ابن ثابت ١٥٧٤
- لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة - أنس
ابن مالك ٣٣٨١
- لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالدة
وولدها - أبو موسى الأشعري ٢٢٥٠
- لعن الله على الراشي والمرتشي - عبدالله بن
عمر ٢٣١٣
- لعنت الخمر على عشرة أوجوه - ابن عمر ٣٣٨٠
- لعنوا أو روجعوا في سبيل الله خير من الدنيا
وما فيها - أنس بن مالك ٢٧٥٧
- لقد أذيت في الله وما يؤذى أحد - أنس بن
مالك ١٥١
- لقد توفي النبي ﷺ وما في بيتي من شيء -
عائشة ٢٣٤٥
- لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبويه يوم أحد -
الزبير بن العوام ١٢٣
- لقد خشيت أن يطول بالناس زمان - ابن
عباس ٢٥٥٣
- لقد رأيته رسول الله ﷺ يذبح أضحيته بيده -
أنس بن مالك ٣١٥٥
- لقد رأيته مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره
في اليوم الحار - أبو الدرداء ١٦٦٣
- لقد رأيته مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية،
وأصابتنا سماء - أسامة بن عمير ٩٣٦
- لقد رأيته أجده في ثوب رسول الله ﷺ
فأحبه عنه - عائشة ٥٣٩
- لقد رأيته سابع سبعة مع رسول الله ﷺ مالنا
طعام - عتبة بن غزوان ٤١٥٦
- لقد رأيته مع رسول الله ﷺ بنت بيتا - ابن
عمر ٤١٦٢
- لقد رأيته رسول الله ﷺ يصلي في النعلين
والخفين - عبدالله بن مسعود ١٠٣٩
- لقد رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون
التبيل - سعد بن أبي وقاص ١٨٤٨
- لقد رهن رسول الله ﷺ درعه عند يهودي -
أنس بن مالك ٢٤٣٧
- لقد سأل الله باسمه الأعظم - بريدة بن
الحصيب ٣٨٥٧
- لقد سألت عظيمًا، وإنه ليسر علي من يسره
الله عليه - معاذ بن جبل ٣٩٧٣
- لقد عدت بمعاذ - عائشة ٢٠٣٧
- لقد فتحت لها أبواب السماء - وائل بن
حجر ٣٨٠٢
- لقد قلت منذ فُتئت عنك أربع كلمات -
جويرية بنت الحارث ٣٨٠٨
- لقد كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في حجري
وأنا حائض - عائشة ٦٣٤
- لقد كان يأتي آل محمد ﷺ الشهر -
عائشة ٤١٤٥
- لقد كنت أرفع الكراع فيأكله رسول الله ﷺ -
عائشة ٣٣١٣
- لقد نزلت آية الرجم، ورضاعة الكبير عشرا -
عائشة ١٩٤٤
- لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام، ثم أمر
رجلاً فيصلي بالناس - أبو هريرة ٧٩١
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو سعيد
الخدري ١٤٤٥
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو هريرة ١٤٤٤

- لقنوا موتاكم : لا إله إلا الله الحليم الكريم -
عبدالله بن جعفر ١٤٤٦
- لك أجران : أجر الشمر وأجر العلانية - أبو هريرة ٤٢٢٦
- لك في بيتك شيء؟ - أنس بن مالك ٢١٩٨
- لكل شيء زكاة، وزكاة الجسد الصوم - أبو هريرة ١٧٤٥
- لكل نبي حوارى، وإن حوارى الزبير - جابر ابن عبدالله ١٢٢
- لكل نبي دعوة مستجابة - أبو هريرة ٤٣٠٧
- لكل نبي رفيق في الجنة - أبو هريرة ١٠٩
- لكم كذا وكذا - عائشة ٢٦٣٨
- لكن حمزة لا بواكي له - ابن عمر ١٥٩١
- للشهيد عند الله سيث خصالي - الجفداه بن معديكرب ٢٧٩٩
- للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن - أبو هريرة ٥٥٥
- للمسلم على المسلم أربع خلال - أبو مسعود الأنصاري ١٤٣٤
- للمسلم على المسلم ستة بالمعروف - علي ابن أبي طالب ١٤٣٣
- لله أبوك فبها لي - سلمة بن الأكوع ٢٨٤٦
- لله أشد أذنًا إلى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به - فضالة بن عبيد ١٣٤٠
- لله أفرح بتوبة عبده من رجل أضل راحلته بفلاة - أبو سعيد الخدري ٤٢٤٩
- لله ما أخذ وله ما أعطى، وكل شيء عنده إلى أجل مسمى - أسامة بن زيد ١٥٨٨
- لم تكن نرى الصفرة والكدره شيئًا - أم عطية ٦٤٧
- لم يبق من الدنيا إلا بلاء وفتنه - معاوية بن أبي سفيان ٤٠٣٥
- لم ير للمتحابين مثل النكاح - ابن عباس ١٨٤٧
- لم يُرخص النبي ﷺ لأحد بيت بمكة، إلا للعباس، من أجل السقاية - ابن عباس ٣٠٦٦
- لم يزل أمر بني إسرائيل معتدلًا - عبدالله بن عمرو بن العاص ٥٦
- لم يعتمر رسول الله ﷺ إلا في ذي القعدة - ابن عباس ٢٩٩٦
- لم يعتمر رسول الله ﷺ عمرة إلا في ذي القعدة - عائشة ٢٩٩٧
- لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث - عبدالله بن عمرو ١٣٤٧
- لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من القميص - أم سلمة ٣٥٧٥
- لم يكن رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود - عبدالله بن عمر ٢٩٤٦
- لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في الشراب - ابن عباس ٣٤٣٠
- لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في طعام ولا شراب - ابن عباس ٣٢٨٨
- لم يكن القصص في زمن رسول الله ﷺ - ابن عمر ٣٧٥٤
- لما أتى عبدالله بن مسعود جمره العقبة، استبطن الوادي - عبد الرحمن بن يزيد ٣٠٣٠
- لما أخذوا في غسل النبي ﷺ ناداهم من الداخل - بريدة بن الحصيب ١٤٦٦
- لما أرادوا أن يحفروا لرسول الله ﷺ يغثوا إلى أبي عبيدة بن الجراح - ابن عباس ١٦٢٨
- لما استعملني رسول الله ﷺ على الطائف - عثمان بن أبي العاص ٣٥٤٨
- لما أسلم عمر بن زبيل - ابن عباس ١٠٣
- لما اطمأن رسول الله ﷺ عام الفتح طاف على بعيره - صفية بنت شيبة ٢٩٤٧
- لما افتتح رسول الله ﷺ خير - أنس بن مالك ٢٤٦٩
- لما بعثه رسول الله ﷺ إلى مكة، نهاه عن شئف ما لم يضمن - عتاب بن أسيد ٢١٨٩
- لما تاب الله عليه خمر ساجدًا - كعب بن مالك ١٣٩٣

- لما توفي عبدالله بن أبي، جاء ابنه إلى النبي
 ١٥٢٣
 - لما توفي القاسم ابن رسول الله ﷺ قالت
 ١٥١٢
 خديجة - الحسين بن علي
 - لما توفي النبي ﷺ كان بالمدينة رجل يلحد
 ١٥٥٧
 وآخر يصرح - أنس بن مالك
 - لما جاء علي بن أبي طالب ههنا، البصرة -
 ٣٩٦٠
 عديسة بنت أبيان
 - لما جيء بالوليد بن عقبة إلى عثمان - حضين
 ٢٥٧١
 ابن المنذر
 - لما رفع رسول الله ﷺ رأسه من صلاة الصبح
 ١٢٤٤
 قال: اللهم أنج الوليد بن الوليد - أبو هريرة
 - لما غسل النبي ﷺ ذهب يلتمس منه ما
 ١٤٦٧
 يلتمس من الميت، فلم يجده - علي بن أبي
 طالب
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى
 ١٠٠٨
 مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى
 ٢٩٦٠
 مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله
 - لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت
 ١٤٠٨
 المقدس، سأل الله ثلاثاً - عبدالله بن عمرو .
 - لما قبض رسول الله ﷺ، وأبو بكر عند
 ١٦٢٧
 امرأته - عائشة
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة، وهو عروس
 ١٩٨٠
 بصفية بنت حيي - عائشة
 - لما قُدم النبي ﷺ المدينة، انجفل الناس قبلة -
 ٣٢٥١
 عبدالله بن سلام
 - لما قُدم النبي ﷺ المدينة كانوا من أحبب
 ٢٢٢٣
 الناس قبلاً - ابن عباس
 - لما كان ليلة أُسري برسول الله ﷺ لقي
 ٤٠٨١
 إبراهيم وموسى - عبدالله بن مسعود
 - لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ
 ١٦٣١
 المدينة - أنس بن مالك
 - لما كبرت سودة بنت زمعة وهبت يومها
- لعائشة - عائشة ١٩٧٢
 - لما مات رسول الله ﷺ اختلّفوا في اللحد
 ١٥٥٨
 والشق - عائشة
 - لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي مات
 ١٢٣٢
 فيه - عائشة
 - لما نزل عذري قام رسول الله ﷺ على المنبر -
 ٢٥٦٧
 عائشة
 - لما نزلت: ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾ قال
 ٨٨٧
 لنا رسول الله ﷺ اجعلوها في ركوعكم -
 - عقبة بن عامر الجهني
 ٣٣٨٢
 الرّبا - عائشة
 - لما ولي عمر بن الخطاب، خطب الناس
 فقال: إن رسول الله ﷺ أذن لنا في المتعة
 ١٩٦٣
 ثلاثاً - ابن عمر
 - لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له
 ٢٣٧٣
 النار - ابن عمر
 - لها أجران: أجر الصدقة وأجر القرابة -
 ١٨٣٤
 زينب امرأة عبدالله
 - لها ما حملت في بطونها، ولنا ما غبر - أبو
 ٥١٩
 سعيد الخدري
 - اللهم! إني أعوذ بك من الجوع - أبو هريرة . ٣٣٥٤
 - اللهم جنة لا رياء فيها ولا شفعة - أنس بن
 ٢٨٩٠
 مالك
 - لو أخطأتم حتى تبلغ خطاياكم السماء - أبو
 ٤٢٤٨
 هريرة
 - لو أمرت أحداً أن يسجد لأحد، لأمرت
 ١٨٥٢
 المرأة أن تسجد لزوجها - عائشة
 - لو أن أحداكم إذا أتى امرأته قال: اللهم
 ١٩١٩
 جنبي الشيطان - ابن عباس
 - لو أن أحداكم، إذا نزل منزلاً قال: أعوذ
 ٣٥٤٧
 بكلمات الله التامة - خولة بنت حكيم
 - لو أن الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه
 ٧٧
 لعذبهم وهو غير ظالم لهم - زيد بن ثابت ...

- لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند أهلهم لسادوا به أهل زمانهم - عبدالله بن مسعود ٢٥٧
- لو أن لابن آدم واديين من مال - أبو هريرة ... ٤٢٣٥
- لو أنكم تولكتم على الله حق توكله - عمر بن الخطاب ٤١٦٤
- لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً - أنس بن مالك ٤١٩١
- لو خرجتم إلى ذود لنا - أنس بن مالك ٣٥٠٣
- لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها - عوف بن مالك الأشجعي ١٨٢١
- لو طمعت في فخذها لأجزأك - حماد بن سلمة ٣١٨٤
- لو غسل جسده وترك رأسه، حيث أصابه الجراح - عطاء بن أبي رباح ٥٧٢
- لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت ما غسل النبي ﷺ غير نسائه - عائشة ١٤٦٤
- لو كنت راجعاً أحداً بغيرينة، لرجمت فلانة - ابن عباس ٢٥٥٩
- لو كنث مستخلفاً أحداً عن غير مشورة - علي بن أبي طالب ١٣٧
- لو كنت مسحت عليه يديك أجزأك - علي بن أبي طالب ٦٦٤
- لو لم أحتضنه لحنّ إلى يوم القيامة - أنس بن مالك ١٤١٥
- لو لم يبق من الدنيا إلا يومٌ - أبو هريرة ٢٧٧٩
- لو يعطي الناس بدعواهم، أدعى ناساً - ابن عباس ٢٣٢١
- لو يعلم أحدكم ما في الوحدة - ابن عمر ٣٧٦٨
- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه، معترضاً في الصلاة - أبو هريرة ٩٤٦
- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه وهو يصلي - أبو جهم الأنصاري ٩٤٥
- لو يعلم الناس ما في صلاة العشاء وصلاة الفجر لأتوهما ولو حبواً - عائشة ٧٩٦
- لو يعلمون ما في الصف الأول لكانت قرعة - أبو هريرة ٩٩٨
- لولا أن أشق على أمتي لأخرت صلاة العشاء إلى ثلث الليل - أبو هريرة ٦٩١
- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة - أبو هريرة ٢٨٧
- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء - أبو هريرة ٦٩٠
- لولا أن الكلاب أئمة من الأمم لأمرت بقتلها عبدالله بن مغفل ٣٢٠٥
- لي الواجد يحلّ عرضهُ وعَفْوُته - الشريد بن سويد الثقفي ٢٤٢٧
- ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم - ابن عباس ٧٢٦
- ليؤمّن هذا البيت جيشٌ يغزونه - حفصة ٤٠٦٣
- ليأتين على الناس زمانٌ - أبو هريرة ٢٢٧٨
- ليأتين هذا الحَجَرُ يومَ القيامةِ - ابن عباس ... ٢٩٤٤
- ليأْكُلْ أحدُكم بيمينه - أبو هريرة ٣٢٦٦
- ليسر المشاءون في الظلم إلى المساجد بنور تام يوم القيامة - سهل بن سعد الساعدي ٧٨٠
- ليلبغ الشاهد الغائب - أبو بكره الثقفي ٢٣٣
- ليلبغ شاهدكم غائبكم - ابن عمر ٢٣٥
- ليتخذ أحدكم قلباً شاكرًا، ولساناً ذاكرًا - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٨٥٦
- ليخرجن قوم من النار بشفاعتي يسمون - عمران بن الحصين ٤٣١٥
- ليدخلن الجنة، بشفاعة رجل من أمتي أكثر من بني تميم - عبدالله بن أبي الجعداء ٤٣١٦
- ليس بك على أهلك هوان، إن شئت سبعت لك - أم سلمة ١٩١٧
- ليس بين العبد والشرك إلا ترك الصلاة - أنس بن مالك ١٠٨٠
- ليس الزهادة في الدنيا بتحريم الحلال - أبو

- ذو الغفاري ٤١٠٠
- ليس شيء أكرم على الله سبحانه من الدعاء -
- أبو هريرة ٣٨٢٩
- ليس شيء من الإنسان إلا يبلى إلا عظمًا -
- أبو هريرة ٤٢٦٦
- ليس على المختلس قطع - عبدالرحمن بن عوف ٢٥٩٢
- ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة - أبو هريرة ١٨١٢
- ليس عليها غسل حتى تنزل - خولة بن حكيم ٦٠٢
- ليس الغني عن كثرة العرض - أبو هريرة ٤١٣٧
- ليس في المال حق سوى الزكاة - فاطمة بنت قيس ١٧٨٩
- ليس في النوم تفریط، إنما التفریط في اليقظة - أبو قتادة الأنصاري ٦٩٨
- ليس فيما دون خمس ذود صدقة - جابر بن عبدالله ١٧٩٤
- ليس فيما دون خمس من الإبل صدقة - أبو سعيد الخدري ١٧٩٩
- ليس فيه وضوء، إنما هو منك - طلق بن علي الحنفي ٤٨٣
- ليس لقاتل ميراث - عمر بن الخطاب ٢٦٤٦
- ليس من البر الصيام في السفر - ابن عمر ١٦٦٥
- ليس من البر الصيام في السفر - كعب بن عاصم ١٦٦٤
- ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود - عبدالله بن مسعود ١٥٨٤
- ليس منا من غش - أبو هريرة ٢٢٢٤
- ليس هذا لكم يسوق - أبو أسيد الساعدي ٢٢٣٣
- ليس شيء نام من أمتي الخمر يسمونها - أبو مالك الأشعري ٤٠٢٠
- ليضم عنها الولي - جابر بن عبدالله ٢١٣٣
- ليغسل موتاكم المأمونون - عبدالله بن عمر ١٤٦١
- ليقرأ القرآن ناس من أمتي - ابن عباس ١٧١
- ليلة الضيف واجبة فإن أصبح بفنائها -
- المقدام بن معديكرب ٣٦٧٧
- ليتنهن أقوام عن ودعهم الجماعات، أو ليتنهن الله على قلوبهم - ابن عباس، وابن عمر ٧٩٤
- ليتنهن أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء أو لا ترجع أبصارهم - جابر بن سمرة ١٠٤٥
- ليتنهن رجال عن ترك الجماعة، أو لأحرقن بيوتهم - أسامة بن زيد ٧٩٥
- م**
- المؤذن يغفر له مدى صوته، ويستغفر له كل رطب ويابس أبو هريرة ٧٢٤
- المؤذن أطول الناس أعتاقًا يوم القيامة - معاوية بن أبي سفيان ٧٢٥
- المؤمن إذا اشتبه الولد في الجنة - أبو سعيد الخدري ٤٣٣٨
- المؤمن أكرم على الله، عز وجل من بعض ملائكته - أبو هريرة ٣٩٤٧
- المؤمن الذي يخالط الناس - ابن عمر ٤٠٣٢
- المؤمن القوي خير وأحب إلى الله - أبو هريرة ٧٩
- المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف - أبو هريرة ٤١٦٨
- المؤمن من أينئ الناس على أموالهم وأنفسهم - فضالة بن عبيد ٣٩٣٤
- المؤمن يأكل في معنى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء - أبو موسى الأشعري ٣٢٥٨
- المؤمن يأكل في معنى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء - أبو هريرة ٣٢٥٦
- المؤمن يموت بعرق الجبين - بريدة بن الحصيب ١٤٥٢
- ما أباح لنا رسول الله ﷺ، ولا أبو بكر، ولا عمر في شيء ما أباحوا في الصلاة على الميت - جابر بن عبدالله ١٥٠١

- ما أحبُّ أنْ أُحْدَا عُنْدِي ذَهَبًا - أبو هريرة ٤١٣٢
 - ما أُحْدُ أَكْثَرَ مِنَ الرَّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ -
 ابن مسعود ٢٢٧٩
 - ما أَخْرَزَ الْوَلَدَ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ مِنْ كَانَ -
 عبدالله بن عمرو ٢٧٣٢
 - ما أَحْسَنَ هَذَا؟ - ابن عباس ٣٦٢٧
 - ما أَخْلَاكَ سَرَقَتْ - أَبُو الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ . ٢٥٩٧
 - ما أَخْذَلُ فِي أَكْمَامِهِ فَاحْتَمَلْ، فَتَمَنَّهُ وَبِثْلِهِ مَعَهُ -
 عبدالله بن عمرو ٢٥٩٦
 - ما أَخْطَانِي ابْنُ مَسْعُودٍ عَشِيَّةَ خَمِيسٍ إِلَّا أَنِّيْهِ
 فِيهِ - عمرو بن ميمون ٢٣
 - ما أَدْعُ بِعَدِي فِتْنَةٌ أَضْرَ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ
 النِّسَاءِ - أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ٣٩٩٨
 - ما أَرَدْتُ بِهَا؟ - يَزِيدُ بْنُ رِكَانَةَ ٢٠٥١
 - ما أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ - عبدالله بن
 عمرو ٤١٦٠
 - ما اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ
 زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ - أَبُو أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ١٨٥٧
 - ما أَسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ٣٣٩٣
 - ما أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ -
 سعد بن أبي وقاص ١٣٢
 - ما أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ -
 أم سلمة ٣٥٤٦
 - ما أَصَابَتْ بِحَدِّهِ فَكُلْ - عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ٣٢١٤
 - ما أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ -
 عبدالله بن مسعود ٤١٤٨
 - ما أَطْعَمْتِ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ سَاعِيًا - عِبَادُ بْنُ
 شَرْحِبِيلٍ ٢٢٩٨
 - ما أَطْيَبَ وَأَطْيَبَ رِيحُكَ . ما أَعْظَمَكَ -
 عبدالله بن عمرو ٣٩٣٢
 - ما أَغْجَبُكَ؟ لَقَدْ دَخَلْتَ بِهِ الْجَنَّةَ - عَائِشَةُ ٣٦٦٨
 - ما أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيطًا -
 أنس بن مالك ٣٣٠٩
 - ما أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ وَلَا أَظْلَتِ الْخَضْرَاءُ -
 عبدالله بن عمرو ١٥٦
 - ما أَكَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى خَوَانٍ، وَلَا فِي
 مُكْرَهَةٍ - أنس بن مالك ٣٢٩٢
 - ما أَقْلَى الْبُخْرَ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكَلَّوْهُ - جَابِرُ بْنُ
 عبدالله ٣٢٤٧
 - ما أَمَرْتَكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا -
 أبو هريرة ١
 - ما أَنَا وَالْدُنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالْدُنْيَا كِرَاكِبٌ اسْتَظَلَّ -
 عبدالله بن مسعود ٤١٠٩
 - ما أَنَزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنَزَلَ لَهُ دَوَاءً - عبدالله بن
 مسعود ٣٤٣٨
 - ما أَنَزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنَزَلَ لَهُ شِفَاءً - أَبُو هُرَيْرَةَ ٣٤٣٩
 - ما أَنَعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِنِعْمَةٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لَهُ -
 أنس بن مالك ٣٨٠٥
 - ما أَنَهَرَ الدَّمَّ، وَدُكِّزَ اسْمُ اللَّهِ - رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ٣١٧٨
 - ما يَأَلُّ أَحَدُكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبَلَهُ يَعْنِي رَبَّهُ فَيَتَنَخَّعُ
 أَمَامَهُ؟ - أَبُو هُرَيْرَةَ ١٠٢٢
 - ما يَأَلُّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ -
 أنس بن مالك ١٠٤٤
 - ما يَأَلُّ أَقْوَامٌ يَلْعَبُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ - أَبُو مُوسَى ٢٠١٧
 - ما يَأَلُّ أَقْوَامٌ يَلْعَبُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ - أَبُو مُوسَى ٢٠١٧
 - ما يَبْعَثُ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَاعِي غَنَمٍ - وَأَنَا كُنْتُ
 أُرْعَاهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٢١٤٩
 - ما يَبْقَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ
 أَثْلِ الْغَايَةِ - سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ١٤١٦
 - ما يَبِينُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ قِبْلَةَ - أَبُو هُرَيْرَةَ ... ١٠١١
 - ما يَبِينُ نَاحِيَتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ
 وَالْمَدِينَةِ - أنس بن مالك ٤٣٠٤
 - ما تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَارًا وَلَا دِزْهَمًا -
 عائشة ٢٦٩٥
 - ما تَسْأَلُ عَنْهُ؟ - الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ٤٠٧٣
 - ما تَسْمُونُ هَذِهِ؟ - الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلُبِ .. ١٩٣
 - ما تَشْتَهِي؟ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٣٤٤٠
 - ما تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقِيلُ

- ١٨٤٢ الله إلا الطيب - أبو هريرة
 - ما تصنعون بمحاقلكم - ظهير بن رافع
 ٢٤٥٩ الأنصاري
 - ما تعدون من شهد بدراً فيكم؟ - رافع بن خديج
 ١٦٠
 - ما تغنيت ولا تمنيت ولا مست ذكرى بيميني منذ بايعت بها رسول الله ﷺ - عثمان
 ٣١١ ابن عفان
 - ما تقول في الصلاة؟ - أبو هريرة
 ٣٨٤٧
 - ما تقولون في الشهيد فيكم؟ - أبو هريرة
 ٢٨٠٤
 - ما تقولون في هذا الرجل لهذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن سعد الساعدي
 ٤١٢٠
 - ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذكر - أبو هريرة
 ٨٠٠
 - ما جلس قوم مجلساً يذكرون الله فيه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري
 ٣٧٩١
 - ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على أمين - ابن عباس
 ٨٥٧
 - ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على السلام والتأمين - عائشة
 ٨٥٦
 - ما حق امرئ مسلم أن يبيت ليلتين - ابن عمر
 ٢٦٩٩
 - ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين، وله شيء يوصي به - ابن عمر
 ٢٧٠٢
 - ما حملك على ذلك؟ - ابن عباس
 ٢٠٦٥
 - ما دعي رسول الله ﷺ إلى لحم قط إلا أجاب أبو الدرداء
 ٣٣٠٦
 - ما رثي رسول الله ﷺ يأكل متكاً قط - عبدالله بن عمرو
 ٢٤٤
 - ما رأى رسول الله ﷺ رغيماً محوَّراً - أنس
 ٣٣٣٧
 - ما رأيت أجمل من رسول الله ﷺ مترجلاً، في حلّة حمراء - البراء بن عازب
 ٣٥٩٩
 - ما رأيت أحداً أشبه صلاة برسول الله ﷺ من
- ٨٢٧ فلان - أبو هريرة
 - ما رأيت أحداً أشد عليه الوجع من رسول الله ﷺ
 ١٦٢٢ عائشة
 - ما رأيت رسول الله ﷺ أكل على خوان، حتى مات - أنس بن مالك
 ٣٢٩٣
 - ما رأيت رسول الله ﷺ يخرج من غائط قط إلا مس ماء - عائشة
 ٣٥٤
 - ما رأيت رسول الله ﷺ صام العشر قط - عائشة
 ١٧٢٩
 - ما رأيت رسول الله ﷺ ما أولم على شيء من نسائه ما أولم على زينب - أنس بن مالك
 ١٩٠٨
 - ما رأيت رسول الله ﷺ يسب أحداً - عائشة
 ٣٥٥٤
 - ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي في شيء من صلاة الليل إلا قائماً - عائشة
 ١٢٢٧
 - ما رُفِعَ إلى رسول الله ﷺ شيء فيه القصاص إلا أمر فيه بالعفو - أنس بن مالك
 ٢٦٩٢
 - ما رُفِعَ من بين يدي رسول الله ﷺ فضل شواء قط - أنس بن مالك
 ٣٣١٠
 - ما زال جبرئيل يوصيني بالجار - أبو هريرة
 ٣٦٧٤
 - ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت - عائشة
 ٣٦٧٣
 - ما شغل رسول الله ﷺ عمن قدّم شيئاً قبل شيء - عبدالله بن عباس
 ٣٠٤٩
 - ما ساء عمل قوم قط إلا زخرفوا مساجدهم - عمر بن الخطاب
 ٧٤١
 - ما شأنكم؟ - النّوّاس بن سميان الكلابي
 ٤٠٧٥
 - ما شبع آل محمد ﷺ من خبز الشعير حتى قبض - عائشة
 ٣٣٤٦
 - ما شبع آل محمد ﷺ منذ قَدِمُوا المدينة - عائشة
 ٣٣٤٤
 - ما شبع نبي الله ﷺ ثلاثة أيام تباراً - أبو هريرة
 ٣٣٤٣
 - ما صف صفوف ثلاثة من المسلمين على ميت إلا أوجب - مالك بن هبيرة الشامي
 ١٤٩٠

- ما صمنا على عهد رسول الله ﷺ تسعاً وعشرين - أبو هريرة ١٦٥٨
- ما ضر أهل هذه لو انتفعوا بإهابها - سلمان الفارسي ٣٦١١
- ما ضرب رسول الله ﷺ خادماً له، ولا امرأة - عائشة ١٩٨٤
- ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه إلا أوتوا الجدل - أبو أمامة الباهلي ٤٨
- ما عاب رسول الله ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة ٣٢٥٩
- ما على أحدكم إن وجد سعة، أن يتخذ ثوبين لجمعة - عائشة ١٠٩٦
- ما على أحدكم لو اشترى ثوبين ليوم الجمعة، سوى ثوب مهنته - عبدالله بن سلام ١٠٩٥
- ما عمل ابن آدم يوم النحر عملاً أحب إلى الله - عائشة ٣١٢٦
- ما عندي ما أعطيك - أبو هريرة ٣٨٣١
- ما غرت على امرأة قط، ما غرت على خديجة - عائشة ١٩٩٧
- ما قبض نبي إلا دفن حيث يقبض - ابن عباس ١٦٢٨
- ما قصرت وما نسيت - ابن عمر ١٢١٣
- ما قطع من البهيمة وهي حيّة - ابن عمر ٣٢١٦
- ما كان شيء على عهد رسول الله ﷺ إلا وقد رأيته - قيس بن سعد ١٣٠٣
- ما كان الفحش في شيء قط إلا شانه - أنس ابن مالك ٤١٨٥
- ما كان لرسول الله ﷺ إلا مؤذن واحد، إذا خرج أذن، وإذا نزل أقام - السائب بن يزيد ١١٣٥
- ما كان من صدق أو حياء أو هبة قبل عصمة النكاح فهو لها - عبدالله بن عمرو بن العاص ١٩٥٥
- ما كان من ميراث قُسم في الجاهلية، فهو على قسمة الجاهلية - عبدالله بن عمر ٢٧٤٩
- ما كانت هذه تُقاتل فيمن يُقاتل - حفظة الكتاب ٢٨٤٢
- ما كسب الرّجل كسباً أطيّب من عمل يديه - المقدم بن معديكرب ٢١٣٨
- ما كنا نقبل ولا نتعدى إلا بعد الجمعة - سهل بن سعد الساعدي ١٠٩٩
- ما كنت أدي من أقمت عليه الحدّ، إلا شارب الخمر - علي بن أبي طالب ٢٥٦٩
- ما كُنت أرى الجهد بلغ بك ما أرى أنجد - شاة - كعب بن عجرة ٣٠٧٩
- ما كنت ألقى أو ألقى النبي ﷺ من آخر الليل إلا وهو نائم عندي - عائشة ١١٩٧
- ما لك؟ أنتيئب؟ - عائشة ٢٩٦٣
- ما لك؟ - علي بن الرّجل - عبدالله بن عمرو ٢٦٨٠
- ما لك ولها؟ معها الحذاء والسقاء - زيد بن خالد الجهني ٢٥٠٤
- ما لك ولهذا النوم هذه نومة يكرها الله - طهفة بن قيس الغفاري ٣٧٢٣
- ما لهم وللكلاب؟ - عبدالله بن مُغفل ٣٢٠٠
- ما مثل الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل - المستورد بن شداد ٤١٠٨
- ما مررت ليلة أُسري بي بملا من الملائكة إلا كلهم يقول لي - ابن عباس ٣٤٧٧
- ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو هريرة ٦٤
- ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو هريرة ٤٠٤٤
- ما ملا آدمي وعاء شراً من بطن - المقدم بن معديكرب ٣٣٤٩
- ما من أحد لا يؤدي زكاة ماله إلا مثل له يوم القيامة - عبدالله بن مسعود ١٧٨٤
- ما من أحد يُدخله الله الجنة إلا زوجة الله - أبو أمامة الباهلي ٤٣٣٧
- ما من أربعين من مؤمن يشفعون لمؤمن إلا شفّعهم الله - كريب مولى عبدالله بن عباس .. ١٤٨٩
- ما من أيام الدنيا أيام أحب إلى الله سبحانه

- ١٧٢٨ أن يتعبد له فيها - أبو هريرة
 - ما من أيام، العمل الصالح فيها أحب إلى الله -
 ١٧٢٧ ابن عباس
 - ما من جرعة أعظم أجراً عند الله من جرعة
 غيظ - ابن عمر ٤١٨٩
 - ما من حاكم يحكم بين الناس إلا جاء يوم
 القيامة - عبدالله بن مسعود ٢٣١١
 - ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا
 وضعت له الملائكة أجنتها - صفوان بن
 عسال المرادي ٢٢٦
 - ما من داع يدعو إلى شيء إلا وقف يوم
 القيامة لازماً لدعونه - أبو هريرة ٢٠٨
 - ما من دعوة يدعو بها العبد - أبو هريرة ٣٨٥١
 - ما من ذنب أجدر أن يجعل الله لصاحبه
 العقوبة - أبو بكره الثقفي ٤٢١١
 - ما من رجل تدرك له ابتتان فيحسن إليهما -
 ابن عباس ٣٦٧٠
 - ما من رجل يحفظ علماً فيكتمه - أبو هريرة ٢٦١
 - ما من رجل يذنب ذنباً، فيتوضأ، فيحسن
 الوضوء، ثم يصلي ركعتين - علي بن أبي
 طالب ١٣٩٥
 - ما من رجل يُصاب بشيء من جسده - أبو
 الدرداء ٢٦٩٣
 - ما من صاحب إبل ولا غنم ولا بقر - أبو ذر
 الغفاري ١٧٨٥
 - ما من صباح إلا وملكان يُناديان: ويلٌ
 للرجال من النساء - أبو سعيد الخدري ٣٩٩٩
 - ما من عبد بات على ظُهور، ثم تعارَ من الليل -
 معاذ بن جبل ٣٨٨١
 - ما من عبد مؤمن يخرج من عينه دموعٌ - من
 خشية الله - عبدالله بن مسعود ٤١٩٧
 - ما من عبد يسجد لله سجدة إلا رفعه الله بها
 درجة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٤٢٣
 - ما من عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها
- ١٤٢٤ حسنة - عبادة بن الصامت
 - ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء -
 ٣٨٦٩ عثمان بن عفان
 - ما من غازية تغزو في سبيل الله - عبدالله بن
 عمرو ٢٧٨٥
 - ما من غني ولا فقير إلا ودَّ يوم القيامة - أنس
 ابن مالك ٤١٤٠
 - ما من قلب إلا بين إصبعين من أصابع
 الرحمن - النواس بن سميان الكلبي ١٩٩
 - ما من قوم يُعمل فيهم بالمعاصي - جرير بن
 عبدالله ٤٠٠٩
 - ما من مؤمن يعزي أخاه بمصيبة إلا كساه الله
 سبحانه من حلل الكرامة - محمد بن عمرو
 ابن حزم ١٦٠١
 - ما من مجروح يُجرى في سبيل الله - أبو هريرة ٢٧٩٥
 - ما من محرم يُضْحى لله يومه - جابر بن
 عبدالله ٢٩٢٥
 - ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول
 - عمر بن الخطاب ٤٧٠
 - ما من مسلم يذُن ذُنّاً - ميمونة زوج النبي
 ﷺ ٢٤٠٨
 - ما من مسلم يصاب بمصيبة فيفرغ إلى ما أمر
 الله به - أبو سلمة بن عبد الأسد المخزومي .. ١٥٩٨
 - ما من مسلم يصلي علي إلا صلت عليه
 الملائكة ما صلى علي - عامر بن ربيعة ٩٠٧
 - ما من مسلم يُقرض مُسْلِماً قَرْضاً مَرَّتَيْنِ -
 عبدالله بن مسعود ٢٤٣٠
 - ما من مسلم - يقول حين يمسي وحين يصبح
 رضيت بالله - أبو سلام الحبشي ٣٨٧٠
 - ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد - عتبة
 بن عبد السلمي ١٦٠٤
 - ما من مُسلمين التقيا بأسيا فهما - أنس بن
 مالك ٣٩٦٣
 - ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة من الولد -

- أنس بن مالك ١٦٠٥
 - ما مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُلْقِيَانِ، فَيَتَصَافِحَانِ - البراء
 ابن عازب ٣٧٠٣
 - مَا مِنْ مُلْبٍ يُلْبِي إِلَّا لِي مَاعِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ -
 سهل بن سعد الساعدي ٢٩٢١
 - ما من نبي يمرض إلا يخبر بين الدنيا والآخرة -
 عائشة ١٦٢٠
 - ما من نفس تموت تشهد أن لا إله إلا الله -
 مُعَاذُ بْنُ جَبَل ٣٧٩٦
 - ما مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُغْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ
 عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ - عائشة ٣٠١٤
 - ما منعك أن تدخل عائشة ٣٦٥١
 - ما منعكم أن تعلموني؟ - ابن عباس ١٥٣٠
 - ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن
 حاتم ١٨٥
 - ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن
 حاتم ١٨٤٣
 - ما منكم من أحد إلا له منزلان - أبو هريرة .. ٤٣٤١
 - ما منكم من أحدٍ إلا وقد كُتِبَ مقعده من
 الجنة ومقعده من النَّارِ - علي بن أبي طالب . ٧٨
 - ما نام رسول الله ﷺ قبل العشاء ولا سمر
 بعدها - عائشة ٧٠٢
 - ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ
 قط - عائشة ٦٦٢
 - ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ
 قط - عائشة ١٩٢٢
 - ما نفعني مالٌ قط، ما نفعني مال أبي بكر -
 أبو هريرة ٩٤
 - ما هذا؟ - ابن عباس ١٧٣٤
 - ما هذا؟ - أم أيمن ٣٣٣٦
 - ما هذا؟ أو مة - أنس بن مالك ١٩٠٧
 - ما هذا الصوت؟ - عائشة ٢٤٧١
 - ما هذا؟ - عبدالله بن عمرو ٤١٦٠
 - ما هذا؟ - ليتكلم وليستظلل وليجلس - ابن
 عباس ٢١٣٦
 - ما هذا يا عمر؟ - عائشة ٣٢٧
 - ما هذا يا معاذ؟ - عبدالله بن أبي أوفى ١٨٥٣
 - ما هذه؟ ألقها - علي بن أبي طالب ٢٨١٠
 - ما هذه الحلقة؟ - عمران بن الحصين ٣٥٣١
 - ما هذه؟ - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
 - ما وجع أخيك؟ - أبو ليلى الأنصاري ٣٥٤٩
 - ما يُكَيِّك يا ابن الخطاب - عمر بن الخطاب ٤١٥٣
 - مَا يَحْدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَحْدُ - أبو
 هريرة ٢٨٠٢
 - ما يصنع هؤلاء - طلحة بن عبيد الله ٢٤٧٠
 - مَا يَمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَا مِنَ الْحَجِّ؟ - أسماء بنت
 أبي بكر أو سُعْدَى بِنْتُ عَوْفٍ ٢٩٣٦
 - ماء زمزم لما شرب له - جابر بن عبدالله ٣٠٦٢
 - الماء لا يجب - ابن عباس ٣٧٠
 - الماء من الماء - أبو أيوب الأنصاري ٦٠٧
 - الماء والمِلْح والنَّار - عائشة ٢٤٧٤
 - مات رأس المنافقين بالمدينة، وأوصى أن
 يصلي عليه النبي ﷺ - جابر بن عبدالله ١٥٢٤
 - مات رجلٌ على عهد رسول الله ﷺ، ولم يدع
 له وارثًا - ابن عباس ٢٧٤١
 - مات مولاي وترك ابنة فقسم رسول الله ﷺ
 ماله - ابنة حمزة بن عبدالمطلب ٢٧٣٤
 - مال الله عزوجل، سرق بعضه بعضًا - ابن
 عباس ٢٥٩٠
 - الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة -
 عائشة ٣٧٧٩
 - مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته، مثل
 الكلب - عبدالله بن عباس ٢٣٩١
 - مثل الذي يجلس يسمع الحكمة - أبو هريرة ٤١٧٢
 - مثل القرآن مثل الإبل المعلقة - ابن عمر ٣٧٨٣
 - مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيشَةِ - أبو موسى الأشعري .. ٨٨
 - مثل مؤخرة الرجل تكون بين يدي أحدكم -
 طلحة بن عبيد الله ٩٤٠

- مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأثرجة -
 ٢١٤ أبو موسى الأشعري
 - مثل هذه الأمة كمثل أربعة نفر رجل أتاه الله
 مالا - أبو كبشة الأنماري ٤٢٢٨
 - المجاهد في سبيل الله مضمون على الله - أبو
 سعيد الخدري ٢٧٥٤
 - المحرم لا ينكح ولا يُنكح ولا يخطب -
 عثمان بن عفان ١٩٦٦
 - المحرّم من حرم وصيّته - أنس بن مالك ٢٧٠٠
 - المُدْبِرُ مِنَ الثَّلَاثِ - ابن عمر ٢٥١٤
 - مُدْمِنُ الخمر كعابد وثن - أبو هريرة ٣٣٧٥
 - مرّ بي خالي، وقد عقد له النبي ﷺ نواء -
 البراء بن عازب ٢٦٠٧
 - مر بي النبي ﷺ وأنا واضع يدي اليسرى على
 اليمنى - عبدالله بن مسعود ٨١١
 - مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول فسلم عليه -
 ابن عمر ٣٥٣
 - مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول، فسلم
 عليه - أبو هريرة ٣٥١
 - مر رسول الله ﷺ بقرين جديدين - ابن
 عباس ٣٤٧
 - مر على النبي ﷺ بجنازة فأثني عليها خيراً،
 فقال: وجبت - أنس بن مالك ١٤٩١
 - مر على النبي ﷺ بجنازة، فقام، وقال -
 أبو هريرة ١٥٤٣
 - مر على النبي ﷺ بجنازة، فأثني عليها خيراً،
 في مناقب الخير - أبو هريرة ١٤٩٢
 - مرّ علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلم علينا -
 أسماء بنت يزيد ٣٧٠١
 - مر النبي ﷺ على رجل نائم في المسجد -
 أبو امامة ٣٧٢٥
 - مر النبي ﷺ في يوم شديد الحر نحو بقيع
 الغرقد - أبو امامة الباهلي ٢٤٥
 - المرأة إذا قتلت عمداً، لا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ -
- معاذ بن جبل وأبو عبيدة بن الجراح وعبادة
 ابن الصامت وشداد بن أوس ٢٦٩٤
 - المرأة تحوز ثلاث موارث - وائلة بن
 الأسقع ٢٧٤٢
 - المرأة تَرِثُ من دية زوجها وماله - عبدالله بن
 عمرو ٢٧٣٦
 - مرنا بمرّ الظهران فأنفجنا أُرْبُنَا - أنس بن
 مالك ٣٢٤٣
 - مريض أبي بن كعب مرضاً - جابر بن عبدالله ٣٤٩٣
 - مرضت فأثاني رسول الله ﷺ يعودي - جابر
 ابن عبدالله ٢٧٢٨
 - مره فليراجعها ثم يطلقها وهي طاهر أو
 حامل - ابن عمر ٢٠٢٣
 - مره فليراجعها حتى تطهر، ثم تحيض - ابن
 عمر ٢٠١٩
 - مُرْهَُا فَتَرْجِعْ وَتُخْتَمِرْ - عقبة بن عامر ١٢٣٤
 - مروا بأبا بكر فليصل بالناس - عائشة ١٢٣٢
 - مروا بالمعروف وانها عن المنكر - عائشة ٤٠٠٤
 - المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرانها -
 عبدالله بن يزيد الخطمي ٦٢٥
 - المستشار مؤتمن - أبو مسعود الأنصاري ... ٣٧٤٦
 - المستشار مؤتمن - أبو هريرة ٣٧٤٥
 - المسلم أخو المسلم - عقبة بن عامر ٢٢٤٦
 - المسلمون تتكافأ دماؤهم - ابن عباس ٢٦٨٣
 - المسلمون شركاء في ثلاث - ابن عباس ٢٤٧٢
 - المسلمون يد على من سواهم - معقل بن
 يسار ٢٦٨٤
 - المشاؤون إلى المساجد في الظلم، أولئك
 الخوفاضون في رحمة الله - أبو هريرة ٧٧٩
 - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - ابن عباس ٤٩٨
 - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - سهل بن
 سعد الساعدي ٥٠٠
 - مَطْلُ الغني ظلم وإذا أحلت على مليء - ابن عمر ٢٤٠٤
 - المعتدي في الصدقة كمانعها - أنس بن مالك ١٨٠٨

- ١٣٨ مسعود
 - مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكَيِّرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ -
 ٣٢٦٠ أنس بن مالك
 - من أحب الانتصار أحبه الله - البراء بن عازب
 ١٦٣
 - من أحب الحسن والحسين فقد أحبني - أبو هريرة
 ١٤٣
 - من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - عائشة ... ٤٢٦٤
 - من احتكر على المسلمين طعاماً - عمر بن الخطاب
 ٢١٥٥
 - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه - عائشة ١٤
 - مَنْ أَخْرَجَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَى لَهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ - ابن عمر
 ٢٩٧٥
 - من أحسن في الإسلام لم يؤاخذ بما كان في الجاهلية - عبدالله بن مسعود
 ٤٢٤٢
 - من أحيا سنة من سنتي فعمل بها الناس - عمرو بن عوف المزني
 ٢٠٩
 - من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي - عمرو بن عوف المزني
 ٢١٠
 - مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا - أبو هريرة
 ٢٤١١
 - من أخرج أذى من المسجد بنى الله له بيتاً في الجنة - أبو سعيد الخدري
 ٧٥٧
 - مَنْ أَدْخَلَ فَرْشاً بَيْنَ فَرَسَيْنِ - أبو هريرة
 ٢٨٧٦
 - من أدرك ركعة من صلاة الجمعة أو غيرها، فقد أدرك الصلاة - ابن عمر
 ١١٢٣
 - من أدرك رمضان بمكة فصامه - ابن عباس .. ٣١١٧
 - من أدرك من الجمعة ركعة فليصل إليها أخرى - أبو هريرة
 ١١٢١
 - من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها - عائشة
 ٧٠٠
 - من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك - أبو هريرة
 ١١٢٢
 - من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب
- المعتكف يتبع الجنازة، ويعود المريض - أنس بن مالك
 ١٧٧٧
 - مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير - أبو سعيد الخدري
 ٢٧٦
 - مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير - علي بن أبي طالب
 ٢٧٥
 - ملائكة يوتهم وقيورهم نازلاً - علي بن أبي طالب
 ٦٨٤
 - المنحة الكبرى وفتح القسطنطينية في سبعة أشهر - معاذ بن جبل
 ٤٠٩٢
 - الملك في صفاركم - أنس بن مالك
 ٤٠١٥
 - ثلثي عمار إيماناً إلى مشاشه - علي بن أبي طالب
 ١٤٧
 - من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يستوفيه - ابن عمر
 ٢٢٢٦
 - من ابتاع مصرافاً، فهو بالخيار - أبو هريرة ... ٢٢٣٩
 - من اتبع جنازة فليحمل بجواب السرير كلها - عبدالله بن مسعود
 ١٤٧٨
 - من أتم الوضوء كما أمره الله فالصلوات المكتوبات كفارات لما بينهما - عثمان بن عفان
 ٤٥٩
 - من أتى أخاه المسلم عائداً، مشى في خرافة الجنة حتى يجلس - علي بن أبي طالب
 ١٤٤٢
 - من أتى امرأة في قبلها، من دبرها، كان الولد أحول - جابر بن عبدالله
 ١٩٢٥
 - من أتى الجمعة فليغتسل - ابن عمر
 ١٠٨٨
 - من أتى حائضاً أو امرأة في دبرها - أبو هريرة ٦٣٩
 - من أتى فراشه، وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل - أبو الدرداء الأضاري
 ١٣٤٤
 - من أتى عند ماله، فقتل فقاتل فقتل، فهو شهيد - ابن عمر
 ٢٥٨١
 - من أحب أن يُظِلَّهُ الله في ظله - أبو اليسر ... ٢٤١٩
 - من أحب أن يقرأ القرآن غصّاً كما أنزل، فليقرأه على قراءة ابن أم عبد - عبدالله بن

- الشمس - أبو هريرة ٦٩٩
 - من أدركه الأذان في المسجد ثم خرج، لم يخرج لحاجة - عثمان بن عفان ٧٣٤
 - من ادعى إلى غير أبيه لم يرح راحة الجنة - عبدالله بن عمرو ٢٦١١
 - من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه - سعد بن أبي وقاص وأبو بكره الثقفي ٢٦١٠
 - من ادعى مائيس له فليس منا - أبو ذر الغفاري ٢٣١٩
 - من أذن ثنتي عشرة سنة، وجبت له الجنة - ابن عمر ٧٢٨
 - من أذن محتسبًا سبع سنين، كتب الله له براءة من النار - ابن عباس ٧٢٧
 - من أراد أن يلقى الله طاهرًا مطهرًا - أنس بن مالك ١٨٦٢
 - من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - أبو هريرة ٣١١٤
 - من أراد الحج فليتعجل - ابن عباس ٢٨٨٣
 - من أراد الحجامة فليتحر سبعة عشر - أنس ابن مالك ٣٤٨٦
 - من أراد منكم أن يهلل بغيره، فليهلل - عائشة ٣٠٠٠
 - من ارتبط فرسًا في سبيل الله - تميم الداري ٢٧٩١
 - من أرسل بنفقة في سبيل الله، وأقام في بيته علي بن أبي طالب، وأبو الدرداء، وأبو هريرة، وأبو أمامة الباهلي، وعبدالله بن عمر، وجابر بن عبدالله، وعمران بن الحصين ٢٧٦١
 - من أريد ماله ظلمًا فقتل، فهو شهيد - أبو هريرة ٢٥٨٢
 - من استحجر فليوتر، من فعل ذلك فقد أحسن - أبو هريرة ٣٣٧
 - من استطاع منكم أن يموت بالمدينة، فليقع فاني أشهد لمن مات بها - ابن عمر ٣١١٢
- من امتن خيرًا فاستثنى به - أبو هريرة ٢٠٤
 - من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم - ابن عباس ٢٢٨٠
 - من اشترى نخلًا قد أُبرث فثمرتها للبايع - ابن عمر ٢٢١٠
 - من أصاب في الدنيا ذنبًا، فعوقب به - علي ابن أبي طالب ٢٦٠٤
 - من أصاب من شيء - أنس بن مالك ٢١٤٧
 - من أصاب منكم حذًا، فعجلت له عقوبته - عبادة بن الصامت ٢٦٠٣
 - من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي، فلينصرف - عائشة ١٢٢١
 - من أصبح منكم مُعافي في جسده - عبيد الله بن محصن الأنصاري ٤١٤١
 - من أصبح، وهو جنب فليغسل - أبو هريرة ... ١٧٠٢
 - من أصيب بدم أو خيل - أبو شريح الخزاعي - من أصيب بمصيبة، فذكر مصيبتة - الحسين ابن علي بن أبي طالب ١٦٠٠
 - من أطاعني فقد أطاع الله - أبو هريرة ٢٨٥٩
 - من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله - أبو هريرة ٣
 - من أطعمه الله طعامًا - ابن عباس ٣٣٢٢
 - من أعان على خصومة بظلم - ابن عمر ٢٣٢٠
 - من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة - أبو هريرة ٢٦٢٠
 - من اعتذر إلى أخيه بمعذرة، فلم يقبلها - جردان ٣٧١٨
 - من أعتق امرأً مُسلمًا كان فكاهة من النار - كعب بن مرة ٢٥٢٢
 - من أعتق شركًا له في عبد - ابن عمر ٢٥٢٨
 - من أعتق عبدًا وله مال - ابن عمر ٢٥٢٩
 - من أعتق نسيبًا له في مملوك - أبو هريرة ٢٥٢٧
 - من أعثر رجلا عمرى له ولعقبه - جابر بن عبدالله ٢٣٨٠

- من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله،
وتطهر فأحسن طهوره - أبو ذر الغفاري ١٠٩٧
- من أفتى بفتيا غير ثبت - أبو هريرة ٥٣
- من أفضل الشفاعة أن يشفع بين الاثنين في
النكاح - أبو رهم ١٩٧٥
- من أفطر يومًا من رمضان من غير رخصة -
أبو هريرة ١٦٧٢
- من أقال ملأًا أقاله الله - أبو هريرة ٢١٩٩
- من أقتبس علمًا من النجوم - ابن عباس ٣٧٢٦
- من أقتنى كلبًا فإنه ينقص من عمله - أبو
هريرة ٣٢٠٤
- من أقتنى كلبًا لا يغني عنه زرعًا - سفيان بن
أبي زهير ٣٢٠٦
- من احتحل فليوتر - أبو هريرة ٣٤٩٨
- من اكنوى أو استرقى فقد برىء من التوثكل -
المغيرة بن شعبة ٣٤٨٩
- من أكل طعامًا فقال: الحمد لله الذي
أطعمني هذا ورزقني - معاذ بن أنس الجهني ٣٢٨٥
- من أكل في قصعة ثم لحسها، استغفرت له
القصعة - نبيشة الخير ٣٢٧٢
- من أكل في قصعة، فلحسها - أم عاصم ٣٢٧١
- من أكل من هذه الشجرة، الثوم، فلا يؤذينا
بها في مسجدنا هذا - أبو هريرة ١٠١٥
- من أكل من هذه الشجرة شيئًا فلا يأتين
المسجد - ابن عمر ١٠١٦
- من أكل ناسيًا، وهو صائم - أبو هريرة ١٦٧٣
- من أم الناس فأصاب، فالصلاة له ولهم -
عقبة بن عامر الجهني ٩٨٣
- من أمركم منهم بمعصية الله، فلا تطيعوه -
أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
- من أمن رجلًا على دمه، فقتله - عمرو بن
الحكم الخراعي ٢٦٨٨
- من انتسب إلى غير أبيه، أو تولى غير مواله -
ابن عباس ٢٦٠٩
- من انتهب ثوبه فليس متًا - عمران بن
الحصين ٣٩٣٧
- من انتهب ثوبه مشهورة، فليس متًا - جابر بن
عبد الله ٣٩٣٥
- من أنظر مُفسرًا كان له بكل يوم صدقة -
بُرَيْدة بن الحصيب الأشلمي ٢٤١٨
- من أهرق منه هذه الدماء، فلا يضره - أبو
كبشة الأنماري ٣٤٨٤
- من أهرق دمه، وعقر جوائده - عمرو بن
عبسة ٢٧٩٤
- من أهل يُمرة من بيت المقدس، عُفِرَ لَهُ -
أم سلمة ٣٠٠١
- من أهل يُمرة من بيت المقدس، كانت لَهُ
كفارة لما قبلها من الذنوب - أم سلمة ٣٠٠٢
- من أودع وداعة، فلا ضمان عليه - عبد الله
ابن عمرو ٢٤٠١
- من أي ذلك تعجبون - طلحة بن عبيد الله ٣٩٢٥
- من باع ثمرًا فأصابته جائحة - جابر بن
عبد الله ٢٢١٩
- من باع دارًا أو عقارًا فلم يجعل ثمنه في مثله -
سعيد بن خُرَيْث ٢٤٩٠
- من باع دارًا ولم يجعل ثمنها في مثله -
حذيفة بن اليمان ٢٤٩١
- من باع عيالا لم يبينه - وائلة بن الأسقع ٢٢٤٧
- من باع نخلاً قد أبرث فثمرتها للذي باعها -
ابن عمر ٢٢١١
- من باع نخلا وباع عبدًا جمعهما - ابن عمر .. ٢٢١٢
- من بدل دينه فاقتلوه - ابن عباس ٢٥٣٥
- من بنى لله مسجدًا بنى الله له مثله في الجنة -
عثمان بن عفان ٧٣٦
- من بنى مسجدًا لله كمفحص قطاة، أو
أصغر، بنى الله له بيتا في الجنة - جابر بن
عبد الله ٧٣٨
- من بنى مسجدًا لله من ماله بنى الله له بيتا في

- الجنة - علي بن أبي طالب ٧٣٧
 - من بنى مسجداً يذكر فيه اسم الله، بنى الله له
 بيتاً في الجنة - عمر بن الخطاب ٧٣٥
 - من تحلّم حُلُمًا كاذبًا، كُفّف أن يعقّد بين
 شعيرتين - ابن عباس ٣٩١٦
 - من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ
 جسراً إلى جهنم - معاذ بن أنس الجهني ١١١٦
 - من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاوناً بها طبع
 على قلبه - أبو الجعد الضمري ١١٢٥
 - من ترك الجمعة ثلاثاً، من غير ضرورة، طبع
 الله على قلبه - جابر بن عبدالله ١١٢٦
 - من ترك الجمعة متعمداً، فليصدق بدينار -
 سمرة بن جندب ١١٢٨
 - من ترك الكذب وهو باطل - أنس بن مالك .. ٥١
 - مَنْ تَرَكَ مَا لَا فُلوْرُثَته - جابر بن عبدالله ٢٤١٦
 - من ترك مالا، فلوْرُثَته ومن ترك كلا، فإلينا -
 المقدام بن معديكرب ٢٧٣٨
 - من ترك موضع شعرة من جسده من جنابة -
 علي بن أبي طالب ٥٩٩
 - من تطيب ولم يُعلم منه طيبٌ - عبدالله بن
 عمرو ٣٤٦٦
 - من تطهر في بيته، ثم أتى مسجد قباء، فصلّى
 فيه صلاة، كان له كأجر عمرة - سهل بن
 حنيف ١٤١٢
 - من تعار من الليل، فقال حين يستيقظ لا إله
 إلا الله - عبادة بن الصامت ٣٨٧٨
 - مَنْ تَعَلَّمَ الرُّمِّيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فقد عصاني - عقبة
 ابن عامر الجهني ٢٨١٤
 - من تعلم العلم ليها به العلماء - أبو هريرة ٢٦٠
 - من تعلم علماً مما يتنعي به وجه الله - أبو
 هريرة ٢٥٢
 - من تقوّل علي ما لم أقل - أبو هريرة ٣٤
 - من تكلم في شيء من القدر سُئل عنه يوم
 القيامة - عائشة ٨٤
- من توضأ على كل طهر فله عشر حسنات -
 عبدالله بن عمر ٥١٢
 - من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة
 فذنا وأصمت واستمع - أبو هريرة ١٠٩٠
 - من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال، ثلاث
 مرات - أنس بن مالك ٤٦٩
 - من توضأ فليستتر، ومن استجمر فليوتر -
 أبو هريرة ٤٠٩
 - من توضأ فمضمض واستنشق، خرجت
 خطاياهُ من فيه وأنفه - عبدالله الصنابحي ٢٨٢
 - من توضأ مثل وضوئي هذا، غفر له ما تقدم
 من ذنبه - عثمان بن عفان ٢٨٥
 - من توضأ يوم الجمعة، فيها ونعمت - أنس
 ابن مالك ١٠٩١
 - من ثابر على ثني عشرة ركعة من السنّة، بني
 له بيت في الجنة - عائشة ١١٤٠
 - من جاء مسجدي هذا، لم يأت إلا لخير
 يتعلمه أو يعلمه - أبو هريرة ٢٢٧
 - من جحد آية من القرآن فقد حلّ ضربُ عُقُوْبِهِ -
 ابن عباس ٢٥٣٩
 - من جر إزاره من الخيلاء - أبو سعيد
 الخدري ٣٥٧٠
 - من جر ثوبه من الخيلاء، لم ينظر الله إليه -
 أبو هريرة ٣٥٧١
 - من جعل قاضياً بين الناس - أبو هريرة ٢٣٠٨
 - مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هُما واحداً هم المعاد -
 عبدالله بن مسعود ٤١٠٦
 - من جهّز غازياً في سبيل الله حتى يستقلّ -
 عمر بن الخطاب ٢٧٥٨
 - من جهّز غازياً في سبيل الله، كان له مثل
 أجره - زيد بن خالد الجهني ٢٧٥٩
 - من حافظ على شفعة الضحى، غُفِرَ له
 ذنوبه - أبو هريرة ١٣٨٢
 - من حجّ هذا البيت فلم يرفُثْ ولم يفسُقْ رجع

- كما ولدته أمه - أبو هريرة ٢٨٨٩
- من حدث عني بحديث وهو يرى أنه كذب -
- المغيرة بن شعبة ٤١
- من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب -
- سمرة بن جندب ٣٩
- من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب -
- علي بن أبي طالب ٣٨
- من حدثك أن رسول الله ﷺ قال قائماً فلا تصدقه - عائشة ٣٠٧
- من حُسن إسلام المرأة تركه ما لا يعنيه - أبو هريرة ٣٩٧٦
- من حضرته الوفاة فأوصى، وكانت وصيته على كتاب الله - قرعة بن إياس المزني ٢٧٠٥
- من حفر بئراً فله أربعون ذراعاً - عبدالله بن مُغَفَّل ٢٤٨٦
- من حلف بملء سوي الإسلام كاذباً - ثابت ابن الضَّحَّاك ٢٠٩٨
- من حلف يمين آثمة عند منبري هذا - جابر بن عبدالله ٢٣٢٥
- من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً - عبدالله بن عمرو ٢١١١
- من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها - عدي بن حاتم ٢١٠٨
- من حلف على يمين وهو فيها فاجر - عبدالله ابن مسعود ٢٣٢٣
- من حلف فقال: إن شاء الله - أبو هريرة ٢١٠٤
- من حلف فقال في يمينه - أبو هريرة ٢٠٩٦
- من حلف في قطيعة رجم - عائشة ٢١١٠
- من حلف واستثنى - ابن عمر ٢١٠٥
- من حلف واستثنى فلن يحدث - ابن عمر ٢١٠٦
- من حمل علينا السلاح فليس منا - ابن عمر ٢٥٧٦
- من حمل علينا السلاح فليس منا - أبو هريرة ٢٥٧٥
- من خاف منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل، فليوتر من أول الليل ثم ليرقد - جابر بن عبدالله ١١٨٧
- من خرج من بيته إلى الصلاة فقال: اللهم إني أسألك بحق السائلين عليك - أبو سعيد الخدري ٧٧٨
- من خير خصال الصائم السواك - عائشة ١٦٧٧
- من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من اتبعه - أبو هريرة ٢٠٦
- من دعي إلى طعام وهو صائم فليجب - جابر ابن عبدالله ١٧٥١
- من ذا الذي قال هذا؟ - وائل بن حجر ٣٨٠٢
- من ذرعه الي، فلا قضاء عليه - أبو هريرة ١٦٧٦
- من رابط ليلة في سبيل الله - عثمان بن عفان ٢٧٦٦
- من راح روحه في سبيل الله - أنس بن مالك ٢٧٧٥
- من رأي في المنام، فقد رأي - أبو سعيد الخدري ٣٩٠٣
- من رأي في المنام فقد رأي - أبو هريرة ٣٩٠١
- من رأي في المنام فقد رأي إنه لا ينبغي للشيطان - جابر بن عبدالله ٣٩٠٢
- من رأي في المنام فقد رأي في البقطة - عبدالله بن مسعود ٣٩٠٠
- من رأي في المنام، فكأنما رأي في البقطة - أبو جحيفة ٣٩٠٤
- من رأي منكراً فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره بيده - أبو سعيد الخدري ١٢٧٥
- من رأي منكم منكراً، فاستطاع أن يغيره بيده - أبو سعيد الخدري ٤٠١٣
- من رأي منكم هلال ذي الحجة - أم سلمة ٣١٥٠
- مَنْ رَمَى الْعُدُوَّ بِسَهْمٍ - عمرو بن عبسة ٢٨١٢
- من روى عني حديثاً وهو يرى أنه كذب - علي بن أبي طالب ٤٠
- من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من الزرع شيء - رافع بن خديج ٢٤٦٦
- من سئل عن علم فكتمه، ألجم يوم القيامة بلجام من نار - أنس بن مالك ٢٦٤

- من سئل عن علم يعلمه فكتمه ألجم يوم
القيامة بلجام من نار - أبو هريرة ٢٦٦
- مَنْ سأل الله الشهادة بصدق من قلبه - سهل
ابن حنيفة ٢٧٩٧
- من سأل الجنة ثلاث مرات - أنس بن مالك . ٤٣٤٠
- من سأل القضاء وَكَلَّ إِلَى نفسه - أنس بن
مالك ٢٣٠٩
- من سأل الناس أموالهم تكثرًا، فإنما يسأل
جمر جهنم - أبو هريرة ١٨٣٨
- من سأل، وله ما يغنيه، جاءت سألته يوم
القيامة خدوشًا - عبدالله بن مسعود ١٨٤٠
- من ستر عورة أخيه المسلم ستر الله عورته -
ابن عباس ٢٥٤٦
- من ستر مُسْلِمًا ستره الله في الدنيا والآخرة -
أبو هريرة ٢٥٤٤
- من سره أن يلتقي الله غدًا مسلماً، فليحافظ
على هؤلاء الصلوات الخمس - عبدالله بن
مسعود ٧٧٧
- من ملك طريقًا يلتبس فيه علمًا سهل الله له
طريقًا إلى الجنة - أبو الدرداء الأنصاري ... ٢٢٣
- من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد
فليقل: لا رد الله عليك - أبو هريرة ٧٦٧
- من سمع النداء فلم يأته فلا صلاة له، إلا من
عذر - ابن عباس ٧٩٣
- من سن سنة حسنة فعمل بها بعده - أبو
جحيفة ٢٠٧
- من سن سنة حسنة فعمل بها كان له أجرها -
جرير بن عبدالله البجلي ٢٠٣
- من شأنه أن يغفر ذنبًا - أبو الدرداء
الأنصاري ٢٠٢
- مَنْ شَرِبَ مِنْهُ؟ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ - ابن
عباس ٢٩٠٣
- من شَرَّ الناس منزلة عند الله يوم القيامة عبد -
أبو أمامة الباهلي ٣٩٦٦
- من شرب الخمر في الدنيا - ابن عمر ٣٣٧٣
- من شرب الخمر في الدنيا لم يشربها في
الآخرة - أبو هريرة ٣٣٧٤
- من شرب الخمر وسكر، لم تُقبل له صلاة -
عبدالله بن عمرو ٣٣٧٧
- من شرب سُمًا فقتل نفسه - أبو هريرة ٣٤٦٠
- مَنْ شَرِبَ فِي إِنْاء فَضَّة، فَكَأَنَّمَا يَجْرُجُ فِي
بطنة نار جهنم - عائشة ٣٤١٥
- من شهد معنا الصلاة، وأفاض من عرفات -
عروة بن مضر بن الطائي ٣٠١٦
- من شهر علينا السلاح فليس منا - أبو موسى
الأشعري ٢٥٧٧
- من صام الأبد، فلا صام ولا أفطر - عبدالله
ابن الشخير ١٧٠٥
- من صام ثلاثة أيام من كل شهر، فذلك صوم
الدهر - أبو ذر الغفاري ١٧٠٨
- من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما
تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٦٤١
- من صام رمضان ثم أتبعه بست من شوال -
أبو أيوب الأنصاري ١٧١٦
- من صام رمضان وقامه إيمانًا واحتسابًا، غفر
له ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٣٢٦
- من صام ستة أيام بعد الفطر، كان تمام السنة -
ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٧١٥
- من صام يوم عرفة، غفر له ستة أشهر وستة
بعده - قتادة بن النعمان ١٧٣١
- من صام يومًا في سبيل الله، باعد الله بذلك
اليوم - أبو سعيد الخدري ١٧١٧
- من صام يومًا في سبيل الله، زحزح الله وجهه
عن النار - أبو هريرة ١٧١٨
- من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم
بينهن بسوء - أبو هريرة ١١٦٧
- من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة
بنى الله له بيتًا في الجنة - عائشة ١٣٧٣

- من صلى ست ركعات بعد المغرب لم يتكلم
بينهن بسوء - أبو هريرة ١٣٧٤
- من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله - سمرة بن
جندب ٣٩٤٦
- من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله، فلا
تخفروا الله - أبو بكر الصديق ٣٩٤٥
- من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي
خداج، غير تمام - أبو هريرة ٨٣٨
- من صلى الضحى ثني عشرة ركعة، بنى الله
له قصرًا من ذهب في الجنة - أنس بن مالك ١٣٨٠
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن انتظر
حتى أبو هريرة ١٥٣٩
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن شهد
دفنها فله قيراطان - ثوبان مولى رسول الله
ﷺ ١٥٤٠
- من صلى على جنازة فله قيراط ومن شهدها
حتى تدفن فله قيراطان - أبي بن كعب ١٥٤١
- من صلى على جنازة في المسجد فليس له
شيء - أبو هريرة ١٥١٧
- من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له - أبو
هريرة ١٤٨٨
- من صلى في مسجد جماعة أربعين ليلة -
عمر بن الخطاب ٧٩٨
- من صلى في يوم ثني عشرة ركعة بُني له بيت
في الجنة - أبو هريرة ١١٤٢
- من صلى في يوم وليلة ثني عشرة ركعة، بني
له بيت في الجنة - أم حبيبة بنت أبي سفيان .. ١١٤١
- من صلى قبل الظهر أربعًا، وبعدها أربعًا،
حرمه الله على النار - أم حبيبة ١١٦٠
- من ضارَّ أضرَّ الله به - أبو صرمة الأنصاري ٢٣٤٢
- من طاف بالبيت وصلى ركعتين - عبدالله بن
عمر ٢٩٥٦
- من طالب حقًا فليطلبه في عفاف - ابن عمر
وعائشة ٢٤٢١
- من طلب العلم لغیر الله - ابن عمر ٢٥٨
- من طلب العلم ليما يري به السفيه - ابن عمر ٢٥٣
- من عاد مريضًا نادى مناد من السماء: طبت
وطاب ممثاك - أبو هريرة ١٤٤٣
- من عال ثلاثة من الأيتام - عبدالله بن عباس . ٣٦٨٠
- مَنْ عَاهَرَ أُمَّةً أَوْ حُرَّةً، قَوْلُهُ وَلَدٌ زَنًا -
عبدالله بن عمرو ٢٧٤٥
- من عزى مصابًا فله مثل أجره - عبدالله بن
مسعود ١٦٠٢
- من علَّم علمًا، فله أجر من عمل به - معاذ بن
أنس الجهني ٢٤٠
- من عمر مبصرة المسجد، كتب له كفلان من
الأجر - ابن عمر ١٠٠٧
- من غدا إلى صلاة الصبح - سلمان الفارسي ٢٢٣٤
- من غسل ميتًا فليغتسل - أبو هريرة ١٤٦٣
- من غسل ميتًا وكفنه وحطنه وحمله وصلى
عليه - علي بن أبي طالب ١٤٦٢
- من غُسل يوم الجمعة واغتسل، وبكر
وايتكر، ومشي ولم يركب - أومن بن أوس
الثقفي ١٠٨٧
- من غُتْنَا فليس منا - أبو الحمراء مولى النبي
ﷺ ٢٢٢٥
- من الغيرة ما يحب الله، ومنها ما يكره الله -
أبو هريرة ١٩٩٦
- من فارق الدنيا على الإخلاص لله وحده -
أنس بن مالك ٧٠
- من فارق الروح الجسد، وهو بريء من
ثلاث ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٤١٢
- من فجنه صاحب بلاء، فقال: الحمد لله
الذي عافاني ابن عمر ٣٨٩٢
- من قَرَّ من ميراث وارثه، قطع الله ميراثه -
أنس بن مالك ٢٧٠٣
- من فطَّر صائمًا كان له مثل أجرهم - زيد بن
خالد الجهني ١٧٤٦

- عصا - ابن عباس ٢٦٣٥
- من قُتل له قَتيل فهو بخير النظرين - أبو هريرة ٢٦٢٤
- من قتل مُعاهدًا، لم يرح رائحة الجنة - ٢٦٨٦
- عبدالله بن عمرو ٢٦٨٦
- من قتل مُعاهدًا له ذمة الله وذمة رَسُوله - أبو هريرة ٢٦٨٧
- من قتل وزعًا في أوّل ضربة - أبو هريرة ٣٢٢٩
- من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا النُحْث كانوا له حصنًا حصينًا - عبدالله بن مسعود ١٦٠٦
- من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه - عقبه بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ١٣٦٩
- من قرأ القرآن وحفظه أدخله الله الجنة - علي ابن أبي طالب ٢١٦
- من كان ذبح منكم قبل الصلاة - جُنْدَب البجلي ٣١٥٢
- من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه - ابن عباس ١٤٣٩
- من كان عنده خبز بُر فليبعث إلى أخيه - ابن عباس ٣٤٤٠
- من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة - جابر بن عبدالله ٨٥٠
- من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن - عقبه بن عامر ٣٦٦٩
- من كان له سبعة، ولم يُضَحْ - أبو هريرة ٣١٢٣
- من كان معه هَدْثٌ فَلْيَقُمْ على إحرامه - أسماء بنت أبي بكر ٢٩٨٣
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليحسن إلى جاره - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٢
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيرًا - أبو هريرة ٣٩٧١
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليكرم ضيفه - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٥
- من كانت الدنيا همه، فُرقَ الله عليه أمره - أبان بن عثمان بن عفان ٤١٠٥
- من الفطرة المضمضة والاستنشاق - عمار ابن ياسر ٢٩٤
- من قاتل تحت راية عُمَيَّة - أبو هريرة ٣٩٤٨
- من قاتل في سبيل الله عز وجل - مُعَاذُ بن جبل ٢٧٩٢
- من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - أبو موسى الأشعري ٢٧٨٣
- من قال: إني بريء من الإسلام - بريدة بن الحصيب ٢١٠٠
- من قال حين يدخل السوق: لا إله إلا الله - عمر بن الخطاب ٢٢٣٥
- من قال حين يسمع المؤذن - سعد بن أبي وقاص ٧٢١
- من قال حين يسمع النداء: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة - جابر بن عبدالله ٧٢٢
- من قال، حين يُصْبِح، لا إله إلا الله وحده - أبو عياش الزرقني ٣٨٦٧
- من قال: سبحان الله وبحمده، مائة مرة - أبو هريرة ٣٨١٢
- من قال، في دُبُر صلاة الغداة: لا إله إلا الله - أبو سعيد الخدري ٣٧٩٩
- من قال في يوم مائة مرة: لا إله إلا الله - أبو هريرة ٣٧٩٨
- من قام ليأتي العيدين، محسبًا لله - أبو أمامة الباهلي ١٧٨٢
- من قُتل خطأ، فدينه من الإبل - عبدالله بن عمرو ٢٦٣٠
- من قُتل دون ماله فهو شهيد - سعيد بن زيد .. ٢٥٨٠
- مَنْ قُتل عبده قَتَلْنَاهُ - سمرة بن جُنْدَب ٢٦٦٣
- من قتل عمدًا، دُفع إلى أولياء القتيل - عبدالله بن عمرو ٢٦٢٦
- مَنْ قتل فُلَّهُ السَّلْبُ - سمرة بن جندب ٢٨٣٨
- من قتل في عمية أو عصية بحجر أو سوط أو

- ٢٤٩٣ - من كانت له أرض فأراد بيعها - ابن عباس ..
 - من كانت له أرض فلا يكرهها بطعام مُسَمًّى -
 ٢٤٦٥ رافع بن خديج ..
 - من كانت له أرض فليزرعها أو ليزرعها ولا
 ٢٤٥٤ يؤاجرهما - جابر بن عبدالله ..
 - من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه -
 ٢٤٥٢ أبو هريرة ..
 - من كانت له امرأتان، يميل مع إحداهما على
 ١٩٦٩ الأخرى - أبو هريرة ..
 - من كانت له جارية فأدبها فأحسن أدبها - أبو
 ١٩٥٦ موسى الأشعري ..
 - من كانت له حاجة إلى الله - عبدالله بن أبي
 ١٣٨٤ أوفى الأسلمي ..
 - من كانت له فضول أرضين فليزرعها - جابر
 ٢٤٥١ ابن عبدالله ..
 - من كانت له نخل أو أرض فلا يبيعها حتى -
 ٢٤٩٢ جابر بن عبدالله ..
 - من كنتم علمًا مما ينفع الله به في أمر الناس -
 ٢٦٥ أبو سعيد الخدري ..
 - من كثرت صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار -
 ١٣٣٣ جابر بن عبدالله ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار
 ٣٧ أبو سعيد الخدري ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٢ أنس بن مالك ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٣ جابر بن عبدالله ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٠ عبدالله بن مسعود ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٦ عبدالله بن الزبير بن العوام ..
 - من كُسر أو عرج فقد حلَّ - الحجاج بن
 ٣٠٧٧ عمرو ..
 - من كظم غيظًا وهو قادرٌ على أن ينفذه معاذ
 ٤١٨٦ ابن أنس ..
 - من كل الليل قد أوتر رسول الله ﷺ، من أوله
 ١١٨٦ وأوسطه - علي بن أبي طالب ..
 - من كنت مولاه فعلي مولاه - سعد بن أبي
 ١٢١ وقاص ..
 - من لبس ثوب شهرة أعرض الله عنه - أبو ذر
 ٣٦٠٨ الغفاري ..
 - من لبس ثوب شهرة في الدنيا - عبدالله بن
 ٣٦٠٧ عمر ..
 - من لبس ثوبًا جديدًا فقال: الحمد لله الذي
 ٣٥٥٧ كساني - عمر بن الخطاب ..
 - من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة -
 ٣٥٨٨ أنس بن مالك ..
 - من لزم الاستغفار جعل الله له من كل همٍّ
 ٣٨١٩ فرجًا - عبدالله بن عباس ..
 - من لعب بالنرد، فقد عصى الله ورسوله - أبو
 ٣٧٦٢ موسى الأشعري ..
 - من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده - بريدة
 ٣٧٦٣ ابن الحبيب ..
 - من لَعِقَ العمل ثلاث غدوات كُلَّ شَهْرٍ - أبو
 ٣٤٥٠ هريرة ..
 - من لقي الله لا يشرك به شيئًا، لم ينددْ بدم
 ٢٦١٨ حرام - عقبة بن عامر الجهني ..
 - من لقي الله وليس له أثر في سبيله - أبو هريرة
 ٢٧٦٣ - مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ - ابن
 ٢٩٣١ عباس ..
 - مَنْ لَمْ يَجِدْ ثَعْلَيْنِ فَلْيَتَّكِفِ خُفَيْنِ - ابن عمر ...
 ٢٩٣٢ - من لم يدعُ الله سبحانه، غَضِبَ عليه - أبو
 ٣٨٢٧ هريرة ..
 - من لم يدع قول الزور والجهل والعمل به -
 ١٦٨٩ أبو هريرة ..
 - من لم يَغُرْ أو يجهز غازيًا أو يخلف غازيًا -
 ٢٧٦٢ أبو أمامة الباهلي ..
 - من مات على وصية، مات على سبيل وثنة -

جابر بن عبدالله	٢٧٠١	من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس - أبو
- من مات مرابطاً في سبيل الله - أبو هريرة	٢٧٦٧	هريرة
- من مات مريضاً مات شهيداً ووقى فتنة القبر -		من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط، فاقتلوا
أبو هريرة	١٦١٥	الفاعل والمفعول به - ابن عباس
- من مات وعليه دينار أو درهم - ابن عمر	٢٤١٤	من وقع على ذات محرم فاقتلوه - ابن عباس
- من مات وعليه صيام شهر، فليطعم عنه -		من يأكل الغراب؟ وقد ساء رسول الله ﷺ
ابن عمر	١٧٥٧	فاسقاً - ابن عمر
- من مس الحصى فقد لغا - أبو هريرة	١٠٢٥	من يتزوجها؟ - سهل بن سعد
- من مس فرجه فليتوضأ - أبو أيوب		من يتواضع لله سبحانه درجة يرفعه الله به
الأنصاري	٤٨٢	درجة - أبو سعيد الخدري
- من مس فرجه فليتوضأ - أم حبيبة	٤٨١	- من يحرم الرفق، يحرم الخير - جرير بن
- مَنْ ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ - سمره بن		عبدالله الجلي
جندب	٢٥٢٤	- من يراء يراء الله به - جندب بن عبدالله
- من ملك دار حم محرم فهو حُرٌّ - ابن عمر ...	٢٥٢٥	الجلي
- من نام عن حربه، أو عن شيء منه، فقرأه		من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين - أبو هريرة
فيما بين صلاة الفجر - عمر بن الخطاب	١٣٤٣	من يتر على مُعْبِرٍ يتر الله عليه - أبو هريرة .
- من نام عن الوتر أو نسيه، فليصل إذا أصبح -		من يُسْمِعُ يَسْمِعُ الله به - أبو سعيد الخدري ..
أبو سعيد الخدري	١١٨٨	- منكم أحد طعمم اليوم؟ - محمد بن صفي ...
- من نذر أن يطعم الله فليطعمه - عائشة	٢١٢٦	- بنى كلها منحراً، وكُلُّ فجاج مكة طريقٌ
- من نذر نذراً ولم يسمه فكفارته كفارة يمين -		وَمَنْحَرٌ - جابر بن عبدالله
ابن عباس	٢١٢٨	مَهْ إِنَّ صاحب الدِّينِ لَهُ مُلْطَأٌ - ابن عباس .
- من نذر نذراً ولم يسمه فكفارته كفارة يمين -		مه، عليكم بما تُطيقون - عائشة
عقبة بن عامر الجهني	٢١٢٧	مه - يا علي! إنك نافه - أم المنذر بنت قيس
- من نسي الصلاة علي خطيء طريق الجنة -		الأنصارية
ابن عباس	٩٠٨	- المهديُّ من ولد فاطمة - أم سلمة
- من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها - أنس بن		- المهدي مئاً، أهل البيت يصلحه الله في ليلة
مالك	٦٩٦	- علي بن أبي طالب
- من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا - أبو		- مُهْلُ أَهْلِ المدينة من ذي الحليفة - جابر بن
هريرة	٢٢٥	عبدالله
- من هذا الذي ذبح؟ أبو زيد الأنصاري	٣١٥٤	- موت غربة شهادة - ابن عباس
- مَنْ هذا؟ - جابر بن عبدالله	٣٧٠٩	- موضع سوط في الجنة خير من الدنيا - سهل
من هذه؟ عائشة	٤٢٣٨	ابن سعد
- من وجد لقطة فليشهد ذا عدل - عياض بن		- الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل
حمار	٢٥٠٥	صالحاً - أبو هريرة

- الميت يعذب بكاء الحي - أبو موسى
الاشعري ١٥٩٤
- الميت يعذب بما نبح عليه - عمر بن
الخطاب ١٥٩٣
- ن**
- النار جبار والبئر جبار - أبو هريرة ٢٦٧٦
- الناس كابل مائة، لا تكاد تجد فيها راحلة -
عبدالله بن عمر ٣٩٩٠
- نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ - أُمُّ حَرَامِ بِنْتُ
يُلْحَانَ ٢٧٧٦
- ناويلي الخمرة من المسجد - عائشة ٦٣٢
- نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدة عن سبعة -
جابر بن عبدالله ٣١٣٢
- نحرنا فرسنا فأكلنا من لحمه - أسماء بنت
أبي بكر ٣١٩٠
- نحن أحقُّ بالشُّكِّ من إبراهيم إذ قال : - أبو
هريرة ٤٠٢٦
- نحن آخر الأمم وأول من يحاسب - ابن
عباس ٤٢٩٠
- نحن بنو النضر بن كنانة، لا نفقو أُمَّنا
الأشعث بن قيس ٢٦١٢
- نحن، ولد عبد المطلب، سادة أهل الجنة -
أنس بن مالك ٤٠٨٧
- الندم توبة - عبدالله بن معقل المزني ٤٢٥٢
- نذرت نذرًا في الجاهلية فسألت النبي ﷺ -
عمر بن الخطاب ٢١٢٩
- نزل بعائشة ضيف، فأمرت له بملحفة لها
صفراء، فاحتلم فيها - همام بن الحارث ... ٥٣٨
- نزل جبرئيل على النبي ﷺ بحجامة
الأخدين - علي بن أبي طالب ٣٤٨٢
- نزل جبريل فأمني فضليت معه - أبو مسعود
الأنصاري ٦٦٨
- نزلت في أهل قباء ﴿فيه رجال يحبون أن
يتظهروا والله يحب المطهرين﴾ - أبو هريرة ٣٥٧
- نزلت هذه الآية: ﴿والصلح خير﴾ في رجل
كانت تحته امرأة - عائشة ١٩٧٤
- نزلت هذه الآية فينا، سَتَّ في وفي ابن مسعود -
سعد بن أبي وقاص ٤١٢٨
- نشأت يتيمًا، وهاجرت مسكينًا - أبو هريرة . ٢٤٤٥
- نضر الله امرأة سمع مقاتلي فبلغها - جبير بن
مطعم ٢٣١
- نَضَرَ الله امرأة سمع مقاتلي فبلغها - جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ ٣٠٥٦
- نضر الله امرأة سمع مقاتلي فبلغها - زيد بن
ثابت ٢٣٠
- نضر الله امرأة سمع منا حديثًا فبلغه - عبدالله
ابن مسعود ٢٣٢
- نضر الله عبدًا سمع مقاتلي فوعاها - أنس بن
مالك ٢٣٦
- نظر النَّبِيُّ ﷺ إلى طلحة فقال: هذا ممن
قضى نحبه - معاوية بن أبي سفيان ١٢٦
- نعت رسول الله ﷺ من ذات الجنب ورسًا -
زيد بن أرقم ٣٤٦٧
- نعلان أجاهدُ فيهما - ميمونة بنت سعد
مولاة النبي ﷺ ٢٥٣١
- نَعِمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ - عائشة ٣٣١٦
- نَعَمْ، حُجَّ عَنْ أَبِيكَ - ابن عباس ٢٩٠٤
- نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما -
مالك بن ربيعة ٣٦٦٤
- نَعِمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ - ابن عباس ٣٤٧٨
- نَعَمْ، عَلَيْنَهُنَّ جِهَادٌ لَا يَتَأَلَّ فِيهِ - عائشة ٢٩٠١
- نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتُهُ -
فضل بن عباس ٢٩٠٩
- نعم، فدعا بوضوء فأفرغ على يديه - عبدالله
ابن زيد ٤٣٤
- نعم؛ فلو كان شيء سابق القدر، سبقته
العين - أسماء بنت أبي بكر ٣٥١٠
- نعم، في كل ذات كبد حري أجرٌ - سراقه بن

٣٦٨٦	جعشم	نهى رسول الله ﷺ أن يبول قائمًا - جابر بن عبدالله
٤٣٣٦	ابن المسيب	نهى رسول الله ﷺ أن يبيع حاضر لباد - ابن عباس
٢٧٠٦	نعم، وأبيك لثبان، أمك - أبو هريرة	نهى رسول الله ﷺ أن يتناجى اثنان - ابن عمر
٤١٧٠	عباس	نهى رسول الله ﷺ أن يصلى خلف المتحدث والنائم - ابن عباس
٢٤١٣	نفس المؤمن معلقة يديته - أبو هريرة	نهى رسول الله ﷺ أن يصلى في سبع مواطن - ابن عمر
٢٩١١	نفس أسماء بنت عميس بالشجرة - عائشة	نهى رسول الله ﷺ أن يصحى بمقابلته - علي بن أبي طالب
٢٩١٣	نفس أسماء بنت عميس بمحمد بن أبي بكر - جابر بن عبدالله	نهى رسول الله ﷺ أن يعزل عن الحرة إلا بإذنها - عمر بن الخطاب
١٨٤٦	النكاح من ستي فمن لم يعمل بستتي فليس مني - عائشة	نهى رسول الله ﷺ أن يغسل الرجل بفضل وضوء المرأة - عبدالله بن سرجس
٤٢٨٧	معاوية بن حيدة القشيري	نهى رسول الله ﷺ أن يغطي الرجل فاه في الصلاة - أبو هريرة
٣٤٣١	نهانا رسول الله ﷺ أن نشرب على بطوننا - عبدالله بن عمر	نهى رسول الله ﷺ أن يقتل شيء من الدواب صبرًا - جابر بن عبدالله
٢٢٥٤	نهانا رسول الله ﷺ عن بيع الورق بالورق - عبادة بن الصامت	نهى رسول الله ﷺ أن يقرن الرجل بين الثمرتين - ابن عمر
٣٦٠٢	علي بن أبي طالب	نهى رسول الله ﷺ أن يكتب على القبر شيء - جابر بن عبدالله
٣٦٤٨	نهاني رسول الله ﷺ، ولا أقول: نهاكم - علي بن أبي طالب	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في الحجر - عائشة
١٧٦٢	نهاني رسول الله ﷺ أن أتختم في هذه - علي بن أبي طالب	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في الجرار - أبو هريرة
١٥٨٣	نهى رسول الله ﷺ النساء أن يصمن إلا بإذن أزواجهن - أبو سعيد الخدري	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في المزقة والمزقة - أبو هريرة
٣٢٥	نهى رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رائته - ابن عمر	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في المزقة والمزقة - أبو هريرة
٣١٩	نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلة ببول - جابر بن عبدالله	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في المزقة والمزقة - أبو هريرة
٣٧٣٠	نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتين بغائط أو بول - معقل بن أبي معقل الأسدي	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في المزقة والمزقة - أبو هريرة
٣٣٧٠	نهى رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا أربعة أسماء - سمرة بن جندب	نهى رسول الله ﷺ أن يئبد في المزقة والمزقة - أبو هريرة

- والقرع - ابن عمر ٣٤٠٢
 - نهى رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قائماً -
 أبو هريرة ٣٦١٨
 - نهى رسول الله ﷺ أن يُنْفَخ في الإناء - ابن
 عباس ٣٤٢٩
 - نهى رسول الله ﷺ أن ينفر الرجل حتى يكون
 آخر عهده بالبيت - ابن عمر ٣٠٧١
 - نهى رسول الله ﷺ عن الاحتباء يوم
 الجمعة، يعني والإمام يخطب - عبدالله بن
 عمرو ١١٣٤
 - نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية - أبو
 سعيد الخدري ٣٤١٨
 - نهى رسول الله ﷺ عن أكل الهرة وثمنها -
 جابر بن عبدالله ٣٢٥٠
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الطعام حتى
 يجري فيه الصاعان - جابر بن عبدالله ٢٢٢٨
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر - ابن عباس ٢١٩٥
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع القَرَو وعن بيع
 الحصاة - أبو هريرة ٢١٩٤
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء -
 جابر بن عبدالله ٢٤٧٧
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع المغنيات وعن
 شرائهنَّ - أبو أمامة الباهلي ٢١٦٨
 - نهى رسول الله ﷺ عن البيع والابتاع وعن
 تناشد الأشعار في المساجد - عبدالله بن
 عمرو ٧٤٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته -
 ابن عمر ٢٧٤٧
 - نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين - أبو هريرة ... ٢١٦٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن تقصيص القبور -
 جابر بن عبدالله ١٥٦٢
 - نهى رسول الله ﷺ عن التحنن بالذهب -
 علي بن أبي طالب ٣٦٤٢
 - نهى رسول الله ﷺ عن تعجيل صوم يوم قبل
 الرؤية - أبو هريرة ١٦٤٦
 - نهى رسول الله ﷺ عن تلقي البيوع - عبدالله
 ابن مسعود ٢١٨٠
 - نهى رسول الله ﷺ عن تلقي الجلب - ابن
 عمر ٢١٧٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن التمسك في الإناء -
 ابن عباس ٣٤٢٨
 - نهى رسول الله ﷺ عن ثلاث: عن نفرة
 الغراب - عبدالرحمن بن شبل ١٤٢٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن ثمن السنور - جابر
 ابن عبدالله ٢١٦١
 - نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب وعسب
 الفحل - أبو هريرة ٢١٦٠
 - نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب - ابن
 عمر ٣٦٤٣
 - نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن
 الميثرة - علي بن أبي طالب ٣٦٥٤
 - نهى رسول الله ﷺ عن الدُّبَاء والحنتم -
 عبدالرحمن بن يعمر ٣٤٠٤
 - نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث، يعني
 الثَّم - أبو هريرة ٣٤٥٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن الديباج والحرير -
 البراء بن عازب ٣٥٨٩
 - نهى رسول الله ﷺ عن السُّوم قبل طُلُوع
 الشمس، وعن ذبح ذوات الدَّر - علي بن
 أبي طالب ٢٢٠٦
 - نهى رسول الله ﷺ عن شراء ما في بطون
 الأنعام - أبو سعيد الخدري ٢١٩٦
 - نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب في الحنتم -
 أبو سعيد الخدري ٣٤٠٣
 - نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب من آية
 الذهب والمُفَضَّة - حذيفة بن اليمان ٣٤١٤
 - نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب من في السقاء
 - أبو هريرة ٣٤٢٠

عمر ٢٢٦٥	نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - ابن عمر ١٨٨٣
نهى رسول الله ﷺ عن المُقَدِّم - ابن عمر ٣٦٠١	نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - أبو هريرة .. ١٨٨٤
نهى رسول الله ﷺ عن نصف الشب وقال:	نهى رسول الله ﷺ عن صبر البهائم - أنس
هو نور المؤمن - عبدالله بن عمرو ٣٧٢١	ابن مالك ٣١٨٦
نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر، عن أكل كل	نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الجمعة إلا
ذي ناب - ابن عباس ٣٢٣٤	يوم قبله - أبو هريرة ١٧٢٣
نهى النبي ﷺ أن يتعل الرجل قانتًا - ابن	نهى رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الدواب -
عمر ٣٦١٩	ابن عباس ٣٢٢٤
نهينا عن اتباع الجنائز، ولم يعزم علينا - أم	نهى رسول الله ﷺ عن قتل الضرد - أبو
عطية ١٥٧٧	هريرة ٣٢٢٣
نهينا عن صيد كلهم وطائرهم - جابر بن	نهى رسول الله ﷺ عن القزع - ابن عمر ٣٦٣٧
عبدالله ٣٢٠٩	نهى رسول الله ﷺ عن القنوت في الفجر -
النياحة على الميت من أمر الجاهلية - ابن	أم سلمة ١٢٤٢
عباس ١٥٨٢	نهى رسول الله ﷺ عن كسب الحجام - أبو
النياحة من أمر الجاهلية - أبو مالك	مسعود عتبة بن عمرو ٢١٦٥
الأشعري ١٥٨١	نهى رسول الله ﷺ عن كسر سكة المسلمين -
هـ	عبدالله المزني ٢٢٦٣
هجر النبي ﷺ فهجرت، فصليت - أبو هريرة ٣٤٥٨	نهى رسول الله ﷺ عن الكي، فاكتويت فما
هُديت لشدة النبي ﷺ - الضُّبِّي بن مَعْبُد ٢٩٧٠	أفلحت - عمران بن الحصين ٣٤٩٠
هذا ابن آدم، وهذا أجله عند قفاه - أنس بن	نهى رسول الله ﷺ عن ليستين: اشتمال
مالك ٤٢٣٢	الصماء والاحتباء في ثوب واحد - عائشة .. ٣٥٦١
هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس ٣٦٢٧	نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الجلالة - ابن
هذا أمين هذه الأمة - عبدالله بن مسعود ١٣٦	عمر ٣١٨٩
هذا الإنسان الخط الأوسط - عبدالله بن	نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الخيل والبغال -
مسعود ٤٢٣١	خالد بن الوليد ٣١٩٨
هذا سبيل الله - جابر بن عبدالله ١١	نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة - أبو سعيد
هذا القرع، هو الدُّبَاءُ نُكْثِرُ به طعامنا - جابر	الخدري ٢٤٥٥
ابن عبدالله ٣٣٠٤	نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة -
هذا موضع الإزار، فإن أبيت فأسفل -	رافع بن خديج ٢٢٦٧
حذيفة بن اليمان ٣٥٧٢	نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة -
هذا المَوْقُفُ وعرفة كُلُّهَا مَوْقُفٌ - علي بن	رافع بن خديج ٢٤٤٩
أبي طالب ٣٠١٠	نهى رسول الله ﷺ عن المراثي ابن أبي
هذا وضوء من لا يقبل الله منه صلاة إلا به -	أوفى ١٥٩٢
ابن عمر ٤١٩	نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة - عبدالله بن

- ٢٠٠٤ عائشة - هذا وضوئي ووضوء المرسلين من قبلي -
- ٤٢٠ أبي بن كعب - أبي بن كعب -
- ٣٥٩٠ ابن الجمان - هذا يومئذ على الهدى - كعب بن عجرة ١١١
- ٢٩٥٥ هو من البيت - عائشة ٢٦٥٢ - هذه وهذه سواء - ابن عباس - الهرة لا تقطع الصلاة لأنها من متاع البيت -
- ١٧٨١ كعامل الحسنات كلها - ابن عباس ٣٦٩ أبو هريرة - هكذا تجدون في كتابكم حدّ الزّاني؟ -
- ٣٨٩٨ الصامت ٢٥٥٨ البراء بن عازب - هكذا بُعث - ابن عمر ٩٩
- ٤٢٥٤ هي لمن عمل بها من أمّي - ابن مسعود - هل أذنت لخبرة أن تصدق بحليّتها؟ - امرأة
- ٣٤٣٧ هي من قدر الله - أبو خزيمة ٢٣٨٩ كعب بن مالك - هل بها وثن؟ - ميمونة بنت كرم اليسارية ... ٢١٣١
- ٣٧٥٨ الثقيفي - هل ترك لدينه من قضاء؟ - أبو هريرة ٢٤١٥
- و - هل عندكم شيء؟ - عائشة ١٧٠١
- - هل عندكم شيء من العلم ليس عند الناس؟ -
- ٢٦٥٨ أبو جحيفة - هل لك بنية؟ - الأشعث بن قيس ٢٣٢٢
- - قل من غدا؟ - أمّ سعيد ٣٣١٨
- - هلا أخذوا إهابها فذبغوه فانفعوا به؟ -
- ٣٦١٠ ميمونة زوج النبي ﷺ - هلا أذنتموني بها - عامر بن ربيعة ١٥٢٩
- - هلاً مع صاحب الحق كُنتُم - أبو سعيد
- ٢٤٢٦ الخدري - ثم بُنِيتُم - الصعب بن جثامة ٢٨٣٩
- - هُما جنتك ونارك - أبو أمامة الباهلي ٣٦٦٢
- - هو أهون على الله من ذلك - المغيرة بن شعبه ٤٠٧٣
- - هو أولى الناس بحياه ومماته - تميم
- ٢٧٥٢ الداري - هو الظهور ماؤه، الحل ميتته - ابن الفراسي ٣٨٧
- - هو عليها صدقة، وهولنا هدية - عائشة ٢٠٧٦
- - هو في النار - عبدالله بن عمرو ٢٨٤٩
- - هو كصوم الدهر، أو كهية صوم الدهر -
- ١٧٠٧ قتادة بن ملحان القسي - هو لك يا عبد بن زمة، الولد للفراش -
- - والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يُمّر

٤٢٨٦	سبعين ألفاً - أبو أمامة الباهلي	٤٠٣٧	الرَّجُلُ - أبو هريرة
٤٣	- وعظنا رسول الله ﷺ موعظة ذرفت منها العيون - العرياض بن سارية	٣١٠٨	- والله إنك لخير أرض الله، وأحب أرض الله إليّ - عبدالله بن عدي بن الحمراء
٣٦٩٥	- وعليك السلام - أبو هريرة		- والله لمن شاء لا عناء، لأنزلت سورة النساء
٢٩٥	- وقت لنا في قص الشارب، وحلق العانة - أنس بن مالك	٢٠٣٠	القصرى - عبدالله بن مسعود
	- وقد أحسنت، كذلك فافعل - المغيرة بن شعبة	١٥١٨	- والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن بيضاء إلا في المسجد - عائشة
١٢٣٦	- وقلمنا رأيت رجلاً أشد عليه في الإسلام حدثاً منه - عبدالله بن المغفل	٢١٠٧	- والله ما أحملكُم، وما عندي ما أحملكُم عليه - أبو موسى الأشعري
٨١٥	- وكان قد عقل مَجَّةً مَجَّها رسول الله ﷺ في دلو من بثر لهم - محمود بن الربيع		- والله يا عائشة! لكان ماءها نقاعة الحناء - عائشة
٦٦٠	- وكذلك الصيام في النَّذْرِ، يُقضى عنه - أبو الغوث بن حصين	٣٥٤٥	- والله! لولا آيتان في كتاب الله تعالى ما حدثت عنه - أبو هريرة
٢٩٠٥	- وكل به سبعون ملكاً - أبو هريرة	٢٦٢	- وأملك أن كان الله قد نزح منكم الرحمة - عائشة
٢٩٥٧	- ﴿ولا يعصيك في معروف﴾ قال: النوح - أم سلمة	٣٦٦٥	- ﴿وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم﴾ - ابن عباس
١٥٧٩	- الولد للفراش، وللعاهر الحجر - أبو أمامة الباهلي	٣١٧٣	- الوتر حق، فمن شاء فليوتر بخمس - أبو أيوب الأنصاري
٢٠٠٧	- الولد للفراش، وللعاهر الحجر - أبو هريرة	١١٩٠	- وجبت صدقتك، ورجعت إليك حديقتك - عبدالله بن عمرو
٢٠٠٦	- ولو أن قطرة من الزقوم قُطرت في الأرض - ابن عباس	٢٣٩٥	- وددت أن عندي بعض أصحابي - عائشة
٤٣٢٥	- ولو قُلْتُ: نعم لوجبت، ولو وجبت لم تقموا بها - أنس بن مالك	١١٣	- وددت أن الناس غصوا من الثلث إلى الربع - ابن عباس
٢٨٨٥	- الوليمة أول يوم حق، والثاني معروف - أبو هريرة	٢٧١١	- وَذِدْتُ لَوْ أَنَّ عِدْنَا خُبْرَةَ بِيضَاء - ابن عمر
١٩١٥	- وما ألذي صنعت؟ - عمران بن الحصين	٣٣٤١	- الورق بالذهب ربّاً، إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب
٣٩٣٠	- وما أهلكك؟ - أبو هريرة	٢٢٦٠	- الوسق ستون صاعاً - أبو سعيد الخدري
١٦٧١	- وما يدريك؟ لعله كما قال قوم هود - عائشة	١٨٣٢	- الوسق ستون صاعاً - جابر بن عبدالله
٣٨٩١	- ﴿ومما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون﴾ قال: نزلت في الأنصار - البراء بن عازب	١٨٣٣	- وضعت لرسول الله ﷺ غسلاً، فاغتسل من جميع نسائه في ليلة - أنس بن مالك
١٨٢٢	- ومن احتل فلينوتر، من فعل فقد أحسن - أبو هريرة	٥٨٩	- وضعت للنبي ﷺ غسلاً، فاغتسل من الجنباء - ميمونة زوج النبي ﷺ
٢٣٨		٥٧٣	- وعدني زبي سبحانه أن يدخل الجنة من أمتي

- ٢١٩ أبو ذر الغفاري
 - يا أبا ذر زين! ليس كلكم يرى القمر مخلصاً به؟
 ١٨٠ أبو رزين العقيلي
 - يا أبا عمير! - أنس بن مالك ٣٧٢٠
 - يا أبا عُمَيْر! ما فعل النُغَيْر - أنس بن مالك ... ٣٧٤٠
 - يا أبا هريرة! تعلموا الفرائض وعلموه - أبو هريرة ٢٧١٩
 - يا أبا هريرة كُنْ ودعنا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ - أبو هريرة ٤٢١٧
 - يا أبا هريرة! ما الذي تغرس؟ - أبو هريرة ... ٣٨٠٧
 - يا ابن أخي! إذا حدثك عن رسول الله ﷺ حديثاً فلا تضرب له الأمثال - أبو هريرة ٢٢
 - يا ابن الخصاصية ما تقم على الله؟ - بشير ابن الخصاصية ١٥٦٨
 - يا إخواني لمثل هذا فاعذوا - البراء بن عازب ٤١٩٥
 - يا أخني! أشركتنا في شيء من دُعائك - عُمر ابن الخطاب ٢٨٩٤
 - يا أشج! إن فيك لخصلتين - أبو سعيد الخدري ٤١٨٧
 - يا أَكْثَم! اغْرُضْ غير قَوْمِكَ - أنس بن مالك . ٢٨٢٧
 - يا أنس! كتاب الله القِصَاصُ - أنس بن النُصْر ٢٦٤٩
 - يا أهل القرآن أوتروا - علي بن أبي طالب ... ١١٦٩
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إذا رميتُم الجمرَةَ، فارموا بمثل حصي الخذف - أم جندب الازدية ٣٠٢٨
 - يا أيها الناس أشفوا السلام وأطعموا الطعام وصلوا بالليل - عبدالله بن سلام ١٣٣٤
 - يا أيها الناس! ألا أيُّ يومٍ أُحْرِمَ - عمرو بن الأحوص ٣٠٥٥
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَةَ يومَ خلق السموات والأرض - صفية بنت شيبة ٣١٠٩
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلٍ بَيْتٍ - مخنف بن سليم ٣١٢٥
 ٢٢٣٥ ومن يأكل الثعلب؟ - خزيمة بن جزء
 ٣٢٣٧ وَمَنْ يَأْكُلِ الصُّبْحَ - خزيمة بن جزء
 - ومن يتقبل لي بواحدة أتقبل له بالجنة؟ - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٨٣٧
 - وهب لي رسول الله ﷺ غلامين أخوين - علي بن أبي طالب ٢٢٤٩
 - وهل ترك لنا عقيل من رباع أو دُور؟ - أسامة بن زيد ٢٧٣٠
 - وهل ترك لنا عقيل مثيلاً - أسامة بن زيد ٢٩٤٢
 - وَيَحْكُ أَحَبُّهُ أَثُكُّ؟ - معاوية بن جاهدة السلمي ٢٧٨١
 - ويحك قطعت عنق صاحبك - أبو بكره الثقفي ٣٧٤٤
 - ويحكم أو ويلكم لا ترجعوا بعدي كفاراً - ابن عمر ٣٩٤٣
 - ويطبق ذلك أحد؟ - عمر بن الخطاب ١٧١٣
 - ويل للأعقاب من النار - أبو هريرة ٤٥٣
 - ويل للأعقاب من النار - عائشة ٤٥١
 - ويل للعراقيب من النار - جابر بن عبدالله ٤٥٤
 - ويل للعراقيب من النار - عائشة ٤٥٢
 - وَيُلِّ الْمُكْثَرِينَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْعَالِ - أبو سعيد الخدري ٤١٢٩
 - ويلك! ومن يعدل بعدي إذا لم أعدل؟ - جابر بن عبدالله ١٧٢
- ي**
- ٤٣٢٧ يؤتى بالموت يوم القيامة - أبو هريرة
 - يؤتى يوم القيامة بأنعم أهل الدنيا من الكُفَّار - أنس بن مالك ٤٣٢١
 - يوم القوم أقرؤهم لكتاب الله، فإن كانت قراءتهم سواء، فليؤمهم أقدمهم هجرة - عقیبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٨٠
 - يا أبا بكر إن لكل قوم عيداً وهذا عيدنا - عائشة ١٨٩٨
 - يا أبا ذر: لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله -

- ٢٥٨٨ عمرو بن سمرة يا أيها الناس! إن منكم منفرين، فأياكم ما صلى بالناس فليجوز - عقبه بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٨٤
- ٩٠٥ نصلي عليك؟ - أبو حميد الساعدي يا أيها الناس! إن هذا من غنائكم - عبادة ابن الصامت ٢٨٥٠
- ٣٥٧٤ يا سُفْيَانُ بن سهل لا تسبل - المغيرة بن شعبة يا أيها الناس! انهموا نساءكم عن بُسِّ الزينة - عائشة ٤٠٠١
- ٤٧ عائشة يا عائشة! أشعرت أن الله قد أفتاني فيما استفتيته فيه؟ - عائشة ٣٥٤٥
- ٣٣٥٣ يا عائشة! أكرمي كريمي - عائشة يا عائشة! أكت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ - عائشة ١٣٨٩
- ١٣٨٩ يا عائشة! ألم تري أن مجزؤا المدلجي - عائشة ٢٣٤٩
- ٢٣٤٩ عائشة يا عائشة! إليك عني، إنه ليس يومك - عائشة ١٩٧٣
- ١٩٧٣ يا عائشة! إني ذاك لك أمراً، فلا عليك أن لا تعجلي فيه - عائشة ٢٠٥٣
- ٢٠٥٣ يا عائشة! إياك ومحقرات الأعمال - عائشة ٤٢٤٣
- ٤٢٤٣ يا عباس، ألا تعجب من حب مغيث بريدة ومن بغض بريدة مغيثاً؟ - ابن عباس ٢٠٧٥
- ٢٠٧٥ يا عباس يا عماء، ألا أعطيك، ألا أمنحك، ألا أحبك - ابن عباس ١٣٨٧
- ١٣٨٧ يا عبدالله كن في الدنيا كأنك غريب - ابن عباس ٣٨٢٤
- ٣٨٢٤ عمر يا عثمان إن وراك الله هذا الأمر يوماً - عائشة ١١٢
- ١١٢ يا عثمان! تجاوز في الصلاة واقدّر الناس بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص ٩٨٧
- ٩٨٧ يا عثمان! هذا جبريل أخبرني أن الله قد زوجك - أبو هريرة ١١٠
- ١١٠ يا عدي بن حاتم! أسلم تسلم - عدي بن حاتم ٨٧
- ٨٧ يا عكراش! كل من موضع واحد - عكراش يا أيها الناس! إن منكم منفرين، فأياكم ما صلى بالناس فليجوز - عقبه بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٨٤
- ٩٨٤ يا أيها الناس! إن هذا من غنائكم - عبادة ابن الصامت ٢٨٥٠
- ٢٨٥٠ يا أيها الناس! انهموا نساءكم عن بُسِّ الزينة - عائشة ٤٠٠١
- ٤٠٠١ يا أيها الناس! أيما أحد من الناس، أو من المؤمنين أصيب بمصيبة فليتعز - عائشة ١٥٩٩
- ١٥٩٩ يا أيها الناس عليكم بالقصد - فإن الله لا يمل حتى تسلموا - جابر بن عبدالله ٤٢٤١
- ٤٢٤١ يا أيها الناس! لن تُزاعوا - أنس بن مالك ٢٧٧٢
- ٢٧٧٢ يا أيها الناس ما بال أحدكم يزوج عبده أمته - ابن عباس ٢٠٨١
- ٢٠٨١ يا أيها الناس من باع محفلة فهو بالخيار - عبدالله بن عمر ٢٢٤٠
- ٢٢٤٠ يا بلال! أشكيت الناس - بلال بن رباح ٣٠٢٤
- ٣٠٢٤ يا بني سلمة! ألا تحسبون آثاركم؟ - أنس ابن مالك ٧٨٤
- ٧٨٤ يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحداً طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء - جبير بن مطعم ١٢٥٤
- ١٢٥٤ يا بني! لو شهدتنا ونحن مع رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري ٣٥٦٢
- ٣٥٦٢ يا جابر! ألا أخبرك - جابر بن عبدالله ٢٨٠٠
- ٢٨٠٠ يا جابر! ألا أخبرك ما قال الله لأبيك؟ - جابر بن عبدالله ١٩٠
- ١٩٠ يا جبرئيل هاهذه الرِّيحُ الطَّيِّبة - أبي بن كعب ٤٠٣٠
- ٤٠٣٠ يا جُنَيْدُ! إنما هذه ضجعة أهل النَّار - أبو ذر الغفاري ٣٧٢٤
- ٣٧٢٤ يا حازم! أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله - حازم بن حرملة ٣٨٢٦
- ٣٨٢٦ يا حنظلة! لو كنتم كما تكونون عندي - حنظلة الكاتب التميمي الأسدي ٤٢٣٩
- ٤٢٣٩ يا رسول الله! إني سرقت جملًا لبني فلان -

- ۳۲۷۴ بن ذؤيب
 - يا علي! لا تقع إلقاء الكلب - علي بن أبي طالب ۸۹۵
 - يا عم ألا أحبوك، ألا أنفك، ألا أصلك - أبو رافع مولى النبي ﷺ ۱۳۸۶
 - يا عمر تكفيك آية الصيف التي نزلت في آخر سورة النساء - عمر بن الخطاب ۲۷۲۶
 - يَا عُمَرُ! هَذَا تُكَبِّ الْعِمْرَاتُ - ابن عمر ۲۹۴۵
 - يا عوف! احفظ خللا سا بين يدي الساعة - عوف بن مالك الأشجعي ۴۰۴۲
 - يا غلام لم ترمي النخل - رافع بن عمرو الغفاري ۲۲۹۹
 - يا غلام هذه أمك وهذا أبوك - أبو هريرة ۲۳۵۱
 - يا غلام! سَمَّ الله، وَكُلَّ يَمِينِكَ - عمر بن أبي سلمة ۳۲۶۷
 - يا ليته مات في غير مولده - عبدالله بن عمرو ۱۶۱۴
 - يا مُحَمَّدُ! مَرُّ أَمْتِكَ بِالْحِجَابَةِ - أنس بن مالك ۳۴۷۹
 - يا معاذ هل تدري ما حق الله على العباد - معاذ بن جبل ۴۲۹۶
 - يا معشر الأنصار! إن الله قد أثنى عليكم في الطهور - أبو أيوب الأنصاري، وجابر بن عبدالله، وأنس بن مالك ۳۵۵
 - يا معشر التجار إن البيع يحضره الحلف واللغو - قيس بن أبي غرزة ۲۱۴۵
 - يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج - عبدالله بن مسعود ۱۸۴۵
 - يا معشر الفقراء ألا أبشركم أن فقراء المؤمنين - عبدالله بن عمر ۴۱۲۴
 - يا معشر المهاجرين خمس إذا ابتليتم بهنَّ - عبدالله بن عمر ۴۰۱۹
 - يا معشر النساء تصدَّقْنَ وأكثرنَّ من الاستغفار - عبدالله بن عمر ۴۰۰۳
 - يا نفسُ ألا أراك تكرهين الجَنَّةَ - أنس بن مالك ۲۷۹۳
 ۲۲۲۰ يا وزانُ زن وأزجج - سُوَيْدُ بن قيس
 - يأتي على الناس زمان يقومون ساعة، لا يجدون إماماً يصلي بهم - سلامة بنت الحر ۹۸۲
 - يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده وقبض يده - عبدالله بن عمر ۴۲۷۵
 - يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده - عبدالله ابن عمر ۱۹۸
 - يبدأ بالخيل يوم وُرْدِها - عمرو بن عوف المزني ۲۴۸۴
 - يتصدق بدينار أو بنصف دينار - ابن عباس .. ۶۴۰
 - يتقارب الزَّمانُ، ويتقصُّ العِلْمُ - أبو هريرة .. ۴۰۵۲
 - يتكلم الرجل تسيحة وتكبيرة وتحميدة ويؤذن أهل البيت - أبو أيوب الأنصاري ۳۷۰۷
 - ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ - نزلت في عذاب القبر - البراء بن عازب ۴۲۶۹
 - يجتمع المؤمنون يوم القيامة يلهمون أو يهمون - أنس بن مالك ۴۳۱۲
 - يجزى من الوضوء مد - عقيل بن أبي طالب ۲۷۰
 - يجمع خلق أحدكم في بطن أمه أربعين يوماً - عبدالله بن مسعود ۷۶
 - يجوز الجذع من الضأن أضحية - هلال الأسلمي ۳۱۳۹
 - يجيء القاتل والمقتول يوم القيامة متعلق برأس صاحبه - عبدالله بن عباس ۲۶۲۱
 - يجيء القرآن يوم القيامة كالزَّجَلِ الشَّاحِبِ - بريدة بن الحصيب ۳۷۸۱
 - يجيء النبي ومعه الرجلان ويجيء النبي ومعه الثلاثة - أبو سعيد الخدري ۴۲۸۴
 - يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب - عائشة ۱۹۳۷
 - يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ - جابر بن عبدالله .. ۴۲۳۰
 - يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم - أبو سعيد الخدري ۱۶۹
 - يخرج في آخر الزمان قوم أحدث الألسان -

- عبدالله بن مسعود ١٦٨
 - يخرج قوم في آخر الزمان - أنس بن مالك ... ١٧٥
 - يخرج ناس من المشرق، فيوطنون للمهدي -
 عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي ٤٠٨٨
 - يد المسلمون على من سواهم - عبدالله بن عمرو ٢٦٨٥
 - يدخل فقراء المؤمنين الجنة قبل الأغنياء ٤١٢٢
 - ينصف يوم - أبو هريرة ٤١٢٢
 - يدرس الإسلام كما يدرس وشي الثوب -
 حذيفة بن اليمان ٤٠٤٩
 - يدني المؤمن من ربه يوم القيامة - عبدالله بن عمر ١٨٣
 - يرحمنا الله، وأخا عاد - ابن عباس ٣٨٥٢
 - يرسل البكاء على أهل النار - أنس بن مالك ٤٣٢٤
 - يرفع القلم عن الصغير وعن المجنون وعن الثائم - علي بن أبي طالب ٢٠٤٢
 - يرى فيه أباريق الذهب والفضة تعدد نجوم السماء - أنس بن مالك ٤٣٠٥
 - يستجاب لأحدكم ما لم يعجل - أبو هريرة .. ٣٨٥٣
 - يشرب ناس من أمني الخمر - عبادة بن الصامت ٣٣٨٥
 - يشفع يوم القيامة ثلاثة: الأنبياء ثم العلماء ثم الشهداء - عثمان بن عفان ٤٣١٣
 - يُسْتَفْتُ العاطس ثلاثاً - سلمة بن الأكوع ٣٧١٤
 - يصاح برجل من أمتي، يوم القيامة على رؤوس الخلائق - عبدالله بن عمر ٤٣٠٠
 - يصف الناس يوم القيامة صوفواً - أنس بن مالك ٣٦٨٥
 - بظهره ما بعده - أم سلمة زوج النبي ﷺ ٥٣١
 - يعرض الناس يوم القيامة ثلاث عرضات -
 أبو موسى الأشعري ٤٢٧٧
 - يُعَوِّدُ عن الغلام، ولا يمس رأسه يَدَم - يزيد ابن عبد المزني ٣١٦٦
 - يعتقد الشيطان على قافية رأس أحدكم بالليل
- بجبل فيه ثلاث عقد - أبو هريرة ١٣٢٩
 - يُعَمِّدُ أَحَدُكُمْ إلى أخيه فيعضه كعضاض الفحل - يعلى بن أمية، وسلمة بن أمية ٢٦٥٦
 - يُعَمِّدُ الشيطان إلى أحدكم فيهول له - أبو هريرة ٣٩١١
 - يفتح يأجوج ومأجوج فيخرجون - أبو سعيد الخدري ٤٠٧٩
 - يقال لصاحب القرآن، إذا دخل الجنة - أبو سعيد الخدري ٣٧٨٠
 - يقبض الله الأرض يوم القيامة - أبو هريرة ... ١٩٢
 - يقتل عند كتركم ثلاثة، كُلُّهم ابن خليفة -
 ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٠٨٤
 - يَقْتُلُ الْمُخْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعُقْرَبَ وَالسَّبَّعَ الْعَادِي -
 أبو سعيد الخدري ٣٠٨٩
 - يَقْضِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ - عمران بن حصين ٢٦٥٧
 - يقطع الصلاة، إذا لم يكن بين يدي الرجل مثل مؤخرة الرجل - أبو ذر الغفاري ٩٥٢
 - يقطع الصلاة الكلب الأسود، والمرأة الحائض - ابن عباس ٩٤٩
 - يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار - أبو هريرة ٩٥٠
 - يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار - عبدالله بن مغفل ٩٥١
 - يقول الله تبارك وتعالى: من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها - أبو ذر الغفاري ٣٨٢١
 - يقول الله سبحانه: ابن آدم إن صبرت واحتسبت عند الصدمة الأولى - أبو أمامة الباهلي ١٥٩٧
 - يقول الله سبحانه: أنا عند ظن عبدي بي -
 أبو هريرة ٣٨٢٢
 - يقول الله سبحانه: الكبرياء رداي - أبو هريرة ٤١٧٤
 - يقول الله سبحانه: يا ابن آدم تفرغ لعبادتي -

- أبو هريرة ٤١٠٧
 - يقول الله عز وجل: أعددت لعبادي
 الصالحين - أبو هريرة ٤٣٢٨
 - يقول الله عز وجل: أنى يعجزني، ابن آدم
 وقد خلقتك من مثل هذه - بسر بن جحاش
 القرشي ٢٧٠٧
 - يقول أناس: إذا قعدت للغائط فلا تستقبل
 القبلة - عبدالله بن عمر ٣٢٢
 - يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه -
 ابن عمر ٤٢٧٨
 - يقوم الإمام مستقبل القبلة، وتقوم طائفة
 منهم معه - سهل بن أبي حنمة ١٢٥٩
 - يكون بين يدي الساعة أيام، يُرفع فيها العلم -
 عبدالله بن مسعود ٤٠٥٠
 - يكون دُعَاة على أبواب جهنم. من أجابهم
 إليها قذفوه فيها - حذيفة بن اليمان ٣٩٧٩
 - يكون في آخر أمتي خشفٌ ومشغٌ وقذفٌ -
 سهل بن سعد ٤٠٦٠
 - يكون في آخر الزمان قوم يجيئون أسنمة الإبل -
 نعيم الداري ٣٢١٧
 - يكون في أمتي خشفٌ ومشغٌ وقذفٌ -
 عبدالله بن عمرو ٤٠٦٢
 - يكون في أمتي مشغٌ وخشفٌ وقذفٌ - ابن
 عمر ٤٠٦١
 - يكون في أمتي المهدي. إن قصر فسيق - أبو
 سعيد الخدري ٤٠٨٣
 - يلعمهم الله ويلعمهم اللاعنون قال: ذوات
 الأرض - البراء بن عازب ٤٠٢١
 - يمين الله ملأى، لا يغيضا شيئا، سحاء
 الليل والنهار - أبو هريرة ١٩٧
 - يمينك على ما صدقت به صاحبك - أبو
 هريرة ٢١٢١
 - ينزل ربنا تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل
 الآخر، كل ليلة - أبو هريرة ١٣٦٦
 - ينشأ نساء يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم -
 ابن عمر ١٧٤
 - يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عبدالله
 ابن مسعود ٢٨٧٢
 - ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية -
 علي بن أبي طالب ٥٢٥
 - يهرم ابن آدم وتشب منه اثنان - أنس بن
 مالك ٤٢٣٤
 - يهل أهل المدينة من ذي الحليفة - ابن عمر ٢٩١٤
 - يوشك أحدكم أن يصلي الفجر أربعا -
 عبدالله بن مالك ابن بحينة ١١٥٣
 - يوشك أن تعرفوا أهل الجنة من أهل النار -
 أبو زهير الثقفي ٤٢٢١٠
 - يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع
 بها - أبو سعيد الخدري ٣٩٨٠
 - يوشك الرجل متكئا على أريكته يحدث
 بحديث من حديثي فيقول - المقدم بن
 معديكرب الكندي ١٢
 - يوضع الصراط بين ظهرائي جهنم - أبو
 سعيد الخدري ٤٢٨٠



